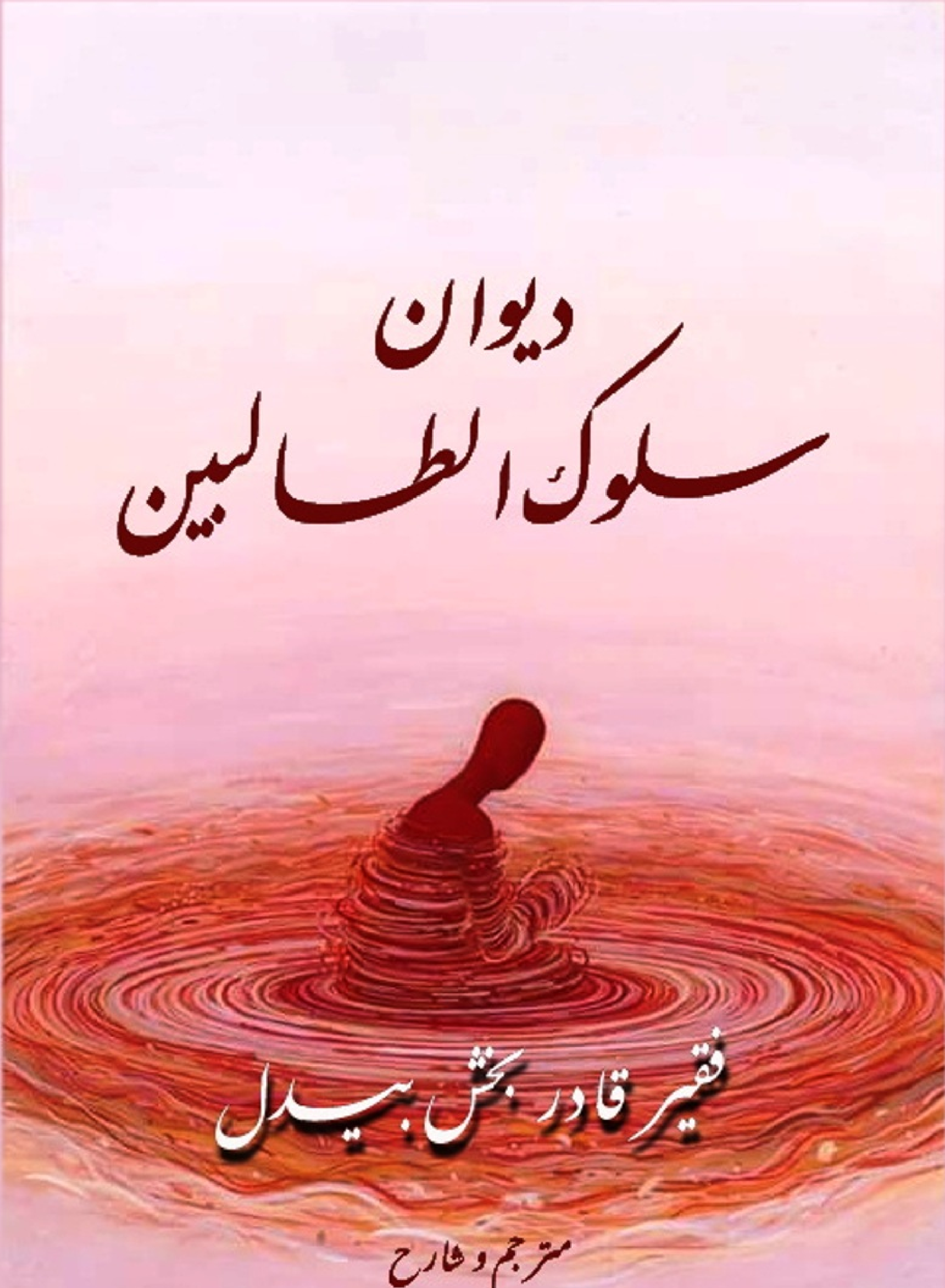


دیوان
سلوکُ الطالبین

فقیرِ قادر بخش بیدل

مترجم و شارح

طارق حیات لاشاری

دیوانِ سلوک الطالبین

فقیر قادر بخش بیدل

مترجم و شارح

طارق حیات لاشاری

2025ع

کتاب کانام:	دیوان سلوک الطالبین
مترجم وشارح:	طارق حیات لاشاری
کلام:	حضرت فقیر قادر بخش بیدل
سال:	2025ع
کمپوزنگ:	طارق حیات لاشاری
اشاعت	اول
ملنے کا پتہ	طارق حیات لاشاری

ہاؤس نمبر: 66/165،مہر محلہ، بھوسہ لائین، نیوپنڈ، سکھر (سندھ)

واٹس ایپ نمبر: 03337116642

ای میل:tariq.lashari@gmail.com

فہرست

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرفِ چند

سندھ، برصغیر کی وہ دلکش سرزمین ہے جو اپنی قدیم تہذیب، صوفیانہ روایت، علمی آثار اور تہذیبی تنوع کے باعث ہمیشہ ایک منفرد شناخت کی حامل رہی ہے۔ اس خطے کی خاک نے نہ صرف متنوع زبانوں کو جنم دیا بلکہ ان کی آبیاری بھی کی۔ ان زبانوں میں فارسی کو ایک خاص مقام حاصل ہوا—ایسا مقام جو صرف لسانی نہ تھا، بلکہ علمی، روحانی، ادبی اور سیاسی حوالوں سے بھی اس خطے پر گہرے نقوش ثبت کر گیا۔

سندھ کی علمی و روحانی فضا میں فارسی زبان نے گویا ایک نغمۂ جاوداں کی حیثیت اختیار کی۔ اس زبان کی پروردہ فضا سے بے شمار ادبی گوہر نمودار ہوئے، جنہوں نے نہ صرف فارسی ادب کی آبیاری کی بلکہ سندھ کی تہذیبی روح میں بھی رنگ بھر دیے۔ انہی گوہروں میں فقیر قادر بخش بیدل کا نام نہایت احترام کے ساتھ لیا جاتا ہے—جو ٹالپر دور کے ایک جلیل القدر صوفی شاعر تھے، اور جنہوں نے فارسی شاعری کو عشق، معرفت اور سلوک کے اسرار سے معمور کر دیا۔

فقیر بیدل کی علمی و شعری میراث کو محفوظ رکھنے اور عوام الناس تک پہنچانے کے سلسلے میں بیدل یادگار کمیٹی روہڑی کی خدمات قابلِ تحسین ہیں۔ اس کمیٹی کے زیرِ اہتمام نہ صرف بیدل کی بیشتر تصانیف کو طبع کیا گیا، بلکہ ہر سال ان کی حیات و افکار پر علمی کانفرنسوں کا انعقاد کیا گیا۔ ان علمی نشستوں میں پڑھے گئے مقالات کو کتابی صورت میں شائع کر کے بیدل شناسی کی راہ عام قاری کے لیے ہموار کی گئی۔

مزید برآں، کمیٹی کے اراکین نے مختلف تعلیمی اداروں کا رخ کر کے نئی نسل کو فقیر بیدل کی روحانی اور ادبی اہمیت سے روشناس کرانے کی بامعنی کوششیں کیں—جن کا میں خود بھی چشم دید گواہ ہوں۔ انہی کوششوں کی بدولت فقیر بیدل کا مختصر سوانحی خاکہ اور منتخب فارسی کلام سندھ بورڈ کی بارہویں جماعت کی سندھی کتاب کا حصہ بنا، جسے آج سندھ کے ہزاروں طلبہ پڑھ رہے ہیں۔

امید ہے کہ مستقبل میں یہی کمیٹی فقیر بیدل کی تمام تصانیف کو دیگر زبانوں میں منتقل کر کے ان کے پیغامِ سلوک و عشق کو عالمی سطح پر عام کرے گی۔

سنہ 2022ء کی تپتی گرمیوں میں دل میں ایک خیال ابھرا: کیوں نہ فقیر بیدل کی فارسی تصنیف کا اردو قالب میں ترجمہ کیا جائے؟ اس راہ میں جناب اختر درگاہی کی وساطت سے ڈاکٹر خضر نوشاہی کی شائع کردہ کتاب "دیوانِ سلوک الطالبین" میسر آئی۔ یہ دیوان دو قلمی نسخوں کی تحقیق و تصحیح کے بعد شائع کیا گیا تھا، چنانچہ مجھے از سرِ نو مخطوطات تک رسائی کی حاجت نہ رہی۔

یونہی وقتاً فوقتاً، فرصت کے لمحوں میں میں نے دیوانِ سلوک الطالبین میں موجود نوّے (90) قصائد و غزلیات کا ترجمہ مکمل کیا۔ اس دوران میں نے چار معتبر فارسی لغات کو اپنا رہنما بنایا۔ ترجمے کے عمل میں بعض مقامات پر دیوان کے متن میں طباعتی اغلاط بھی نظر آئیں، جن کی اصلاح ضروری سمجھی تاکہ اصل معانی درست شکل میں قاری تک پہنچیں۔

یوں یہ کاوش نہ صرف ایک مترجم کے لیے روحانی تقرب کا ذریعہ بنی، بلکہ فقیر بیدل کی حکمت آفرین شاعری کو اردو خواں طبقے تک پہنچانے کی ایک ادنیٰ خدمت بھی قرار دی جا سکتی ہے۔

یہاں ایک نہایت ضروری اعتراف پیش کرنا چاہتا ہوں کہ نہ میں فارسی زبان کا کوئی کہنہ مشق عالم ہوں، نہ اردو کا ماہر و ادیب۔ نہ میری حیثیت ایک پختہ کار شاعر کی ہے، نہ صاحبِ حال صوفی کی۔ حالانکہ ایسے جلیل القدر بزرگ کی تحریر کے شایانِ شان ترجمہ کے لیے ان تمام اوصاف کا حامل ہونا ناگزیر ہے۔ مجھ جیسے سادہ و کم مایہ طالبِ علم کے لیے اس راہ پر قدم رکھنا یقیناً جسارتِ عظیم سے کم نہیں۔

اپنی علمی و فکری کمزوریوں کا اعتراف کرتے ہوئے مجھے یقین ہے کہ بہت سے مقامات ایسے ہوں گے جہاں میں اس ذمہ داری کو پوری طرح ادا نہ کر سکا ہوں گا۔ ترجمے میں لغزش اور کوتاہی کا احتمال بہر حال موجود ہے، بلکہ بعض مواقع پر خود مجھے بھی یہ احساس ہوا کہ میں پیچیدہ مطالب میں الجھ گیا ہوں۔ سادہ الفاظ میں یوں سمجھیے کہ یہ محض ایک سعیِ ناچیز ہے — خانہ پری کی سی کوشش — کیونکہ وقت اور ضرورت کا تقاضا تھا اور کوئی زیادہ اہل و فاضل فرد اس بارِ امانت کو اٹھانے پر آمادہ نہ تھا، سو میں نے ہی حوصلہ کر لیا کہ "کچھ نہ ہونے سے کچھ ہونا بہتر ہے۔"

یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ میں اس فریضے کو مکمل طور پر درست طریقے سے انجام دے سکا ہوں۔ اسی لیے اہلِ علم و فہم، بالخصوص طریقت کے غواصانِ حقیقت سے مؤدبانہ گزارش ہے کہ میری ناتوانی کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے محض تنقید پر اکتفا نہ کریں، بلکہ اگر میری کسی کوتاہی یا فہم کی لغزش کی نشاندہی فرمادیں تو میں اسے اپنا احسان سمجھوں گا اور بہ دل و جان اس کی قدر کروں گا۔

یہ بھی عرض کرنا چاہوں گا کہ میں نے ان سطور کو حتی الوسع سہل، رواں اور محاورہ دار زبان میں بیان کرنے کی کوشش کی ہے۔ چاہتا تو زیادہ فصیح و بلیغ اسلوب اختیار کر سکتا تھا، مگر اندیشہ یہی تھا کہ کہیں اسلوب کی زینت نفسِ مضمون سے دُوری کا سبب نہ بن جائے، اس لیے سادگی اور سلاست کو ترجیح دی۔

ترجمے کے دوران مجھے شدت سے محسوس ہوا کہ یہ کام بظاہر جتنا آسان نظر آتا ہے، حقیقت میں اتنا ہی دشوار ہے۔ کلام کی معنویت و بلاغت تک مکمل رسائی ممکن نہ ہو سکی۔ ابتدا میں میرا خیال تھا کہ ترجمہ منظوم انداز میں ہو تو بہتر ہو گا، چنانچہ اس کا تجربہ بھی کیا، لیکن جب نگاہِ ثانی کی تو خود ہی اپنے کلام کو ناپسند کیا۔ میرا وجدان یہ کہنے پر مجبور ہو گیا کہ یہ میری استعداد سے بڑھ کر کام ہے۔ اس کے لیے نہ صرف فنی شعورِ شعری درکار ہے بلکہ زبان و بیان پر کامل دسترس بھی، جس کا میں خود کو اہل نہیں پاتا۔ چنانچہ نثری ترجمے پر اکتفا کیا اور اُسی کو غنیمت جانا۔

توضیحات (جو بریکٹ میں شامل ہیں) میری ذاتی کاوش کا نتیجہ ہیں، لہٰذا ان میں اگر کوئی غلطی یا سہو واقع ہوا ہو تو اس کی تمام تر ذمہ داری مجھ پر عائد ہوتی ہے۔ اس کا تعلق ہرگز صاحبِ متن یا صاحبِ دیوان سے نہیں۔ قارئینِ کرام سے مؤدبانہ التماس ہے کہ اس ناچیز کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔

خاکپائے صاحبانِ دل

طارق حیات لاشاری

اسسٹنٹ پروفیسر انگریزی،

گورنمنٹ اسلامیہ سائنس کالج، سکھر

بتاریخ: 9 جون، 2025ع

فقیر قادر بخش بیدل: سوانح عمری

ابتدائی زندگی اور خاندانی پس منظر

فقیر قادر بخش بیدل، جن کا اصلی نام میاں عبد القادر قریشی تھا، 1231ھ (1815ء) میں سندھ کے شہر روہڑی میں ایک متدین اور روحانی خاندان میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد، خلیفہ محمد محسن، ریشم کے تاجر تھے اور بلوچستان کے معروف صوفی بزرگ سید مولانا عبد الوہابؒ ساکن بھاگ ناڑی کے مرید تھے۔ محمد محسن نے میر جان اللہ شاہ جھولک والے، جو صوفی شاہ عنایت اللہ شاہ شہید کے خلفا میں سے تھے، سے بھی بیعت کی تھی۔ اس روحانی ماحول نے بیدل کی شخصیت پر گہرا اثر ڈالا اور ان کی زندگی کو صوفیانہ رنگ میں رنگ دیا۔

بیدل نے اپنے نام کی تبدیلی "عبد القادر" سے "قادر بخش" اس وجہ سے کی کہ وہ پیرانِ پیر دستگیر غوث الاعظم شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی کے ساتھ گہری روحانی وابستگی رکھتے تھے۔ انہوں نے اپنے آپ کو "بیدل" کہلوانا پسند کیا، جو صوفیانہ ادب میں علامتی طور پر عشقِ الٰہی اور نفس کی نفی کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

تعلیم و تربیت

بیدل کی ابتدائی تعلیم پانچ سال کی عمر میں مکتب سے شروع ہوئی، جہاں ان کے والد نے انہیں داخل کرایا۔ تاہم، بیدل کو علوم ظاہریہ (رسمی تعلیم) سے زیادہ علوم باطنیہ (روحانی علوم) سے دلچسپی تھی۔ انہوں نے والد کے حکم پر بارہ سال تک رسمی تعلیم جاری رکھی، لیکن ان کا اصل رجحان صوفیانہ علوم کی طرف تھا۔ بعد میں انہوں نے سید جان اللہ شاہ ثانیؒ سے بیعت کی اور ان سے علوم باطنیہ کی تربیت حاصل کی۔

بیدل کی روحانی تربیت میں ان کے خواب کا ایک واقعہ اہم ہے، جب انہیں حضرت خواجہ عثمان مروندی المعروف لعل شہباز قلندرؒ کی درگاہ پر حاضری کا اشارہ ملا۔ اس کے بعد وہ سیہون شریف روانہ ہوئے، جہاں سے واپسی پر انہوں نے باقاعدہ طور پر شعر گوئی شروع کی۔ ان کے اشعار جب انہوں نے اپنے استاد کو دکھائے تو استاد کو یقین نہیں آیا کہ یہ ایک نو آموز شاعر کی تخلیقات ہو سکتی ہیں۔

روحانی سفر

فقیر قادر بخش بیدل کی زندگی صوفیانہ سلوک اور روحانی ترقی کے گرد گھومتی تھی۔ ان کا تعلق صوفیانہ روایات سے گہرا تھا، اور وہ اپنے وقت کے ولی کامل سمجھے جاتے تھے۔ ان کی شاعری اور فکر میں تصوف کا گہرا اثر نظر آتا ہے، جو ان کے روحانی اساتذہ اور ان کے خاندانی ماحول کا نتیجہ تھا۔ وہ نہ صرف ایک شاعر تھے بلکہ ایک بلند پایہ مفکر اور دانشور بھی تھے، جنہوں نے اپنی تحریروں کے ذریعے انسانی روح کی گہرائیوں کو چھوا۔ ان کی شاعری میں صوفیانہ موضوعات جیسے کہ عشقِ الٰہی، نفس کی پاکیزگی، اور وحدت الوجود کا فلسفہ نمایاں ہے۔ ان کا کلام عالمگیر اور الہامی نوعیت کا حامل ہے، جو مختلف زبانوں اور ثقافتوں کے قارئین کو متاثر کرتا ہے۔

ادبی خدمات

فقیر قادر بخش بیدل کو "شاعر ہفت زباں" کہا جاتا ہے کیونکہ انہوں نے عربی، فارسی، اردو، سندھی، سرائیکی، پنجابی، اور ہندی زبانوں میں شاعری کی۔ ان کی شاعری سندھ کی ادبی روایت میں ایک اہم مقام رکھتی ہے، اور وہ شاہ عبد اللطیف بھٹائی اور سچل سرمست کے بعد سندھ کے عظیم شعراء میں شمار ہوتے ہیں۔ ان کے بیٹے، فقیر محمد محسن عرف بیکس، نے بھی ان کی شاعری کی روایت کو آگے بڑھایا، اور باپ بیٹے کی جوڑی سندھی ادب میں ایک منفرد مقام رکھتی ہے۔

بیدل نے تقریباً 30 کتابیں تصنیف کیں، جن میں شاعری، نثر، اور روحانی موضوعات شامل ہیں۔ ان کا کلام محبت، اخوت، ہم آہنگی، اور روحانی بیداری کا پیغام دیتا ہے۔ ان کی شاعری کا ایک نمایاں پہلو اس کی علامتی گہرائی اور فلسفیانہ فکر ہے، جو قاری کو گہرے غور و فکر کی دعوت دیتی ہے۔ ان کی شاعری میں صوفیانہ روایات کے علاوہ سندھ کی ثقافتی اور معاشرتی اقدار بھی جھلکتی ہیں۔ انہوں نے اپنے کلام کے ذریعے امن اور بھائی چارے کا پیغام عام کیا، جو سندھ کی ہزاروں سال پرانی تہذیب کی عکاسی کرتا

ہے۔

مزار اور عرس

فقیر قادر بخش بیدل کا مزار روہڑی میں واقع ہے، جہاں ان کے فرزند فقیر محمد محسن بیکس اور ان کے کزن فقیر عبداللہ کی قبریں بھی موجود ہیں۔ یہ مزار سندھ کے روحانی مراکز میں سے ایک ہے، اور ہر سال یہاں بیدل کا عرس منایا جاتا ہے۔ عرس کی تین روزہ تقریبات میں سکھر، روہڑی، صالح پٹ، پنو عاقل، گھوٹکی، شکارپور، خیرپور اور دیگر علاقوں سے زائرین کی بڑی تعداد شرکت کرتی ہے۔ عرس کے موقع پر صوفی فنکار بیدل کے کلام کو پیش کرتے ہیں، جو ان کی ادبی اور روحانی خدمات کا اعتراف ہے۔ یہ عرس سندھ میں صوفی شعراء کے عرسوں میں چوتھے نمبر پر آتا ہے، جو ان کی مقبولیت اور اثر کی عکاسی کرتا ہے۔

وصال

فقیر قادر بخش بیدل نے 15 جنوری 1873ء بہ مطابق 16 ذوالقعد (1289ھ) میں وفات پائی۔ ان کی وفات سے سندھ کے ادبی اور روحانی منظر نامے میں ایک بڑا خلا پیدا ہوا، لیکن ان کا کلام اور تعلیمات آج بھی زندہ ہیں اور لوگوں کے لیے مشعلِ راہ ہیں۔

فقیر قادر بخش بیدل کی علمی وادبی خدمات کا مختصر جائزہ:

حضرت فقیر قادر بخش بیدلؒ برصغیر کی علمی، فکری اور روحانی دنیا کا ایک درخشندہ ستارہ تھے۔ آپ نہ صرف ایک جید عالم دین، فقیہ، اور صوفی بزرگ تھے بلکہ ایک بلند پایہ شاعر، صاحبِ طرز ادیب اور سچے معنوں میں مورخِ وقت بھی تھے۔ آپ نے اپنی ۵۹ سالہ حیاتِ مستعار میں علم و عرفان کے بیش بہا خزانے تصنیف کیے اور مختلف زبانوں میں نثر و نظم کے ذریعے اپنے فکری و روحانی تجربات کو رقم کیا۔ بیدلؒ کو عربی، فارسی، اردو، سندھی اور سرائیکی جیسی متنوع زبانوں پر کامل عبور حاصل تھا، اور آپ کی تصانیف میں اس لسانی تنوع اور فکری ہمہ گیری کا عکس نمایاں طور پر جھلکتا ہے۔ ذیل میں آپ کی چند اہم تالیفات کا مختصر مگر وقیع ذکر پیش کیا جاتا ہے:

۱۔ مثنوی ریاض الفقر:

یہ فارسی زبان میں ایک دلنشین اور عارفانہ مثنوی ہے، جو ۱۲۵۸ھ میں اس وقت قلمبند کی گئی جب بیدلؒ کی عمر فقط ۲۷ برس تھی۔ یہ مثنوی ایک ہزار اشعار پر مشتمل ہے اور روحانیت کے اسرار و رموز سے معمور ہے۔ آغازِ مثنوی یوں ہوتا ہے:

الا اي ساقی پیمانه عشق
و هم بکشا به سوی میخانه عشق

۲۔ دیوانِ سلوک الطالبین:

یہ فارسی دیوان بیدلؒ کے صوفیانہ احوال، سلوک کی منازل اور عرفانی واردات کا عکاس ہے، جس میں آپ نے اپنا تخلص "طالب" اختیار فرمایا۔ یہ دیوان ۱۲۵۹ھ میں مکمل ہوا۔ اس علمی و ادبی شہ پارے کو خضر نوشاہی نے ترتیب دے کر اردو مقدمے کے ساتھ ۲۰۰۶ء میں "بیدل یادگار کمیٹی، روہڑی" کے زیر اہتمام شائع کیا۔

۳۔ رموز القادری:

یہ ایک نایاب علمی کاوش ہے جو "قصیدۂ غوثیہ" کی منظوم شرح پر مشتمل ہے۔ اسے ۱۲۵۹ھ میں مکمل کیا گیا۔ یہ شرح اپنے اسلوب، روانی اور عرفانی تشریحات کے سبب اہم مقام رکھتی ہے۔ ابتدا کا شعر ملاحظہ ہو:

عشق ساقی سالکان ست ای رفیق
می دهد پیمانه لبریز از رحیق

۴۔ مثنوی دلکشا:

یہ دل کو موہ لینے والی مثنوی ۱۲۶۳ھ میں مکمل ہوئی۔ اس کا مرکزی مضمون ذکرِ الٰہی کی ہمہ وقتی تلقین ہے۔ یہ مثنوی دو مرتبہ زیورِ طبع سے آراستہ ہو چکی ہے: پہلی بار ۱۹۹۶ء میں بمبئی (بھارت) سے سندھی ترجمہ کے ساتھ، اور دوسری بار ۲۰۰۵ء میں اصل فارسی متن کے ساتھ "ڈاکٹر نواز علی شوق" کی ادارت میں بیدل یادگار کمیٹی نے شائع کی۔

۵۔ مثنوی نہر البحر:

یہ مثنوی بھی فارسی زبان میں ہے۔ اور مولانا روم کی مثنوی کے انداز میں لکھی گئی ہے۔ اور بتایا ہے کہ مثنوی معنوی ایک بحر ہے اور یہ مثنوی اس سے نکالی گئی ایک نہر ہے، اس کا سال تکمیل ۱۲۶۴ھ ہے۔ اور اس کا آغاز یوں ہوتا ہے:

بشنو از نی نغمه سر الست
تاچه می گوید ازان عهد درست

۶۔ دیوانِ بیدل(فارسی):

حضرت بیدل کا یہ سب سے بڑا فارسی دیوان ہے۔ یہ ۱۲۸۰ھ میں مکمل ہوا۔ اس میں غزلیات، مفرد، رباعیات، مسدس، اور مرثیے شامل ہیں۔

۷۔ قصہ مہر وماہ:

یہ مثنوی فارسی کے ۱۱۸۹ اشعار پر مشتمل ہے اور اس میں پنجاب کی معروف رومانی داستان کو نظم کیا گیا ہے۔ پہلا شعر اس طرح ہے:

زهر چه خامه به نامه دوران
سواد حرف غم خوش ترا سب بدان

۸۔ قصہ لیلی و مجنوں:

جیسا کہ اس نام سے ظاہر ہے داستان لیلی و مجنوں کو مختصر کر کے ۱۲۲ ابیات میں بیان کیا ہے۔

۹۔ ظہور نامہ:

فارسی کا ایک مختصر منظوم رسالہ ہے جس میں منصور حلاج کی فکر کا ابلاغ ہے۔ اس کا پہلا شعر ملاحظہ ہو:

چوذات حق شائق نام و نشان شده
با وصف احمدی بدو عالم عیان شده

۱۰۔ تاریخ ھای وفات:

سندھ کے معروف بزرگان دین اور مشاہیر کی وفات کے قطعات تاریخ ہیں، یہ کتاب بھی فارسی نظم میں ہے۔

۱۱۔ فوائد المعانی:

یہ کتاب عربی نثر میں ہے۔ یہ ۱۲۶۴ھ میں تصنیف کی گئی اس میں تصوف کی ۱۸۷ اصطلاحات کے مفاہیم بیان کئے گئے ہیں جیسے عشق حسن، مجاز، وحدت الوجود، وحدت الشہود وغیرہ۔ اس کتاب کا سندھی ترجمہ فقیر غلام علی مسرور نے کیا اور مسرور پبلی کیشن کراچی کی طرف سے ۲۰۰۱ء میں شائع ہوئی۔

۱۲۔ پنج گنج

یہ اہم تصنیف بھی ۱۲۶۴ھ میں مکمل ہوئی، اور حضرت بیدلؒ کے وسعتِ مطالعہ، تنوعِ مصادر، اور فکری گہرائی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ اس کتاب میں آپ نے سلوک و معرفت کے متلاشی سالکین کے لیے چالیس روحانی و اخلاقی درجات متعین کیے، جنہیں نہایت ترتیب اور حکمت کے ساتھ الگ الگ عنوانات کے تحت بیان کیا گیا ہے۔ ہر درجہ کی تشریح کے لیے آپ نے پانچ عظیم معرفتی و روحانی ذخائر سے استدلال کیا، جو کہ درج ذیل ہیں:

1. **قرآن مجید** –اصل الہامی اور ربانی سرچشمۂ ہدایت
2. **احادیثِ نبوی ﷺ** –سنت و سیرتِ مصطفیٰ ﷺ کا زندہ اور مستند حوالہ
3. **مثنوی مولانا رومؒ** –حکمتِ عاشقانہ و عرفانی کا بحر ناپیدا کنار
4. **کلام شاہ لطیف بھٹائیؒ** –سندھی صوفی روایت کی جمالیاتی و فکری بلندی
5. **حکایات** – تمثیلی پیرایے میں سچائیوں کو سمجھانے کا فنکارانہ اسلوب

اس کتاب میں حضرت بیدلؒ نے معرفت وسلوک کو محض فلسفیانہ گفتگو یا تصوف کے رسمی مباحث تک محدود نہیں رکھا بلکہ حقیقی روحانی تجربات اور زندگی کے عملی پہلوؤں سے مربوط کر کے پیش کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ تصنیف آج بھی سالکینِ طریقت کے لیے ایک زریں رہنما ہے۔

یہ کتاب ۱۹۷۶ء میں "بھٹائی ثقافتی مرکز" کی جانب سے سندھی ترجمے کے ساتھ شائع ہوئی۔ بعد ازاں ۲۰۰۰ء میں ڈاکٹر نواز علی شوق نے اس کے اردو ترجمے کے ساتھ ایک تحقیقی و تدوینی اشاعت بیدل یادگار کمیٹی کے ذریعے ممکن بنائی، جو علمی حلقوں میں خاصی پذیرائی حاصل کر چکی ہے۔

۱۳۔ سند الموحدین:

اس کتاب میں نامور شعراء اور صوفیہ کا کلام جمع کیا گیا ہے۔ جن میں شاہ عبد اللطیف بھٹائی، قلندر علی شاہ رضوی، پیر سید محمد راشد روضہ دھنی، عبد الحق درازی، سچل سرمست اور کئی دیگر شعراء کا کلام شامل ہے۔ اس کتاب کا سال تکمیل ۱۲۶۵ھ ہے۔

۱۴ ۔رموز العارفین:

فارسی نظم کی کتاب ہے، ۱۲۶۸ھ میں تصنیف کی گئی۔ اس میں مختلف اہل عرفان کے کلام کی منظوم شرح ہے۔

۱۵ ۔تقویت القلوب فی تذکرۃ المحجوب:

فارسی اور سندھی نثر میں یہ کتاب ۱۲۲۶ھ میں لکھی گئی۔ اس میں وحدت الوجود سے متعلق مختلف بزرگوں کے اقوال اور اشعار جمع کیے گئے ہیں اور حضرت بیدل نے ان پر حاشیہ آرائی کی ہے۔

۱۶۔ فی بطن احادیث:

عربی اور فارسی نثر کی کتاب ہے، جس میں احادیث کی باطنی اور عرفانی تشریح کی گئی ہے۔

۱۷۔ قرۃ العینین فی مناقب السبطین:

فارسی نثر اور نظم پر مشتمل یہ کتاب واقعہ کربلا سے متعلق ہے اور ۱۰۰ اصفحات پر مشتمل ہے۔

۱۸۔ انشاء قادری

انشاء پردازی پر یہ کتاب فارسی میں ہے اور اس میں ۱۰ رقعات شامل ہیں۔

۱۹۔ تاریخ سندھ:

فارسی نثر میں یہ کتاب سندھ کی تاریخ کے بارے میں ہے اور اس میں بیرون سندھ سے آئے ہوئے بزرگوں کے احوال ہیں۔

۲۰۔ خطبات جمعہ ووصیت نامہ:

عربی وفارسی نثر و نظم میں ہے، اس میں جمعے کے خطبات شامل ہیں۔ اور ایک وصیت نامہ ہے جس میں ایک شخص کی امداد کے متعلق وصیت کی گئی ہے۔

۲۱۔ عقاید:

عربی وفارسی نثر کی اس کتاب میں مصنف نے اپنے عقاید بیان کیے ہیں۔

۲۲۔ متفرق کلام:

بیاض نما اس کتاب میں سندھی، اردو اور فارسی کی غزلیات شامل ہیں۔

۲۳۔ دیوان مصباح الطریقت

یہ فارسی زبان میں حضرت بیدلؒ کا ایک نہایت اہم اور وقیع دیوان ہے، جو صرف غزلوں پر ہی مشتمل نہیں بلکہ اس میں رباعیاتِ مخمّث، مسدس، قطعات، فردیات اور چند عربی غزلیات بھی شامل ہیں، جو ان کی لسانی وسعت اور فکری تنوع کا ثبوت ہیں۔ یہ دیوان ضخامت، تنوع، اور فکری پختگی کے اعتبار سے ان کے تمام شعری ذخائر میں ممتاز مقام رکھتا ہے۔

فقیر قادر بخش بیدلؒ کا یہ دیوان نہ صرف ان کی شاعری کا جامع نمونہ ہے بلکہ اس میں تصوف، اخلاق، عرفان، اور سلوک جیسے موضوعات کو بلند فکری اسلوب اور لطیف شعری زبان میں پیش کیا گیا ہے۔ حافظ شیرازیؒ کے اسلوب کا رنگ اس دیوان میں سب سے زیادہ نمایاں ہے، جو نہ صرف لفظی چابکدستی بلکہ معنوی گیرائی میں بھی جھلکتا ہے۔ خود بیدلؒ نے بھی اس نسبت کا اعتراف کرتے ہوئے ایک شعر میں فرمایا:

به سِلكِ شعر تابعِ حافظِ شیراز شو بیدل
که سالك بی‌خبر نبود ز راه و رسمِ منزل‌ها

(ترجمہ: اے بیدل! شعر کی راہ میں حافظِ شیراز کی پیروی اختیار کر، کیونکہ ایک سچا سالک منزلوں کی راہ ورسم سے بے خبر نہیں ہوتا۔)

یہ دیوان ۱۲۵۹ھ میں مکمل ہوا، اور بعد ازاں اسے **خضر نوشاہی** نے ایڈیٹ کیا اور ایک مبسوط اردو مقدمے کے ساتھ ۲۰۰۶ء میں بیدل یادگار کمیٹی، روہڑی سے شائع کیا۔ یہ اشاعت بیدلؒ کی فارسی شاعری کو جدید دور میں متعارف کرانے اور اس کے فکری و ادبی پہلوؤں کو اجاگر کرنے میں سنگِ میل ثابت ہوئی۔

۲۴۔ دیوان منہاج الحقیقت:

مختصر فارسی دیوان ۱۳۶۵ھ میں مکمل ہوا۔ اس میں ہر ردیف کی ایک غزل ہے۔ اسے خضر نوشاہی نے مرتب کیا اور اردو مقدمہ کے ساتھ ۲۰۰۷ء میں بیدل یادگار کمیٹی روہڑی نے شائع کیا۔

۲۵۔ کرسی نامہ:

فارسی مثنوی ہے جو ۱۲۷۶ھ میں لکھی گئی، آپ کے فرزند یکس فقیر نے اسے ۱۲۹۴ھ میں نقل کیا۔ شروع کے دو اشعار اس طرح ہیں:

یارب بحرمت شہ کونین مصطفی ﷺ

یارب بحرمت شہ مردان مرتضی

یارب بحرمت شہ شہداء کربلا

یارب بحق زین العباصاحب علا

۲۶۔ سرودنامہ:

یہ بیدل کے سندھی اور سرائیکی کلام کا مجموعہ ہے، جس میں کافیاں ہی حرفیاں، مناقب اور مرثیے شامل ہیں۔ یہ سندھی اور سرائیکی کافیاں اٹھارہ مختلف راگ اور راگنیوں پر مشتمل ہیں، اس کتاب کو سب سے پہلے گھر دل ہر جانی نے ۱۹۴۰ء میں شائع کیا بعد میں دوسری بار سید عبد الحسین موسوی نے دیوان بیدل" کے نام سے مرتب کیا اور سندھی ادبی بورڈ نے اسے ۱۹۵۴ء میں شائع کیا۔

۲۷۔ وحدت نامہ:

وحدت الوجود اور ہمہ اوست کے نظریے کو سندھی ابیات میں بیان کیا گیا ہے۔ گدول ہر جانی نے اسے ۱۹۴۳ء میں شائع کیا۔

۲۸ – وحدت نامہ (اردو):

اس کتاب کا ذکر گدول ہر جانی نے وحدت نامہ سندھی کی اشاعت فوق الذکر کے پیش لفظ میں کیا۔

۲۹۔ غزلیات ہندی

بیدل کا یہ اردو دیوان ہے جو غزلیات، رباعیات، اور قطعات پر مشتمل ہے۔ یہ دیوان اختر درگاہی صاحب نے بڑی دیدہ ریزی محنت اور تحقیق سے مرتب کیا، اور ایک تحقیقی مقدمہ کے ساتھ پہلی بار سچائی اشاعت گھر اڈو کی جانب سے ۱۹۹۷ء میں شائع ہوا، جس پر مرتب کو سندھی لینگویج اتھارٹی کی جانب سے ۱۹۹۷ء کی بہترین کتاب کا ایوارڈ حاصل ہوا۔ دوسری مرتبہ اردو مقدمہ کے ساتھ اسے بیدل یادگار کمیٹی نے ۲۰۰۳ء میں شائع کیا ہے۔

۳۰۔ فرائض صوفیہ:

یہ ۲۳ سندھی ابیات کا مجموعہ ہے۔ جن میں صوفی مضامیں کو خوش اسلوبی اور سہل زبان میں بتایا گیا ہے۔

دیوان سلوک الطالبین کا تعارف

پیشِ نظر یہ گراں قدر دیوان، فارسی زبان میں ایک دلنواز روحانی و فکری عطیہ ہے، جس کا موضوع تصوف، عرفان اور سلوکِ باطنی ہے۔ اس دیوان کی تالیف کا سال 1259 ہجری ہے، اور اس کی تاریخی تعیین خود بیدل فقیر کی زبانی دیوان کے آخری شعر میں موجود ہے — ایک صنعتِ تاریخ گوئی کی صورت میں، جس کا مادّہ "مضمونِ رموزِ کُن" قرار پایا ہے، جو بتمام و کمال 1259 ہجری پر دلالت کرتا ہے۔

یہ وہ منفرد دیوان ہے جو فقیر قادر بخش بیدل کی روحانی و شعری میراث کا نہایت نادر نمونہ ہے۔ دلچسپ امر یہ ہے کہ اس دیوان میں بیدل فقیر نے اپنا معروف تخلص "بیدل" ترک کر کے" طالب "کا لقب اختیار کیا ہے — گویا یہاں وہ ایک سائل، ایک جستجو کرنے والا، ایک درویشِ راہِ حق کے روپ میں جلوہ گر ہوتا ہے۔

اس دیوان کی ایک نمایاں خصوصیت اس کی صناعی ہے، جو صنعتِ" لزوم مالا یلزم "کے انتہائی نکتہ سنج اور دقیق پیرائے میں مرتب کی گئی ہے۔ دیوان کی تمام 90 غزلیں اس صنعت کے کمالات کی مظہر ہیں، اور ہر غزل میں بیدل فقیر نے اس اہتمام کو نبھایا ہے کہ جو حرف ردیف کے طور پر چنا گیا ہے، اسی حرف سے ہر شعر کا مصرعِ اول بھی آغاز پاتا ہے۔ اگر ردیف الف ہے، تو ہر مصرعِ اول بھی الف سے شروع ہوگا؛ اگر ردیف حرف" ض "پر ہے، تو پورے کلام کا پہلا مصرع اسی حرف سے محصور و مرصع ہوگا۔

'دیوانِ سلوک الطالبین' پنجاب کے نامور محقق و دانشور ڈاکٹر خضر نوشاہی نے بڑی عرق ریزی سے مرتب کیا ہے، جسے بیدل سائیں کے 138 ویں سالانہ عرس کے موقع پر بیدل یادگار کمیٹی نے شائع کر کے منظرِ عام پر پیش کیا ہے۔ یہ دیوان محقق خضر نوشاہی نے قاضی پیر محمد کے قلمی نسخے (1280ھ) اور فقیر غلام رسول مسرور کے قلمی نسخے (سندھی رسم الخط میں، 1340ھ) کا تقابلی جائزہ لے کر تیار کیا تھا۔

کتاب کے آغاز میں فقیر قادر بخش بیدل کی سوانحِ حیات اور خدمات پر مختصر روشنی ڈالی گئی ہے۔ بعد ازاں، بیدل کے فارسی کلام کا تفصیلی جائزہ لیتے ہوئے یہ بیان کیا گیا ہے کہ 'دیوانِ سلوک الطالبین' کا موضوع تصوف ہے۔ اس دیوان کی تالیف کا سال 1259ھ ہے۔ یہ بیدل کا واحد دیوان ہے جس میں انہوں نے 'طالب' تخلص استعمال کیا ہے۔ اس میں کل 90 غزلیں شامل ہیں اور تمام دیوان صنعتِ 'لزوم مالا یلزم' کے تحت قلمبند کیا گیا ہے۔ 160 صفحات پر مشتمل اس ڈیمی سائز کتاب کا متن اور مقدمہ اردو میں تحریر شدہ ہے۔ 'دیوانِ سلوک الطالبین' بیدل یادگار کمیٹی، روہڑی نے 2006ء میں شائع کیا ہے اور اس کی قیمت -/100 روپے مقرر کی گئی ہے۔

یہ دیوان نہ صرف فن کا کمال ہے، بلکہ ایک روحانی ریاضت کی صورت بھی رکھتا ہے۔ گو دیوان کلیۃً فارسی زبان میں ہے، تاہم بیدل فقیر کا ذوقِ لسانی اس حد تک وسعت پذیر ہے کہ اس نے ایک مکمل غزل عربی زبان میں بھی اسی صنعت کے قواعد کے تحت شامل کی ہے — جو اس بات کی دلیل ہے کہ بیدل فقیر کی فکری پرواز صرف ایک زبان یا ایک سانچے کی محتاج نہیں۔

یوں یہ دیوان صرف ایک ادبی کاوش نہیں، بلکہ ایک صوفیانہ مکتب کی تجلی ہے — جہاں ہر شعر ایک مکاشفہ، ہر لفظ ایک رمز، اور ہر حرف ایک درِ معنی کھولتا ہے۔

دیوانِ سلوک الطالبین میں استعارات اور ادبی اسالیبِ بیان کا تخلیقی تجزیہ

فقیر قادر بخش بیدلؔ، سرزمینِ سندھ کے روحانی منظر نامے میں ایک آفتابِ ادبیات و معرفت کی مانند طلوع ہوئے، جن کی شعری کائنات عربی، فارسی، اردو، سندھی، سرائیکی، پنجابی اور ہندی جیسے متنوع لسانی افق پر ضوفشاں ہے۔ ان کے قلم کی جنبش نہ صرف عرفانِ ذات کی روشنی سے معمور ہے بلکہ اس میں وہ لطافتِ خیال، وسعتِ استعارہ اور شدتِ عشق بھی موجود ہے جو صرف اہلِ کشف و حال کے حصہ میں آتی ہے۔

"دیوانِ سلوک الطالبین " ان کی فکری میراث کا تاج ہے، جو ایک ایسے روحانی راہرو کی داستان ہے جو فنائے نفس سے بقائے حق تک کے مدارج طے کرتا ہے۔ اس کا عنوان، "سلوک الطالبین"، نہ صرف ایک صوفیانہ اصطلاح ہے بلکہ اس مجموعے کے باطنی مقاصد کی نمائندہ علامت بھی ہے—یعنی وہ راہ جو طالب کو طلب کے قید خانے سے معرفتِ مطلقہ کی بے کرانی تک لے جاتی ہے۔

ادبی استعارات کا جمالیاتی جہان

بیدلؔ کے کلام میں استعارات محض فنی پیرایۂ اظہار نہیں بلکہ باطن کی زبان اور حقیقتِ ازلی کا آئینہ ہیں۔ ان کی شاعری میں ہر استعارہ ایک درِ مکاشفہ ہے، اور ہر علامت ایک نکتۂ سلوک۔

سفرِ روحانی بطور تمثیلِ راہ

"سلوک " کو بیدلؔ نے ایک مسلسل اور پر اسرار راستہ قرار دیا ہے، جہاں ہر منزل ایک مقامِ حال، اور ہر سنگِ میل ایک آزمائشِ عشق ہے۔ سالک کو وہ راہی کہا گیا ہے جو معرفت کے کٹھن راستے پر گامزن ہے؛ وہ جس کے قدم زخموں سے بھرے ہیں مگر نگاہ جلوۂ یار پر مرکوز ہے۔

تنزيه كمال نميداني، مندرجه حال نميخواني
برخيز بشوق كه بتواني، تيغ آر به كف كه شود ظفرت

(تو ابھی کمال کی پاکی کو نہیں جانتا، نہ ہی حال کی منازل کو پہچانتا ہے۔
شوق سے اٹھ، اگر تو چاہے تو کامیاب ہو سکتا ہے، ہمت سے تلوار ہاتھ میں لے تا کہ فتح تیری ہو۔)

جفای عشق بکش سر متاب چون حلاج
صلاے صدق بزن بی حجاب چون حلاج

(عشق کی سختی برداشت کر، سر مت موڑ—حلاج کی طرح۔
سچ کی صدا بے پردہ بلند کر—حلاج کی طرح۔)

دام گه حادثه است این ره پر خار و خس
خوشدل هرکو سر جانب بالا کند

(یہ راستہ (عشق کا) حادثات کا دام ہے، خار و خس سے بھرا ہوا،
وہی خوش دل ہے جو سر اوپر (یعنی حق کی طرف) اٹھا کے رکھے۔)

ذليل حبس جسماني نيابد سوي جان منفذ
كه نبود مرغ بي پر را بسوي آشيان منفذ

(جسمانی قید کا ذلیل قیدی روح کی جانب کوئی راستہ نہیں پاتا،
کیونکہ بے پر کے پرندہ اپنے آشیانے تک نہیں پہنچ سکتا۔)

ذميم است آن كه از هستي بمستي ره نمي گيرد
خوش آن جان كز جسد گيرد بسوي جان جان منفذ

(قابلِ مذمت ہے وہ جو مستی (عشق و معرفت) کی راہ اختیار نہیں کرتا،
خوش نصیب ہے وہ جان جو جسم سے نکل کر جانِ جان (حقیقتِ مطلقہ) کی طرف راستہ پالیتا ہے۔)

عشق بطور آتش و دریا

عشقِ الٰہی، جو بیدلؔ کے اشعار میں مرکزِ کائنات کی صورت جلوہ گر ہے، اسے کبھی آتشِ تطہیر کہا گیا ہے، جو " من " کو جلا کر " حق " میں بدل دیتی ہے، اور کبھی بحرِ بیکران، جس میں سالک اپنی انانیت کی کشتی ڈبو کر فنا کی لذت سے آشنا ہوتا ہے۔ یہ استعارات، سوزِ عشق اور سرمستیِ وصال کے رموز کو ایک باطنی تجربہ بنا دیتے ہیں۔

تیز گردد آتش شوقش
هر که این ساغر زلال گرفت

(اس کی شوق کی آگ اور تیز ہو جاتی ہے،
جو بھی یہ پاکیزہ شراب (عشقِ الٰہی) کا جام پیتا ہے۔)

تیزی آتش جگر، آبِ رُخِ صبر برد
محتسب از جوش دل بر سر پیمانه رفت

(دل کی آگ کی تیزی نے صبر کے چہرے کا سکون چھین لیا،
اور محتسب (نصیحت گر) بھی دل کے جوش سے جام کے پیچھے ہو گیا۔)

حائل هست، بسوز از آتش دل شمع وار
پرده از روکار افکنده نشاید همچو صبح

(اگر کوئی حائل ہے، تو شمع کی مانند دل کی آگ سے اسے جلا ڈال،
کہ جیسے صبح کے نور میں کوئی پردہ قائم نہیں رہتا۔)

دور تست ای رشد الحق که خلیل وقتی
گر از این آتش گلزار کنی، میزیبد

(اے رشدِ اللہ (حضرت محمد ﷺ)، یہ تیری ہی شان ہے کہ تُو وقت کا خلیل (ابراہیمؑ) ہے،
اگر تُو اس آگ کو گلزار بنا دے، تو بھی خوب ہے۔)

نیم شب از جلوه‌ها یکتای رخسار منیر
آتش اندر خانه هژده می‌زند یارم نه من

(آدھی رات کو اس یکتا نورانی چہرے کے جلووں سے،
میرا یار اٹھارہ ہزار عالموں کے گھر میں آگ لگا دیتا ہے، میں نہیں۔)

قلب بطور آئینہ

قلب کی تطہیر اور جلا، بیدلؔ کے ہاں الٰہی تجلیات کے لیے شرطِ اوّل ہے۔ دل کو آئینہ کہا گیا ہے—وہ آئینہ جو جب تک غبارِ نفس سے آلودہ ہو، دیدارِ یار سے محروم رہتا ہے۔ اور جب صیقل ہو جائے، تو ذاتِ حق کا عکس اس میں صاف جھلکتا ہے۔

اسیر آرزوي نفس بودن نقد بیراقي ست
که زنگ اوهام ظلماني کند آئینه اخفا را

(نفس کی خواہشات کا قیدی ہونا ایک بے وقعت سودا ہے،
کیونکہ یہ وہم و گمان کے دھند سے آئینۂ دل کو زنگ آلود کر دیتا ہے۔)

جمیع فطرت آئینه تجلي تست
ظهور ساز به خیزي ز خواب چون حلاج

(پوری فطرت تیرے نورِ تجلی کا آئینہ ہے۔
نیند سے جاگ، اور خود کو ظاہر کر، حلاج کی طرح۔)

حسن تو آئینۂ مهرم می‌نماید همچو صبح
زنگ غم ز آئینۂ جانم می‌زداید همچو صبح

(تیرا حسن میرے دل کے آئینے میں محبت کی روشنی بن کر ظاہر ہوتا ہے،
اور غم کی گرد میرے دل کے آئینے سے صبح کی مانند دھو دیتا ہے۔)

خجل ز روی تو هستم به ناتمامی عشق
که باید آئینه روشن به منظر فرخ

(تیری صورت کے سامنے میں عشق کی ناتمامی پر شرمندہ ہوں،
کیونکہ تیرے دیدار کے لیے آئینہ صاف و روشن ہونا چاہیے۔)

شناسای معانی را شود عین الیقین حاصل
که محو نور بیرنگی‌ست آئینه دل و جانش

(معانی شناس کو عین الیقین حاصل ہوتا ہے،
کیونکہ اس کا دل و جان بے رنگ نور میں محو آئینہ بن جاتا ہے۔)

ضبطِ خیال، آئینه روئی فنا است محض
عکسِ فنائی، مطلعِ نورِ بقا است محض

(خیالات کو ضبط کرنا محض فنا کی آئینہ داری ہے،
اور فنا کا عکس دراصل بقا کے نور کا آغاز ہے۔)

کعبه اصحابِ معنی جز دلِ بیدار نیست
خودشناسی سِرِ خود چون مانی از پندارِ پاک

(اہلِ معرفت کا کعبہ جاگتا ہوا دل ہے،
جب تو پندار) وہم (سے پاک ہو جائے تو خودشناسی کے راز پا لے۔)

لآ اِلٰهٰ آینه ساز و روی الا الله ببین
کین چنین مرات را صیقل نشد با قیل و قال

("لا الٰہ" کو آئینہ بنا، اور "الا اللہ" کا چہرہ اس میں دیکھ،
اس آئینے کو محض باتوں سے صیقل نہیں کیا جا سکتا۔)

دیگر فنی اسالیبِ بیان

تشبیہ

تشبیہات، بیدلؔ کی شاعری میں فکری روشنی کے چراغ ہیں—وہ طالب کے دل کو "چمکتے ستارے"، دیدار کو "شبِ قدر کی روشنی"، اور عشق کو "طوفانی ہوا" سے تشبیہ دے کر معانی کے ایک نئے جہان کی تشکیل کرتے ہیں۔

بردم قیاس فکر ز انوار آفتاب
ہر ذرّہ بود مخزن اسرار آفتاب

(میں نے اپنی فکر کو آفتاب کے انوار سے تشبیہ دی،
ہر ذرہ گویا آفتاب کے اسرار کا خزینہ ہے۔)

ثابت از شمع قدیم است این شبستان حدوث
ورنه بِي مهتاب بود این عرصه ویران حدوث

(یہ حادث عالم کا چراغ (روشنی) اس قدیم (ازلی) شمع سے روشن ہے۔
ورنہ یہ ویران میدانِ وجود بغیر مہتاب کے تاریک ہوتا۔)

دیوانه شد از سیر گلستان مظاهر چون بلبل شیدا
وز رنگ گل و لاله سمن جلوه گر آمد منظور جهان شد

(مظاہر کے گلستان کی سیر سے بلبلِ شیدا (یعنی عارف) دیوانہ ہو گیا،
اور گل، لالہ، سمن کے رنگوں سے جلوہ گر ہو کر وہ محبوبِ کائنات بن گیا۔)

دوانم مرکب فکرت بقدر وسعت میدان
ولی دانم تگا پویش به بحر و بر نمی‌گنجد

(میں فکر و خیال کا گھوڑا میدان کے بقدر دوڑاتا ہوں،
لیکن جانتا ہوں کہ یہ جستجو خشکی و دریا کی وسعت میں بھی نہیں سماتی۔)

طاس فلک ز بام بیند از شو برون
انت اللطیف باش بهفت آسمان محیط

(فلک کا پیالہ چھت سے دیکھتا ہے اور شب سے باہر نکلتا ہے،
تو بھی " انتَ اللطیف " بن، اور سات آسمانوں پر محیط ہو جا۔)

تکرار

بیدلؔ کی نظموں میں تکرار صرف صوتی آہنگ نہیں، بلکہ عرفانی واردات ہے۔" آگاہ"، "وصال"، "فنا"، "لا"، یہ الفاظ بار بار آکر قاری کو ذکر و مراقبہ کی حالت میں لے جاتے ہیں، جہاں زبان خاموش، مگر دل مصروفِ ذکر ہوتا ہے۔

سالک به رازِ وحدتِ مطلق شد آگهی
شرحِ ریاضِ عدن تو از حور باز پرس

(سالک مطلق وحدت کے راز سے آگاہ ہو گیا،
تو عدن (جنت) کے باغات کی شرح حور سے پوچھ۔)

سر فدا کرده‌ایم در ره عشق
یافتم باز افسری که مپرس

(ہم نے عشق کی راہ میں سر کٹا دیا،
اور بدلے میں ایک تاجِ سلطانی پایا—مت پوچھ۔)

شیخ صنعان و شبلی و سرمد
"طالبا "غرق شد در ابحارش

(شیخ صنعان، شبلی اور سرمد جیسے بزرگ بھی اس (عشق) کے سمندر میں غرق ہو گئے،
اے طالب !تُو بھی اسی کے بحر میں ڈوبا ہوا ہے۔)

صفای وقت هر سالک نباشد جز فنا قطعاً
نه غیر از نفی اثباتی نیاید بر دل مخلص

(ہر سالک کے وقت کا صفا (نورانیت) فنا ہی میں ہے،
اور مخلص کے دل میں نفی کے سوا کوئی اثبات نہیں آتا۔)

صابران اند آن کسان کز عشق چون پروانگان
خویش را سوزند پیش شمع درکاشانه خاص

(وہی صابر لوگ ہیں، جو عشق میں پروانوں کی طرح
خود کو شمع کے آگے خاص آستانے میں جلا دیتے ہیں۔)

ضبطِ خیال، آئینه روئی فنا است محض
عکسِ فنائی، مطلعِ نورِ بقا است محض

(خیالات کو ضبط کرنا محض فنا کی آئینہ داری ہے،
اور فنا کا عکس دراصل بقا کے نور کا آغاز ہے۔)

وجود ماسویٰ الله را به تیغ نفی گردان لا
ببین پس رتبه الا که لاموجود الا هو

(اللہ کے سوا جو بھی ہے، اسے " لا " کی تلوار سے نیست کر دے،
پھر " الا " (یعنی صرف وہی) کی منزل دیکھ کہ اُس کے سوا کچھ موجود نہیں۔)

اثبات نورِ ذاتی، لا می‌کند صفاتی
بخشد نهانِ حیاتی، ارواحِ اولیا را

(ذاتی نور کا اثبات "لا" (نفی) کے ذریعے صفات سے ہوتا ہے،
اور یہی نور اولیاء کی روحوں کو مخفی حیات عطا کرتا ہے۔)

اشارت "لا" و "الا" را کسی فهمد که "لا" گردد
شنو این رمز بی‌رنگی برون کش پا زین گل‌ها

("لا" اور "الا" کی اشارت کو وہی سمجھے گا جو خود "لا" (نفی ذات) ہو جائے،
اس بے رنگی کے راز کو سن اور اس دنیوی پھولوں سے پاؤں نکال۔)

تمنای تو گر باشد سوی سیر ارم یک‌ره
به بیل لاالهٰ این‌جا بیفکن بیخ دیوارت

(اگر تیری خواہش ارم (بہشت) کی سیر کی ہے،
تو یہاں "لا اِلٰہ" کے بیل سے اپنے باطن کی دیواریں گرا دے۔)

تلمیح

قرآنی اشارات، صوفیانہ حکایات، اور عارفانِ کاملین کے حوالہ جات بیدلؔ کے اشعار کو روایت سے جوڑتے ہیں۔ موسیٰ و خضر، یوسف و زلیخا، اور منصور و شبلی کی کہانیاں نئی معنویت کے ساتھ ابھرتی ہیں، اور قاری اُنہیں صرف تاریخ نہیں، حالِ دل کی تمثیل سمجھتا ہے۔

عزیز آن باشد ای سالک که طوعا روبرو آرد
بسمع" ارجعی "گردد بجانب بی‌نشان راجع

(اے سالک !وہی عزیز ہے جو خوشی سے (اللہ کی طرف) رجوع کرتا ہے،
اور" ارجعی "(لوٹ آ!) کی آواز سنتا ہے اور بے نشان کی طرف لوٹتا ہے۔)

تمسک دل عشاق شد بحبل متین
نمار رخ که رخت رفع اضطرار من است

(عاشقوں کے دل مضبوط رسی (یعنی اللہ کی رسی) سے وابستہ ہو گئے،
تیرے چہرے کی چمک میری بے قراری کو ختم کر دیتی ہے۔)

طه را بیتی شنو از ذوالجلال
کش طهارت انس و جان باید فقط

(ذوالجلال (اللہ) کا" طٰہٰ "سن،
جس کی طہارت صرف دل و جان کے انس کے ساتھ ممکن ہے۔)

علم افروز در میدان عشق از اختفاء باز آ
شنو" احببت ان اعرف "سوی جان شو بجان راجع

(علم کا چراغ عشق کے میدان میں روشن کر اور اپنے چھپنے سے ظاہر ہو جا،
سن" میں چاہتا تھا پہچانا جاؤں"، اور جان سے جان کی طرف لوٹ۔)

یسمع و یبصرني آمد بهر حال عارفان
زن بروی روح رشحات از کلاب بیخودی

(عارف کے ہر حال میں وہ سنتا اور دیکھتا ہے،
روح پر بیخودی کی بارش کی بوندیں پڑتی ہیں۔)

اناالحق گر شد از منصور پیدا
حق است از شعله گشت از طور پیدا

(اگر "اناالحق" منصور (حلاج) سے ظاہر ہوا،
تو وہ حق ہی تھا، جیسے شعلہ کوہِ طور سے نمودار ہوا۔)

دانسته نه نهفت رموزات تحقق و گفت اناالحق
حلاج بنامید بداد بسر آمد چو عین عیان آمد

(اس نے حقیقت کے رموز کو جانا، چھپایا نہیں، اور "اَنا الحق" (میں حق ہوں) کہہ دیا۔
اسے "حلاج" کہا گیا اور سولی پر چڑھ گیا، جب حقیقتِ عیاں ہو گئی۔)

دفتر اوراق شو بر ره عشاق پو
مستي منصور جو، تا ستر پیدا کند

(اپنے آپ کو اوراق کا دفتر بناؤ اور عشاق کے راستے پر چلو،
منصور جیسی مستی تلاش کرو، تاکہ پردے ہٹ جائیں۔)

رفت منصور با دل خود گفت
اوج معراج عاشقان بنگر

(منصورؒ دل سے ہمکلام ہو کر چلا۔
اور عاشقوں کی معراج کی بلندی دیکھ۔)

شیخ صنعان و شبلی و سرمد
"طالبا "غرق شد در ابحارش

(شیخ صنعان، شبلی اور سرمد جیسے بزرگ بھی اس (عشق) کے سمندر میں غرق ہو گئے،
اے طالب !تُو بھی اسی کے بحر میں ڈوبا ہوا ہے۔)

داد از کرم خویش صلا از لب عطار گفتا که خدایم
بي سر شده و نظقش حکمت اثر آمد چون نعره زمان شد

(اس نے اپنی عنایت سے عطا کی صدا دی، عطار کے لبوں سے کہا "میں خدا ہوں"،
وہ بے سر ہو گیا (یعنی فنا ہو گیا) اور اس کا کلام حکمت بن گیا، وقت کی للکار بن گیا۔)

داد ما را غم عشق تو بصحرا سر باز
کز به خون غرق چو عطار کنی، مي‌زيبد

(تو نے ہمیں عشق کا غم عطا کیا جو ہمیں صحرا تک لے آیا،
اگر تُو ہمیں بھی عطار کی طرح خون میں ڈبو دے، تو بھی زیب دیتا ہے۔)

حدیقهٔ حالت عطار چون ببار رفت
"منم خدا" است، گلِ بوستان او واضح

(جب عطار کی حالت کا باغ کھل اٹھا،
تو اس کا پھول بھی "منم خدا" کی خوشبو دینے لگا۔)

حکایتِ شرف و قصۂ سرمد و صوفی
بهر طرف شده از داستان او واضح

(سرمد و صوفی کی شرافت اور کہانیاں،
اس (حقیقتِ ازلی) کی داستان سے ہر طرف روشن ہو گئی ہیں۔)

مبالغہ

عشق کی شدت کو اجاگر کرنے کے لیے بیدلؔ مبالغے کو وسیلہ بناتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں : عشق کی آگ وہ شعلہ ہے جو نہ صرف لباسِ وجود کو جلاتی ہے بلکہ جہاتِ ہستی کو بھی راکھ کر دیتی ہے۔ اس مبالغے میں صداقتِ احساس چھپی ہے، نہ کہ محض بلاغت۔

ذوق درد از صد فرح می دان لذیذ
سوز این گلخن ز باغستان لذیذ

(درد کا ذوق سو خوشیوں سے زیادہ لذیذ ہے،
اس دہکتی ہوئی بھٹی کا سوز باغوں کی بہار سے بہتر ہے۔)

ز سوزِ سینۂ محروق، در متاعِ سکون،
شبی به آهِ جگرِ خویش، التهاب انداز

(سینۂ سوزاں کی تپش سے ساکن دل میں
کبھی تو اپنی جگر کی آہ سے آگ بھڑکا۔)

تضاد

بیدلؔ تضاد کو حکمتِ صوفیہ کی علامت بنا دیتے ہیں" : فنا میں بقا"، "خودی میں لاخودی"، "آگ میں ٹھنڈک—" یہ سب وحدت الوجود کے جلوے ہیں، جہاں ظاہری تضاد، باطنی اتحاد کا آئینہ ہوتا ہے۔

سر فدا کردہایم در رہ عشق
یافتم باز افسری که مپرس

(ہم نے عشق کی راہ میں سر کٹا دیا،
اور بدلے میں ایک تاجِ سلطانی پایا—مت پوچھ۔)

شاه تخت بیخودی شد هر که از خود دور گشت
''طالب ''از خود وا گریزی جانب ملجای عرش

(جو بھی خودی سے دور ہو گیا، وہ بے خودی کے تخت کا بادشاہ بن گیا،
اے" طالب"، خودی کو چھوڑ کر عرش کے پناہ گاہ کی طرف بھاگ۔)

ضبطِ خیال، آئینه روئی فنا است محض
عکسِ فنائی، مطلعِ نورِ بقا است محض

(خیالات کو ضبط کرنا محض فنا کی آئینہ داری ہے،
اور فنا کا عکس دراصل بقا کے نور کا آغاز ہے۔)

ظلمات جسم پرده زلال شهادت است
چو پرده برفتد، ز وجود فنا چه حظ

جسم کی تاریکی، معرفت کے شفاف نور پر پردہ ہے،
جب یہ پردہ ہٹ جائے، تو فنا میں وجود کا لطف آتا ہے۔)

مشاهدة البقا ينبغي المثبت
فيبقى هاهنا وجه الكريم

(بقا کا مشاہدہ اُسی کو نصیب ہوتا ہے جو ثابت قدم ہو۔
پھر یہاں صرف اللہ کریم کا چہرہ باقی رہتا ہے۔)

نیستي آیینه‌دار هستي پائنده است
طبل وحدت چون شهنشه مي‌زند یارم نه من

(نیستی (فنا) ہی پائندہ ہستی کا آئینہ دار ہے،
بادشاہ کی طرح وحدت کا ڈھول میرا یار بجاتا ہے، میں نہیں۔)

استفہامیہ انداز

استفہامی اسلوب، بیدلؔ کے ہاں محض سوال نہیں بلکہ دعوتِ تفکر ہے۔ "کیا آئینہ بغیر جلا کے عکس دکھا سکتا ہے؟" "کیا وہی زندہ ہے جو سانس لیتا ہے؟—" یہ سوالات قاری کو عرفانِ ذات کی راہوں پر لے جاتے ہیں۔

وا کی شود بی یاری افسانه غنچه دل
بشگفتن این بهار ز افسانه وا مجو

(کیا تنہا (اللہ کی مدد کے بغیر) دل کا غنچہ کبھی کھل سکتا ہے؟
اس بہار کے کھلنے کا راز افسانوں میں نہ ڈھونڈ۔)

وقوعِ تجلی است اثباتِ حق
تو در عقبِ ظلماتِ ہستی مرو

(تجلی کا واقع ہونا حق کی موجودگی کی دلیل ہے،
تو پھر کیوں ہستی کے اندھیروں کے پیچھے بھاگ رہا ہے؟)

هيئتِ عالم انوار مشبه ز تو شد
تو در اجسام نمايان شدهای، يعني چه؟

(عالم کا ہر پیکر تیرے نور کی مانند ہو گیا،
اور تُو اجسام میں ظاہر ہو گیا ہے — یہ کیا مطلب ہے؟)

يزد نشيني و ز خوبان وي
گوشه گزيني بسرا تابه كي

(تُو یزد (یا نعمتوں کی دنیا) میں رہ کر، اُن پاکیزہ لوگوں سے دور ہے،
خلوت گزینی کا دکھاوا کب تک؟)

ياس چه داري بسوي عرش رو
در فكر تحت و ثرا تابه كي

(تمہارے اندر امید نہیں، مگر عرش کا خیال رکھتے ہو؟
زمین و مٹی کی فکر میں کب تک رہو گے؟)

اسالیب کی معنوی اہمیت

یہ تمام ادبی فنون نہ صرف " دیوانِ سلوک الطالبین " کو ایک شاعرانہ و عرفانی صحیفہ بناتے ہیں، بلکہ اس کے توسط سے قاری کا شعور، احساس، اور وجدان یکجا ہو کر حق کی طرف جھکنے لگتے ہیں۔

- استعارات قاری کے قلب کو مجاز سے حقیقت کی طرف لے جاتے ہیں۔
- تشبیہات اور تکرار ایک روحانی ترنم پیدا کرتے ہیں، جو دل کی دنیا کو بدل دیتے ہیں۔
- تضاد اور استفہام قاری کے لیے آئینۂ فکر بن جاتے ہیں، جہاں وہ اپنی ہستی کو از سرِ نو پہچانتا ہے۔

اگرچہ بیدلؔ کی علامتی زبان ایک نورانی فضا قائم کرتی ہے، مگر بعض اوقات اس کی پیچیدگی قاری کو حیرت میں ڈال دیتی ہے۔ مخصوص اعداد یا رموز کی تعبیر ہر کسی کے فہم میں نہیں آتی، اور زبان کی بین اللسانی وسعت بعض قارئین کو قرب کی بجائے فاصلہ محسوس کرا سکتی ہے۔ تاہم، یہی اس دیوان کا حسن بھی ہے کہ وہ ہر قاری کو اس کی استعداد کے مطابق کچھ نہ کچھ عطا کر دیتا ہے—جیسے دریا ہر پیاسے کو اُس کے ظرف کے مطابق آب دیتا ہے۔

فقیر قادر بخش بیدل کا شاعرانہ فلسفہ اور پیغام

فقیر قادر بخش بیدل، سندھ کی روحانی و ادبی تاریخ کے درخشندہ ستاروں میں سے ایک، نہ صرف ایک عظیم صوفی شاعر تھے بلکہ وہ ایک عارفِ کامل، مفکرِ بلند نگاہ اور باطن کی زبان میں سخن کہنے والے مردِ حق بھی تھے۔ اُن کی شاعری فقط نغمگی یا ردیف و قافیہ کا کھیل نہیں، بلکہ ایک گہرے روحانی اور فلسفیانہ شعور کا آئینہ ہے۔ بیدل کا کلام اپنے اندر عرفانِ ذات، وحدتِ وجود، فنافی اللہ، اور سلوک کے رموز لیے ہوئے ہے جو نہ صرف قاری کے قلب کو گرما دیتا ہے بلکہ اس کے شعور کو بھی جلا بخشتا ہے۔

شاعرانہ فلسفہ

فقیر قادر بخش بیدل کا شاعرانہ فلسفہ صوفیانہ روایات، وحدت الوجود، اور انسانی وجود کی ماہیت کے گرد گھومتا ہے۔ ان کے فلسفے کے کلیدی پہلو درج ذیل ہیں:

1. وحدت الوجود اور الٰہی معرفت

بیدل وحدت الوجود کے قائل تھے، جو کہ صوفیانہ فلسفے کا ایک اہم جزو ہے۔ ان کے نزدیک کائنات اور انسان خدا کی تجلیات ہیں۔ ان کی شاعری میں خدا کے حسنِ مطلق اور اس کی تجلی کا ذکر بار بار ملتا ہے۔ "دیوانِ سلوک الطالبین" میں بھی یہ خیال نمایاں ہے کہ انسان کا روحانی سفر اسی الٰہی حقیقت تک رسائی حاصل کرنے کا عمل ہے۔ وہ انسان کو چار عناصر (آگ، ہوا، مٹی، پانی) کا مجموعہ سمجھتے تھے، جو الٰہی وجود کا ایک مظہر ہیں۔

2. سلوک اور روحانی سفر

بیدل کا فلسفہ روحانی سفر (سلوک) پر زور دیتا ہے۔ ان کی کتاب "دیوانِ سلوک الطالبین" اسی سفر کی رہنمائی کرتی ہے، جہاں طالب (تلاش کرنے والا) نفس کی پاکیزگی، ذکر، اور مراقبے کے ذریعے خدا کے قریب ہوتا ہے۔ ان کی شاعری میں یہ پیغام ملتا ہے کہ انسان کی اصلیت اس کی روح ہے، جو الٰہی نور سے جڑی ہوئی ہے۔ وہ خود آگاہی اور خودی کی اہمیت پر زور دیتے ہیں، جو علامہ اقبال کے فلسفہ خودی سے کچھ حد تک مماثلت رکھتا ہے، لیکن بیدل کا نقطہ نظر زیادہ صوفیانہ اور عرفانی ہے۔

3. عشق اور محبت کا تصور

بیدل کی شاعری میں عشق الٰہی ایک مرکزی موضوع ہے۔ ان کے نزدیک عشق ایک ایسی قوت ہے جو انسان کو دنیاوی وابستگیوں سے آزاد کر کے خدا کی طرف لے جاتی ہے۔ ان کا کلام عشق کے جذبے سے بھرپور ہے، جو شاہ عبداللطیف بھٹائی اور سچل سرمست کی رومانوی اور صوفیانہ شاعری سے مماثل ہے۔ "دیوانِ سلوک الطالبین" میں بھی عشق کی علامتی زبان استعمال کی گئی ہے۔

4. فلسفیانہ گہرائی اور علامتی زبان

بیدل کی شاعری میں فلسفیانہ گہرائی اور علامتی زبان کا استعمال نمایاں ہے۔ وہ اپنے اشعار میں علامات، اور استعارات کے ذریعے گہرے روحانی اور کائناتی حقائق کو بیان کرتے ہیں۔ "دیوانِ سلوک الطالبین" میں علامتی زبان ان کی شاعری کو پیچیدہ لیکن گہرا بناتی ہے، جو قاری کو غور و فکر کی دعوت دیتی ہے۔

5. اخلاقیات اور انسانی اقدار

بیدل کی شاعری میں اخلاقیات، عاجزی، صبر، اور محبت جیسے موضوعات بھی اہم ہیں۔ وہ انسان کو اپنے نفس پر قابو پانے اور اخلاقی اقدار کو اپنانے کی تلقین کرتے ہیں۔ ان کا پیغام ہے کہ روحانی ترقی کے لیے انسان کو اپنی انا کو ختم کر کے الٰہی ارادے کے سامنے سر تسلیم خم کرنا چاہیے۔

پیغام

فقیر قادر بخش بیدل کا پیغام ان کی شاعری اور "دیوانِ سلوک الطالبین" کے ذریعے درج ذیل نکات میں سمیٹا جا سکتا ہے:

- **روحانی بیداری:** بیدل انسانوں کو روحانی بیداری کی طرف بلاتے ہیں۔ ان کا پیغام ہے کہ انسان اپنی اصلیت (روح) کو پہچانے اور دنیاوی خواہشات سے بالاتر ہو کر خدا کی معرفت حاصل کرے۔
- **عشقِ الٰہی:** وہ عشق کو روحانی ترقی کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ ان کی شاعری انسان کو دنیاوی محبت سے ہٹ کر الٰہی محبت کی طرف راغب کرتی ہے۔
- **امن اور بھائی چارہ:** سندھ کی صوفی روایت کے مطابق، بیدل کا پیغام امن، اخوت، اور بھائی چارے پر مبنی ہے۔ ان کی شاعری مختلف مذاہب اور ثقافتوں کے درمیان ہم آہنگی کو فروغ دیتی ہے۔
- **خود آگاہی:** بیدل انسان کو خود آگاہی کی دعوت دیتے ہیں۔ ان کے نزدیک خودی یا خود آگاہی ہی وہ راستہ ہے جو انسان کو خدا تک لے جاتا ہے۔
- **عمل اور جدوجہد:** وہ سستی اور بے عملی کے خلاف ہیں۔ ان کا پیغام ہے کہ انسان کو اپنی دنیا خود بنانی چاہیے، جو علامہ اقبال کے فلسفہ خودی سے کچھ حد تک مماثلت رکھتا ہے۔

غزلیات

غزل: 1

الهی، موج وحدت بخش دریای خیالم را
به بحر حال گم گردان حبابِ قیل و قالم را

ترجمہ:

الٰہی !موجِ وحدت بخش میرے خیال کے دریا کو
قِیل و قال (فضول باتوں) کے حباب کو حال کے سمندر میں گم کر دے۔

تشریح:

اے خدا !میرے خیالات کے دریاؤں میں وحدت کی ایسی موج ڈال دے کہ وہ قیل و قال (یعنی ظاہری بحثوں، سطحی باتوں) کے بُلبلے فنا ہو جائیں۔یعنی، میں حقیقتِ حال میں جذب ہو جاؤں، وحدت میں محو ہو جاؤں۔

ازان نزهت گه قدسی چون این مرغ آشیان برداشت
بدوزد نادک حادثه دمادم پرو بالم را

ترجمہ:

اُس قدسی سیر گاہ سے جب اس پرندے نے آشیانہ چھوڑا۔
حادثات کی ہوا نے مسلسل میرے پروں کو چھین لیا۔

تشریح:

جب میں اس پاک و منزہ مقام سے (جہاں میری اصل تھی) نیچے آیا، تو دنیا کے تغیرات نے میرے روحانی پر و بال کو زخمی کر دیا۔یہ دنیاوی علائق اور مصائب کا شکوہ ہے۔

اگرچه زنده ام لیکن بصد شرمندگی مرهون
بدست مرحمت بکشا تو بندِ انفعالم را

ترجمہ:

اگرچہ میں زندہ ہوں، لیکن شرمندگی سے قرضدار ہوں۔

رحمت کے ہاتھ سے میرے انفعالی زنجیر کو کھول دے۔

تشریح:

میں ظاہراً زندہ ہوں، مگر اندر سے شرمندہ اور مقروض ہوں (اپنی روحانی کمزوریوں کی وجہ سے)۔ اے خدا! اپنی رحمت سے میرے وجود کو اس کمزوری (انفعال) سے آزاد کردے۔

انیس خلوتِ رندان نباشد جز می و ساقی
فرست این هردو را باری اجابت ده سوالم را

ترجمہ:

رِندوں کی خلوت کا ہم نشین می اور ساقی کے سوا کوئی نہیں ہوتا۔

پس اے خدا! یہ دونوں بھیج دے اور میری دعا قبول کر۔

تشریح:

رِند (عارف) کی تنہائی صرف شراب (معرفت) اور ساقی (مرشدِ کامل) سے آباد ہوتی ہے۔ بیدل خدا سے اس معرفت ور ہنمائی کو طلب کر رہا ہے۔

ازاله شورشی هستی بود آسایش طالب
بجمع نیستی جاده دل وحشت مآلم را

ترجمہ:

ہستی کی شورش کا زوال ہی" طالب "کی راحت ہے

نیستی کی جمعیت سے میرے وحشت زدہ دل کا راستہ ہموار کر دے

تشریح:

"طالب "کو ہستی کی ہنگامہ خیزی سے نجات درکار ہے۔ وہ نیستی (فنا) میں سکون ڈھونڈ رہا ہے۔ یعنی فنا فی اللہ کی طلب ہے۔

اقامت دیو برتخت سلیمانی نمی زیبد
مکن قایم مقامِ روح، نفس بدسکالم را

ترجمہ:

سلیمان کے تخت پر شیطان کی حکومت زیبا نہیں

میرے نَفسِ بد سگال کو روح کا قائم مقام نہ بنا

تشریح:
جیسے سلیمانی تخت پر شیطان نہیں بیٹھ سکتا، ویسے ہی بد نصیب نفس کو روح پر حکومت نہیں دی جاسکتی۔ شاعر دعا کر رہا ہے کہ اس کا نفس اس کی روح پر غالب نہ ہو۔

انا الله است گلبانگ یقین در وادی ایمن
چراغ افروز بزم موسوی ساز اشتعالم را

ترجمہ:
وادیِ ایمن میں " انا اللہ " کی صدا، یقین کا نغمہ ہے
میری مشتعل کیفیت کو موسوی محفل کا چراغ بنادے

تشریح:
جیسے حضرت موسیٰ کو وادی ایمن میں اللہ کی صدا سنائی دی، ویسے ہی میرے دل میں بھی یقین کی آگ بھڑکادے تاکہ میں نورِ الٰہی سے منور ہو جاؤں۔

ادیم صحب ناسوتی ندارد وسعت میدان
جهان در عرصه جبروت شبدیز جلالم را

ترجمہ:
ناسوتی صحبت کی زمین میرے میدان کی وسعت نہیں رکھتی
جبروت کی فضا میں میرے جلال کا شب دیز دوڑادے

تشریح:
مادی لوگوں کی صحبت میرے لیے تنگ ہے۔ میرا دل جبروت (عالمِ بالا) میں پرواز کا طلبگار ہے، جیسے شب دیز (رومی کا گھوڑا) پر جلال سوار ہو۔

امور علوی و سفلی ز لطفت می شود نافذ
نفاذ یسر لطفی کن چنین امر محالم را

ترجمہ:
علوی و سفلی تمام امور تیری لطافت سے نافذ ہوتے ہیں۔
اسی لطیف قدرت سے میرے ناممکن امر کو ممکن کر دے۔

تشریح:
اے ربِّ کریم! تیرا کرم آسمان و زمین دونوں پر جاری ہے، تو اپنی ہی لطیف قدرت سے میری مشکل کو آسان کر دے۔

انیت را باثبات هویت نفی گردانی

مبدل کن بتوفیق سعادت خود و بالم را

ترجمہ:

اگر تُو اپنی ہویت کے ثبات سے انانیت کو نیست کر دے

تو اپنی توفیق سے میری پرواز کو سعادت میں بدل دے

تشریح:

خدا جب اپنی ذات کے نور سے بندے کی انا (میں) کو مٹادے، تو پھر بندہ کامیابی اور نجات کی طرف پرواز کرنے لگتا ہے۔ یہی دعا ہے یہاں۔

افاقه هست "طالب" راز مستی دور می دارد
به صهبای عدم لبریز کن پیمانهِ حالم را

ترجمہ:

"طالب" کو مستی کا راز صرف افاقہ سے دور رکھتا ہے۔

عدم کی صہبا سے میرے حال کا پیمانہ بھر دے۔

تشریح:

"طالب" کے نزدیک مستی (معرفت) کا راز اس وقت کھلتا ہے جب ظاہری افاقہ یا ہوش دور ہو جائے۔ خدا سے دعا ہے کہ مجھے فنا کے شراب سے سرشار کر دے۔

غزل: 2

اگر آن گل رخ آراید بغازه روی زیبا را
نه بیند کس بگلزاری عنادل مست شیدا را

ترجمہ :

اگر وہ گل چہرہ (یعنی محبوبِ حقیقی) اپنے حسن کو زیبائش دے،

تو اس باغ میں کوئی پرواز کرتا بلبل (یعنی عاشقِ شیدا) نظر نہ آئے گا۔

تشریح :

محبوب کا جمال اتنا پُر اثر ہے کہ اگر وہ ظاہر ہو جائے تو تمام عاشق اپنی خودی بھول کر فنا ہو جائیں گے۔ ایسے میں عاشقوں کی ہستی باقی نہیں رہتی۔

اشارت های طنازی زانش میشود پیدا
کند فهم رسا تحصیل حل این معما را

ترجمہ :

اس کے ناز و انداز سے اشارے ظاہر ہوتے ہیں،

صاحبِ فہم ہی اس معمے کو سمجھنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

تشریح :

محبوب کے اشارات عام نہیں، ان میں اسرارِ حق پوشیدہ ہیں۔ صرف وہی شخص انہیں سمجھ سکتا ہے جس کے پاس دل کی گہرائی اور عرفان کی نظر ہو۔

امارت کشور بیچون بود ویرانی هستی
که اینجا می رسد شاهی، گدا بی سروپا را

ترجمہ :

بے چون (یعنی خدا) کی سلطنت کی شان یہ ہے کہ وجود کی ویرانی (فنا) ہی وہاں کی آبادی ہے،

جہاں فقیر اور بے سروپا ہی بادشاہ بنتے ہیں۔

تشریح :

خدا کی بادشاہی میں دنیاوی حیثیتوں کی کوئی اہمیت نہیں۔ یہاں فقیر کو بلند مقام ملتا ہے اور فنا میں ہی اصل بقا ہے۔

الا ای مظهر سر حقیقت نور سبحانی
بسوی محویت رو ده خیال مجلس آرا را

ترجمہ :

اے حقیقت کے راز کا مظہر، اے نورِ الٰہی!

فنا کی طرف متوجہ ہو جا، اور مجلس کو سجانے والے خیالات کو چھوڑ دے۔

تشریح :

شاعر خود یا کسی طالبِ حق سے مخاطب ہے کہ ظاہری دنیا کی سجاوٹ اور فکری آرائش کو چھوڑ کر فنا و محویت کی راہ اپناؤ۔

ابد را با ازل مخفی ز فکرت اتصال آید
که باشد كُلُّ مَنْ عَلَيهَا فَانٍ وَيبْقَىٰ را

ترجمہ :

ازل و ابد کے درمیان کا تعلق عقل کے لیے مخفی ہے،

کیونکہ حقیقت یہی ہے کہ **"ہر چیز فانی ہے اور صرف رب باقی ہے"۔**

تشریح :
انسانی عقل ازل و ابد کے اسرار کو نہیں سمجھ سکتی۔ صرف معرفت اور فناہی حقیقت کی پہچان کرا سکتے ہیں۔

ازل را با ابد هم قربت ادنی بود باقی
که یوسف عاقبت در دست می آید زلیخا را

ترجمہ :
ازل و ابد کی قربت میں بھی ایک راز ہے جو باقی رہتا ہے،
جیسے آخر کار یوسف زلیخا کے ہاتھ آ جاتا ہے۔

تشریح :
جو چیز ازل میں مقدر ہے، وہ ابد میں حاصل ہوتی ہے۔ جیسے زلیخا کو آخر کار حضرت یوسف مل گئے، ویسے ہی سچا طالب اپنے محبوبِ حقیقی تک پہنچتا ہے۔

اتانی الشوق مخفیا سقانی الکاس من وصل
چشیدم ذوق آن شربت کشیدم جام صهبا را

ترجمہ :
شوق چھپ کر آیا، اور وصال کا جام پلایا،
میں نے اُس شراب کا ذائقہ چکھا، اور عشق کا سرخ جام پی لیا۔

تشریح :
عشقِ حقیقی اچانک دل میں پیدا ہوتا ہے، پھر محبوبِ حقیقی خود وصل کا ذوق عطا کرتا ہے، جس سے روح مست ہو جاتی ہے۔

احد از حب و عرفان شد به میم احمدی موجود
وگرنه کنه بیچون نیست اوصاف مبرا را

ترجمہ :
احد (خدا) محبت و عرفان سے "میم احمدی" (یعنی محمد ﷺ) کی صورت میں ظاہر ہوا،
ورنہ وہ بے چون و بے کیف ذات تو ہر وصف سے پاک ہے۔

تشریح :
خدا کی ذات چونکہ غیر محدود اور ماوراء صفات ہے، مگر اپنی محبت کی بنا پر نبی ﷺ کے قالب میں ظاہر ہوئی تاکہ انسان اسے پہچان سکے۔

اسیر آرزوی نفس بودن نقد بیراق ست
که زنگ اوهام ظلمانی کند آئینه اخفا را

ترجمہ :
نفس کی خواہشات کا قیدی ہونا ایک بے وقعت سودا ہے،
کیونکہ یہ وہم و گمان کے دھند سے آئینۂ دل کو زنگ آلود کر دیتا ہے۔

تشریح :
جو شخص نفس کی پیروی کرتا ہے وہ باطن کی روشنی کھو دیتا ہے، اور اس کے دل کا آئینہ حق کو نہیں دکھا سکتا۔

اناالحق مشتہر گشته بعالم از لب حلاج
ولی تشریح می بایست این اسرار معنیٰ را

ترجمہ:
"اناالحق" کا نعرہ حلاج کی زبان سے مشہور ہوا،
مگر اس معنیٰ کے راز کی تفصیل ضروری ہے۔

تشریح:
حلاج نے وحدتِ وجود کا اعلان کیا، مگر اس کا مطلب وہی سمجھے گا جو حقائقِ باطنی سے واقف ہو۔ ورنہ یہ ظاہری کفر لگتا ہے۔

ابا کردن ز احکام طریقت کار مردان نیست
ز هستی دست شو "طالب" که یابی وصل مولیٰ را

ترجمہ :
طریقت کے احکام سے انکار کرنا مردانِ راہ کا شیوہ نہیں،
اے "طالب"، اپنی ہستی سے ہاتھ دھو دے تاکہ تو مولیٰ کے وصال کو پا سکے۔

تشریح :
سچے سالک کبھی بھی طریقت کے اصولوں سے انکار نہیں کرتے۔ ہستی کی نفی (فنا) ہی وصالِ حق کا راستہ ہے۔

غزل: 3

آنز وا از جسم و جان شاید که بگزینیم ما
همچو سیمرغی به قافِ بیخودی شینیم ما

ترجمہ :

شاید ہم جسم و جان کی قید سے نکل جائیں،

اور سیمرغ کی مانند بیخودی کے قاف (کمالِ فنا) میں جا بسیں۔

تشریح :

بیدل فقیر اپنے باطنی سفر کا بیان کر رہا ہے، کہ ہم اپنی جسمانی اور نفسانی قیود سے نکل کر روحانی بے خودی میں اقامت اختیار کریں، جیسے سیمرغ (عرفانی پرندہ) قاف کی چوٹی پر پہنچتا ہے۔

آفتِ هستی اگر مانع نگردد از حضور
چهره تحقیق با عین الیقین بینیم ما

ترجمہ :

اگر ہستی کی آفت (یعنی خودی) ہماری حضوری میں حائل نہ ہو،

تو ہم حقیقت کے چہرے کو عین الیقین سے دیکھ سکتے ہیں۔

تشریح :

خودی (انا) ایک پردہ ہے جو خدا کی حضوری سے روکتی ہے۔ جب یہ دور ہو جائے، تو حقیقت کا دیدار بھی ممکن ہو جاتا ہے۔

افتتاح قفل میکده ساز، ای ساقی کریم
زانکه من لب تشنه صوفی رند آئینیم ما

ترجمہ :

اے کریم ساقی! مے کدے کے قفل کو کھول،

کیونکہ ہم پیاسے، اور صوفیانہ رند مزاج کے لوگ ہیں۔

تشریح :

"ساقی" محبوبِ حقیقی ہے، اور "مے کدہ" علمِ معرفت کا مقام۔ بیدل فقیر کہتا ہے ہم ایسے عاشق ہیں جو ظاہری شرع سے ہٹ کر حقیقت کے ذائقے کے طلبگار ہیں۔

از در بزم تشرع مانده ام خوار و ذلیل
زانکه در میخانه با صد عزو تمکینیم ما

ترجمہ :

شرع کی بزم سے ہم خوار و ذلیل ہو گئے،

کیونکہ مے کدے (یعنی طریقت و معرفت) میں ہمیں صد عزت و تمکین حاصل ہے۔

تشریح :

ظاہری شریعت کے لوگ ہمیں کم تر سمجھتے ہیں، لیکن باطنی مقام والوں کے نزدیک ہمارا مقام بلند ہے۔

این همه کردار من هر چند ناشائسته اند
لطف او بین کین همه شائسته تحسینیم ما

ترجمہ :

میرے اعمال اگرچہ ناپسندیدہ ہیں،
مگر اس کے لطف و کرم سے ہم تحسین کے لائق بن گئے ہیں۔

تشریح :

بیدل فقیر اپنی کمزوریوں کا اعتراف کرتا ہے لیکن اس کا یقین ہے کہ خدا کا فضل انسان کو عزت بخشتا ہے، چاہے اس کے اعمال ناقص ہوں۔

انسب آن باشد که خاموشی گزینیم طائفا
ورنه محبوس طبالع و قید نفرینیم ما

ترجمہ :

ہمارے لیے بہتر ہے کہ ہم خاموشی اختیار کریں،
ورنہ ہم فطرت کی قید اور لعنت کی زنجیر میں گرفتار ہیں۔

تشریح :

خاموشی اور سکوت صوفیاء کے لیے لازم ہے، کیونکہ باتوں میں پڑ کر انسان نفس اور قیدِ دنیا کا شکار ہو جاتا ہے۔

اختیار اندیشه عشاق از ادراک نیست
پای بند رشته افهام دیرینیم ما

ترجمہ :

عاشقوں کے خیالات عقل و ادراک کے تابع نہیں ہوتے،
ہم قدیم فہم و فلسفہ کی زنجیروں سے آزاد ہیں۔

تشریح :

عشق ایک نورانی جذبہ ہے، جو عقل و منطق سے بالاتر ہے۔ عاشق عقل کی قید میں نہیں آتے۔

آفتاب معرفت زایل نگردد هیچ گاه
منع کفر حقیق و مجمع دینیم ما

ترجمہ :
معرفت کا سورج کبھی غروب نہیں ہوتا،
ہم کفرِ ظاہری سے ماوراہو کر دین کی اصل حقیقت ہیں۔

تشریح :
جو شخص معرفت کی روشنی میں جیتا ہے، اس پر کفر اور ایمان کا ظاہری معیار لاگو نہیں ہوتا۔ وہ خود دین کی جامع حقیقت بن جاتا ہے۔

استوای مهر وحدت نفی بخم کثرت است
فارغ از فکر معاد و عهد دوشینیم ما

ترجمہ :
وحدت کے عشق کی مساوات کثرت کے خمیر کی نفی سے ہے،
ہم قیامت یا کل کی فکر سے آزاد ہو چکے ہیں۔

تشریح :
سچا عارف کثرت (دنیا، اعمال، فردیت) کی نفی کر کے وحدت میں فنا ہو جاتا ہے۔ وہ نہ کل کی فکر کرتا ہے نہ جزا و سزا کا سودا۔

اعتزال از خلق باشد مایه آسایشی
غافل از تشویش هستی محو تسکینیم ما

ترجمہ :
لوگوں سے کنارہ کشی سکون کا ذریعہ ہے،
ہم ہستی کے فتنوں سے غافل ہو کر سکون میں محو ہیں۔

تشریح :
خلق سے دوری اور خلوت صوفیاء کے لیے راحت و سکون کا ذریعہ ہے، کیونکہ دنیاوی ہنگامہ روح کو بیدار ہونے نہیں دیتا۔

آزمودن فکر "طالب" استقامت کامل است
در محبت بیخبر از وهم تکوینیم ما

ترجمہ :

"طالب" کا خیال تجربہ شدہ ہے، اور استقامت کی کامل مثال ہے،
ہم محبت میں اس طرح ڈوبے ہیں کہ تخلیق کے ہر وہم سے بے خبر ہو چکے ہیں۔

تشریح :

یہاں بیدل فقیر اپنے تخلص "طالب" کے حوالے سے اپنی استقامت کا اظہار کرتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ وہ محبت میں ایسے محو ہیں کہ دنیا اور اس کی تخلیق کا کوئی وہم ان پر اثر نہیں کرتا۔

غزل: 4

ای بهارِ حُسن، تو رونق ده بُستانِ ما
قدرِ عنایت تو، سروِ جُویبارِ جانِ ما

ترجمہ:

اے حُسنِ بہار! تُو ہی ہمارے گلشن کی رونق ہے،
تیری مہربانی ہمارے دل کے نخلستان کا سرو (بلند درخت) ہے۔

تشریح:

معشوق یا محبوب کی خوبصورتی کو بہار کی مانند قرار دیا گیا ہے، جو زندگی کو رونق بخشتی ہے۔ محبوب کی عنایت دل کی شادابی کا سبب ہے۔

آرزُدی خاطرم که می‌کشد سوی چمن
زُلف و رُخسار بتاں باشد گل و ریحانِ ما

ترجمہ:

میرا دل ایک ایسی آرزو رکھتا ہے جو مجھے باغ کی طرف کھینچتی ہے،
محبوباؤں کی زُلفیں اور چہرے ہی ہمارے گُل و ریحان ہیں۔

تشریح:

بیدل کے لیے اصل باغیچہ وہ مقام ہے جہاں محبوب کی زلف و چہرہ ہو، یہی اس کے لیے بہار کا مفہوم رکھتے ہیں۔

از برای انکشافِ غنچه دل منقبض
چشمِ معشوق است نرگسِ روضه رضوانِ ما

ترجمہ:

دل کے غنچے کے کھلنے کے لیے جو سکڑا ہوا ہے،
معشوق کی آنکھ (جو نرگس کے پھول کی مانند ہے) ہی ہمارے جنتی باغ کی رونق ہے۔

تشریح:
دل کی گہرائیوں کو کھولنے والی چیز معشوق کی نگاہ ہے، جو روحانی بالیدگی دیتی ہے۔

افتتاحِ بابِ مسرت، خندۂ شیرین تُست
غنچگی بگذار، ای لعلت، گُلِ خندانِ ما

ترجمہ:
خوشی کے باب کا افتتاح تیری شیریں مسکراہٹ ہے،
اے محبوب کے لبِ لعل! وہ نوکِ غنچہ نہیں، بلکہ ہمارا کھلا ہوا گُل ہے۔

تشریح:
محبوب کی مسکراہٹ ہی حقیقی خوشی ہے۔ وہ غنچہ نہیں، مکمل کھلا گلاب ہے۔

الفَتِ دیدارِ گُل رُویان، مرا از خود رہاند
نغمۂ ذاتی‌ست صوتِ بُلبُلِ دَستانِ ما

ترجمہ:
گُل رُو محبوبوں کا دیدار مجھے میرے آپ سے آزاد کر دیتا ہے،
اور ہماری بُلبُل کی نغمگی دراصل اس کی اپنی ذات سے اٹھتی ہے۔

تشریح:
محبوب کا حسن فنا کی کیفیت پیدا کرتا ہے، اور عاشق کی آواز درحقیقت اس کی ذات کی گہرائی سے نکلتی ہے۔

آفتاب و سایه را باہم نه بیند هیچ‌کس
شب به روز آمیخته، زلف و عارضِ جانانِ ما

ترجمہ:
کوئی بھی سورج اور سایہ کو ایک ساتھ نہیں دیکھ سکتا،
مگر ہمارے محبوب کی زلف و چہرہ رات اور دن کی آمیزش جیسے ہیں۔

تشریح:
محبوب کی زلف (سیاہی) اور چہرہ (نور) ساتھ ساتھ جلوہ گر ہوتے ہیں، جو عقل کو حیرت میں ڈال دیتے ہیں۔

اشکِ حسرتِ ما بصورتِ دانۂ شبنم تُراست
لیک دارد عزمِ وصل، محورِ تابانِ ما

ترجمہ:
ہمارا اشکِ حسرت شبنم کی مانند ہے،
لیکن ہمارا روشن مرکز وصال کی جانب رواں دواں ہے۔

تشریح:
اگرچہ عاشق کی آنکھوں میں حسرت کے آنسو ہیں، مگر وہ وصال کے لیے پُرعزم ہے۔

آفرین بادا بجان‌بازی، که جانبازی کند
در رہِ جولانِ رضائے صدمۂ سلطانِ ما

ترجمہ:
سلام ہو اس جانثاری پر جو جان قربان کرتی ہے،
ہمارے سلطان (معشوق یا رب) کی رضا کی راہ میں۔

تشریح:
عشق کی راہ میں جان قربان کرنا فخر کی بات ہے، اور یہی حقیقی وفاداری ہے۔

اوفتاد از جلوہ‌اش موسی ز دیوارِ وجود
می‌زند برہم تجلی، حُسنِ خان و مانِ ما

ترجمہ:
حضرت موسیٰ، اس کے جلوے سے وجود کی دیوار سے گر پڑے،
ہمارا محبوب ایسا جلوہ رکھتا ہے جو کائنات کو درہم برہم کر دے۔

تشریح:
محبوب کا حسن ایسا قوی ہے کہ جیسے تجلی سے موسیٰ بیہوش ہو گئے، ویسے ہی ہمارا سب کچھ اس حسن کے سامنے ہیچ ہے۔

انتظار از حد گذشت، اکنون زلیخا را بہ ہجر
لطف فرما رخ نما، ای یوسفِ کنعانِ ما

ترجمہ:
انتظار حد سے بڑھ گیا، اب زلیخا فراق میں تڑپ رہی ہے،
رحم فرما اور دیدار کرا، اے ہمارے کنعان کے یوسف!

تشریح:
عاشق (زلیخا) فراق میں بے تاب ہے اور معشوق (یوسف) سے عاجزانہ دیدار کی درخواست ہے۔

آن که "طالب" را به دورِ جامِ نرگس مست کرد
باز در بزمش رسید، آن ساقیِ دورانِ ما

ترجمہ:
وہ ساقی جس نے "طالب" کو نرگس (چشمِ معشوق) کے جام سے مست کر دیا،
اب دوبارہ اپنے بزم میں لوٹ آیا ہے۔

تشریح:
یہ آخری شعر خود کلامی اور خوشی کا اظہار ہے کہ وہ محبوب یا پیر جو کبھی عاشق کو سیر اب کر چکا تھا، اب دوبارہ جلوہ گر ہو گیا ہے۔

غزل: 5

آشفته دل کسی که شد از دوستان جدا
چون بلبلی که می‌شود از بوستان جدا

ترجمہ:
دل بے قرار ہو جاتا ہے جب کوئی دوستوں سے جدا ہو جائے،
جیسے کوئی بلبل ہو جو باغ سے جدا ہو جائے۔

تشریح:
محبوب یا اہل دل کی صحبت سے دوری انسان کو بے قرار کر دیتی ہے، جیسے بلبل بغیر باغ کے بے چین ہوتی ہے۔

انس رقیب سخت‌تر از هجر دلبر است
داند دلی که ماند از آن دلستان جدا

ترجمہ:
محبوب کے رقیب سے اُنس رکھنا، محبوب کے فراق سے بھی سخت تر ہے،
یہ وہ دل ہی جانتا ہے جو اپنے دلبر سے جدا ہو چکا ہو۔

تشریح:
جو دل حقیقی محبت سے خالی ہو جائے، اور اس کی جگہ دنیا یا رقیب آ جائے، وہ فراق سے بھی زیادہ تکلیف دہ ہوتا ہے۔

آلام روزگار غم فرقت نگار
این هم جدا کشد بسوی خویش و آن جدا

ترجمہ:
دنیا کے دکھ بھی اپنی طرف کھینچتے ہیں، اور محبوب کی جدائی بھی اپنی جانب،
ہر ایک درد الگ سمت میں کھینچتا ہے۔

تشریح:
انسان دنیوی غموں اور روحانی فراق کے درمیان ٹکڑوں میں بٹ جاتا ہے۔ ہر ایک دکھ اس کو الگ کر دیتا ہے۔

ای دل اگر طلب کنی آسایشی دوام
بهر کمال ذوق شو از جسم و جان جدا

ترجمہ:
اے دل! اگر تُو دائمی راحت چاہتا ہے،
تو کمال کے شوق میں جسم و جان کی قید سے آزاد ہو جا۔

تشریح:
روحانی کمال صرف اسی کو ملتا ہے جو جسمانی لذتوں اور نفسی تقاضوں سے بلند ہو جائے۔

آن کس به لامکان شده آسوده دل که ماند
در محویت مقیم ز کون و مکان جدا

ترجمہ:
جو شخص "لامکان" (ماورائے زمان و مکان) میں جا بسے، وہی دل کا سچا سکون پاتا ہے،
جو محویت میں مست ہو، وہی کائنات سے آزاد ہوتا ہے۔

تشریح:
فنا کی حالت میں جو شخص حق تعالیٰ میں محو ہو جائے، وہی لامکانی سکون حاصل کرتا ہے۔

از جلوه گل بنغمه در آیند بلبلان
پروانه پیش شمع بماند از زبان جدا

ترجمہ:
بلبلیں گل کی جلوہ گری پر نغمے چھیڑتی ہیں،
جبکہ پروانہ شمع کے سامنے بے زبان ہو کر رہتا ہے۔

تشریح:
بلبل عاشقِ ظاہر ہے، اظہار کرتا ہے؛ پروانہ عاشقِ باطن ہے، فنا ہو جاتا ہے۔ یہ فنا کی اعلیٰ مثال ہے۔

القاب جذبه مزد ز خود رسته را دهند
سالک بدین امید برفت از جهان جدا

ترجمہ:

جذبے کے القاب اُنہیں عطا ہوتے ہیں جو خودی سے آزاد ہو جائیں،

سالک اسی امید میں دنیا سے جدا ہو جاتا ہے۔

تشریح:

خودی سے نکلنا اور فنا فی اللہ ہونا ہی جذب و کرامت کی کنجی ہے۔

القابِ حق که رتبهٔ علیا بشان رسید
گشتند از تعلقِ نام و نشان جدا

ترجمہ:

اللہ کے وہ القاب جنہیں اعلیٰ درجے ملے،

وہ سب نام و نشان کے تعلق سے آزاد ہو چکے تھے۔

تشریح:

حقیقی القابات انہیں ملتے ہیں جو دنیاوی پہچان اور خودی سے نجات پا چکے ہوں۔

انعامِ عشق دل‌شدگان را نواخته
ز آن رو شدند از هوسِ آب و نان جدا

ترجمہ:

عشق نے دل والوں کو اپنا انعام بخشا،

اسی لیے وہ روٹی پانی (خواہشات) سے آزاد ہو گئے۔

تشریح:

جو عشق میں مبتلا ہو گیا، اس کا دل دنیاوی حاجات سے بے نیاز ہو گیا۔

این پایه بلند بهر کس نمی‌رسد
الا بدان کسی که شد از خانمان جدا

ترجمہ:

یہ بلند مقام ہر کسی کو نہیں ملتا،

سوائے اس کے جو گھر بار سے (دل سے) جدا ہو جائے۔

تشریح:

روحانی مقام ترکِ دنیا، ترکِ علائق، ترکِ خودی سے حاصل ہوتا ہے۔

الهام یار شد که نمانی به شش جهات
"طالب" هلا بشو ز زمین و زمان جدا

ترجمہ:

یار کا الہام آیا کہ چھ جہتوں (مکان و زمان) میں مت رُک،

اے طالب! سنبھل جا، زمین و زمان سے جدا ہو جا۔

تشریح:

یہ آخری شعر صوفیانہ ندائے حق ہے—"طالب" کو حکم ہے کہ وہ مادی دنیا اور وقت کی قید سے نکل کر الٰہی فضا میں داخل ہو۔

غزل: 6

ای پیکِ صبح! از من گو یارِ دلربا را
کز غم فسرد جانم، دیدار ده، خُدا را

ترجمہ:

اے صبح کے پیامبر! میرے دلربا یار سے کہہ دے

کہ غم میں میری جان پژمردہ ہو چکی ہے، خدا کے لیے دیدار عطا فرما!

تشریح:

بیدل دیدارِ محبوب کی تڑپ میں صبح کی ہوا سے التجا کر رہا ہے کہ وہ اس کا پیغام محبوب تک پہنچائے۔

ارباب لطف ہرگز کسرت دلی نخواهد
ما بنده دل‌شکسته، خواهیم مومیاء را

ترجمہ:

کرم کرنے والے لوگ کبھی دل شکنی نہیں کرتے،

اور ہم دل شکستہ بندے، مومیائی (شفا) طلب کرتے ہیں۔

تشریح:

سچے مہربان دلوں کو توڑتے نہیں، اور دل شکستہ لوگوں کی فریاد بس مرہم کی امید ہوتی ہے۔

از یُمن التفاتِ صاحبدلان شود زر
خاکِ ظلامِ کثرت، چون یافت آن صفا را

ترجمہ:
جب صفا پا لیتی ہے تو صاحبدلوں کی توجہ کے سبب
کثرت کی تاریک خاک بھی سونا بن جاتی ہے۔

تشریح:
عارفوں اور اولیاء کی نظر کرم سے کثرت (دنیاوی الجھنیں) بھی وحدت (الہیٰ صفا) میں بدل سکتی ہے۔

احباب را نباشد خوف و امید قطعاً
بگذاشتند این همه آشوبِ ماسویٰ را

ترجمہ:
اللہ کے دوستوں کو خوف و امید کی حالت نہیں رہتی،
کیونکہ وہ ہر غیر اللہ (ماسویٰ) کی کشمکش سے نکل چکے ہوتے ہیں۔

تشریح:
سچے محبین خدا خوف واُمید کے دائرے سے نکل کر رضا کے مقام پر ہوتے ہیں۔

اسرارِ ذاتِ مطلق، آن کس بفهمد الحق
کز جسم و جان چو عاشق، بیرون کشد هوا را

ترجمہ:
ذاتِ مطلق کے اسرار وہی پا سکتا ہے
جو عاشق بن کر جسم و جان سے خواہشات کو نکال دے۔

تشریح:
الہیٰ راز انہی پر کھلتے ہیں جو مکمل طور پر نفس سے خالی ہو چکے ہوں۔

آید شبی به ناگه، در بزمت آن شهنشه
سازد ز سرت آگه، شاهی دهد گدا را

ترجمہ:
کبھی اچانک ایک رات، وہ بادشاہ تیری محفل میں آجائے گا،
تجھے باخبر کرے گا اور گدا کو بادشاہی بخشے گا۔

تشریح:
یہاں مراد خدا یا مرشد ہے جو طالب کو غفلت سے نکال کر وصال عطا کرتا ہے۔

آوردہ‌ام مذمت، ای معدنِ کرامت!
با شوکت و شهامت، بنواز بینوا را

ترجمہ:
اے کرم کے خزانے! میں فریاد لے آیا ہوں،
اپنے جلال اور کرم سے، اس غریب کو نواز دے۔

تشریح:
یہ دعا اور التجا ہے محبوبِ حقیقی یا مرشد کامل کے حضور۔

ابر صفاست جودت، بحر کرم وجودت
مهر بقا شهودت، انوارِ کبریا را

ترجمہ:
تیرا جود صفا کا بادل ہے، تیرا وجود کرم کا سمندر ہے،
تیرا مشاہدہ بقا کی روشنی ہے، اور کبریائی کے انوار سے لبریز ہے۔

تشریح:
یہ محبوب یا مرشد کے جمال و کمال کی تعریف ہے—وہ سراپا جود، کرم، نور اور بقا ہے۔

ادبارِ خاصگان شد، اقبالِ عام لابد
علم‌الیقین نیابد، حق‌الیقین بقا را

ترجمہ:
خواص کے لیے محرومی آئی، عوام کے لیے کامیابی ضرور ہے،
لیکن علم الیقین سے حق الیقین کی بقا حاصل نہیں ہوتی۔

تشریح:
یہ نکتہ صوفیانہ فرق کو ظاہر کرتا ہے: معرفتِ حق صرف علم سے نہیں، بلکہ تجربہ (حق الیقین) سے حاصل ہوتی ہے۔

اثبات نورِ ذاتی، لا می‌کند صفاتی
بخشد نهانِ حیاتی، ارواحِ اولیا را

ترجمہ:

ذاتی نور کا اثبات "لا" (نفی) کے ذریعے صفات سے ہوتا ہے،

اور یہی نور اولیاء کی روحوں کو مخفی حیات عطا کرتا ہے۔

تشریح:

صوفیانہ وحدت الوجود کا اظہار ہے—صفات سے نفی کے ذریعے ذات کا عرفان حاصل ہوتا ہے، جو روحانی زندگی بخشتا ہے۔

آداب فقر آموز، لب از مقال بد دوز
"طالب" به نارِ غم سوز، بیگانه و آشنا را

ترجمہ:

فقر کے آداب سیکھ، اور بری باتوں سے زبان بند رکھ،

اے "طالب"، غم کی آگ میں جلا دے دوست و دشمن کو بھی۔

تشریح:

فقر کا راستہ ادب، سکوت اور دل کی آگ سے بھرپور ہوتا ہے، جہاں نفس اور غیر دونوں جلتے ہیں۔

غزل : 7

آمد آن نور پاک در شکل اطوارها
کرد عیان در ظهور جلوه آثارها

اردو ترجمہ:

وہ پاکیزہ نور (اللہ کا نور) مختلف صورتوں اور طریقوں میں آیا،

اور اپنے آثار و جلووں کو ظہور کے ذریعے ظاہر کر دیا۔

تشریح:

یہاں "نورِ پاک" ذاتِ حق کی علامت ہے جو مختلف مظاہر میں ظاہر ہوا—یعنی مخلوق میں، انبیا میں، کائنات میں —اور ان جلووں کے ذریعے اپنی حقیقت کو نمایاں کیا۔

آدم و نوح و خلیل احسن تقویم اوست
حسن شهادت کشید سرز گل و خارها

اردو ترجمہ:

آدم، نوح اور خلیل (ابراہیمؑ) سب اُس (نور) کی بہترین تخلیق ہیں،
اس حسن نے گواہی دی ہے، خواہ وہ کانٹے ہوں یا پھول۔

تشریح:

انسانِ کامل کے نمونے انبیاء علیہم السلام ہیں، جو حسنِ الٰہی کے کامل مظاہر ہیں۔ یہ حسن ہر حالت میں، خواہ وہ سختی ہو (خار) یا نرمی (گل)، اپنی گواہی دیتا ہے۔

آب و گل ما سرشت، جان و دل ما نهفت
حرف وجودم نوشت با قلم آراها

اردو ترجمہ:

اس نے ہمارے جسم کو مٹی اور پانی سے بنایا، مگر جان و دل کو چھپایا،
اور ہمارے وجود کے حروف کو اپنے حسن کے قلم سے لکھا۔

تشریح:

ظاہر میں انسان مٹی کا پتلا ہے، مگر اس کے باطن میں ایک الٰہی راز ہے، جو حسنِ مطلق کی تجلی سے لکھا گیا۔

اشهد ان لا اله الا ذات وحید
وحدت متن من است شرح وی اخبارها

اردو ترجمہ:

میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر ایک ذات،
وحدت ہی میرے کلام کا متن ہے، باقی سب اس کی تفصیل و خبر ہے۔

تشریح:

یہ وحدت الوجود کا بیان ہے — کہ اصل صرف ایک ذات ہے، باقی سب اسی کی تفسیر اور ظاہری اشکال ہیں۔

اظهر در ظهور نور حقیقت نگر
رنگ ظهورات حسن مطلع انوارها

اردو ترجمہ:

حقیقت کے نور کے ظہور میں نظر کر —
یہ حسن کے مختلف رنگ ہیں، جو انوار کے طلوع میں نمودار ہوتے ہیں۔

تشریح:

اللہ کی تجلیات مختلف رنگ وروپ میں کائنات میں ظاہر ہوتی ہیں۔ یہ سب حسنِ الٰہی کی جھلکیاں ہیں۔

از دو جهان فارغ است دل که طلب گار اوست
صورت بیکار ماند، معنی درکارها

اردو ترجمہ:

وہ دل جو اسی (اللہ) کا طالب ہے، دونوں جہانوں سے آزاد ہے،
ظاہر بے کار ہو جاتا ہے، جب باطن فعال ہو جاتا ہے۔

تشریح:

عارف کا دل دنیاو آخرت کے لالچ سے پاک ہوتا ہے، اور وہ صرف باطن یعنی حقیقت کی تلاش میں رہتا ہے۔

آن که ز گلزار قدس یافت نسیم بطون
چون گل کرد از جنون جامه تن پارها

اردو ترجمہ:

جس نے قدس کے گلزار سے باطن کی خوشبو پائی،
وہ گل کی طرح جنون سے پھٹ پڑا اور جسمانی لباس چاک ہو گیا۔

تشریح:

یہ جذب وحال کی حالت ہے جہاں عارف حقیقت کی خوشبو پاکر دنیاوی وجود کو بے معنی سمجھتا ہے۔

اول و آخر همون، باطن و ظاهر همون
محرم و ماهر همون، کاشف استارها

اردو ترجمہ:

ابتدا وانتہا وہی ہے، باطن وظاہر وہی ہے،
رازوں کا محرم وماہر وہی ہے، پردے چاک کرنے والا بھی وہی ہے۔

تشریح:

یہاں مکمل توحید بیان ہو رہی ہے — سب کچھ صرف وہی ذات ہے، جو ظاہر بھی ہے اور باطن بھی، اور ہر راز کو کھولنے والی ذات بھی۔

ارض و سما آسیاست، ما همه چون دانه‌ایم
گر روم از خود برون، وا کشم این بارها

اردو ترجمہ:
زمین و آسمان چکی کی طرح ہیں، ہم سب اس میں دانے ہیں،
اگر میں اپنی ذات سے نکلوں تو یہ بوجھ ہلکا ہو جائے۔

تشریح:
یہ فنا فی اللہ کی دعوت ہے — کہ خودی کو چھوڑ کر، حقیقت کی طرف رجوع کرو تا کہ دنیاوی بوجھ اتر جائیں۔

آفت عشق است این کآمد بر بیدلان
ورنه نیاید رموز بطن به گفتارها

اردو ترجمہ:
یہ عشق کی آفت ہے جو بے قرار دلوں پر آتی ہے،
ورنہ باطن کے رموز گفتار سے بیان نہیں ہو سکتے۔

تشریح:
عشقِ حقیقی ہی وہ آتش ہے جو انسان کو حقیقت تک پہنچاتی ہے، کیونکہ زبان سے یہ راز نہیں کھلتے۔

آرزوی عارفان نیست سوی حظ نفس
دشمن هستی بود "طالب" دیدارها

اردو ترجمہ:
عارفوں کی خواہش نفس کے لذت کی طرف نہیں ہوتی،
جو دیدارِ الٰہی کا طالب ہے، وہ اپنی ہستی کا دشمن ہے۔

تشریح:
سچا عارف اپنی خواہشات اور خودی کو فنا کرتا ہے، اور صرف اللہ کی قربت چاہتا ہے۔ "طالب" یعنی سچا سالک اپنی ذات کو قربان کرتا ہے دیدار کے لیے۔

غزل : 8

الا ای شاهد معنی بیا را تخت محفل‌ها
که بی روی دلفروزت نگردد غم کم از دل‌ها

ترجمہ:

اے معنوی محبوب ! آجا، محفلوں کا تخت سجانے والا بن

کہ تیرے دل فروز چہرے کے بغیر دلوں سے غم کم نہیں ہوتا

تشریح:

یہ محبوبِ حقیقی (اللہ) کو مخاطب کر کے کہا جا رہا ہے کہ تیری دید کے بغیر دلوں کے دکھ دور نہیں ہوتے، اور تو ہی ہر باطن کی محفل کا مرکز ہے۔

ارادت‌مندی معشوق عاشق را هم‌آغوش است
که از تکمیل حرمان سر بر آرد حل مشکل‌ها

ترجمہ:

معشوق کا طالب ہونا، عاشق کو گلے لگا لیتا ہے،

کہ محرومی کی تکمیل سے ہی مشکلات کا حل ظاہر ہوتا ہے۔

تشریح:

سچا عاشق جب ہر چیز سے محروم ہو کر صرف معشوق کی طلب میں فنا ہو جائے، تب ہی اسے معشوق کا وصال نصیب ہوتا ہے۔

اثر دارد نموّ جوشش مستی بجز گفتن
که قوت یافت از آثار آخرها و اول‌ها

ترجمہ:

محض گفتار سے نہیں، بلکہ مستی کی جوشش میں نمو (اثر) ہوتا ہے،

جو ابتدا اور انتہا کے اثرات سے طاقت حاصل کرتی ہے۔

تشریح:

حقیقی معرفت صرف باتوں سے نہیں آتی، بلکہ ایک اندرونی وجد و حال سے حاصل ہوتی ہے جو کائنات کی ابتدا و انتہا کے اسرار سے جڑی ہوتی ہے۔

أنای خاطر خاصان پر از ذوق کمال آمد
از آن رو اندر و کرند دین و کفر زائل‌ها

ترجمہ:

خواص (عارفوں) کا دل کمال کے ذوق سے بھر گیا،

اسی لیے ان کے نزدیک دین و کفر کے پردے اٹھ گئے۔

تشریح:

عارف جب حقیقت کو پالیتے ہیں، تو ان کے لیے رسمی حدود جیسے دین وکفر بے معنی ہو جاتے ہیں—وہ وحدت کی حقیقت میں جیتے ہیں۔

أمل تدبیر کم دارد کسی کو محو مطلق شد
نیاید جان که در کنه است گاهی سوی ساحل‌ها

ترجمہ:

جس شخص کو ذاتِ مطلق میں فنا نصیب ہو جائے، وہ تدبیر کی امید نہیں رکھتا،
کیونکہ جو جان گہرائی میں ہو، وہ کبھی کبھار ہی سطح پر آتی ہے۔

تشریح:

جو عارف ذاتِ الٰہی میں محو ہو جائے، وہ دنیاوی تدبیر سے آزاد ہو جاتا ہے—اس کی روح گہرے باطن میں بسی رہتی ہے۔

اشارت "لا" و "الا" را کسی فهمد که "لا" گردد
شنو این رمز بی‌رنگی برون کش پا زین گل‌ها

ترجمہ:

"لا" اور "الا" کی اشارت کو وہی سمجھے گا جو خود "لا" (نفیِ ذات) ہو جائے،
اس بے رنگی کے راز کو سن اور اس دنیوی پھولوں سے پاؤں نکال۔

تشریح:

لا الہ الا اللہ کی حقیقت تب سمجھ آتی ہے جب سالک اپنی انا (خودی) کو مٹادے۔ تب ہی وہ معرفت کی بے رنگ دنیا میں داخل ہو سکتا ہے۔

اجابت دعوت مظلوم آثار عیان دارد
نسیم صبحدم شکفاند از هر غنچه گل‌ها

ترجمہ:

مظلوم کی دعا کی قبولیت کے اثرات ظاہر ہوتے ہیں،
جیسے صبح کی نسیم ہر کلی کو کھلا دیتی ہے۔

تشریح:

اللہ مظلوم کی پکار کو قبول کرتا ہے، اور اس کی رحمت ہر دل کو کھلا دیتی ہے، جیسے صبح کی ہوا کلیوں کو کھول دیتی ہے۔

انابت فکر مشتاقان رخ سوی معاد آرد
بلی با بوی جمع دل توان طی کرد منزل‌ها

ترجمہ:

مشتاقوں کی فکر کا رجوع انہیں آخرت کی طرف لے جاتا ہے،
ہاں، دل کی یکسوئی سے منزلوں کا طے کرنا ممکن ہے۔

تشریح:

عارف جب دنیاوی خواہشات سے ہٹ کر آخرت کی طلب کرے تو اسے راستہ ملتا ہے، بشرطیکہ دل کی توجہ مکمل طور پر جمع ہو۔

ازین اوهام نفسانی گرفتار است دل لیکن
خلاف نفس خواهد کرد روشن روی مشعل‌ها

ترجمہ:

دل ان نفسانی وہموں کا قیدی ہے،
لیکن اگر نفس کی مخالفت کرے تو مشعلیں روشن ہو جاتی ہیں۔

تشریح:

انسان کا دل نفس کے دھوکوں میں گرفتار ہوتا ہے، لیکن جب وہ مجاہدہ کرے، تو ہدایت کے چراغ روشن ہو جاتے ہیں۔

اخ الموت است نوم ای دل ز خواب هستی برخیز
صلاهای جرس بشنو ستان ره سوی محمل‌ها

ترجمہ:

اے دل! موت کی صدا ہے، ہستی کی نیند سے جاگ،
جرس (قافلے کی گھنٹی) کی پکار سن، اور سواری کی طرف چل پڑ۔

تشریح:

یہ تنبیہ ہے کہ موت قریب ہے—دنیا کے خواب سے بیدار ہو کر حقیقت کی طرف سفر کرو، اور اللہ سے وصال کی تیاری کرو۔

انا "الطالب" تو مطلوبی منم راغب تو مرغوبی
تویی شه کشور خوبی تویی حل مسائل‌ها

ترجمہ:

میں طالب ہوں، اور تو مطلوب ہے؛ میں تیرا خواہاں ہوں، اور تو پسندیدہ،

تو ہی خوبصورتی کی سلطنت کا بادشاہ ہے، تو ہی تمام مسائل کا حل ہے۔

تشریح:

یہ محبت و فناء کی بلند ترین سطح کا اظہار ہے — کہ عاشق خود کو فنا کر کے معشوق کے مکمل وصال کا اعلان کرتا ہے۔

غزل : 9

اناالحق گر شد از منصور پیدا
حق است از شعله گشت از طور پیدا

ترجمہ:

اگر "اناالحق" منصور (حلاج) سے ظاہر ہوا،

تو وہ حق ہی تھا، جیسے شعلہ کوہِ طور سے نمودار ہوا۔

تشریح:

منصور حلاج کا "اناالحق" کہنا، دراصل اس پر ظہورِ حق کی انتہا تھی — جیسے حضرت موسیٰؑ پر کوہِ طور پر تجلی ہوئی۔ یہ بیان وحدت الوجود کی انتہا کو ظاہر کرتا ہے۔

"انا احمد بلا میم" است شاهد
که شد از نظران منظور پیدا

ترجمہ:

"انا احمد بلا میم" (یعنی احمد = احد) اس حقیقت کا گواہ ہے،

جو عارفوں کی نگاہ سے منظور (پہچانا ہوا) ہو کر ظاہر ہوا۔

تشریح:

یہ ایک مشہور صوفیانہ تاویل ہے: "احمد" میں سے "میم" ہٹا دیا جائے تو "احد" رہ جاتا ہے، یعنی محمد ﷺ کی ذات حقیقتِ احد کا مظہر ہے۔ یہ راز صرف اہلِ نظر پہ آشکار ہوتا ہے۔

اقارب نیستی هستند با دوست
که نور قرب شد از دور پیدا

ترجمہ:

نیستی (فنا) کے رشتہ دار ہیں وہ جو محبوبِ حقیقی کے ساتھ ہیں،

کیونکہ قرب کا نور دوری ہی سے ظاہر ہوتا ہے۔

تشریح:

جو خود کو مٹا دیتا ہے (فنا)، وہی محبوبِ حقیقی کے قریب ہوتا ہے۔ اور کبھی قرب کی حقیقت دوری کی کیفیت سے ظاہر ہوتی ہے — جیسا کہ جدائی میں وصل کی طلب شدت اختیار کرتی ہے۔

از آن فکرت دمید این نور بی‌چون
که از دانش شود دستور پیدا

ترجمہ:

اسی (الٰہی) فکر سے یہ بے مثل نور ظاہر ہوا،

جو علم کے ذریعے رہنمائی بن کر سامنے آتا ہے۔

تشریح:

صوفیانہ "نورِ بی‌چون" وہ نور ہے جو کسی قیاس و حد سے باہر ہے۔ یہ نور معرفت و حکمت کی سوچ سے پیدا ہوتا ہے اور دل کو رہ دکھاتا ہے۔

اگر زان رخ بر افتد احتجابی
بگردد زو سراپا نور پیدا

ترجمہ:

اگر اس چہرۂ حقیقی سے پردہ ہٹ جائے،

تو سارا وجود نور ہی نور بن جائے۔

تشریح:

یہاں "احتجاب" سے مراد حجاب یا پردہ ہے جو ذاتِ حق پر ہے۔ جب یہ پردہ ہٹ جائے (باطنی مکاشفہ ہو)، تو سالک کا پورا وجود نور بن جاتا ہے۔

انیت سرکشید از نفی ایجاد
چو صبحی کوشد از دیجور پیدا

ترجمہ:

"انیت" (میں، خودی) نے "نفی" سے سر نکالا،

جیسے صبح اندھیرے سے نمودار ہوتی ہے۔

تشریح:
یہ خودی کی پیدائش کی کیفیت بیان کی گئی ہے — کہ خودی، "لا" سے، نفیِ غیر سے، پیدا ہوئی — جیسے روشنی اندھیرے سے جنم لیتی ہے۔

انیس عاشقان شد مژده وصل
صفا شد از دل مقهور پیدا

ترجمہ:
وصال کی خوشخبری عاشقوں کی ہم نشین ہو گئی،
اور مقہور (پست، عاجز) دل سے صفا ظاہر ہوئی۔

تشریح:
سچے عاشق جو عاجز و بے بس ہوتے ہیں، ان کے دل سے صفائی، لطافت اور قربِ الٰہی کی تجلی پیدا ہوتی ہے۔

اشد الحزن هجران حبیب است
که شد در خاطر مسرور پیدا

ترجمہ:
سب سے بڑی اداسی، محبوب کی جدائی ہے،
لیکن یہ غم بھی خوشی کے دل میں جا کر ظاہر ہوتا ہے۔

تشریح:
یہاں صوفیانہ "غمِ ہجراں" کی عظمت بیان ہو رہی ہے — جو اگرچہ دردناک ہے، مگر اسی میں قرب کی لذت بھی ہے، جو دل کو خوشی دیتی ہے۔

ادیم خاک را گرد و غباری است
که آخر گشته زور از زور پیدا

ترجمہ:
زمین کی سطح پر گرد و غبار ہے،
مگر اسی سے آخرکار قوت کی قوت پیدا ہوئی۔

تشریح:
انسان خاک سے پیدا ہوا، بظاہر کچھ نہیں، لیکن یہی خاکِ انسان عظمت اور قوت کا سرچشمہ بنی — یہ اشارہ ہے انسان کی ظاہری پستی اور باطنی بلندی کی طرف۔

امانت عشق را برداشت انسان
شد این شورش در آن مهجور پیدا

ترجمہ:

انسان نے عشق کی امانت اٹھائی،
اسی لیے اس "دور رکھے گئے" (مہجور) میں یہ ہنگامہ پیدا ہوا۔

تشریح:

قرآن کی آیت "اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ..." کی طرف اشارہ ہے۔ عشق ایک امانت ہے جو انسان نے قبول کی—اور یہی قبولیت اُس کے اندر ہنگامہ و تلاطم (جذب و عشق) کا باعث بنی۔

ایا "طالب" بکش این نفس چون دیو
که تا گردد از او صد حور پیدا

ترجمہ:

اے "طالب"! اس نفس کو شیطان کی طرح قتل کر،
تاکہ اس کے اندر سے سیکڑوں حوریں ظاہر ہو سکیں۔

تشریح:

نفس کی مخالفت ہی سے انسان کو باطنی حسن و کمال حاصل ہوتا ہے—جب تک نفس کو فنا نہ کیا جائے، روحانی حسن کا ظہور ممکن نہیں۔

غزل : 10

بحر بی‌رنگ است، رنگ آمد حباب
ظاهرش ابر و باطن آفتاب

ترجمہ:

وہ (حقیقت) ایک بے رنگ سمندر ہے، رنگ تو بس ایک جھاگ (عارضی نقش) ہے،
ظاہری طور پر وہ بادل سا ہے، مگر باطن میں سورج جیسا روشن۔

تشریح:

حقیقت بے رنگ، لاشکل اور ابدی ہے۔ رنگ و روپ صرف ایک ظاہری دھوکہ ہے۔ جیسے بادل چھپاتے ہیں سورج کو، ویسے ہی دنیاوی پردے حقیقتِ محض پر حائل ہیں۔

بهره زان انوار با جانت رسد
گر برون آیی از این بیت تراب

ترجمہ:
تُجھے ان (الٰہی) انوار سے فیض ملے گا،
اگر تُو اس خاکی قفس (جسمانی قید) سے باہر نکلے۔

تشریح:
روح کی روشنی اور حقیقت کی معرفت اسی وقت حاصل ہوتی ہے جب انسان جسمانی اور مادی قیدوں سے آزاد ہو کر باطنی سیر کرے۔

بسته شهبال تو صیاد قضا
تا شدی محبوس دام دانه و آب

ترجمہ:
تیرے شہباز جیسے پر قضا (تقدیر) کے شکاری نے باندھ دیے،
تُو دانہ و پانی (دنیاوی لذتوں) کے جال میں قید ہو گیا۔

تشریح:
انسان کی بلند پرواز روح قضا و قدر اور دنیاوی خواہشات کے جال میں پھنس کر رہ گئی ہے، اور اب وہ پرواز نہیں کر سکتی۔

بال و پر افشان، بپر تا دزوه عرش
تا ببینی جلوه آن لب لباب

ترجمہ:
اپنے پر کھول، اور پرواز کر عرش کی طرف،
تاکہ تُو اُس لبِ لباب (خالص حقیقت) کا جلوہ دیکھ سکے۔

تشریح:
عارف کو دعوت دی جا رہی ہے کہ وہ روحانی معراج کرے، اور سچی حقیقت—جو سب حقائق کا لبِ لباب ہے—کا مشاہدہ کرے۔

بکسل این پیوندهای بی‌بقا
رو برون آور ز بند احتجاب

ترجمہ:

ان ناپائیدار رشتوں کو توڑ ڈال،

اور حجاب کے بند سے باہر نکل آ۔

تشریح:

عارضی دنیاوی وابستگیاں معرفت کی راہ میں رکاوٹ ہیں، ان سے نکلے بغیر حق ظاہر نہیں ہوتا۔

بند پنداری گسل و آزاد شو
بر فگن از چهره شاهد نقاب

ترجمہ:

خیال کے بند توڑ، اور آزاد ہو جا،

اور اس محبوبِ حقیقی کے چہرے سے نقاب اٹھا۔

تشریح:

تصورات و اوہام کو ترک کر، تاکہ حقیقتِ مطلقہ کا چہرہ بے نقاب ہو۔

باش فارغ از تقید جسم و جان
تا بیابی در حقایق فتح یاب

ترجمہ:

جسم و جان کی قید سے آزاد ہو جا،

تاکہ تُو حقائق کی فتح حاصل کرے۔

تشریح:

جسمانی اور نفسانی وابستگیوں سے نجات ہی انسان کو عرفانِ حق تک پہنچاتی ہے۔

بی‌نشان است آنکه همدم جان تست
گم بشو، گم تا شوی زو وصل یاب

ترجمہ:

وہ جو تیرے دل کا ساتھی ہے، بے نشان ہے،

خود کو مٹا دے، مٹا تاکہ تُو اُس سے وصال پا سکے۔

تشریح:

اللہ بے نشان ولا محدود ہے، اور اُس تک رسائی کے لیے نفس کی نفی اور خودی کا فنا ضروری ہے۔

بخت بیدار است اگر یاری کند
وا رَهی زود از خیال خورد و خواب

ترجمہ:

اگر نصیب بیدار ہو جائے اور مدد کرے،
توتُو جلد ہی نیند و خواب (وہم و غفلت) سے آزاد ہو جائے گا۔

تشریح:

بیداریِ روحانی کی توفیق از خود حاصل نہیں ہوتی، بلکہ یہ عطا ہے—اگر قسمت مہربان ہو تو انسان جلد غفلت سے نکل آتا ہے۔

باز دار ای مرد صوفی گوش هوش
بشنو این نغمات از چنگ و رباب

ترجمہ:

اے صوفی! اپنی سُننے کی قوت بیدار کر،
اور سن یہ نغمے چنگ و رباب سے۔

تشریح:

یہاں "چنگ و رباب" استعارہ ہے اُن روحانی نغمات کا جو دل کی گہرائیوں سے ابھرتے ہیں۔ صوفی کو متوجہ کیا جا رہا ہے کہ وہ ان پر دھیان دے۔

بنده عشق تو "طالب" شد اکنون
کرد چشمت خانه تقویٰ خراب

ترجمہ:

اے "طالب"! اب میں تیرے عشق کا بندہ ہو چکا ہوں،
تیری ایک نظر نے میرے تقویٰ کا گھر بھی ویران کر دیا۔

تشریح:

یہاں بیدل فقیر اپنے جذبِ عشق کی شدت کو ظاہر کر رہا ہے— کہ وہ زہد و پرہیز گاری کی روش چھوڑ کر، سراپا عشق بن چکا ہے۔

غزل : 11

بشمع سر خود جان مرا پروانه کن یارب

ز جام بیخودی حال مرا مستانه کن یارب

ترجمہ:

اے پروردگار! اپنے سر کی شمع پر میری جان کو پروانہ بنادے،
اور بے خودی کے جام سے میرے حال کو مستانہ کر دے۔

تشریح:

یہاں بیدل فقیر فنافی اللہ کی دعا کرتا ہے — کہ اُس کی ذات معشوقِ حقیقی پر فدا ہو جائے، اور خودی سے آزاد ہو کر سرشار ہو جائے۔

بعمر انات تکوین خاطرم راحت نمی یابد
ز شوق نیستی رویم سوی ویرانه کن یارب

ترجمہ:

وجود کی عمارت نے میرے دل کو کبھی سکون نہیں دیا،
فنا کی آرزو میں مجھے ویرانوں کا رخ کرنے دے، اے رب!

تشریح:

بیدل کا دل وجود اور خودی کی زنجیروں میں بندھ کر بے چین ہے؛ وہ نیستی، یعنی فنا کا شوق رکھتا ہے جو عارفوں کی منزل ہے۔

بهار گلشن وحدت، چمن پیرایه غیب آمد
دلم را در هوایش بلبل دیوانه کن یارب

ترجمہ:

وحدت کے گلشن کی بہار اور غیب کا چمن ظاہر ہوا ہے،
میرے دل کو اُس کی ہوا میں دیوانہ بلبل بنادے، اے رب!

تشریح:

حق کی تجلی اور وحدت کا جلوہ بیدل فقیر کے دل کو مسحور کرتا ہے، اور وہ دل کو عاشقِ صادق کی مانند بے قرار چاہتا ہے۔

بشارت ده غریق بحر دوری را بقرب خود
رفیق این دل شکسته، همت مردانه کن یارب

ترجمہ:

جو دوری کے سمندر میں غرق ہے، اسے اپنی قربت کی بشارت دے،

اور اس شکستہ دل کے رفیق کو مردانہ ہمت عطا کر، اے رب!

تشریح:

یہاں دل کی گمشدگی اور دوری کی حالت بیان کی گئی ہے۔ بیدل فقیر مردانہ عزم اور قربِ الٰہی کا طالب ہے۔

برد آب رخم هر لحظه دانه سبحه شیخی
به زنار طریقم رو سوی میخانه کن یارب

ترجمہ:

شیخ کی تسبیح کا ہر دانہ میرے چہرے کا رنگ لے ڈوبا،

میرے طریق کے زنار کو میخانے کی طرف موڑ دے، اے رب!

تشریح:

یہ تصوف میں "رندانہ" نقطۂ نظر کی علامت ہے، جہاں رسمی زہد کو ترک کر کے سچے عشق کی راہ مانگی جاتی ہے۔

برات نور قلبی را بنام من به تسطیر آر
ز نور طور وحدت شمع در کاشانه کن یارب

ترجمہ:

میرے نام پر دل کے نور کا پروانہ تحریر کر دے،

اور وحدت کے کوہِ طور کے نور سے میرے گھر میں شمع روشن کر دے۔

تشریح:

یہاں "برات" بخشش کی سند ہے، اور "نورِ طور" اس روشنی کی علامت ہے جو موسیٰ کو کوہِ طور پر ملی—یعنی براہِ راست معرفت۔

بساط عالم سفلی شود طی عاقبت روزی
مرا زان پیشتر دل جان سوی جانانه کن یارب

ترجمہ:

یہ پیچ دنیاوی نظام ایک دن لپیٹ دیا جائے گا،
اس سے پہلے ہی میرے دل و جان کو محبوبِ حقیقی کی طرف متوجہ کر دے۔

تشریح:

عارف دنیا کی فانی حقیقت سے باخبر ہے اور اس سے پہلے ہی سچے معشوق سے وصال کی طلب رکھتا ہے۔

بنای هستی موهوم را برکن بلطف ای دوست
بصهبای شهادت روشن این پیمانه کن یارب

ترجمہ:

اے دوست! اس موہوم (خیالی) وجود کی عمارت کو مہربانی سے ڈھادے،
اور شہادت کی شراب سے اس پیالے کو روشن کر دے۔

تشریح:

یہاں "موہوم ھستی" فریبِ دنیا ہے، اور "صہبای شہادت" فنافی اللہ کی لذت۔ عارف چاہتا ہے کہ یہ ظاہری وجود مٹ جائے اور سچائی جلوہ گر ہو۔

بروزی جلوه حسن پری رویان تماشای ست
پی مشاطگی زلف بتانم شانه کن یارب

ترجمہ:

پری رُو حسن کے جلوے تو بس نظارے کے لیے ہیں،
میرے ہاتھ میں زلفِ بتاں کو سنوارنے کے لیے کنگھی دے، اے رب!

تشریح:

یہاں عرفانی زبان میں حسنِ ظاہری کا ذکر ہے جو حقیقت کی جھلک ہے، اور بیدل فقیر اُس حقیقت کو سنوارنے، برتنے کا اہل بننے کی دعا کرتا ہے۔

بسان مرغ شب نفسم بشیخی می زند بانگی
بذوق محویت در گل نهان چون دانه کن یارب

ترجمہ:

میری نفس رات کے پرندے کی مانند شیخی مارتا ہے،
اسے محویت کے ذوق سے گل میں چھپے دانے کی مانند پوشیدہ کر دے۔

تشریح:
نفس اپنی برتری کے فریب میں مبتلا ہے، اور بیدل فقیر چاہتا ہے کہ وہ فنا ہو کر ناپید ہو جائے—تاکہ حقیقت ظاہر ہو۔

برین درگاہ "طالب" را مدامی روی برخاک است
بلطفش سرخوش از جام می رندانه کن یارب

ترجمہ:
اے رب! "طالب" ہمیشہ تیرے در پر خاک نشین ہے،
اپنی مہربانی سے اسے رندوں کے جام سے سرشار کر دے۔

تشریح:
یہ اختتامی مناجات ہے، جہاں بیدل فقیر عاجزی سے اپنے آپ کو بارگاہِ الٰہی کا خاک نشین ظاہر کرتا ہے اور سچے عشق (رندی) کا جام مانگتا ہے۔

غزل : 12

بی تو خوشدل نخفته ام امشب
دامن غم گرفته ام امشب

ترجمہ:
تیرے بغیر میں آج رات خوش دل ہو کر سو نہ سکا،
غم کا دامن تھام رکھا ہے میں نے آج رات۔

تشریح:
بیدل فقیر محبوب کی جدائی میں بے چین ہے، نیند چھن چکی ہے، دل غم سے لبریز ہے۔

بامژه همچو نوک گوهر اشک
در شب تار سُفته ام امشب

ترجمہ:
موتی کی نوک جیسے پلکوں سے آنسو بہا کر،
سیاہ رات میں سی کر گزار دی ہے میں نے آج رات۔

تشریح:
بیدل فقیر کی آنکھیں آنسوؤں سے تر ہیں، رات بھر گریہ کی حالت میں رہا۔

بسکه جان بر لب است از حرمان
راز در دل نهفته ام امشب

ترجمہ:
اتنی شدت سے محرومی نے جان لبوں تک پہنچادی ہے،
اپنے دل کا راز چھپا رکھا ہے میں نے آج رات۔

تشریح:
غمِ فراق اتنا شدید ہے کہ دل کی بات بھی زبان پر لانے کی ہمت نہیں۔

باخیال تو گفته بی صوت
بی زبان گشته گفته ام امشب

ترجمہ:
تیرے خیال میں آواز کے بغیر گفتگو کی ہے،
خاموشی ہی میں سب کچھ کہہ دیا ہے میں نے آج رات۔

تشریح:
یہ باطنی مکالمہ ہے—بے زبان، خاموش مگر گہرے معنی رکھنے والا۔

بهر خلوت گه تنزه ذات
گرد از خانه رفته ام امشب

ترجمہ:
ذاتِ حق کی خلوت گاہ کی طرف جانے کے لیے،
دنیا کے گھر سے باہر نکل آیا ہوں میں آج رات۔

تشریح:
بیدل فقیر مادی دنیا کو ترک کر کے روحانی خلوت کی طرف متوجہ ہے۔

باختم دین و دل که از لعلش
رمز های شنفته ام امشب

ترجمہ:

میں نے دین و دل لٹا دیے کیونکہ اُس کے لعل (لب) سے

کچھ راز سنے ہیں میں نے آج رات۔

تشریح:

محبوب کے حسن اور کلام میں ایسے راز ہیں کہ بیدل فقیر نے سب کچھ قربان کر دیا۔

باز زان اشتعال نایره غم
چون تنوری بتفته ام امشب

ترجمہ:

پھر اُس غم کی آگ کی شدت سے

تنور کی طرح دہک رہا ہوں میں آج رات۔

تشریح:

فراق اور درد کی آگ میں وجود تپ رہا ہے، تند تنور کی مانند۔

باد سحری عنایتی فرمود
که گل آسا شگفته ام امشب

ترجمہ:

صبح کی ہوا نے عنایت کی ہے،

اور میں پھول کی طرح کھل اٹھا ہوں آج رات۔

تشریح:

روحانی کرم یا خوشخبری نے دل کو کچھ لمحوں کے لیے بہار دے دی ہے۔

بسته ام چشم تا شوم محروم
همچو زلف تو شفته ام امشب

ترجمہ:

میں نے آنکھیں بند کر لی ہیں تا کہ خود کو محروم رکھ سکوں،

اور تیری زلف کی طرح اُلجھا ہوا ہوں میں آج رات۔

تشریح:
بیدل فقیر نے اختیاراً آنکھیں بند کر رکھی ہیں تا کہ مزید فتنہ نظر نہ آئے، مگر دل الجھا ہوا ہے۔

بنده طالبیم سائل درد
گوهر نظم سفته ام امشب

ترجمہ:
میں "طالب" کا بندہ ہوں، درد کا سوالی ہوں،
اور نظم کے موتی پرو دیے ہیں میں نے آج رات۔

تشریح:
یہ اختتامی شعر ہے — بیدل فقیر اپنی شناخت ظاہر کرتا ہے، ایک ایسا فقیر جو درد کا مانگتا ہے اور نظم کو موتیوں کی طرح پرونے والا ہے۔

غزل : 13

بردم قیاس فکر ز انوار آفتاب
ہر ذرّہ بود مخزن اسرار آفتاب

ترجمہ:
میں نے اپنی فکر کو آفتاب کے انوار سے تشبیہ دی،
ہر ذرہ گویا آفتاب کے اسرار کا خزینہ ہے۔

تشریح:
کائنات کا ہر ذرہ خدائی نور کا آئینہ دار ہے۔ عارف اپنی عقل سے اس سچائی کا اندازہ لگاتا ہے۔

برچین بصد تحیر با دست چشم تر
هر دم گل شهود ز گلزار آفتاب

ترجمہ:
تر آنکھوں سے ہر لمحہ حیرت کے ساتھ
مشاہدے کے پھول چن رہا ہوں آفتاب کے گلزار سے۔

تشریح:

بیدل فقیر اہلِ کشف و دیدار ہے، آنکھ اشکبار ہے اور ہر لمحہ حقیقت کا جلوہ دیکھ رہا ہے۔

با صد ادب نشسته و از خویش بی‌خبر
حربا بحضرت قدم آثار آفتاب

ترجمہ:

سو ادب کے ساتھ بیٹھا ہے اور خود سے بے خبر ہے،
گویا آفتاب کے آثار کے حضور ایک حربا (گرگٹ) کی مانند۔

تشریح:

بیدل فقیر رنگ بہ رنگ حقیقت کے نور میں گم ہے، جیسے گرگٹ ہر رنگ میں ڈھل جاتا ہے۔

بشکن تو سقف هست خود را بزودتر
تا جلوه‌گر شود رخ دلدار آفتاب

ترجمہ:

تو اپنے وجود کی چھت کو جلدی توڑ ڈال،
تاکہ تیرے دلدار آفتاب کا چہرہ جلوہ گر ہو۔

تشریح:

باطنی حجاب (نفس، خودی، مادّیت) کو توڑ کر ہی حقیقت کا دیدار ممکن ہے۔

برداشت استوای ظهورش ظلام جسم
شب‌پر نهفت شد چو پدپد ار آفتاب

ترجمہ:

اس کے ظہور کی گرمی نے جسمانی تاریکی کو مٹا دیا،
اور رات کا پرندہ (پدپد) آفتاب کی روشنی سے چھپ گیا۔

تشریح:

نورِ حق کے ظہور سے جسمانی غفلت دور ہو جاتی ہے، اور اہلِ شب (غفلت) چھپ جاتے ہیں۔

باشد کساد رونق شمع و ستارگان
صبح سطوع گرمی بازار آفتاب

ترجمہ:

شمعوں اور ستاروں کی چمک ماند پڑ جاتی ہے،
جب آفتاب طلوع ہوتا ہے اور اس کا بازار گرم ہو جاتا ہے۔

تشریح:

حقیقتِ مطلقہ کے سامنے سب ظاہر و مظاہر بے قیمت ہو جاتے ہیں۔

بختم که خفته بود و صد چشم باز کرد
نوشیده می ز ساغر سرشار آفتاب

ترجمہ:

میرے نصیب نے جو پہلے سوئے ہوئے تھے، اب سو آنکھیں کھول دی ہیں،
اور میں نے آفتاب کے لبریز ساغر سے شراب پی ہے۔

تشریح:

روحانی بیداری نصیب ہوئی ہے، اور عشقِ حقیقی کا نشہ نصیب ہوا۔

برو از غبار خانه خاکی برون نهان
عیسی صفت بمنزل اطوار آفتاب

ترجمہ:

اس خاکی گھر کی گرد سے باہر نکل آ،
عیسیٰ کی طرح آفتاب کی منازل پر روانہ ہو۔

تشریح:

جسمانی قید چھوڑ کر، حضرت عیسیٰ کی مانند روحانی بلندیوں کی طرف پرواز کر۔

بن مریم از ظلامی وهم وجود رست
چون شد دلش منیر ز دیدار آفتاب

ترجمہ:

مریم کا بیٹا (عیسیٰ) وجود کے وہم کی تاریکی سے نجات پا گیا،

جب اس کا دل آفتاب کے دیدار سے روشن ہوا۔

تشریح:

یہ عیسیٰ علیہ السلام کی روحانی رفعت کی علامت ہے — کہ ان کا دل حقیقت کے نور سے منور ہوا۔

بی جلوه خیال بتان زندگی مباد
روشنگریست دیده بیدار آفتاب

ترجمہ:

اگر حقیقت کے جلوے نہ ہوں تو بتوں کا خیال بھی زندگی میں نہ ہو،

زندگی تو بیدار آنکھوں کی روشنی ہے، جو آفتاب سے ملتی ہے۔

تشریح:

عارف کے لیے اصلی روشنی وہ ہے جو بیداریِ دل و نگاہ سے حاصل ہو — نہ کہ ظاہری حسن و جمال۔

بنده نظار آن رخ روشن وجود تست
"طالب" شکن بهمت دیوار آفتاب

ترجمہ:

میں تیرے روشن چہرہ وجود کا نظارہ کرنے والا بندہ ہوں،

اے "طالب"، اپنی ہمت سے آفتاب کی دیواروں کو توڑ دے۔

تشریح:

بیدل فقیر اپنے عرفانی منصب کو بیان کرتا ہے — وہ طالبِ دیدارِ حقیقت ہے، اور اپنی ہمت سے وہ حجابِ نور (دیوارِ آفتاب) کو پار کرنا چاہتا ہے۔

غزل : 14

تراکه این همه رحمت به حال زار من ست
گدایی در تو مایه افتخار من است

ترجمہ:
تُو جس کی رحمت میرے بگڑے حال پر اس قدر مہربان ہے،
تیری درگاہ میں گدا بننا میرے لیے باعثِ فخر ہے۔

تشریح:
بیدل فقیر کہتا ہے کہ میں اس کی بارگاہ میں سوالی ہوں (خواہ وہ خدا ہو یا کوئی ولی کامل)، اور اسی سوالی پن میں ہی میری عزت ہے۔ چونکہ وہ سراپا رحمت ہے، اس کی مہربانی میرا سہارا ہے۔

تنم فتاده بکوی تو تا قیامت باد
که این مقام چو فردوس صد بهار من است

ترجمہ:
میرا جسم تیرے کوچے میں قیامت تک پڑا رہے،
کہ یہی مقام میرے لیے سو بہاروں والے جنت سے بہتر ہے۔

تشریح:
عاشق اپنے فانی جسم کو محبوب کے در پر پڑا دیکھنا چاہتا ہے، کہ یہی عشق کا معراج ہے۔ جنت کی بہاریں بھی اس خاکِ در سے کم تر ہیں۔

تپیده خاطرم می ریزم اشک خون از چشم
بیا بیا که قدت سرو جوئبار من است

ترجمہ:
میرا دل بے چین ہے، اور میری آنکھوں سے خون کے آنسو بہتے ہیں،
آجا، کہ تیرا قد و قامت میرے بہتے اشکوں کے نخلستان میں سرو کی مانند ہے۔

تشریح:
عاشق محبوب کے ہجر میں رو رہا ہے، اور اس کے آنے کی التجا کرتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ تیری شبیہ میری دنیا کو زینت بخشتی ہے، جیسے سرو کا درخت چشمے کے کنارے۔

تراب عتبه غوث الزمان خیرالدین
عبیر غالیه جان ابر مشکبار من است

ترجمہ:
غوث الزمان خیر الدین کے در کی خاک،
میرے مشکبار دل کی خوشبو ہے۔

تشریح:
یہاں پر بیدل صوفی بزرگ شاہ خیر الدین جیلانی کا ذکر کر رہا ہے (شاید اس کے مرشد یا ولی کامل)، جن کی دہلیز کی خاک بھی اس کے دل کی جان ہے۔ یہ مقام عقیدت و ادب کا اظہار ہے۔

تنعم دو جهان دلفریب من نشود
که لطف عام تو پیوسته هم کنار من است

ترجمہ:
دونوں جہاں کی دلفریب نعمتیں بھی مجھے خوش نہ کر سکیں،
کیونکہ تیری عام (اور مسلسل) عنایت میرے ہمراہ ہے۔

تشریح:
یہاں وہ کہتا ہے کہ دنیا و آخرت کی نعمتیں بھی کچھ حیثیت نہیں رکھتیں، جب تک محبوب یا مرشد کی توجہ و لطف ساتھ ہے۔

ترنم آه عنادل ز من قراری برد
مگر که شاخ گل و لاله بر مزار من است

ترجمہ:
بلبلوں کی آہوں کا ترنم میری قرار کو چھین لے گیا
مگر(اب بھی) گلاب اور لالے کی شاخیں میری قبر پر ہیں۔

تشریح:
یہ ایک صوفیانہ / شاعرانہ تلمیح ہے — بیدل کہتا ہے کہ جیسے میں مر چکا ہوں، لیکن میری قبر پر بہار ہے، جو دوسروں کو عشق کی آگ میں جھونک رہی ہے۔

توی که با نظر آرام عاشقان بردی
بیا که دیدن تو باعث قرار من است

ترجمہ:
تو ہی ہے جو ایک نظر سے عاشقوں کا دل چُرا لیتا ہے،
آجا، کہ تیرا دیدار میرے دل کا سکون ہے۔

تشریح:
یہ مکمل محبوب پرستی کا اظہار ہے — کہ محبوب کا دیدار ہی دل کا قرار ہے، سکون ہے۔

تمسک دل عشاق شد بحبل متین
نمار رخ که رخت رفع اضطرار من است

ترجمہ:

عاشقوں کے دل مضبوط رسی (یعنی اللہ کی رسی) سے وابستہ ہو گئے،
تیرے چہرے کی چمک میری بے قراری کو ختم کر دیتی ہے۔

تشریح:

یہاں "حبل متین" (مضبوط رسی) قرآنی استعارہ ہے، جو اللہ کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ بیدل کہتا ہے کہ عاشق تیرا چہرہ دیکھ کر دل کی بے چینی سے نجات پاتے ہیں۔

تفاوتی نکنم گرچه سرکشی ز وفا
که یاد وصل تو هر لحظه غمگسار من است

ترجمہ:

اگرچہ میں وفا میں سرکشی بھی کر بیٹھوں، مجھے فرق نہیں پڑتا،
کیونکہ تیرے وصال کی یاد ہر لمحہ میرے غم کی دوا ہے۔

تشریح:

عاشق کبھی بے قراری میں حد سے بڑھ جائے، مگر محبوب کی یاد اس کے دکھوں کا مرہم ہے۔

تزهد من دیوانه چه می پرسی
شراب و شاهد آئین اشتهار من است

ترجمہ:

میرے دیوانہ وار زہد کے بارے میں کیا پوچھتے ہو،
شراب و محبوب (یعنی صوفیانہ رمز) میری شہرت کا طریقہ ہے۔

تشریح:

یہاں بیدل فقیر صوفیانہ طرزِ کلام میں کہتا ہے کہ میں جو ظاہراً بد مست لگتا ہوں، وہی میری اصل معرفت کا طریقہ ہے — جیسے صوفی حضرات "شراب" و "شاہد" کو مجاز کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔

تغافل تو به همت فزود "طالب" را
عتاب تلخ تو شیرین اعتبار من است

ترجمہ:

تیرے تغافل (لاپرواہی) نے "طالب" کو اور زیادہ ہمت بخشی،
تیری تلخ سرزنش میرے لیے شیریں عزت بن گئی ہے۔

تشریح:

محبوب یا مرشد کی ناراضگی بھی اس کے لیے نعمت ہے، کیونکہ وہ اس کے عشق میں مزید پختگی لاتی ہے۔

غزل : 15

تلالو جلوهٔ ذاتی است رخسار پر انوارت
سواد لیلة القدر است گیسوی عطربارت

ترجمہ:

تیرے چہرے کی روشنی، تجلیٔ ذاتِ حق کا پرتو ہے،
تیری معطر زلفیں شبِ قدر کی تاریکی کی مانند پُراسرار ہیں۔

تشریح:

بیدل فقیر محبوب کے چہرے کو حق تعالیٰ کی ذات کا مظہر قرار دے رہا ہے، اور اس کی زلفوں کو شبِ قدر کی مبارک و تاریک فضا سے تعبیر کرتا ہے، جو معرفت کے راز رکھتی ہے۔

تهی از می مباد آن ساغر چشمان سرخوش تو
که مستان می‌گرند زان اقداح سرشارت

ترجمہ:

تیری مست آنکھوں کا پیالہ کبھی مے سے خالی نہ ہو،
کہ اسی کے بھرے جام سے عشاق روتے ہوئے سرشار ہوتے ہیں۔

تشریح:

آنکھوں کو مے کا ساغر کہا گیا ہے، اور ان میں وہ کیف ہے کہ دیکھنے والے عاشق اشکبار ہو جاتے ہیں، مگر پھر بھی سرشار رہتے ہیں — یہ عشق کی کیفیات کا بیان ہے۔

تماشایی است گر یک دم به مجلس من قدم آری
که گردد خاطر غم‌دیده شاد از وصل غم‌خوارت

ترجمہ:

یہ ایک عجیب منظر ہو گا اگر تُو میری مجلس میں آ جائے،

کہ میرا غمزدہ دل تیری ہمدردی سے شاد ہو جائے گا۔

تشریح:

بیدل فقیر محبوب یا مرشد سے کہتا ہے کہ ایک لمحے کی بھی زیارت میری روح کو شفا دے گی۔

تخیل عشق‌پردازی ز وصلت ذوق قوت یافت
فراز عرش جا دارد بهمت دل طلبگارت

ترجمہ:

وصل کا ذوق عشق کے تصورات کو تقویت دیتا ہے،

اور تیرا طالب دل، اپنی ہمت سے عرش تک رسائی رکھتا ہے۔

تشریح:

محبوب کے وصال کی ایک جھلک ہی عاشق کو آسمانی معراج تک پہنچا سکتی ہے—یہ دل کے سفر کی بلندیوں کا بیان ہے۔

تهیهٔ عشرت باقی بود از خود فنا گشتن
که این بیکاری مطلق نماید روی در کارت

ترجمہ:

حقیقی عشرت اور خوشی کی تیاری تب ہوتی ہے جب بندہ اپنی ذات کو فنا کر دے،

ورنہ یہ ظاہری فارغ البالی تیرے کام میں رکاوٹ بن سکتی ہے۔

تشریح:

فنا فی اللہ کے تصور کو بیان کیا گیا ہے—خودی کو مٹانا ہی حقیقت تک رسائی کا راستہ ہے۔

تقلد کی توان گردد به تحقیق صفا همسر؟
اگر خواهی معارف حق، برون به از پندارت

ترجمہ:

کیا تقلید (اندھی پیروی) حقیقت کے ادراک میں صفا کا ہمسر بن سکتی ہے؟

اگر تُو معرفتِ حق چاہتا ہے، تو اپنے خیالات سے باہر نکل۔

تشریح:
صوفیانہ تعلیم کہتی ہے کہ معرفت محض نقل سے نہیں ملتی، بلکہ دل و فکر کی گہرائی میں اترنا پڑتا ہے۔

ترا با نغمۂ قدسی سرایانند خوش‌خوانان
شنو این صوت نامحدود، فهم این نکته اسرارت

ترجمہ:
قدسی سراؤں کے نغموں میں تیرا نام خوشی سے گایا جاتا ہے،
اس لامحدود نغمے کو سن اور اس نکتے میں اپنے اسرار کا راز پا۔

تشریح:
یہاں اشارہ ہے کہ آسمانی دنیا میں بھی محبوب کی تعریف ہو رہی ہے، اور وہ آوازیں سننے والے کے لیے معرفت کا دروازہ کھولتی ہیں۔

تمنای تو گر باشد سوی سیر ارم یک‌ره
به بیل لااله این‌جا بیفکن بیخ دیوارت

ترجمہ:
اگر تیری خواہش ارم (بہشت) کی سیر کی ہے،
تو یہاں "لا اِلٰہ" کے بیل سے اپنے باطن کی دیواریں گرا دے۔

تشریح:
یہاں توحید کا سبق دیا گیا ہے: اگر جنتِ حقیقت مطلوب ہے تو پہلے "لا" سے ہر غیر کو دل سے نکال اور صرف اللہ کو مان۔

تحمد اهل دل باشد تنزل رحمت بی‌چون
نثار شاه شاهان ساز گوهرهای گفتارت

ترجمہ:
اہلِ دل کی حمد و ثنا، بے چون رحمت کے نزول کا ذریعہ بنتی ہے،
اے شاہانِ شاہ، تیرے کلمات کے گوہر تیرے دربار پر نثار ہوں۔

تشریح:
اللہ یا ولی کامل کی تعریف کو ذریعۂ رحمت قرار دیا گیا ہے، اور بیدل فقیر خود کو خاکسار نثار کرنے والا ظاہر کرتا ہے۔

تسلی می‌دهد دل را خیال صورتت دائم
منور باد چشم دل ز نور فیض دیدارت

ترجمہ:

تیرے چہرے کا تصور میرے دل کو ہر وقت تسلی دیتا ہے،
میری چشمِ دل تیرے دیدار کے فیض سے ہمیشہ روشن رہے۔

تشریح:

یہاں روحانی تصورِ دیدار کی برکت بیان کی گئی ہے — کہ دیدارِ مرشد یا محبوب دل کو روشن و پرسکون کر دیتا ہے۔

تشفی خاطر بیمار نوش لعل شیرین است
همیشه باد "طالب" را دل و جان در سروکارت

ترجمہ:

بیمار دل کی تسلی تیرے شیریں لبوں کی مے ہے،
اے "طالب"، تیرا دل و جان ہمیشہ تیرے عشق و خدمت میں رہیں۔

تشریح:

لبِ محبوب کو شفا دینے والی دوا کہا گیا ہے۔ "طالب" کا تخلص استعمال کر کے وہ خود کو محبوب کا خادم اور عاشق ظاہر کرتا ہے۔

غزل : 16

تا دلم دامن رجال گرفت
طائر روح پروبال گرفت

ترجمہ:

جب میرے دل نے مردانِ حق (روحانی رہنماؤں) کا دامن تھاما،
تو میری روح کا پرندہ پروں اور بالوں سے آراستہ ہو گیا (یعنی پرواز کے قابل ہوا)۔

تشریح:

بیدل کہتا ہے کہ جیسے ہی میں نے اہلِ حق کی صحبت اختیار کی، میری روح کو بلندی اور پرواز کی قوت ملی — یہ صحبتِ صالحین کا اثر ہے۔

تیز گردد آتش شوقش
هر که این ساغر زلال گرفت

ترجمہ:

اس کی شوق کی آگ اور تیز ہو جاتی ہے،
جو بھی یہ پاکیزہ شراب (عشقِ الٰہی) کا جام پیتا ہے۔

تشریح:

عشقِ حقیقی کی شراب جتنی پی جائے، اتنی ہی طلب بڑھتی ہے، بجھنے کی بجائے یہ آگ اور بھڑکتی ہے۔

تشنه‌تر ماند و غریق دریا شد
عاشقی کین ره جلال گرفت

ترجمہ:

عاشق، پیاسا ہی رہا، مگر سمندر میں ڈوب گیا،
جو عشق نے یہ باعظمت راہ اختیار کی۔

تشریح:

عاشق کی پیاس کبھی نہیں بجھتی، بلکہ وہ معرفت کے سمندر میں ڈوب کر بھی پیاسا ہی رہتا ہے—یہ عشق کی انتہائے بے قراری ہے۔

تن به خاک او فتاده ور وحش
راه توحید لایزال گرفت

ترجمہ:

اگرچہ اس کا جسم خاک میں پڑا ہے یا وحشت میں ہے،
لیکن اس نے ہمیشہ رہنے والا راستہ توحید اختیار کر لیا ہے۔

تشریح:

عاشق کی ظاہری حالت خاکساری یا دیوانگی کی ہو سکتی ہے، مگر اس کا باطنی راستہ توحید و معرفت کا اعلیٰ راستہ ہوتا ہے۔

ترک هندی اگرچه طنازی ست
لیک پیش تو انفعال گرفت

ترجمہ:

اگرچہ ترک و ہند کے محبوب ناز و انداز رکھتے ہیں،
لیکن تیرے سامنے وہ بھی شرمندگی اختیار کرتے ہیں۔

تشریح:
محبوبِ حقیقی (خدا یا ولی) کا جمال اس قدر بلند ہے کہ دنیوی حسن و نزاکتیں بھی اس کے آگے شرما جاتی ہیں۔

ترک سرگفته‌ام که کوکب عشق
رستم هوش را چو زال گرفت

ترجمہ:
میں نے اپنا سر نچھاور کر دیا ہے، کیونکہ عشق کا ستارہ
رستم جیسے بہادروں کی عقل بھی چھین لیتا ہے، جیسے زال نے چھینا۔

تشریح:
عشق، عقل کو معطل کر دیتا ہے۔ یہاں زال و رستم جیسے افسانوی کرداروں سے عشق کی غلبہ آفرینی کو واضح کیا گیا ہے۔

تازه‌تر می‌نماید این حسنم
که ز نور قدم کمال گرفت

ترجمہ:
میرا یہ حسن اور بھی تازہ تر دکھائی دیتا ہے،
کیونکہ اسے تیرے قدموں کے نور سے کمال حاصل ہوا ہے۔

تشریح:
یہاں حسنِ ظاہری یا باطنی کو محبوب کی عنایت سے نکھرا ہوا کہا گیا ہے۔ محبوب کی نسبت سے چیزیں کمال پاتی ہیں۔

توبه از عشق چون کند دل من
که شبی بهره زان وصال گرفت

ترجمہ:
میرا دل عشق سے توبہ کیسے کرے،
جب کہ ایک رات اس نے وصال کی لذت پالی ہے؟

تشریح:
جو ایک لمحہ وصال پالے، وہ عشق کو کبھی چھوڑ نہیں سکتا۔ یہ وصال دل میں ہمیشہ کی پیاس چھوڑ جاتا ہے۔

تافت نور از جبین تو بر من
جسم و جان را در اشتعال گرفت

ترجمہ:

تیرے چہرے سے جو نور مجھ پر چمکا،
اس نے میرے جسم و جان کو جلنے (جذبے) میں ڈال دیا۔

تشریح:

یہاں دیدارِ محبوب یا مرشد کا تاثر بیان ہوا ہے، جو انسان کے باطن کو عشق کے شعلوں میں لپیٹ دیتا ہے۔

تخت‌گاه دی است دزوه عرش
دل که از فرش انتقال گرفت

ترجمہ:

دل جب فرش (مادی دنیا) سے اٹھ کر بلند ہوا،
تو اس نے عرش کو بھی حقیر سا دشت سمجھا۔

تشریح:

یہ دل کی روحانی پرواز کا اظہار ہے — جو دل مادی علائق سے بلند ہو جائے، وہ عرش کو بھی محدود سمجھنے لگتا ہے۔

تاب قدرت نگر که ای "طالب"
قیل و قال تو رنگ حال گرفت

ترجمہ:

دیکھ، اے طالب! قدرت کا کتنا فیض ہے
کہ تیرے قیل و قال (باتیں) بھی اب حال کا رنگ پکڑ چکی ہیں۔

تشریح:

بیدل فقیر کہتا ہے کہ اب تیری گفتگو بھی محض بات نہیں رہی، بلکہ اس میں حال (باطنی واردات) کا رنگ آ گیا ہے — یہ روحانی ترقی کی علامت ہے۔

غزل : 17

تأثر درد جلوه‌گر از آه و ناله‌ای‌ست
هرچند شرح حال برون از مقاله‌ای‌ست

ترجمہ:

درد کی کیفیت آہوں اور نالوں سے ظاہر ہوتی ہے،

اگرچہ میرے حال کا بیان کسی مضمون یا تحریر سے باہر ہے۔

تشریح:

عاشق کا درد نا قابلِ بیان ہے، اگرچہ اس کے آثار آہوں اور سسکیوں میں جھلکتے ہیں۔

تأثیر عشق باز رساند مگر مرا
ورنه وصول قرب ره چند ساله‌ای‌ست

ترجمہ:

یہ عشق کا اثر ہے جو مجھے وصال تک لایا،

ورنہ اس قرب کی منزل برسوں کی ریاضت سے ملتی ہے۔

تشریح:

یہ بیانِ فضل ہے—عاشق کہتا ہے کہ وصال عشق کے اثر سے نصیب ہوا، نہ کہ لمبی محنت یا عبادت سے۔

تنزیه ذات، محتجب اندر صفات ماند
صوفی که گم شده‌است، نشان پرسِ ضاله‌ای‌ست

ترجمہ:

ذات کی پاکی صفات کے پردے میں چھپی ہوئی ہے،

اور جو صوفی اس میں کھو گیا ہے، وہ اب ایک کھوئی ہوئی چیز کی تلاش بن گیا ہے۔

تشریح:

صوفی ذات و صفات کے فرق میں الجھ کر گم ہو جاتا ہے۔ حقیقت کی پہچان صفات سے نکل کر ذات میں فنا ہونے سے ممکن ہے۔

تدبیر کار مرد طریقت جنون بود
کاین‌جا کمالِ دولت اندر ازاله‌ای‌ست

ترجمہ:

راہِ طریقت میں مرد کی تدبیر یہی جنون ہے،

کیونکہ یہاں سب سے بڑی دولت خودی کی نفی میں ہے۔

تشریح:
صوفیانہ راستے میں عقل و ہوش نہیں، بلکہ دیوانگی اور خودی کو مٹادینا اصل کمال ہے۔

تحریر شد به‌حلقه‌بگوشان تو نام من
شکر خدا که حجت من این قباله‌ای‌ست

ترجمہ:
تیری غلامی کی فہرست میں میرا نام لکھ دیا گیا،
خدا کا شکر ہے کہ یہی دستاویز میرے لیے کافی دلیل ہے۔

تشریح:
عاشق خود کو محبوب کا غلام سمجھتا ہے اور اسی نسبت کو اپنی نجات کا وسیلہ مانتا ہے۔

ترقی گرفت شوق دل از پرتو وصال
زان‌رو مقالِ غم رقم این رساله‌ای‌ست

ترجمہ:
وصال کے نور سے دل کی طلب میں ترقی ہوئی،
اسی لیے یہ غم کی تحریر اس رسالے میں لکھی گئی۔

تشریح:
وصال کی لذت نے دل کی تڑپ اور بڑھادی، اس لیے بیدل فقیر نے اس غم کو نظم کی صورت میں بیان کیا۔

تتقِ دوئی تجلیۂ نور پاک سوخت
آری نتیجۂ معجز، قطعِ طواله‌ای‌ست

ترجمہ:
تجلیٔ نورِ پاک نے دوئی (دوئیّت) کو جلا کر خاک کر دیا،
بیشک یہ معجزہ ہے جو لمبے فاصلے کو ختم کر دیتا ہے۔

تشریح:
جب ذاتِ حق کی تجلی نصیب ہو، تو بندہ خدا سے جدا نہیں رہتا—دوئی مٹ جاتی ہے۔

تاتار دانم این همه صحرای پر جنون
کش محض جامِ وحدت چشمِ غزاله‌ای‌ست

ترجمہ:
یہ دیوانگی سے بھرا صحرا گویا تاتاری لشکر ہے،
مگر درحقیقت یہ سب وحدت کا جام ہے جو کسی ہرنی جیسی آنکھ نے پیا ہے۔

تشریح:
ظاہر میں یہ صحرا وحشت ناک لگتا ہے، مگر باطن میں یہ وحدت کا مقام ہے، جو ایک نازک آنکھ والے (عاشق) کے دل پر کھلتا ہے۔

تخلیطِ جان به جسم، طلسمِ عجائب است
چون غالیه که همدم مشکین کلاله‌ای‌ست

ترجمہ:
جان کا جسم میں گھل جانا ایک عجیب طلسم ہے،
جیسے خوشبودار غالیہ مشک کے تاج کا ہمدم ہو۔

تشریح:
روح اور جسم کا اتصال ایک لطیف راز ہے، جیسے دو خوشبوئیں ایک دوسرے میں رچ بس جاتی ہیں۔

تقدیر بود، ورنه که آید درین قفس؟
لابد داغِ کثرت بر سینهٔ لاله‌ای‌ست

ترجمہ:
یہ سب تقدیر کا فیصلہ تھا، ورنہ کون اس قفس (دنیا) میں آتا؟
لازماً لالہ کے سینے پر کثرت کا داغ موجود ہے۔

تشریح:
دنیا میں آنا بھی ایک روحانی امتحان ہے—اور یہ کثرت (تعدد) کا داغ روح پر ثبت ہے، جو اصل وحدت سے ہٹنے کی علامت ہے۔

تشبیه نیست جلوهٔ بی‌رنگِ یار را
"طالب" مگو که ماه گرفتارِ هاله‌ای‌ست

ترجمہ:
یار کی بے رنگ تجلی کسی تشبیہ کے قابل نہیں،
اے "طالب"! یہ نہ کہہ کہ چاند ہالہ میں گھرا ہوا ہے۔

تشریح:
یار (محبوبِ حقیقی) کی تجلی ہر وصف اور رنگ سے بالاتر ہے۔ اس کو کسی مادی یا خیالی چیز سے تشبیہ دینا سراسر غلط ہے۔

غزل : 18

تذکرہ ذوق می بر لب فرزانه رفت
زاهد صومعه گزین خاست به میخانه رفت

ترجمہ:
ذوقِ می (شرابِ عشق) کا ذکر جب دانا کے لب پر آیا،
تو گوشہ نشین زاہد بھی اٹھا اور میخانے کی طرف چل پڑا۔

تشریح:
صوفیانہ عشق کی تاثیر یہ ہے کہ وہ خشک زہد کو بھی جذبے سے بھر دیتا ہے، یہاں میخانہ عشق و معرفت کا استعارہ ہے۔

تاخت جنود جلال بر صف ملکوتیان
شعله شمع غرور بر سر پروانه رفت

ترجمہ:
جلالِ حق کے لشکروں نے فرشتوں کی صفوں پر حملہ کر دیا،
اور غرور کی شمع کی لو پروانے کے سر پر جا پڑی۔

تشریح:
جمال کی بجائے جب جلالِ الٰہی ظاہر ہوتا ہے، تو ملائکہ بھی عاجز ہو جاتے ہیں۔ پروانے اور شمع کا استعارہ عشق اور فنا کے لیے استعمال ہوا ہے۔

تیزی آتش جگر، آبِ رُخِ صبر برد
محتسب از جوش دل بر سر پیمانه رفت

ترجمہ:
دل کی آگ کی تیزی نے صبر کے چہرے کا سکون چھین لیا،
اور محتسب (نصیحت گر) بھی دل کے جوش سے جام کے پیچھے ہو گیا۔

تشریح:
یہ عشق کی ایسی کیفیت ہے کہ عقل و صبر سب بے بس ہو جاتے ہیں—واعظ بھی خود جذبے کی شدت سے بہک جاتا ہے۔

تصفیه قلب چیست؟ صیقل ذکر دوام
روشن باد آن نفس، کز تن بیگانه رفت

ترجمہ:
دل کی صفائی کیا ہے؟ صرف ذکرِ مسلسل سے وہ صیقل ہوتا ہے،
مبارک ہو وہ سانس، جو بدن سے نکل کر فنا میں جاملا۔

تشریح:
ذکرِ الٰہی ہی سے قلب روشن ہوتا ہے، اور اصل کامیابی یہ ہے کہ انسان خودی سے نکل کر ذاتِ حق میں محو ہو جائے۔

تزکیه انفاس داد حوادث حدوث
کنج قدیم خفی در دل ویرانه رفت

ترجمہ:
سانسوں کا تزکیہ دنیا کے حادثات نے عطا کیا،
اور قدیم و مخفی خزانہ ایک ویران دل میں جا کر چھپ گیا۔

تشریح:
حادثات (آزمائشیں) دل کو پاک کرتے ہیں، اور یہی دل بعد از فنا رازِ حقیقت کا گہوارہ بن جاتا ہے۔

ترک هوای وجود باعث آزادگی‌ست
هر که در این مشرب است، بی‌سر و سامانه رفت

ترجمہ:
وجود کی خواہش ترک کرنا ہی اصل آزادی ہے،
جو اس راہ پر چل پڑا، وہ ہر بندش سے آزاد ہو گیا۔

تشریح:
یہ فنا فی اللہ کا تصور ہے—جو خودی کو مٹا دے، وہ سب قیود سے آزاد ہو جاتا ہے۔

تعبیه بی‌چگون بود، برا از چون
گیسوی مشکین اجد در سلک شانه رفت

ترجمہ:

ذاتِ حق کسی کیفیت (چگون) سے بالاتر ہے، اور کسی سبب (چون) میں محدود نہیں،
جیسے سیاہ زلفیں بغیر کسی نظم کے بھی کنگھی میں آجاتی ہیں۔

تشریح:

یہ وحدت وذاتِ باری تعالیٰ کا بے کیف و بے چون ہونا ہے۔ بیدل فقیر اس راز کو ایک لطیف استعارے سے سمجھاتا ہے۔

تاب شهادت شود ظلمت هستی ز دود
شکر که جانِ حزین در غم جانانه رفت

ترجمہ:

جب عشق کی قربانی دی جاتی ہے، تو وجود کی تاریکی دھوئیں کی طرح جل جاتی ہے،
شکر ہے کہ میرا غمگین دل محبوب کے غم میں فنا ہو گیا۔

تشریح:

یہاں فنا کو ایک روحانی نجات اور غمِ جاناں کو رحمت کہا گیا ہے۔

تافت فروغ ازل از رخ ساقی و جام
عاشق انوار می بیخود مستانه رفت

ترجمہ:

ازل کا نور ساقی اور جام کے چہرے سے چمکا،
اور عاشق اس انوار کے نشے میں بے خود ہو کر چل پڑا۔

تشریح:

یہاں معرفتِ الٰہی کو جام و ساقی کی علامتوں سے بیان کیا گیا ہے، جس سے عاشق بے خود ہو جاتا ہے۔

تا به نهان رو نمود کند کمال وحید
قصه کوتاه شد، کلمه و افسانه رفت

ترجمہ:

جب باطنی کمال ظاہر ہو گیا،

تو کہانی ختم ہو گئی—الفاظ و افسانے سب مٹ گئے۔

تشریح:

جب حقیقت جلوہ گر ہوتی ہے تو تشبیہیں، کہانیاں، سب فضول ہو جاتی ہیں۔ اصل حقیقت لفظوں سے ماورا ہے۔

تیرگی جسم‌ها کم شده در نور جان
"طالب" چون سایه بود، سوی عدم خانه رفت

ترجمہ:

جسم کی تاریکی روح کے نور میں کم ہو گئی،

اور "طالب" سایے کی طرح فنا ہو کر عدم کے گھر کی طرف چلا گیا۔

تشریح:

یہ آخری مقام ہے—روحانی فنا۔ "طالب" (بیدل فقیر خود) اس روحانی سفر کی انتہا پر ہے، جہاں وجود مٹ چکا ہے اور صرف نور باقی ہے۔

غزل : 19

تن چو قفس بگذار، برو گر افتد سوی سماء سرت
و ازو هم وجودست بشو تا باز شند این بال و پرست

ترجمہ:

اگر تیرا سر آسمان کی جانب اٹھے، تو جسم کو قفس کی مانند چھوڑ دے۔

اسی سے وجود بھی ہے، اُس میں فنا ہو جا تا کہ تیرے پر و بال پھر سے کھل سکیں۔

تشریح:

یہاں بیدل فقیر کہتا ہے کہ جسم ایک پنجرہ ہے، روح کی پرواز کے لیے اس قید سے نکلنا ضروری ہے۔ خودی کے فنا ہونے پر ہی معرفت کے پر و بال کھلتے ہیں۔

تخلیط بجسم و اسم مکن، تکیه براه و رسم مکن
روی دل جز بطلسم مکن، تا باز دهند ازو خبرت

ترجمہ:

جسم ونام کے خلط میں نہ پڑ، رسم وراہ پر بھروسہ نہ کر۔

دل کا چہرہ طلسم (دھوکے) کے سوا کسی اور پر مت رکھ، تاکہ تجھے وہ خبر ملے۔

تشریح:

صوفی تعلیمات میں رسم ورواج کی بجائے اصل سلوک کی تلاش اہم ہے۔ باطن کو دھوکے سے پاک رکھنا روحانی خبر (الہام، معرفت) کی شرط ہے۔

تنزیه کمال نمی‌دانی، مندرجه حال نمی‌خوانی
برخیز بشوق که بتوانی، تیغ آر به کف که شود ظفرت

ترجمہ:

تو ابھی کمال کی پاکی کو نہیں جانتا، نہ ہی حال کی منازل کو پہچانتا ہے۔

شوق سے اٹھ، اگر تو چاہے تو کامیاب ہو سکتا ہے، ہمت سے تلوار ہاتھ میں لے تاکہ فتح تیری ہو۔

تشریح:

یہاں "تیغ" رمز ہے ہمت و مجاہدہ کی، اور "ظفر" معرفت کی کامیابی۔ راستہ عمل، شوق اور قربانی سے طے ہوتا ہے۔

تخلیص ز فرش دهند ترا، جا بر سر عرش کنند ترا
از عرش علا تا تحت ثریٰ، سازند به یک دم ره گذرت

ترجمہ:

اگر تو خود کو مٹی (دنیا) سے آزاد کرے، تو تجھے عرش پر جگہ دیں گے۔

عرش سے تحت الثریٰ تک ایک لمحے میں تیرا سفر ممکن ہو جائے گا۔

تشریح:

یہ مقام فنائے کامل کا ہے، جہاں مادی حدود ختم ہو جاتی ہیں اور روح آزاد ہو کر ہر مقام سے گزرتی ہے۔

توحید همون جا بی شرک است، هم زندگی جان نی مرگ است
شجر است ولیکن بر برگ است، بی موسم و وقت دهد ثمرت

ترجمہ:

توحید وہیں ہے جہاں شرک نہیں — وہی روح کی زندگی ہے، موت نہیں۔

یہ ایک درخت ہے لیکن ہر پتے پر ہے، بغیر موسم اور وقت کے بھی پھل دیتا ہے۔

تشریح:

سچا توحید ہر چیز میں ظاہر ہے، یہ مستقل فیض بخشنے والا عمل ہے، جو زمانی قید سے آزاد ہے۔

تدریج صفای بدست آور، در هستی خویش شکست آور
عدمی را باز بدست آور، تا بر سر تاج رسد گهرت

ترجمہ:

آہستہ آہستہ صفائیِ قلب حاصل کر، اپنی ہستی کو توڑ دے۔

عدمی (فنائے خودی) حاصل کر، تاکہ تیرا گوہر (روح) تاج (قربِ الٰہی) پر پہنچے۔

تاج طلب از سر مفکن، مفکن مناع فنا را، سر بشکن
این هوش حوارث برهم زن، مایا بد نور علا نظرت

ترجمہ:

طلب کا تاج سر سے اتار دے، فنا کی راہ میں آنے والی رکاوٹوں کو توڑ دے۔

یہ فانی ہوشیاری اور واہمے سب چھوڑ دے، اور اپنی نظر اعلیٰ نور پر جما دے۔

تعلیم عروج بیاموزی، و از نطق تنزل لب دوزی
چون شمع شهود بیفروزی، پر نور شود دیوارت و درت

ترجمہ:

اوج (عروجِ روح) کا سلیقہ سیکھ، اور زبان کو خاموش کر۔

جب تو شہود (مشاہدہ حق) کی شمع روشن کرے گا، تو تیرا در و دیوار بھی روشن ہو جائے گا۔

تقلید بهانه چند کنی، دل برسر نار سپند کنی
تا چند به تن پیوند کنی، عیب است سراپا این هنرت

ترجمہ:

آخر کب تک تقلید کے بہانے بنائے گا؟ دل کو ظاہری پاکی پر رکھے گا؟

کب تک جسم سے وابستہ رہے گا؟ یہ سارا طریقہ در حقیقت ایک نقص ہے۔

تعظیم عوام مشایخ را کرده است مریض القلب، هلا
رندانه به بزم عشق درآ، تا بینی فائده این سفرت

ترجمہ:

عوام کی مشائخ پر مبالغہ آمیز تعظیم نے دلوں کو بیمار کر دیا ہے۔

اے غافل! رندوں کی طرح عشق کی محفل میں داخل ہو تاکہ اپنے سفر کا اصل فائدہ دیکھ سکے۔

تشریح ندارد نکته "هو"، گم گردد فکر نصیح درو
ای "طالب" ترک وجود بگو، تا بخشد عشق ز خود اثرت

ترجمہ:

"ھو" (ذاتِ حق) کی حقیقت بیان نہیں کی جاسکتی، عقل کی ہر کوشش وہاں گم ہو جاتی ہے۔

اے "طالب"! اپنی ہستی کو چھوڑ دے، تاکہ عشق تجھے اپنی تاثیر سے نوازے۔

غزل : 20

تحفه است جان ولی به سوی دوستان فرست
هدهد خوش است سوی سبای جنان فرست

ترجمہ:

جان ایک تحفہ ہے، اسے دوستوں کی طرف روانہ کر۔

ہُدہُد (روحانی قاصد) خوش ہے، اُسے جنّت کی صبا کی جانب بھیج۔

تشریح:

روح کو دوستِ حقیقی (اللہ) کی طرف لوٹا دینا اصل وفا ہے۔ ہُدہُد ایک روحانی رہنما کی علامت ہے، جو عاشق کو محبوب کی طرف لے جاتا ہے۔

تنبیه هر دمت دهد انفاس زاکیه
کین مرغ خوش نوا بسوی بوستان فرست

ترجمہ:

تیری ہر سانس ایک پاکیزہ تنبیہ دے رہی ہے،

کہ اس خوش آواز پرندے (روح) کو بوستانِ حق کی طرف روانہ کر۔

تشریح:

انسان کی سانسیں بھی اسے حقیقت کی طرف متوجہ کرتی ہیں۔ "مرغ خوش نوا" یعنی روح، جس کا اصل مقام بوستانِ قرب ہے۔

تأیید شاه طبل نواز است بهر تو
شهباز قدس را به سوی آشیان فرست

ترجمہ:

بادشاہ(اللہ) کی تائید، جیسے طبل کی صدا، تیرے لیے ہے۔

اب اس پاک شہباز(روحِ اعلیٰ) کو اس کے آشیانے کی طرف بھیج۔

تعجیل کن رجوع ستان سوی اصل ذات
عنقای خود به کاف چنین بی‌نشان فرست

ترجمہ:

جلدی کر، اور اصل ذات کی طرف لوٹ جا۔

اپنے عنقا(نایاب روح) کو اس بے نشاں کاف(جہاں) سے روانہ کر۔

تا کی درین سرا چه محبوس می‌توان
بگذار جسم و جان به سوی لامکان فرست

ترجمہ:

آخر کب تک اس گھر(دنیا) میں قید رہے گا؟

جسم و جان چھوڑ دے اور انہیں لامکانی مقام(ماورائے زمان و مکان) کی طرف بھیج۔

توبه طریق چیست اصالته به اصل خویش
بردار دل ز فرش، سوی عرشیان فرست

ترجمہ:

راہِ توبہ دراصل یہ ہے کہ اپنی اصل کی طرف رجوع کیا جائے۔

دل کو فرشِ زمین سے اٹھا، اور عرش والوں کی طرف روانہ کر۔

تمثال معنوی به کف آور، فریفته شو
قالب گذار، قلب به روحانیان فرست

ترجمہ:

باطنی تمثال (حقیقی تصورِ حق) کو تھام، اور اس کا عاشق بن جا۔

جسم کو چھوڑ، اور دل کو روحانیوں کے سپرد کر۔

تنویر بزم حسن‌پرستان ظهوره‌ای است
یارب! به من فروغ ز روی بتان فرست

ترجمہ:

حسن پرستوں کی محفل کا نور ایک ظہور ہے۔

اے پروردگار! مجھے بھی حسنِ محبوب سے کچھ نور عطا فرما۔

تفتیح باب عاشق، صورت جمیله باد
باری! به کام جان من آن دل‌ستان فرست

ترجمہ:

عاشق کے لیے دروازے کا کھلنا کسی خوبصورت صورت کی بدولت ہو۔

اے رب! میری جان کے ذوق کے مطابق وہ محبوب بھیج دے۔

تخت دلم که صاف شد از گرد این و آن
بر تخت دل، به شوکت شاه‌شهان فرست

ترجمہ:

میرا دل جو اب غیر سے پاک ہو چکا،

اس دل کے تخت پر شاہوں کے بادشاہ کی شان روانہ کر۔

تزئید ذوق گر طلبی مضطرب مباش
"طالب" خیال خویش به دارالامان فرست

ترجمہ:

اگر تو ذوق میں اضافہ چاہتا ہے تو اضطراب نہ کر۔

اے "طالب"! اپنے خیالات کو دارالامان (امن کے مقام) میں پہنچا دے۔

غزل : 21

ثبوت ذات به بین وصف جو سباش عبث
به پر به بال یقین هرزه گو مباش عبث

ترجمہ:
ثبوتِ ذات کو دیکھ، اوصاف کی جستجو چھوڑ، بے کار بات نہ کر
یقین کے پروں سے اُڑ، بے تکی باتوں میں وقت نہ گنوا

تشریح:
ذاتِ الٰہی کا عرفان "یقین" سے ہوتا ہے، اوصاف (صفات) کی ظاہری تلاش محض الجھن ہے۔ بے مقصد فلسفے چھوڑ کر دل سے تلاش کر۔

ثواب گر طلبی سر مکش ز جیب عدم
بفکر تذکره هر کهنه و نو مباش عبث

ترجمہ:
اگر وصال کا ثواب چاہیے، تو خود کو نیستی کے دامن میں ڈال
پرانے اور نئے قصوں کی یاد میں نہ لگ، یہ فضول ہے

تشریح:
وصالِ الٰہی کا اجر تب ہی ملے گا جب انسان فنا ہو جائے۔ دنیاوی یادیں اور باتیں محض رکاوٹ ہیں۔

ثقیل تر ز گرانی وجود چیزی نیست
بزیر بار تو پشت دوتا مباش عبث

ترجمہ:
وجود سے زیادہ بھاری کوئی بوجھ نہیں
اس کا بوجھ اپنے کندھوں پر مت رکھ، یہ لاحاصل ہے

تشریح:
انسان کا نفس (وجود) ہی سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔ اسے اٹھا کر چلنا ترقی نہیں، بلکہ گراوٹ ہے۔

ثیاب طائفه عریان بود تجلی ذات
به وهم جامعه جسمی کرد مباش عبث

ترجمہ:

صوفی کا لباس در حقیقت عریانی ہے کہ اس پر تجلی نمودار ہو

اسے جسمانی پردے سے نہ ڈھانپ، یہ گمراہی ہے

تشریح:

روحانی لباس وہ ہے جو فنا کی علامت ہو۔ جسمانی نمود و نمائش سے تجلی الٰہی چھپ جاتی ہے۔

ثنای پیر مغان ورد جان بساز مدام
بشغل شعر چنان گرم رو مباش عبث

ترجمہ:

پیرِ مغان (مرشدِ حقیقت) کی ثنا اپنا وردِ جان بنالے

اور محض شعر گوئی کے شوق میں نہ بہک، یہ بے فائدہ ہے

تشریح:

صرف بیدل فقیری یا الفاظ سے روحانی ترقی ممکن نہیں، بلکہ سچے مرشد کی اطاعت و ثنا ضروری ہے۔

ثمن وصال دمی چیست سلک گوهر اشک
به وادی سخنی تیز پو مباش عبث

ترجمہ:

وصال کی قیمت آنسوؤں کے موتیوں کی مالا ہے

لہٰذا صرف باتوں سے وادیِ عشق میں نہ دوڑ، یہ فضول ہے

تشریح:

سچی تڑپ اور آنسو ہی وصال کا ذریعہ ہیں، نہ کہ خالی گفتگو۔

ثبور درد کم افزا دم بخود درکش
مغیث رنج و الم کوبه کو مباش عبث

ترجمہ:

درد و رنج کی چیخ نہ بڑھا، خاموشی اختیار کر

مصیبتوں کے لیے فریادرسی تلاش نہ کر، یہ بے فائدہ ہے

تشریح:

سچا سالک مصیبت میں صبر کرتا ہے، فریاد سے عرفان حاصل نہیں ہوتا۔

ثلاث و ثالث را ساز گم در احدیت
درین سراب پی آب دو مباش عبث

ترجمہ:

تین اور تین والے (ثلاث و ثالث = مراتبِ کثرت) کو وحدت میں گم کر دے

اس سراب (دنیا) میں دو پانیوں کے پیچھے نہ بھاگ، یہ فضول ہے

تشریح:

تعدد اور کثرت کی تلاش چھوڑ کر وحدتِ حق میں خود کو فنا کر دے۔

ثمار بید عدم در کف آر با همت
فریب میوه هستی شنو مباش عبث

ترجمہ:

عدم کے بید (بے رنگ درخت) کا پھل حاصل کر، ہمت سے

ہستی کے خوشنما پھلوں کے دھوکے میں نہ آ، یہ فریب ہے

تشریح:

وجود کی لذتیں دھوکہ ہیں، اصل لذت فنا و عدم میں ہے۔

ثبات جلوه وحدت بتو ز تو افرست
تو دور تر بتاسف ازو مباش عبث

ترجمہ:

وحدت کی جلوہ گری کا ثبات تجھ میں ہی ہے

اس سے دور ہو کر افسوس نہ کر، یہ تیری ہی کم نگاہی ہے

تشریح:

حق کی تجلی انسان کے اندر ہے، اُسے باہر تلاش کرنا کم فہمی ہے۔

ثمود هستی بار جفه لابه کش "طالب"
چو صالح از ستمش سرفرو مباش عبث

اے طالب! ہستی ثمود کی مانند ظلم کا بوجھ نہ اٹھا

بلکہ صالح کی طرح سر اٹھا، ظلم کے سامنے سر نہ جھکا

تشریح:

قومِ ثمود ظلم و تکبر میں ہلاک ہوئی، جبکہ صالحؑ راہِ حق پر قائم رہے۔ اسی کی پیروی کرو۔

غزل : 22

ثابت از شمع قدیم است این شبستان حدوث
ورنه بی مهتاب بود این عرصه ویران حدوث

ترجمہ:

یہ حادث عالم کا چراغ (روشنی) اس قدیم (ازلی) شمع سے روشن ہے۔

ورنہ یہ ویران میدانِ وجود بغیر مہتاب کے تاریک ہوتا۔

تشریح:

بیدل کہتا ہے کہ کائنات میں جو بھی روشنی، حرکت یا وجود ہے، وہ ازلی ذات (اللہ) سے حاصل شدہ ہے، ورنہ یہ دنیا محض تاریکی ہوتی۔

ثانی و ثالث هویدا از ظهور واحد است
گرنه بودی نور حق پیدا به بد شان حدوث

ترجمہ:

دوئی اور تینت دراصل اسی ایک (واحد) کے ظہور سے ہے۔

اگر اللہ کا نور ظاہر نہ ہوتا تو یہ بد شکل حادث عالم کبھی ظاہر نہ ہوتا۔

تشریح:
سب کثرتیں(ثانی، ثالث) واحد ذات کے نور سے ہیں۔ عالمِ کثرت، نورِ وحدت کے بغیر کچھ نہیں۔

ثم وجه الله وجوب ذات شد هر دم قدیم
همتی کن نفی گردان وهم امکان حدوث

ترجمہ:
پس ہر لمحہ، چہرۂ خدا(یعنی مظاہر میں اس کا جلوہ) وجوبِ ذات کی صورت میں ہمیشہ قدیم ہے۔
تو ہمت کر، اور اس وہم کو مٹا دے کہ یہ سب کچھ ممکن(حادث) ہے۔

تشریح:
اصل حقیقت اللہ کا "وجہ" (چہرہ، ذات) ہے، جو ہر شے میں جلوہ گر ہے۔ باقی سب وھم ہے۔

ثبت شد کلمات هستی بر جرائد این جهان
شود بآب نیستی اوراق دیوان حدوث

ترجمہ:
اس دنیا کی کتابوں پر وجود کے الفاظ لکھے گئے ہیں۔
مگر فنا کا پانی ان سب کاغذوں کو مٹا دیتا ہے۔

تشریح:
عالمِ وجود فانی ہے۔ بظاہر جو کچھ لکھا گیا ہے، فنا کی حقیقت اسے مٹا دیتی ہے۔

ثوب تن را پاره کن تا یابی از حکمت ریاش
چاک زن با وجد مستی در گریبان حدوث

ترجمہ:
جسم کے لباس کو پھاڑ دے تا کہ تجھے اصل حکمت و جمال ملے۔
وجد و مستی کے ساتھ حدوث کے گریبان کو چاک کر۔

تشریح:
بیدل فقیر ترکِ جسمانی قید اور وجودِ فانی سے آزاد ہونے کی تلقین کرتا ہے تا کہ روح کو حکمت ملے۔

ثور و شیر آمد درین عرصات نفس و روح تو
چیره کن شیر قدم خود را به گاوان حدوث

ترجمہ:
تیری روح و نفس کے میدان میں بیل اور شیر آمنے سامنے ہیں۔
اپنے قدم کے شیر کو حادثات کے بیلوں پر غالب کر دے۔

تشریح:
یہاں "ثور" (بیل) نفس ہے، اور "شیر" روح کا بلند ہمت پہلو۔ بیدل فقیر کہتا ہے: روحانی طاقت سے مادی خواہشات پر قابو پاؤ۔

ثمره تحقیق ز اشجاز تقلد وا مجو
یک گلی بی خار نبود در گلستان حدوث

ترجمہ:
تحقیق کا پھل، تقلید کے درختوں سے نہ ڈھونڈ۔
حادث عالم کے گلشن میں کوئی پھول کانٹے سے خالی نہیں۔

تشریح:
اصل معرفت تحقیق سے آتی ہے، نہ کہ تقلید سے۔ اور یہ دنیا ہمیشہ ناقص ہے—خالص حسن یہاں ممکن نہیں۔

ثمن انفاسی که از در ثمین نازک تراند
گوهر بحر قدم دان نی سفالان حدوث

ترجمہ:
انمول سانسوں کی قیمت، اس نازک ترین دروازے سے بڑھ کر ہے۔
اسے قدم کے سمندر کا گوہر جانو، نہ کہ حادث دنیا کی مٹی۔

تشریح:
زندگی کا ہر لمحہ بیش قیمت ہے۔ اس کو عرفانِ قدم (ازلی ذات) سے وابستہ سمجھو، نہ کہ دنیاوی مٹی سے۔

ثاقب است آن جلوه نور شهادت چون شهاب
نجم دل رجم ست بهر دفع شیطان حدوث

ترجمہ:
نورِ شہادت کی وہ جھلک شہاب کی طرح چمکدار ہے۔
دل کے ستارے، شیطانِ حدوث کو مارنے کے لیے تیر ہیں۔

تشریح:
دل کا نور اور یقین، شیطانی وسوسوں اور دنیاوی دھوکے کے خلاف دفاع ہے۔

ثقلت میزان اعمال مقرب جذبه ایست
تانشاند آب چشم شوق میزان حدوث

ترجمہ:
نزدیک تر اعمال کی میزان صرف ایک جذبۂ خاص سے بھاری ہوتی ہے۔
یہاں تک کہ شوق کے آنسو، حدوث کے میزان کو بجھا دیتے ہیں۔

تشریح:
صرف اعمال نہیں، بلکہ سچی جذبہ و محبت ہی اصل وزن رکھتی ہے۔ باطن کا اشتیاق ہی سچائی کا معیار ہے۔

ثقف ذوق محویت حاصل ز بی جسمی شود
"طالب" از اثبات حق کن نفی ایقان حدوث

ترجمہ:
محویت (فنا فی اللہ) کا ذوق تب حاصل ہوتا ہے جب انسان جسمانی قید سے نکلے۔
اے "طالب"! حق کے اثبات سے حدوث کے ہر یقین کا انکار کر۔

تشریح:
جب تو اپنے جسمانی وجود کو مٹائے گا، تبھی تو محویت (اللہ میں گم ہو جانا) حاصل کرے گا۔ حق تعالیٰ کی ازلیت کو پہچان کر فانی کائنات کو سراب سمجھ۔

غزل : 23

جفای عشق بکش سر متاب چون حلاج
صلاے صدق بزن بی حجاب چون حلاج

ترجمہ:
عشق کی سختی برداشت کر، سر مت موڑ—حلاج کی طرح۔
سچ کی صدا بے پردہ بلند کر—حلاج کی طرح۔

تشریح:
حق کا راستہ تکلیفوں بھرا ہے، مگر سچائی کے اظہار میں جھجک نہ کر، جیسا کہ حلاج نے اناالحق کہہ کر جان دی۔

جزا اگر طلبی پیشتر ز روز حشر
بر افکن از رخِ شاهد نقاب چون حلاج

ترجمہ:
اگر قیامت سے پہلے ہی انعام چاہتا ہے،
تو محبوبِ حقیقی کے چہرے سے نقاب ہٹا دے، حلاج کی مانند۔

تشریح:
جو حقیقی قرب چاہتا ہے، وہ حجابِ دنیا و نفس ہٹا کر اللہ کے دیدار میں محو ہو—یہی حلاج کا پیغام ہے۔

جوان نشدی و جوا نمردیت نمی بینم
برون رو از خود، خود را بیاب چون حلاج

ترجمہ:
تو جوان بھی نہ ہوا، نہ عشق میں جوانی کی موت مر سکا—
اپنے نفس سے باہر نکل، تبھی اپنا اصل پائے گا—حلاج کی طرح۔

تشریح:
جو خودی میں گم ہے، وہ اصل خود کو نہیں پاتا۔ فنائے نفس ہی حقیقی خودی ہے۔

جمال مطلق را جلوه ده ورای تتق
بسوی معنی وحدت شتاب چون حلاج

ترجمہ:
مطلق حسن (ذاتِ حق) کو ظاہر کر، الفاظ و ظواہر سے آگے جا۔
وحدتِ حق کی حقیقت کی طرف دوڑ—حلاج کی طرح۔

تشریح:
لفظوں اور رسوم سے آگے بڑھ کر ذاتِ حق کی پہچان حاصل کرو۔

جریمه عارف از طاعت عوام به است
بنوش از قدح هو شراب چون حلاج

ترجمہ:
عارف کے لیے عوام کی رسمی عبادت سے سزا بہتر ہے۔
اللہ کے "ہو" کے پیالے سے شراب پی—حلاج کی طرح۔

تشریح:
تصوف میں رسمی عبادت سے زیادہ سچائی اور عرفان کی طلب اہم ہے، چاہے اس کی قیمت جان ہو۔

جماعتی که ز پندار جسم خود رست است
درآ بحلقه شان ز انقلاب چون حلاج

ترجمہ:
وہ لوگ جو جسمانی پندار سے آزاد ہو گئے ہیں—
ان کے حلقے میں شامل ہو، انقلاب کی راہ پر چل، حلاج کی مانند۔

تشریح:
سالکینِ راہِ حق وہی ہیں جو جسم و دنیا سے آزاد ہیں۔ ان سے وابستہ ہو۔

جلی ذات عیان کن مکن خفی خود را
فکن تو شورش در شیخ شاب چون حلاج

ترجمہ:
اپنے اندر چھپی ذات کو ظاہر کر، خفیہ نہ رکھ۔
شیخوں اور زاہدوں میں شور برپا کر—حلاج کی طرح۔

تشریح:
عارفوں کو چاہیے کہ وہ حق کی آواز بلند کریں، چاہے نظامِ زہد و تقویٰ اس سے پریشان ہو۔

جمیع فطرت آئینه تجلی تست
ظهور ساز به خیزی ز خواب چون حلاج

ترجمہ:

پوری فطرت تیرے نورِ تجلی کا آئینہ ہے۔

نیند سے جاگ، اور خود کو ظاہر کر، حلاج کی طرح۔

تشریح:

ہر شے میں حق کا عکس ہے، مگر اس کے ادراک کے لیے بیداری درکار ہے۔

جنون بکار برد هوش این و آن بگذار
ز باده هو شو مست و خراب چون حلاج

ترجمہ:

عقل و ہوش چھوڑ، اور دیوانگی کو اختیار کر۔

اللہ کے "ہو" کی شراب پی، اور مست ہو جا، حلاج کی مانند۔

تشریح:

یہ راہ جنون کی ہے، یہاں عقل کام نہیں دیتی—بلکہ فنا در عشق ہی منزل ہے۔

جلالت است ترا مایه تحقق وجد
بجذبه "طالب" رو زین کلاب چون حلاج

ترجمہ:

تیری عظمت کی اصل حقیقت وجد و جذبہ میں ہے۔

اے "طالب"! جذبے کے سہارے ان کتّوں (دنیاوی لوگوں) سے نکل جا، حلاج کی مانند۔

تشریح:

دل میں جو سچا جذبہ ہے، وہی سالک کو بلندی دیتا ہے۔ دنیاوی بندھنوں سے نکل کر سچ کی طرف بڑھ۔

غزل : 24

جانباز را به قول فقیهان چه احتیاج
ابدال را به فتویٰ نعمان چه احتیاج

ترجمہ:

جو جان نثار ہے، اسے فقیہوں کے اقوال کی کیا ضرورت؟

جو ابدال ہے (یعنی ولی)، اسے امام نعمان (ابو حنیفہؒ) کے فتوے کی کیا حاجت؟

تشریح:
جو شخص اللہ کے عشق میں جان تک وار دیتا ہے، وہ ظاہری فتووں سے ماوراء ہو جاتا ہے۔ اہلِ باطن کے لیے شریعت کی ظاہری تفصیلات نہیں، بلکہ حقیقت اصل رہنما ہے۔

جوش جنون نپرسد تدبیر عاقبت
عشاق را به دانش عامان چه احتیاج

ترجمہ:
جنون کا جوش انجام کی تدبیر نہیں پوچھتا۔
عاشقوں کو عام لوگوں کے علم کی کیا حاجت؟

تشریح:
عشق ایک اندھا غوطہ ہے — یہ عقل سے نہیں، جذبے سے چلتا ہے۔ عاشق انجام نہیں دیکھتا، بس محبوب کی رضا چاہتا ہے۔

جبرئیل را به مذهب رندانه کار نیست
طیار را به شمع شبستان چه احتیاج

ترجمہ:
جبرئیل کو رندوں کے طریقے سے کچھ لینا دینا نہیں۔
جو اڑنے والا ہے، اسے شبستان کی شمع کی کیا ضرورت؟

تشریح:
فرشتوں کو پاکی سے سروکار ہے، رندوں کو مستی سے۔ دونوں کی راہ الگ ہے۔ جو بلند پرواز ہے، وہ ظاہری روشنی کا محتاج نہیں۔

جلاد عشق خون یتیمان تو بریخت
قتال را به لطف غریبان چه احتیاج

ترجمہ:
عشق کے جلاد نے تیرے یتیموں (یعنی عاشقوں) کا خون بہایا۔
ایسے قاتل کو غریبوں کی نرمی کی کیا ضرورت؟

تشریح:
عشق ایک قاہر طاقت ہے، جو عاشق کو فنا کر دیتا ہے۔ یہاں رحم و نرمی کی بات نہیں، صرف قربانی ہے۔

جنت نورزد آن که وصال تو یافته
پروانه را به روضه رضوان چه احتیاج

ترجمہ:
جسے تیرا وصال مل گیا، وہ جنت کی پروا نہیں کرتا۔
جیسے پروانے کو جنت کے باغ کی کوئی طلب نہیں۔

تشریح:
اللہ کا قرب حاصل ہو جائے تو جنت، حور، محل سب بے معنی ہو جاتے ہیں۔ عاشق فقط دید چاہتا ہے، بدلے کا سودا نہیں۔

جسم و اسم نماند به محویت کمال
دلداده را به حفظ دل و جان چه احتیاج

ترجمہ:
فنا فی اللہ میں نہ جسم باقی رہتا ہے نہ نام۔
ایسے عاشق کو دل و جان بچانے کی کیا فکر؟

تشریح:
محویت میں انسان اپنی ہستی مٹا دیتا ہے، پھر جسم یا عزت کا بچاؤ بیکار ہوتا ہے۔

جمشید وار بر سر تخت بقا نشین
نان پس ترا به ملک سلیمان چه احتیاج

ترجمہ:
جمشید کی طرح بقا کے تخت پر بیٹھ۔
پھر تجھے سلیمان کی سلطنت کی کیا حاجت ہے؟

تشریح:
عارف کو ابدی بقا (حق کی معیت) مل جائے تو دنیاوی بادشاہت کی کوئی وقعت نہیں۔

جامی بنوش از می اثباتی الست
وانگه ترا بهوش حریفان چه احتیاج

ترجمہ:
"الست بربکم" کے اثبات کی شراب پی۔
پھر تجھے ہوشیار رقیبوں کی کوئی پروا نہیں رہے گی۔

تشریح:
اللہ کی ازلی محبت (الست) کو جب دل پینے لگے، تو دنیا و مخلوق بے اثر ہو جاتے ہیں۔

جارو ب لابه دست کن و خانه صاف ساز
دیگر ترا شورش امکان چه احتیاج

ترجمہ:
فروتنی کی جھاڑو پکڑ، اور دل کا گھر صاف کر۔
پھر تجھے امکان (مخلوق) کے ہنگامے کی کیا ضرورت؟

تشریح:
تذکیہ نفس کر، عاجزی اختیار کر، پھر ظاہر کی دنیا بے معنی ہو جاتی ہے۔

جای که جلوه گاه حقیقت هویت است
آنجا به حسن مظهر انسان چه احتیاج

ترجمہ:
جہاں خودی کی حقیقت جلوہ گر ہو،
وہاں انسانی ظاہری حسن کی کیا اہمیت؟

تشریح:
ذاتِ حق کا عرفان ہو جائے تو مخلوق کی خوبصورتی بے معنی ہو جاتی ہے۔

جاوید هرکه ماند بثبات لم یزل
"طالب" درآ بجلوه جمیلان چه احتیاج

ترجمہ:
جو اللہ کی ابدیت سے جڑ گیا، وہی جاوید ہے۔
اے "طالب"! تُو اب خوبصورتوں کی جھوٹی جلوہ گری کا محتاج نہیں۔

تشریح:
حق سے وصال ہو جائے تو دنیاوی حسن، رُوپ، سب دھوکا ہے۔ اصل حسن رب کا جمال ہے۔

غزل : 25

جان که او یافت رتبه معراج
شهره شهر گشته چون حلاج

ترجمہ:
وہ جان جس نے معراج کا مرتبہ پایا،
وہ ہر شہر میں منصور حلاج کی مانند مشہور ہو گئی۔

تشریح:
جو روح قربِ حق میں بلند ہوئی، وہ اپنی صداقت، دیوانگی اور فداکاری کی وجہ سے حلاج کی طرح زمانے میں معروف ہو گئی۔

جذبه یار می کشد جان را
سوی مستی ز هستی استخراج

ترجمہ:
یار کی جذبہ دل کو کھینچ کر،
ہستی سے نکال کر مستی کی طرف لے جاتا ہے۔

تشریح:
جب محبوب کی کشش دل پر غالب آتی ہے، تو انسان ہستی و خودی کو چھوڑ کر مستی، فنا اور جذب میں داخل ہو جاتا ہے۔

جلوه نور احدیت هردم
روز تابان نماید از شب داج

ترجمہ:
احدیت کا نور ہر لمحہ یوں ظاہر ہوتا ہے،
جیسے سیاہ رات میں چمکتا دن۔

تشریح:
حق کا جلوہ ہر لحظہ موجود ہے، جو عارف کے دل کو شب میں بھی روز کی مانند روشن کرتا ہے۔

جانب باغ بی نشان بگذر
برق در زن بمزرعات رواج

ترجمہ:
بے نشاں باغ (یعنی عالمِ غیب) کی طرف گزر کر جا،
اور دنیا کی فصلوں پر بجلی بن کر گر۔

تشریح:
دنیاوی رواجوں کو ترک کر کے عالمِ وحدت کی طرف رجوع کر۔ دنیا کے ظاہر کو جلا دے تاکہ باطن ظاہر ہو۔

جستجو کن که یار را یابی
پس فکن پیش باز این دراج

ترجمہ:
جستجو کر تاکہ یار کو پا سکے،
پھر اس شکار (یعنی فریب) کے باز کے سامنے خود کو نہ ڈال۔

تشریح:
حق کی طلب کر، اور دنیاوی خواہشات اور جھوٹے جلووں سے بچ۔

جدل با نفس کن همه شب و روز
مکن انفاس در هوس تاراج

ترجمہ:
دن رات نفس سے لڑائی کر،
اپنی سانسوں کو خواہشات میں ضائع نہ کر۔

تشریح:
نفس سے مسلسل مجاہدہ ضروری ہے تاکہ روحانی پاکیزگی حاصل ہو۔

جعد مشکین ترا غزال ختن
هر مه و سال می فرستد باج

ترجمہ:
تیری مشکیں زلفیں ایسی ہیں کہ ختن کے ہر ہرن سالہا سال اس کے لیے خراج بھیجتے ہیں۔

تشریح:
یہ محبوبِ حقیقی کے جمال کا ذکر ہے—ایسا حسن کہ فطرت خود اس کے آگے جھکتی ہے۔

جادوی منظران یزد و یمن
می گمارند سوی سنده خراج

ترجمہ:
یزد و یمن کے جادو اثر حسن والے،
سندھ کی طرف خراج بھیجتے ہیں۔

تشریح:
یہ زمین کے حسن و جمال کی مکمل وسعت کا استعارہ ہے—لیکن پھر بھی سب کچھ محبوبِ حقیقی کے حسن کے آگے سرنگوں ہے۔

جلسه ناز پروران جهان
بخش ساز دبه بینوایان تاج

ترجمہ:
دنیا کے ناز پروردہ لوگوں کی محفل،
غریبوں کو تاج عطا کر دیتی ہے۔

تشریح:
سچّی معرفت میں، وہ جو بظاہر گدا ہیں، اصل میں بادشاہ ہوتے ہیں۔ یہ تصوف کی تعلیم ہے۔

جامده حسن وصف را در جان
کین همه سحر بود و استدراج

ترجمہ:
ظاہری حسن کی تعریف کو دل میں جامد نہ کر،
یہ سب سحر ہے اور استدراج (فریبِ رحمت)۔

تشریح:
ظاہری حسن، فریب ہے؛ اس میں نہ اُلجھ، بلکہ حق کے جمال کو دیکھ، جو دائمی ہے۔

جسم بگذار بنشین بذروه عرش
طالبا بر زمین ممان محتاج

ترجمہ:
جسم چھوڑ دے، اور عرش کی بلندیوں پر بیٹھ۔
اے طالب! زمین پر محتاج بن کر نہ بیٹھ۔

تشریح:
جسمانی قید کو چھوڑ، روحانی معراج کی طرف بڑھ۔ اصل سلوک بلندی میں ہے، نہ کہ خاک میں۔

غزل : 26

حسن تو آئینۂ مهرم می‌نماید همچو صبح
زنگ غم ز آئینۂ جانم می‌زداید همچو صبح

ترجمہ:
تیرا حسن میرے دل کے آئینے میں محبت کی روشنی بن کر ظاہر ہوتا ہے،
اور غم کی گرد میرے دل کے آئینے سے صبح کی مانند دھو دیتا ہے۔

تشریح:
محبوب کا حسن عارف کے دل میں عشق کی تجلی بن کر چمکتا ہے، اور اس نور سے دل کے اندھیرے مٹ جاتے ہیں۔

حیرت افزود از مشاهدۂ جمال تو مرا
پرتو وصلت دلم را می گشاید همچو صبح

ترجمہ:
تیرے جمال کے مشاہدے نے میری حیرت میں اضافہ کیا،
اور تیرا وصال میرے دل کے پردے کو صبح کی طرح چاک کر دیتا ہے۔

تشریح:
عارف جمالِ حق کو دیکھ کر حیرت میں ڈوب جاتا ہے، مگر اس حیرت میں وصال کی لذت موجود ہے۔

حائل هست، بسوز از آتش دل شمع وار
پرده از روکار افکنده نشاید همچو صبح

ترجمہ:
اگر کوئی حائل ہے، تو شمع کی مانند دل کی آگ سے اسے جلاڈال،
کہ جیسے صبح کے نور میں کوئی پردہ قائم نہیں رہتا۔

تشریح:
رکاوٹیں صرف عشق کی تپش سے ختم ہوتی ہیں۔ صبح کی طرح سب کچھ عیاں ہو جانا چاہیے۔

حبس جسمانی شکن، همدوش نور قدس شو
تا تجلی ذات نورت را فزاید همچو صبح

ترجمہ:
جسمانی قید کو توڑ، اور نورِ قدس (الٰہی روشنی) کا ساتھی بن،
تا کہ ذاتِ نور کی تجلی صبح کی طرح بڑھتی جائے۔

تشریح:
روحانی ترقی کے لیے جسمانی قیود سے آزادی ضروری ہے۔

حجرۂ ظلماتی وهم وجود افکن ز پای
تا شعاع شمع از در تو درآید همچو صبح

ترجمہ:
ظلمت اور وہم کی کوٹھری کو اپنے قدموں سے ہٹا،
تا کہ شمع کی شعاع تیرے اندر داخل ہو، صبح کی طرح۔

تشریح:
ظاہری دنیا کے اندھیروں سے نکل کر ہی نورِ باطن حاصل ہوتا ہے۔

حسرت ابدی بماند بر دل غمدیده‌اش
هرکه آثار انیت زو بزاید همچو صبح

ترجمہ:
ابدی حسرت رہ جاتی ہے اس کے غم زدہ دل میں،
جو اپنے اندر "میں" کا اثر باقی رکھتا ہے، صبح کی روشنی کے برخلاف۔

تشریح:
"انیت" (خود پسندی) اللہ کی تجلی کے آگے پردہ ہے۔ جو "میں" سے نہیں نکلا، وہ محروم رہا۔

حزم دانش اندرین ره کی شود ای دل دلیل
از شب انوار شهادت بر نیاید همچو صبح

ترجمہ:
اے دل! دانش و احتیاط اس راہ میں کبھی رہبر نہیں بن سکتے،
شہادت کا نور کبھی بھی شب کی طرح چھپا نہیں رہتا، بلکہ صبح کی مانند ظاہر ہوتا ہے۔

تشریح:
عقل و احتیاط کی جگہ یہاں جذب و یقین ہے۔

حدقهٔ چشمان حدائق می‌شود زان تازه گل
چون گلشن سوی تبسم می‌گراید همچو صبح

ترجمہ:
چشم باطن باغوں جیسی ہو جاتی ہے اُس تازہ گل سے،
جیسے گلشن صبح کی مسکراہٹ کی طرف جھک جاتا ہے۔

تشریح:
وصالِ حق سے دل و نگاہ میں نرمی، تازگی، اور روحانیت پیدا ہوتی ہے۔

حبل عشق، ذات جان را در گلو افکند یار
زان سبب دل نغمهٔ روشن می‌سراید همچو صبح

ترجمہ:
یار نے عشق کی رسی جان کے گلے میں ڈال دی،
اسی لیے دل روشن نغمے صبح کی مانند گاتا ہے۔

تشریح:
جب دل پر عشق کا غلبہ ہو تا ہے، تو وہ نغمۂ عشق بن جاتا ہے۔

حاضر دیدار بی‌رنگی شو ای مستانهٔ وجد
تا شبت را نور ذاتی خورده‌ساید همچو صبح

ترجمہ:
اے وجد میں مست! رنگ و بو سے بالاتر ہو جا،
تاکہ تیری رات، نورِ ذاتی سے صبح کی طرح چمک اٹھے۔

تشریح:
روحانی ترقی کے لیے رنگ و صورت کے پردے کو ہٹانا ضروری ہے۔

حکمتِ صاحب‌دلان "طالب" بفهم و هوشدار
گر ترا خورشید در آغوش باید همچو صبح

ترجمہ:
اے طالب! اہلِ دل کی حکمت کو سمجھ اور ہوشیار ہو،
اگر تُو صبح کی مانند سورج کو آغوش میں لینا چاہتا ہے۔

تشریح:
اگر تو حق کا دیدار چاہتا ہے تو اہلِ دل کی صحبت اختیار کر۔

غزل : 27

حدیثِ عشق که باشد بیان او واضح
ز عاشقان شده رازِ نهان او واضح

ترجمہ:
عشق کی بات جب ہو تو اس کا بیان بالکل روشن ہو تا ہے،
اس کا چھپا ہوا راز عاشقوں پر ظاہر ہو جاتا ہے۔

تشریح:
عشق وہ راز ہے جو بیان کے بغیر بھی اہلِ عشق پر عیاں ہو تا ہے۔

حبیب کرد عیان سرّ "لی مع الله" را
که "لایسع ملک" آمد، نشان او واضح

ترجمہ:

محبوب (ﷺ) نے رازِ "میرے ساتھ اللہ ہے" کو عیاں کر دیا،

اور چونکہ فرشتہ بھی اس مقام میں نہیں سما سکتا، اس کی نشانی بھی ظاہر ہے۔

تشریح:

یہاں معراج کا ذکر ہے جہاں حضرت جبرئیل نے کہا: "میں ایک قدم بھی آگے بڑھا تو جل جاؤں گا" —اور محبوب خدا وہاں بھی آگے گئے۔

حصولِ مرتبہ وحدت چو منجلی گردید
علی بگفت "سلونی"، مکان او واضح

ترجمہ:

جب وحدت کا درجہ ظاہر ہوا،

تو علیؓ نے کہا: مجھ سے پوچھو، میرا مقام واضح ہے۔

تشریح:

حضرت علیؓ کی معرفت، وحدتِ الٰہی کے ساتھ ان کے تعلق کو ظاہر کرتی ہے۔

حضورتِ معنی چون یافت عارفِ بسطام
نمودِ "اعظم شانی بشان"، او واضح

ترجمہ:

جب بایزید بسطامی کو حقیقت کا مشاہدہ حاصل ہوا،

تو ان کے شان میں "اعظم شانی" ظاہر ہو گئی۔

تشریح:

یہاں "انا الحق" جیسے اقوال اور مقامِ فنا کا بیان ہے۔

حدوث را چو ضیاءِ قدیم پاک بسوخت
شعاعِ وجد شد از دودمان او واضح

ترجمہ:

جب ازلی نور نے حادثہ (مخلوقی پن) کو جلادیا،

تو اس کے خاندان سے وجد کی روشنی ظاہر ہو گئی۔

حروفِ ہستی حلاج را چو حک کردند
"انا الحق" آمد، گلبانگِ جان او واضح

ترجمہ:

جب حروفِ ہستی کو حلاج پر نقش کیا گیا،

تو "انا الحق" کی صدا اس کی روح کی فریاد بن گئی۔

حلو وحدت ھو کوشد چو شمس الحق
ز قم باذنی گردد، فسان او واضح

ترجمہ:

جو وحدت کے ذائقہ کی کوشش کرے، وہ شمس الحق کی طرح ہو جائے،

باذنِ خدا وہ قم سے بھی ظاہر ہو کر حقیقت کی کہانی بن جائے گا۔

حدیقۂ حالت عطار چون ببار رفت
"منم خدا" است، گلِ بوستان او واضح

ترجمہ:

جب عطار کی حالت کا باغ کھل اٹھا،

تو اس کا پھول بھی "منم خدا" کی خوشبو دینے لگا۔

حقیقت است نہاں زیر پردہ و لمعات
شد از ظہورِ تجلی فشان، او واضح

ترجمہ:

حقیقت پردوں اور چمک دمک کے پیچھے چھپی ہوئی ہے،

مگر جب تجلی ظاہر ہوتی ہے تو وہ خوب واضح ہو جاتی ہے۔

حکایتِ شرف و قصۀ سرمد و صوفی
بهر طرف شده از داستان او واضح

ترجمہ:

سرمد و صوفی کی شرافت اور کہانیاں،

اس (حقیقتِ ازلی) کی داستان سے ہر طرف روشن ہو گئی ہیں۔

حرارتِ دل "طالب" مدان که بی‌جای است
که جوشِ فکر شد از ترجمان او واضح

ترجمہ:

اے "طالب"، دل کی حرارت کو بے کار مت سمجھ،

یہ فکر کا جوش اس حقیقت کے ترجمان سے واضح ہوا ہے۔

غزل : 28

خیالِ رُوی تو ای ماهِ انوارِ فرخ
به نقش خانۀ معنی است پیکرِ فرخ

ترجمہ:

اے نور والے مبارک چاند! تیرا چہرہ ایسا خیال ہے جو معنی کے نقش خانے میں مجسم ہو گیا ہے۔

تشریح:

یہاں محبوب کو ایسے جسم میں جلوہ گر خیال بتایا گیا ہے جو معانی اور عرفان کی تصویر ہو۔

خجل ز روی تو هستم به ناتمامی عشق
که باید آئینه روشن به منظر فرخ

ترجمہ:

تیری صورت کے سامنے میں عشق کی ناتمامی پر شرمندہ ہوں،

کیونکہ تیرے دیدار کے لیے آئینہ صاف و روشن ہونا چاہیے۔

خوش است عشرتِ آشفتهٔ بهار اکنون
که رست در چمنِ دل صنوبرِ فرخ

ترجمہ:
اب کے بہار کی بکھری ہوئی خوشی خوشگوار ہے،
کیونکہ دل کے باغ میں وہ مبارک صنوبر (محبوب) اُگا ہے۔

خفی چو آبِ حیات آمده است ورنه چو او
به معدن دو جهان نیست گوہرِ فرخ

ترجمہ:
وہ گوہر (محبوب) مثلِ آبِ حیات مخفی آیا ہے،
ورنہ اس جیسا گوہر دونوں جہانوں کے خزانے میں نہیں۔

خزان نگردد با مرمر زمان ز بهار
بهارِ حسن تو اے گلِ س فرخ

ترجمہ:
تیری بہارِ حسن ایسی ہے کہ خزاں کا زمانہ بھی اس پر اثر نہیں کرتا،
اے سنوبر جیسے نازک محبوب!

خمارِ عشق ز روزِ الست در سر ماست
که خوردهام مِی وحدت ز ساغرِ فرخ

ترجمہ:
عشق کی مستی ازل کے دن سے ہمارے سر میں ہے،
کیونکہ میں نے وحدت کی شراب تیرے مبارک ساغر سے پی ہے۔

خمِ ابروی تو که او مطلع کتابِ دل است
چو بسملی بنویسم به دفترِ فرخ

ترجمہ:
تیری ابرو کی لَٹ دل کی کتاب کی تمہید ہے،
میں اسے بسم اللہ کی طرح اپنے دفتر میں لکھوں گا۔

خرد چو فکرِ منجم بکُشته همچو رخت
به برجِ گیتی کم دید اخترِ فرخ

ترجمہ:
عقل، منجم (نجومی) کی سوچ کی طرح تباہ ہو گئی،
کیونکہ اس دنیا کے برج میں ایسا خوش بخت ستارہ کم دیکھا گیا ہے۔

خلیل و آدم و موسیٰ مکرمند ولی
رسید بر سرِ فرقِ تو افسرِ فرخ

ترجمہ:
خلیل، آدم، اور موسیٰ سب مکرم ہیں،
مگر مبارک تاج تیرے ہی سر پر رکھا گیا۔

ختم به تست جمال و کمال زان که دگر
به دست من نفتد چون تو دلبرِ فرخ

ترجمہ:
جمال و کمال تجھ پر ختم ہو گئے،
کیونکہ میرے ہاتھوں کبھی ایسا دلبر نہ آئے گا۔

خدیم باش به درگاهِ احمدی "طالب"
که مثل او نتوان یافت سرورِ فرخ

ترجمہ:
اے طالب، احمد مصطفیٰ صَلَّى ٱللَّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے در کا غلام بن جا،
کیونکہ ان جیسا مبارک رہبر پھر نہیں ملے گا۔

غزل : 29

خرد نماند که اینجا دلیل شد منسوخ
دلائل صفت قال و قیل شد منسوخ

ترجمہ:
یہاں عقل باقی نہ رہی کیونکہ دلیل ہی منسوخ ہو گئی،
قال و قیل (مناظراتی) دلائل کی صفت منسوخ ہو چکی ہے۔

تشریح:
روحانیت کے اس مقام پر جہاں وجد و جذبہ غالب ہو، عقل و منطق غیر مؤثر ہو جاتے ہیں۔

خدا چو یاورِ اہلِ قریش شد فی الفور
حدیثِ غلبه اصحابِ فیل شد منسوخ

ترجمہ:
جب خدا قریش کا یاور بنا،
تو اصحابِ فیل کی فتح کا قصہ منسوخ ہو گیا۔

تشریح:
یہاں نئے روحانی مظاہر کی آمد سے پرانی روایات کا مٹنا بتایا جا رہا ہے۔

خراب کرده مِی بیخودانه زاهد را
حکایتِ عدن و سلسبیل شد منسوخ

ترجمہ:
شرابِ بے خودی نے زاہد کو تباہ کر دیا،
اب عدن اور سلسبیل (جنت کی نہریں) کی حکایتیں منسوخ ہو گئیں۔

خودی چو گم شد، تعدادِ عینِ واحد بود
مکاتباتِ کثیر و قلیل شد منسوخ

ترجمہ:
جب خودی مٹ گئی، تو سب ایک واحد (حق) میں ڈھل گئے،
زیادہ یا کم کی باتیں منسوخ ہو گئیں۔

خلاف‌نامۂ احکامِ دینِ دو هفتاد
به پیشِ وحدتِ ربِ جلیل شد منسوخ

ترجمہ:
دین کے بہتر فرقوں کی تفریقیں،
خدا کی وحدت کے سامنے منسوخ ہو گئیں۔

خبر چه پرسی احوالِ لی مع‌الله را
که اندر و رقمِ جبرئیل شد منسوخ

ترجمہ:
"لی مع اللہ" (میں خدا کے ساتھ ہوں) کے حال کی خبر کیوں پوچھتے ہو؟
اس مقام پر جبرئیل کا وجود بھی منسوخ ہے۔

خلو کرسیِ عرش است رتبۂ معراج
به لامکان، خردِ صد خلیل شد منسوخ

ترجمہ:

عرش کی کرسی خالی ہے، کیونکہ معراج کا مقام لامکانی ہے،
اس مقام پر صد خلیل (حضرت ابراہیم جیسے عقل مند) بھی منسوخ ہو جاتے ہیں۔

خلود منصبِ اثبات چون مثبت شد
جرائدِ سفرِ هر سبیل شد منسوخ

ترجمہ:
جب ثبوت (حق) ثابت ہو گیا،
تو ہر راستے کی سیاحت کے صحیفے منسوخ ہو گئے۔

خسارت است دلیلِ خود به پیشِ خدا
که قبطیان را دفتر به نیل شد منسوخ

ترجمہ:
خدا کے سامنے اپنی دلیل پیش کرنا خسارہ ہے،
جیسے قبطیوں کی کتابیں نیل میں غرق ہو کر منسوخ ہو گئیں۔

خطاست دانشِ اطباء به نزدِ جذبهٔ عشق
که نسخهٔ طب وقتِ رحیل شد منسوخ

ترجمہ:
عشق کی جذبہ انگیزی کے سامنے اطباء (ڈاکٹروں) کا علم غلط ہے،
کیونکہ مرنے کے وقت طبی نسخہ منسوخ ہو جاتا ہے۔

خطرِ وجود تو "طالب" چو نَفی در "هُو" شد
رقومِ هست قبیح و جمیل شد منسوخ

ترجمہ:
اے طالب! جب تیرا وجود "ہُو" (خدا) میں فنا ہو گیا،
تو اچھے اور برے تمام نقش (ہستی کے) منسوخ ہو گئے۔

غزل : 30

دوش آن مه سرمست به میخانه در آمد فیاض زمان شد
یعنی بظهورات لباس بشر آمد تا جلوه کنان شد

ترجمہ:
گزشتہ شب وہ سرمست چاند (یعنی محبوبِ حقیقی یا مرشد کامل) میخانے میں آیا اور زمانے کا فیاض بن گیا۔
یعنی وہ انسانی لباس میں ظہور کر کے جلوہ گر ہو گیا۔

تشریح:
یہاں "مہ سرمست" سے مراد ایک روحانی ذات ہے جو دنیا میں آ کر اپنی تجلیات ظاہر کرتی ہے۔ میخانہ ایک عرفانی استعارہ ہے جو دنیا یا دل کی کیفیت کا نمائندہ ہے۔

درپردگی صورت انسان هویدا است آن حسن منزه
هرچند که در آئینه های صور آمد در وصف نهان شد

ترجمہ:
پردے کے پیچھے انسان کی صورت میں وہ پاکیزہ حسن ظاہر ہے،
اگرچہ وہ مختلف صورتوں کے آئینوں میں آیا، مگر اس کی حقیقت بیان سے پوشیدہ رہی۔

تشریح:
یہاں انسانی شکل میں آنے والی ربانی حقیقت کی بات کی جا رہی ہے جو ہر بشر میں کسی نہ کسی طور پر جلوہ گر ہے، مگر عام آنکھ اس کے اصل حسن کو دیکھنے سے قاصر ہے۔

دیوانه شد از سیر گلستان مظاهر چون بلبل شیدا
وز رنگ گل و لاله سمن جلوه گر آمد منظور جهان شد

ترجمہ:
مظاہر کے گلستان کی سیر سے بلبلِ شیدا (یعنی عارف) دیوانہ ہو گیا،
اور گل، لالہ، سمن کے رنگوں سے جلوہ گر ہو کر وہ محبوبِ کائنات بن گیا۔

تشریح:
یہاں ظاہری کائنات کو "گلستان مظاہر" کہا گیا ہے، اور ایک سچا عاشق اس جمالی مظاہر کو دیکھ کر مست و حیران ہو جاتا ہے۔

دانسته نه نهفت رموزات تحقق و گفت اناالحق
حلاج بنامید بداد بسر آمد چو عین عیان آمد

ترجمہ:
اس نے حقیقت کے رموز کو جانا، چھپایا نہیں، اور "أنا الحق" (میں حق ہوں) کہہ دیا۔
اسے "حلاج" کہا گیا اور سولی پر چڑھ گیا، جب حقیقتِ عیاں ہو گئی۔

تشریح:
یہ مشہور صوفی "حسین بن منصور حلاج" کا حوالہ ہے، جس نے انا الحق کہا اور اس پر سولی چڑھا دی گئی۔ یہاں عرفانی حقیقت کو بے خوفی سے ظاہر کرنے کی عظمت بیان کی گئی ہے۔

دستار سلامت به پی افکنده شد ورنه در صورت صنعان
از دانش دل و دین همه بیخبر آمد بدنام چنان شد

ترجمہ:
اگر دستارِ سلامت (ظاہری شرافت) زمین پر نہ ڈال دی جاتی تو وہ صنعان کی طرح بدنام نہ ہوتا،
کیونکہ دل و دین کی معرفت سے سب بے خبر تھے، اس لیے وہ رسوا سمجھا گیا۔

تشریح:
صنعان ایک صوفی کا استعارہ ہے جو ایک یونانی دوشیزہ کے عشق میں مبتلا ہو کر ظاہر میں بدنام ہوا مگر باطن میں سچا عارف رہا۔ یہ بیت ظاہر و باطن کی کشمکش بیان کرتی ہے۔

دم زد ز الوهیت در وادی ایمن با شوکت شاهی
چو شعله پر شوق بفرق شجر آمد انوار فشان شد

ترجمہ:
اس نے وادی ایمن (یعنی کوہِ طور) میں الوہیت کی بات کی، بادشاہانہ شوکت کے ساتھ،
شوق بھری شعلہ کی طرح درخت کی چوٹی پر آیا اور نور بکھیرنے لگا۔

تشریح:
یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قصہ ہے جب انھیں وادیِ ایمن میں درخت سے خدا کی آواز آئی۔ یہاں روحانی شوق اور نورانی تجلیات کو بیان کیا گیا ہے۔

دیجور ضحیٰ کرده از شمس التبریز شد تابش انگیز
سرپوش بر افگند حشر آمد خیزان و افتان شد

ترجمہ:
تاریکی کو ضحیٰ (دھوپ) میں بدل دیا، تبریز کا سورج (شمس تبریزی) چمک اٹھا،
اور جب اس نے پردہ ہٹایا تو قیامت برپا ہو گئی، سب اٹھتے اور گرتے نظر آئے۔

تشریح:
یہ حضرت شمس تبریزی کا ذکر ہے جن کی روحانی تجلی سے دنیا کے تاریک دل روشن ہوئے۔ یہ بھی رومی کے اندرونی انقلاب کی علامت ہے۔

دلق از بر افکنده بازار ظهورات در کسوت مجنون
لیلیٰ شد و در هر دو جهان نامور آمد معشوقه جان شد

ترجمہ:
جب وہ عاشقِ مجنون کی صورت میں دلق اتار کر ظاہر ہوا،
تو لیلیٰ بن گیا اور دونوں جہانوں میں مشہور ہو کر معشوقِ جاں کہلایا۔

تشریح:
یہ مجازی عشق کی علامت ہے جو حقیقت کا راستہ دکھاتا ہے۔ مجنون کی صورت میں جلوہ گر ہو کر وہی محبوب لیلیٰ بن گئی۔

درد اکه گهی کوه کنی تیشه نموده فرهاد تمثل
گاهی چو لب شیرین شهد و شکر آمد سر حلقه بتان شد

ترجمہ:
کبھی وہ فرہاد کی طرح پہاڑ کاٹتا ہو ادرد کی تصویر بن جاتا،
اور کبھی شیریں کے لبوں کی طرح شہد و شکر بن کر بتوں کا سردار نظر آتا۔

تشریح:
یہ فرہاد و شیریں کے قصے کی روحانی تعبیر ہے، جہاں عشق کا پہلو کبھی مجاہدہ ہے اور کبھی لطافت و حسن۔

داد از کرم خویش صلا از لب عطار گفتا که خدایم
بی سر شده و نظقش حکمت اثر آمد چون نعره زمان شد

ترجمہ:
اس نے اپنی عنایت سے عطا کی صدا دی، عطار کے لبوں سے کہا "میں خدا ہوں"،
وہ بے سر ہو گیا (یعنی فنا ہو گیا) اور اس کا کلام حکمت بن گیا، وقت کی للکار بن گیا۔

تشریح:
یہ شیخ فرید الدین عطار کی طرف اشارہ ہے، جو حقیقت کی گہرائیوں میں فنا ہو کر حکمت کے آئینہ دار بن گئے۔

دامان دل خود بکف آورد چو صوفی و ز مستی اسرار
معراج بقا یافت بسر نیزه برآمد "طالب" به فغان شد

ترجمہ:
اس نے صوفی کی طرح اپنے دل کا دامن ہاتھ میں لے لیا اور مستی میں رازوں کا سفر کیا،
اور بقائے حقیقی کی معراج حاصل کر لی۔ نیزے کی نوک پر چڑھ کر "طالب" فغان میں ڈوب گیا۔

تشریح:
یہ ایک فانی صوفی کی داستان ہے جو قربانی اور اسرار کی راہوں سے گزر کر بقا کی منزل پر پہنچا۔ "طالب" بیدل فقیر کا تخلص ہو سکتا ہے، جو یہاں اپنے وصال کا اعلان کر رہا ہے۔

غزل : 31

دل که به نیروی عشق ترک هوس ها کند
در حرم جان، جان بی جسمی جا کند

ترجمہ:
وہ دل جو عشق کی قوت سے خواہشات کو ترک کر دیتا ہے،
وہ جانِ بے جسم، جان کے حرم (باطنِ مقدس) میں قیام کرتی ہے۔

تشریح:
جب انسان عشقِ الٰہی میں گم ہو کر دنیاوی خواہشات کو چھوڑ دیتا ہے تو اس کی روح کو ایک ماورائی مقام حاصل ہوتا ہے، جسم کی قید سے آزاد۔

دولت جاوید چیست؟ بی سر بودن ز عشق
کین چتر اصطفاست سریه ثریا کند

ترجمہ:
ابدیت کی دولت کیا ہے؟ عشق کے سبب بے سر (فانی) ہو جانا،
یہی چترِ برگزیدگی ہے جو انسان کو ثریا (بلندی) تک پہنچاتا ہے۔

تشریح:
یہاں "بے سر" ہونے سے مراد عشق میں فنا ہونا ہے، اور اسی فنا سے بقا اور بلندی حاصل ہوتی ہے۔

دوزخ سو زنده را گریه مستان تو
باد و نم وجد حال در دمی اطفا کند

ترجمہ:
تیری مستانہ گریہ (رونے) سے زندہ دوزخ بھی بجھ سکتی ہے،
وجد و حال کی ہوا اور نمی ایک لمحے میں آگ کو بجھا دیتی ہے۔

تشریح:
سچا عاشق جب سوز و گداز میں روتا ہے، تو اس کے آنسو اور وجد کی کیفیت روحانی دوزخوں کو بھی ٹھنڈا کر سکتی ہے۔

دور مدان قرب یار کز جان اقرب شده
لیکن بیند دلی دیده چون وا کنید

ترجمہ:
یار کی قربت کو دور مت سمجھ، وہ تو جان سے بھی قریب ہو چکا ہے،
مگر تبھی نظر آتا ہے جب دل کی آنکھ کھول دی جائے۔

تشریح:
یہ قرآن کے مفہوم "وَنَحنُ اَقرَبُ اِلیهِ مِن حَبلِ الوَرِید" کی طرف اشارہ ہے—اللہ بہت قریب ہے، بس دل کی آنکھ کھولنے کی ضرورت ہے۔

دیده دل باز کن جلوه حکمت نگر
کین لمعات قدم بر تو چه اجلا کند

ترجمہ:
دل کی آنکھ کھولو اور حکمت کے جلوے کو دیکھو،
یہ نورانی چمک تم پر کس شان سے آشکار ہوتی ہے!

تشریح:
جب دل کی بینائی حاصل ہو جائے تو انسان پر حکمتِ الٰہی کے جلوے ظاہر ہونے لگتے ہیں۔

دفتر اوراق شو بر ره عشاق پو
مستی منصور جو، تا ستر پیدا کند

ترجمہ:
اپنے آپ کو اوراق کا دفتر بناؤ اور عشاق کے راستے پر چلو،
منصور جیسی مستی تلاش کرو، تاکہ پردے ہٹ جائیں۔

تشریح:
یہاں منصور حلاج کا ذکر ہے، جس نے "اناالحق" کہا۔ بیدل فقیر منصور جیسی فانی مستی کا طالب ہے تاکہ حقیقت کے پردے اٹھ سکیں۔

دلق تزهد مپوش جام تصوف بنوش
تا بتواتی بکوش، بوکت شیدا کند

ترجمہ:
ریاکارانہ زہد کی دلق نہ پہن، بلکہ تصوف کا جام پی،
اور مسلسل کوشش کر، تاکہ تیری خوشبو سب کو دیوانہ کر دے۔

تشریح:
ظاہری زہد کے بجائے سچے عرفان اور باطنی تصوف کی تعلیم دی جا رہی ہے۔

دام گه حادثه است این ره پر خار و خس
خوشدل هرکو سر جانب بالا کند

ترجمہ:

یہ راستہ (عشق کا) حادثات کا دام ہے، خار و خس سے بھرا ہوا،
وہی خوش دل ہے جو سر اوپر (یعنی حق کی طرف) اٹھا کے رکھے۔

تشریح:

راہِ عشق آسان نہیں، مگر جو خدا کی طرف نظریں رکھے، وہی کامیاب ہوتا ہے۔

دار ملامت شود رتبه او ظاهرا
هرکه چو حلاج مست راز هویدا کند

ترجمہ:

جو حلاج کی طرح راز کو ظاہر کرے، ظاہری طور پر اس کا مقام ملامت (رسوائی) بنتا ہے۔

تشریح:

حقیقتِ عشق کو ظاہر کرنے والا اکثر دنیا میں رسوا ہوتا ہے، مگر وہی در حقیقت بلند ترین مقام پر ہوتا ہے۔

دعویٰ فرعون انا است این انا لک از تن است
و آنکه ز تن ایمن است نیست که دعویٰ کند

ترجمہ:

فرعون کی "انا" (میں خدا ہوں) کا دعویٰ نفس سے تھا،
جو شخص نفس سے آزاد ہو چکا ہو، وہ ایسا دعویٰ نہیں کرتا۔

تشریح:

یہاں انا الحق اور فرعون کے "انا ربکم" میں فرق بتایا جا رہا ہے—پہلا فنا میں ہے، دوسرا کبر میں۔

دور صفی الله است "طالب" غمگین مشو
کائینه حالتِ یقین دان که صفا کند

ترجمہ:

اے "طالب"، صفی اللہ (یعنی دوستِ خدا) کا راستہ دور نہیں، غم نہ کرو،
یہ آئینہ (یقین کی کیفیت) خوب خوب صفا کرے گا۔

تشریح:
آخر میں بیدل فقیر (طالب) خود سے یا اپنے قاری سے کہہ رہا ہے کہ راہِ خدا دور نہیں، بس یقین اور اخلاص سے آگے بڑھو، تم پر سب کچھ روشن ہو جائے گا۔

غزل : 32

دقائق رمز تحقیقی درین دفتر نمی‌گنجد
که موج بحر بی‌رنگی به دل ساغر نمی‌گنجد

ترجمہ:
تحقیق کے لطیف رموز اس دفتر میں نہیں سماتے،
کیونکہ بے رنگی کے سمندر کی موجیں ایک ساغرِ دل میں نہیں سما سکتیں۔

تشریح:
الٰہی حقیقت کی باریکیاں اتنی گہری ہیں کہ کسی تحریر یا عقل کی گرفت میں نہیں آسکتیں۔ دل اگرچہ ایک ظرف ہے، مگر بے رنگی (ذاتِ حق) کی موجیں اس میں مکمل نہیں سما سکتیں۔

دوانم مرکب فکرت بقدر وسعت میدان
ولی دانم تگا پویش به بحر و بر نمی‌گنجد

ترجمہ:
میں فکر و خیال کا گھوڑا میدان کے بقدر دوڑاتا ہوں،
لیکن جانتا ہوں کہ یہ جستجو خشکی و دریا کی وسعت میں بھی نہیں سماتی۔

تشریح:
عارف کی فکر کائنات کے میدان میں دوڑتی ہے، لیکن حقیقتِ مطلق اتنی بے پایاں ہے کہ تلاشِ کامل اس کی وسعت کو نہیں پا سکتی۔

درین وادی هزاران دل و دیده ای جان ایستاد
هلاکین معنی مطلق به صد مظهر نمی‌گنجد

ترجمہ:

اس وادی میں ہزاروں دل و جان ٹھٹھک کر کھڑے ہو گئے،
کہ مطلق معنی (ذاتِ الٰہی) سو مظاہر میں بھی نہیں سماتا۔

تشریح:

جو لوگ حقیقت کی تلاش میں آئے، وہ اپنی ہستی کھو بیٹھے۔ ذاتِ مطلق کسی ایک یا سو ظاہری شکلوں میں محدود نہیں ہو سکتا۔

دمادم می‌نماید رخ به دیگر صورت آن شاهد
ولی آن جلوه یکتا درین منظر نمی‌گنجد

ترجمہ:

وہ معشوق ہر لمحہ ایک نئی صورت میں جلوہ دکھاتا ہے،
لیکن وہ یکتا جلوہ کسی ایک منظر میں نہیں سما سکتا۔

تشریح:

ذاتِ حق کی تجلیات ہر لمحہ ایک نئی صورت میں جلوہ گر ہوتی ہیں، مگر وہ یکتائی کسی ایک شکل میں محدود نہیں ہو سکتی۔

دگر ره کی توان بودن مجال وصف گنجایش
که روح‌القدس ماهر نیست، پیغمبر نمی‌گنجد

ترجمہ:

پھر بھلا گنجائش کی تعریف کا راستہ کہاں سے ممکن ہو؟
جبکہ روح القدس جیسا ماہر بھی نبی کی گہرائی میں نہیں سما سکتا۔

تشریح:

یہاں بیان ہو رہا ہے کہ پیغمبر کی حقیقت اتنی بلند ہے کہ حتیٰ روح القدس (جبرائیل) بھی اس کی حد کو نہیں پا سکتا۔

دوام این صدمه شاهی نوازد کوس استغنا
که اندر بارگاه عشق اسکندر نمی‌گنجد

ترجمہ:

یہ بادشاہی کا صدمہ مستقل طور پر استغنا کا ڈھول بجاتا ہے،
کیونکہ عشق کی بارگاہ میں سکندر جیسے بادشاہ کی گنجائش نہیں۔

تشریح:
جو عشقِ حقیقی میں داخل ہوتا ہے، وہ دنیاوی جاہ و جلال سے بے نیاز ہو جاتا ہے۔ سکندر بھی عشق کی بارگاہ میں بے وقعت ہے۔

دوئی چون از میان رفته نماند شورش هستی
که در ما من وصال قدس شور و شر نمی‌گنجد

ترجمہ:
جب دوئی (دوگانگی) مٹ گئی، تو ہستی کا ہنگامہ باقی نہ رہا،
کیونکہ وصالِ قدس میں "میں" کی کوئی جگہ باقی نہیں رہتی۔

تشریح:
فنا کی حالت میں سالک کی خودی (میں) مٹ جاتی ہے، تب ہستی کی شورش اور مخالفت ختم ہو جاتی ہے، اور حقیقی وصال نصیب ہوتا ہے۔

دبیر فکر نتواند که سازد قصه غم مرقوم
که سوز افسانه حالت بانشا در نمی‌گنجد

ترجمہ:
فکر کا کاتب (دماغ) غم کی کہانی کو نہیں لکھ سکتا،
کیونکہ حال کی سوز بھری داستان تحریر میں نہیں سما سکتی۔

تشریح:
روحانی کیفیات اور سوزِ عشق کو الفاظ میں مکمل طور پر نہیں ڈھالا جا سکتا۔ یہ تجربے کی چیزیں ہیں، بیان سے باہر۔

درم این پرده افلاک سوی لامکان گذرم
که مرغ روح من در این قفس اخضر نمی‌گنجد

ترجمہ:
میں اس افلاک کی پردے کو چیر کر لامکان کی طرف بڑھتا ہوں،
کیونکہ میری روح کا پرندہ اس سبز پنجرے (دنیا) میں نہیں سما سکتا۔

تشریح:
روح لامکانی کی طرف لپکتی ہے، کیونکہ وہ اس جسمانی پنجرے (دنیا) میں محدود نہیں رہ سکتی۔

دلیل عین احدیت چنان در گوش دل گفته
که نور بی‌نشان در جلوه ظاهر نمی‌گنجد

ترجمہ:

احدیت کی دلیل دل کے کان میں اس طرح کہی گئی ہے،
کہ بے نشان نور ظاہری جلوے میں نہیں سما سکتا۔

تشریح:

ذاتِ احد (اللہ) کی حقیقت دل پر ایسے منکشف ہوتی ہے کہ اس کا نور کسی ظاہری صورت میں محدود نہیں ہوتا۔

دلا گر صاف می‌جویی ببین روی صفی‌الله
که "طالب" را صفا وقتش در خاطر نمی‌گنجد

ترجمہ:

اے دل! اگر تو صفائی (پاکیزگی) چاہتا ہے تو صفی اللہ (حضرت ابراہیمؑ) کا چہرہ دیکھ،
کیونکہ "طالب" کے لیے صفا ایسا مقام ہے کہ اس کے دل میں وقت کا شمار بھی نہیں رہتا۔

تشریح:

صفی اللہ (ابراہیمؑ) کی طرف اشارہ ہے جنہوں نے اخلاص، قربانی اور معرفت کے اعلیٰ نمونے قائم کیے۔ حقیقی طالب کو جب صفا حاصل ہوتی ہے، تو وہ وقت، دنیا اور عقل کی حدود سے بلند ہو جاتا ہے۔

غزل : 33

دیده گر مطلع انوار کنی، می‌زیبد
سینه گر مخزن اسرار کنی، می‌زیبد

ترجمہ:

اگر تُو آنکھ کو انوار کا طلوع گاہ بنا دے، تو یہ زیب دیتا ہے،
اور اگر سینہ کو رازوں کا خزانہ بنا دے، تو بھی خوب ہے۔

تشریح:

اگر تو (اے محبوبِ الٰہی) اپنے نور کا ظہور میری آنکھ میں کرے اور میرے سینے کو اپنے رازوں کا حامل بنائے، تو یہ تیری شان کے لائق ہے۔ سالک اپنی روحانی قابلیت اور محبوب کی عنایت کا استقبال کرتا ہے۔

دور تست ای رشد الحق که خلیل وقتی
گر از این آتش گلزار کنی، می‌زیبد

ترجمہ:
اے رشدِ الٰہی (حضرت محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم)، یہ تیری ہی شان ہے کہ تُو وقت کا خلیل (ابراہیمؑ) ہے،
اگر تُو اس آگ کو گلزار بنادے، تو بھی خوب ہے۔

تشریح:
ابراہیمؑ کے واقعہ سے استعارہ لیتے ہوئے کہا کہ اگر تو آزمائش کی آگ کو بھی گلزار بنادے (جیسے اللہ نے ابراہیم کے لیے کیا)، تو تیری ہی عظمت ہے۔

دارم امید که تبدیل کنی غم به فرح
خنده‌ی گل گر ز لب خار کنی، می‌زیبد

ترجمہ:
مجھے امید ہے کہ تُو غم کو خوشی میں بدل دے گا،
اگر تُو کانٹے کے لبوں سے بھی پھول کی ہنسی لے آئے، تو یہ خوب ہے۔

تشریح:
عارف کو اُمید ہے کہ محبوب اپنے فضل سے غم کو راحت میں بدل دے گا، اور مشکل ترین ذرائع سے بھی جمال پیدا کر دے گا۔

دل ربودی و کنون گرچه چو شیخ صنعان
بنده را بی دستار کنی، می‌زیبد

ترجمہ:
تُو نے میرا دل چرالیا، اور اگر اب تُو مجھے شیخ صنعان کی طرح بے دستار کر دے، تو بھی خوب ہے۔

تشریح:
شیخ صنعان کا قصہ ایک بلند مرتبہ صوفی کا ہے جو عشق میں اپنی شان، دستار اور مقام سب چھوڑ بیٹھتا ہے۔ بیدل فقیر کہتا ہے کہ میں تیرا اسیر ہوں، اگر تُو مجھے ذلت میں ڈالے تب بھی یہی تیری خوبی ہے۔

داد ما را غم عشق تو بصحرا سر باز
کز به خون غرق چو عطار کنی، می‌زیبد

ترجمہ:
تو نے ہمیں عشق کا غم عطا کیا جو ہمیں صحرا تک لے آیا،
اگر تُو ہمیں بھی عطار کی طرح خون میں ڈبو دے، تو بھی زیب دیتا ہے۔

تشریح:
فرید الدین عطار کی طرف اشارہ ہے جو عشق کے راستے میں شہید ہوئے۔ بیدل فقیر کہتا ہے کہ اگر مجھے بھی اسی راہ میں فنا کر دے، تو وہی میری کامیابی ہے۔

درد سر نیست مرا، گرچه تو حلاج‌صفت
ناگهان سربه سردار کنی، می‌زیبد

ترجمہ:
مجھے سر کا درد (فکر) نہیں، اگر تُو حلاج کی مانند اچانک مجھے دار پر چڑھا دے، تو یہ بھی تیرے کرم سے ہے۔

تشریح:
منصور حلاج کا استعارہ، جو انا الحق کہہ کر سولی پر چڑھ گئے۔ بیدل فقیر کو اپنی جان کی کوئی پروا نہیں اگر محبوب کی رضا شامل ہو۔

در مساجد چو قدم رنج کنی، جا خوش است
ور تو رخ جانب خمار کنی، می‌زیبد

ترجمہ:
اگر تُو مسجدوں میں قدم رکھے تو یہ بھی باعثِ فخر ہے،
اور اگر تُو شراب خانے کا رخ کرے، تو بھی زیب دیتا ہے۔

تشریح:
یہاں محبوب کی ہر ادا کو خوبصورت کہا گیا ہے۔ وہ کہیں بھی جائے، اس کی موجودگی ہی مقام کو مقدس بنا دیتی ہے۔

دلق گر بر فکنی، ساغر مستانه کشی
ور دل بی‌خود و هشیار کنی، می‌زیبد

ترجمہ:
اگر تُو صوفیانہ خرقہ اتار کر پیالہ اٹھائے،
یا دل کو مست اور ہوش مند کرے، تو سب ہی تیری شان کے مطابق ہے۔

تشریح:
یہاں رسمی زہد و ورع سے نکل کر عشقِ حقیقی کی بات کی گئی ہے۔ عشق میں کبھی ہوش باقی رہتا ہے، کبھی نہیں۔ ہر حالت میں محبوب کی رضا مطلوب ہے۔

دست بر دست زنی گر به تماشا نیکوست
در تو پیرایه رخسار کنی، می‌زیبد

ترجمہ:
اگر تُو محض تماشا کرتے ہوئے ہاتھ پر ہاتھ رکھ دے، تو وہ بھی حسین ہے،
اور اگر تُو اپنے رخ پر آرائش کرے، تو بھی یہ تیرے لائق ہے۔

تشریح:
محبوب کا ہر عمل، خواہ ظاہر میں کچھ بھی ہو، حسن و جمال سے خالی نہیں۔ تماشا ہو یا زینت، سب کچھ اس کی رضا کا جلوہ ہے۔

دامن تو به کف آورده‌ام، خواب آلوده
گر دلم با خود بیدار کنی، می‌زیبد

ترجمہ:
میں تیرے دامن کو تھامے ہوئے ہوں، نیند میں ڈوبا ہوا،
اگر تُو میرے دل کو بیداری دے دے، تو یہ خوب ہے۔

تشریح:
یہ التجا ہے کہ میں بے خبر ہوں، مگر تیرا دامن تھامے ہوئے ہوں۔ اگر تُو میری روحانی آنکھ کھول دے، تو یہ تیری عنایت ہے۔

در چنین بزم که "طالب" به لب تشنه رسید
امشب از ساغر سرشار کنی، می‌زیبد

ترجمہ:
ایسی محفل میں، جہاں "طالب" پیاسا پہنچا ہے،
اگر آج رات تُو اسے ساغرِ سرشار سے سیراب کر دے، تو یہ تیری خوبی ہے۔

تشریح:
بیدل فقیر آخر میں اپنی التجا پیش کرتا ہے — کہ وہ پیاسا ہے، آرزومند ہے، اگر اس کو محبت کا جام عطا ہو جائے، تو محبوب کی سخاوت کا کمال ظاہر ہو گا۔

غزل : 34

دانید که سر جلوه صفای ست محمد
آیینه رخسار بقائیست محمد

ترجمہ:
جان لو کہ صفاو جلال کے جلوے کا راز محمد ﷺ ہیں،
وہ بقا کے چہرے کا آئینہ ہیں۔

تشریح:
نبی کریم ﷺ جمالِ حق کا مظہر ہیں۔ وہ بقا (ابدی زندگی، حقیقتِ باقی) کا آئینہ یعنی اس کا کامل مظہر ہیں۔

دو عالم تصویر و نهان خانه معنی
گنجینه بقای و فنائیست محمد

ترجمہ:
یہ دونوں عالم فقط ایک تصویر ہیں اور معنی کا مخفی خزانہ محمد ﷺ ہیں،
وہ فنا و بقا دونوں کے خزانے ہیں۔

تشریح:
دنیا اور آخرت ظاہر کی تجلیات ہیں، لیکن حقیقت و معرفت کا اصل خزانہ تو ذاتِ محمدی ﷺ ہے۔ وہ دونوں حال (فنا) اور مقام (بقا) کے جامع ہیں۔

دارین ز عکس او روشن گردید
مه عارض و خورشید بقائیست محمد

ترجمہ:
دونوں جہاں اُس ﷺ کی عکس سے روشن ہوئے،
چاند اُن کا عارض ہے اور سورج اُن کی بقا کا مظہر۔

تشریح:
نبی پاک ﷺ کی ذات ایسی نورانی ہے کہ تمام عالم اُن کے نور سے روشن ہے۔ چاند اور سورج بھی اُن کے جمال و کمال کی علامتیں ہیں۔

داروی علیلان معاصی است کلامش
با کلمه حق نطق سرائیست محمد

ترجمہ:
گناہوں کے مریضوں کے لیے شفا ہے اُن ﷺ کا کلام،
وہ حق کے کلمہ سے گویا ہونے والے محمد ﷺ ہیں۔

تشریح:
آپ ﷺ کا کلام (قرآن وحدیث) گناہگاروں کے دلوں کی دوا ہے، اور آپ کی زبان حق کی ترجمان ہے۔

دست حق بر دست تقاضای کریمش
نائب به همه کون و نشائیست محمد

ترجمہ:
اللہ کا دستِ کرم، اُن کے سخی ہاتھ پر ہے،
وہ کل کائنات کے نائب ہیں، محمد ﷺ۔

تشریح:
یہاں اشارہ حدیثِ قدسی کی طرف بھی ہے — آپ ﷺ اللہ کے نمائندہ اور خلیفہ بر زمین ہیں۔ ان کے ہاتھ، اللہ کے ہاتھ کا مظہر ہیں۔

ده چار طبق چیست به پیش قدر او
پا نه بسر عرش علائیست محمد

ترجمہ:
یہ دسوں طبقِ کائنات اُن ﷺ کی عظمت کے آگے کیا ہیں؟
وہ تو عرشِ اعلیٰ پر قدم رکھتے ہیں، محمد ﷺ۔

تشریح:
تمام کائناتی مراتب وطبقات نبی کریم ﷺ کے مقام کے سامنے بے حیثیت ہیں، اور آپ ﷺ کو معراج میں عرش پر لے جایا گیا۔

درویش به شاهی رسد از سایه لطفش
بی غایله ریب همائیست محمد

ترجمہ:
ایک درویش بھی اُن ﷺ کے لطف کے سائے میں بادشاہ بن سکتا ہے،
اور اُن ﷺ کی بادشاہی میں کوئی شبہ یا فریب نہیں۔

تشریح:
حضور ﷺ کی عنایت سے فقیر بھی سلطنتِ معرفت پالیتا ہے۔ آپ کی بادشاہی حقیقی ہے، دنیاوی نہیں۔

دولت بودش همچو کنیزان به عرفان
ابر کرم بحر عطائیست محمد

ترجمہ:
دولت اُن ﷺ کی ایسی ہے کہ معرفت میں غلامی کرتی ہے،
وہ کرم کا بادل ہیں اور عطا کا سمندر۔

تشریح:
آپ ﷺ کا عرفان ایسی دولت ہے جو ہر قسم کی ظاہری دولت پر حاوی ہے۔ اُن کی سخاوت بے پایاں ہے۔

دفع دوئی ست ان نظر وحدت آثار
تا قرب احد راهنمائیست محمد

ترجمہ:
آپ ﷺ کی نظر دوئی (دوئی و شرک) کو ختم کرنے والی ہے،
اور وہ ہمیں اللہ کی وحدت کے قرب تک لے جانے والے ہیں۔

تشریح:
نبی کریم ﷺ کی تعلیمات کا اصل مقصد توحید ہے، اور آپ ﷺ ہی قربِ الٰہی تک پہنچانے والے رہنما ہیں۔

دانش نرسد در کنه وصف کماهی
شائسته صد مده و ثنائیست محمد

ترجمہ:

عقل و دانش اُن ﷺ کی حقیقت کو نہیں پا سکتی،

وہ محمد ﷺ ہزاروں مدح و ثنا کے لائق ہیں۔

تشریح:

نبی کریم ﷺ کی ذات کا مقام عقل و فہم سے بالا ہے۔ زبان جتنی بھی تعریف کرے، آپ ﷺ کی حقیقت نہیں پہنچ سکتی۔

دامانش ستان شکر بجا آرد تو "طالب"
کآخر به جهان نور خدائیست محمد

ترجمہ:

اے "طالب"، اُن ﷺ کا دامن تھام لے اور شکر ادا کر،

کہ آخر کار، اس جہان میں خدا کا نور محمد ﷺ ہی ہیں۔

تشریح:

نظم کے آخری شعر میں بیدل فقیر خود کو "طالب" کہہ کر مخاطب کرتا ہے—اسے نصیحت کرتا ہے کہ حضور ﷺ کا دامن پکڑ لے، کیونکہ وہی اللہ کا نورِ ازلی ہیں، اور یہی ذریعۂ نجات ہے۔

غزل : 35

ذلیل حبس جسمانی نیابد سوی جان منفذ
که نبود مرغ بی پر را بسوی آشیان منفذ

ترجمہ:

جسمانی قید کا ذلیل قیدی روح کی جانب کوئی راستہ نہیں پاتا،

کیونکہ بے پر کے پرندہ اپنے آشیانے تک نہیں پہنچ سکتا۔

تشریح:

جب تک انسان جسم کی قید میں ہے اور روحانی بال و پر نہیں رکھتا، وہ اصل منزل (یعنی روحانی آشیانہ یا مقامِ حق) تک نہیں پہنچ سکتا۔

ذخائر زاد راهی کو که فردایت بکار آید
که دقتی زین جهان یابی بسوی آن جهان منفذ

ترجمہ:
کہاں ہیں وہ روحانی زادِ راہ کے ذخائر جو کل (آخرت) میں کام آئیں،
کہ تو اس دنیا سے اُس جہاں کی جانب کوئی باریک راہ پا سکے۔

تشریح:
بیدل فقیر ترغیب دے رہا ہے کہ دنیا میں ہی ایسے اعمال و علوم جمع کر جو آخرت میں کام آئیں—اور یہ بصیرت سے ملنے والا راستہ ہی تجھ کو حقیقی منزل تک لے جا سکتا ہے۔

ذباب آسا در این عالم مزن دست از ندم برسر
همای همت راه ده به سوی عرشیان منفذ

ترجمہ:
اس دنیا میں مکھی کی طرح پشیمانی سے سر نہ پیٹ،
بلکہ ہما (عقاب) کی طرح ہمت کر اور عرش والوں کی طرف راستہ بنا۔

تشریح:
بے سود پچھتاوے کی بجائے ہمت اور عمل سے روحانی بلندی کی طرف قدم بڑھا۔

ذریات از ظهور تو قبای حسن در بر کرد
مگیر ای بی خبر از خود بسوی این و آن منفذ

ترجمہ:
تیری ہی تجلی سے نسلوں نے حسن کا لباس پہنا،
پھر تو کیوں بے خبری میں ادھر اُدھر کے راستے تلاش کرتا ہے؟

تشریح:
انسان خود حسنِ ازلی کا مظہر ہے، مگر اپنی حقیقت سے غافل ہو کر باطن کی بجائے ظاہر کے پیچھے بھاگتا ہے۔

ذمیم است آن که از هستی بمستی ره نمی گیرد
خوش آن جان کز جسد گیرد بسوی جان جان منفذ

ترجمہ:

قابلِ مذمت ہے وہ جو مستی (عشق و معرفت) کی راہ اختیار نہیں کرتا،

خوش نصیب ہے وہ جان جو جسم سے نکل کر جانِ جان (حقیقتِ مطلقہ) کی طرف راستہ پالیتا ہے۔

تشریح:

عارفانہ مستی ہی روحانی نجات کا دروازہ ہے۔ جو اس کو حاصل کرے، وہی حقیقت کی جانب سفر کرتا ہے۔

ذنوب پاک بازان را فضل بر طاعت عام است
ستان ای ز لب دیرین بمشرب می کشان منفذ

ترجمہ:

پاک بازوں کے گناہ بھی عام لوگوں کی عبادت سے افضل ہیں،

پس ان دیرینہ میخواروں کے لبوں سے پینے کا راز سیکھ اور اپنا راستہ پا۔

تشریح:

یہاں تصوف کی وہی بات ہے کہ سچے اہلِ عشق کے گناہ بھی مقامِ صدق کی بنا پر عام عبادت گزاروں سے افضل ہو سکتے ہیں۔

ذهاب وهم هستی شد قدوم رتبه مستی
که جان را می نماید نفی سوی بی نشان منفذ

ترجمہ:

ہستی کا وہم تب مٹتا ہے جب مستی (عشقِ حق) قدم رکھتی ہے،

اور جان کو عدم (فنا) کے ذریعے بے نشاں حقیقت تک راستہ دکھایا جاتا ہے۔

تشریح:

وجود کا واہمہ جب فنا ہوتا ہے، تب ہی سالک "بی نشان" ذات (اللہ) تک پہنچ سکتا ہے۔

ذقن هر ماده روی بین که سیب باغ فردوس است
ببوی سیب یاب ای دل سوی آن بوستان منفذ

ترجمہ:

ہر نسوانی چہرے کی ٹھوڑی دیکھو، جیسے فردوس کے باغ کا سیب،

لیکن اے دل! اس سیب کی خوشبو سے اصل باغ (حق) کی طرف راستہ تلاش کر۔

تشریح:

ظاہری حسن میں نہ کھو جا—بلکہ اس حسن کے ذریعے اس کے باطن (یعنی خدا کی تجلی) کی طرف راہ تلاش کر۔

ذکرت الوصل از افرق چو یعقوب اندرین کنعان
که بخشد کاشکی عشقم سوی شه مهربان منفذ

ترجمہ:

وصال کا ذکر کر، یعقوب کی طرح کنعان میں بیٹھ کر،

کہ کاش میرا عشق مہربان شہنشاہ (خدا) کی طرف راستہ عطا کرے۔

تشریح:

بیدل فقیر وصالِ الٰہی کے لیے یعقوبؑ کی سی تڑپ کی تمنا کرتا ہے کہ جیسے وہ یوسفؑ کی خوشبو سے جُدا شدگی میں تڑپتے رہے۔

ذلول و زار محزونم به بیراهی محجل مانده
ترقصب آن که یابد دل به بزم دلبران منفذ

ترجمہ:

میں بے بس، درماندہ اور غمزدہ ہوں جو راہ سے بھٹکا ہوا ہے،

خوش وہ ہے جس کا دل عاشقوں کی محفل تک راہ پالیتا ہے۔

تشریح:

بیدل فقیر اپنی بے بسی کا اعتراف کر کے، اُن خوش نصیبوں کو سراہتا ہے جو اہلِ دل اور عارفین کی محفلوں تک پہنچ جاتے ہیں۔

ذوی الارشاد رشد الحق صفی الله که "طالب" را
نماید هر نفس لطفش بملک لامکان منفذ

ترجمہ:

رشد و ارشاد کے مالک، صُفیِ الٰہی وہ ہیں، جن کی ہر سانس "طالب" کو،

ملکِ لامکاں (اللہ کی قربت) کی طرف لطف کے ساتھ راستہ دکھاتی ہے۔

تشریح:

یہاں بیدل فقیر "طالب" نبی کریم ﷺ کو مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ آپ کی ہر عنایت مجھے اس مقامِ حقیقت تک لے جاتی ہے جو مکانی قید سے ماوراء ہے۔

غزل : 36

ذوق درد از صد فرح می دان لذیذ
سوز این گلخن ز باغستان لذیذ

ترجمہ:

درد کا ذوق سو خوشیوں سے زیادہ لذیذ ہے،
اس دہکتی ہوئی بھٹی کا سوز باغوں کی بہار سے بہتر ہے۔

تشریح:

صوفیانہ انداز میں بیدل فقیر کہہ رہا ہے کہ روحانی درد اور عشق کی تپش دنیا کی آسائشوں اور باغوں کی لطافت سے کہیں زیادہ لذت بخش ہے۔

ذکر وحدت، قیل و قال عارفان
از قدوری، کنز صد چندان لذیذ

ترجمہ:

وحدت کا ذکر، عارفوں کی باتیں،
فقہی کتابوں سے کہیں زیادہ قیمتی خزانہ اور لذیذ تر ہے۔

تشریح:

عارفانہ گفتگو اور ذکرِ حق فقیہانہ سطحی بحثوں سے بالاتر ہے—ان میں روحانی لذت ہے، علم نہیں صرف بحث ہو تو بے ذائقہ ہے۔

ذات بی رنگی طلسم تن شکست
که آمد از این وصف حال آن لذیذ

ترجمہ:

رنگ وصورت سے پاک ذات نے جسم کا طلسم توڑا،
اور یہی حال کا بیان لذیذ ترین ہے۔

تشریح:
جب انسان اپنے جسمانی پردوں سے نکل کر اصل حقیقت (ذاتِ لامحدود) تک پہنچتا ہے، تو یہی حال اور کیفیت سب سے زیادہ لذیذ ہوتی ہے۔

ذالک المکتوب در تدریس عشق
باشد از تحریر ملایان لذیذ

ترجمہ:
یہی عشق کا مکتوب ہے،
جو عام مُلّاؤں کی تحریر سے کہیں زیادہ لذیذ ہے۔

تشریح:
بیدل فقیر یہاں رسمی علما کے علم کو تنقید کا نشانہ بنا کر کہتا ہے کہ سچا علم وہ ہے جو عشق میں لکھا جائے، نہ کہ صرف ظاہری تعلیم میں۔

ذوالحکم شد که أمی مطلق است
معجزه است از دفتر تبیان لذیذ

ترجمہ:
وہی صاحبِ حکم بنا جسے "امی مطلق" (نبی کریم ﷺ) کہا گیا،
اور یہی معجزہ "تبیان" (قرآن) کے دفتر سے سب سے لذیذ ہے۔

تشریح:
نبی کریم ﷺ کی ذات کو جو علمِ لدنی سے سرفراز کیا گیا، وہ رسمی تعلیم کے بغیر بھی اعلیٰ ترین علم کا حامل ہے — یہ معجزہ خود قرآن ہے۔

ذره سا بگزیده جانم مهر تو
چون که مهر تست ای جانان لذیذ

ترجمہ:
میری جان نے ایک ذرّہ بھی اگر تیرا پیار چُنا،
تو اے محبوب! وہ پیار ہی سب سے زیادہ لذیذ ہے۔

تشریح:

محبتِ الٰہی کی معمولی جھلک بھی انسان کی جان کو مسرور کرتی ہے۔

ذلت رندان سراپا عزتی است
نیست کوثر از می مستان لذیذ

ترجمہ:

رِندوں کی ذلت دراصل عزتِ کاملہ ہے،
مستوں کے جام سے بڑھ کر کوئی کوثر لذیذ نہیں۔

تشریح:

عارفین جو دنیا کی نظر میں رند و آوارہ ہوتے ہیں، حقیقتاً وہی خدا کے مقرب ہوتے ہیں—ان کا می (شرابِ عرفان) سب سے پاک تر ہے۔

ذاکرم حسن ترا ای ماه روی
زان که ذکر تو بود از جان لذیذ

ترجمہ:

اے چاند جیسے چہرے والے! میں تیرے حسن کا ذکر کرتا ہوں،
کیونکہ تیرا ذکر جان سے بھی زیادہ لذیذ ہے۔

تشریح:

محبوبِ حقیقی یا معشوقِ روحانی (جو کہ اللہ یا نبی ﷺ بھی ہو سکتے ہیں) کا ذکر، سب سے لطیف و لذیذ چیز ہے۔

ذیل رشد الحق صفی الله ستان
کامد این دامن ز هر دامان لذیذ

ترجمہ:

"رشد الحق صُفی اللہ" کے دامن کو تھام،
یہ دامن ہر دامن سے زیادہ لذیذ ہے۔

تشریح:
حضرت محمد صَلَّى ٱللَّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یا رہبر حقیقی کی رہنمائی وہی دامن ہے جسے تھامنا سب سے بہترین ہے۔

ذمه لطفش چو گیرد دست من
گردد درین تلخی چون شهدستان لذیذ

ترجمہ:
جب اس کا لطف (یعنی خدا کا کرم) میرے ہاتھ کو تھام لے،
تو یہی تلخی، شہد کے باغ کی مانند لذیذ ہو جاتی ہے۔

تشریح:
الٰہی عنایت سے دکھ، غم، اور فقر بھی خوشی و شیرینی میں بدل جاتے ہیں۔

ذائقه وصل تو "طالب" را مدام
باشد از صد روضه رضوان لذیذ

ترجمہ:
اے "طالبؔ"! تیرا وصال ہمیشہ،
سو جنتوں سے بھی زیادہ لذیذ ہے۔

تشریح:
عاشقِ الٰہی کے لیے وصالِ محبوب ہی جنت ہے، اور جنت کی ظاہری نعمتوں سے بڑھ کر ہے۔

غزل : 37

رخ منیر در ته نقاب مدار
شب افتاد قمر در خفیه سحاب مدار

ترجمہ:
اپنا روشن چہرہ پردے میں نہ چھپا،
رات چھا گئی ہے، چاند کو ابر کے پیچھے نہ رکھ۔

تشریح:

یہاں بیدل فقیر خدا یا محبوبِ حقیقی سے عرض کر رہا ہے کہ اپنا جمال ظاہر کر، پردہ نہ ڈال، کیونکہ اس کی تجلی ہی دلوں کو منور کرتی ہے۔

رقیب نیست سزاوار انس خلوت تو
تو سروری بسفیمهان ره خطاب مدار

ترجمہ:

رقیب تیری خلوت کا اہل نہیں،
تو بادشاہ ہے، فقیروں کو ہی اپنا مخاطب رکھ۔

تشریح:

یہاں "رقیب" سے مراد دنیادار، نادان، یا ظاہر بین لوگ ہیں جو باطن کی محفل کے اہل نہیں۔ عاشق (فقیر) ہی حق کے حضور مقام رکھتا ہے۔

رسوم مهر و وفا چیست؟ سر فدا کردن
تو خویش را به جنابش در احتساب مدار

ترجمہ:

محبت اور وفا کا اصل طریقہ سر قربان کرنا ہے،
اپنی جان کی قیمت اس دربار میں مت لگا۔

تشریح:

عشقِ حقیقی میں محبت صرف قول سے نہیں، بلکہ کل وجود قربان کرنے سے ظاہر ہوتی ہے—یہاں خود کو گننا بھی بے ادبی ہے۔

رموز صدق شنو، آستان عشق ببوس
سر اراده دریغ از چنین جناب مدار

ترجمہ:

سچائی کے رموز سن، عشق کے در پر سجدہ کر،
اپنا ارادہ اور اختیار ایسے دربار سے دریغ نہ کر۔

تشریح:

اخلاص، سچائی، اور عشق کی راہ مکمل سپردگی چاہتی ہے—کوئی ضد یا خواہش یہاں چلتی نہیں۔

رمیم گشته به خاک استخوان مشتاقان
تو سایه خویش دریغ از همین تراب مدار

ترجمہ:
عاشقوں کی ہڈیاں مٹی میں بوسیدہ ہو چکیں،
اپنا سایہ بھی ان کی خاک سے دریغ نہ کر۔

تشریح:
عاشقانِ حق نے اپنی جانیں تک قربان کیں، اب بھی وہ تیری رحمت کے مستحق ہیں—اُن کی قبروں پر بھی لطف کا سایہ کر۔

رسیده‌ام به خرابات کثرت عالم
نگاه لطف خود ای دوست زین خراب مدار

ترجمہ:
میں دنیا کی کثرت کے میخانے میں آ پہنچا ہوں،
اے دوست! اپنی نظرِ کرم اس خرابی سے نہ ہٹا۔

تشریح:
یہاں بیدل فقیر کثرتِ ظاہری کی دنیا سے عاجز ہے، اور چاہتا ہے کہ خدا اسے وحدت کا راز دکھادے۔

رمید هرکه ز جسم آرمید با جانان
تو دست جهد ز توفیق انقلاب مدار

ترجمہ:
جو بھی جسم سے بھاگا، وہ جاناں (محبوبِ حقیقی) سے جاملا،
تو کوشش کے ہاتھ سے توفیق کا انقلاب نہ روک۔

تشریح:
جسمانی خواہشات کو ترک کر کے جو روح کی طرف گیا، اسے وصل نصیب ہوا—اور یہ تبدیلی اللہ کی مدد سے ہی آتی ہے۔

رو رهای زین قدر لآ الہٰ آمد
بدین تعلق پیوسته انتساب مدار

ترجمہ:

لا اِلٰہ کہہ کر اس دنیاوی قدر و تعلق کو چھوڑ،

ہمیشہ ان رشتوں سے وابستہ نہ رہ۔

تشریح:

"لا الہ الا اللہ" کا تقاضا ہے کہ دنیاوی تعلقات اور اقتدار کو ترک کیا جائے، اور صرف حق سے وابستگی رکھی جائے۔

ربودی از من مسکین دل نهفتی روی
جمال خویش خدا را در احتجاب مدار

ترجمہ:

تو نے میرے دل کو چرا لیا اور چہرہ چھپا لیا،

خدا کے واسطے اپنا جمال پردے میں نہ رکھ۔

تشریح:

یہ شکایت ہے محبوب سے کہ دل تو چھین لیا، اب اپنا چہرہ بھی دکھا دے، حجاب نہ کر۔

ریاح روضه وحدت رسان مرا بمشام
درین نوائر جان در چنین عذاب مدار

ترجمہ:

وحدت کی باغ کی ہوائیں میرے مشامِ جاں تک پہنچا،

میری جان کو ان فراق کے دردناک نالوں میں مت ڈال۔

تشریح:

بیدل فقیر محبوب سے طلب کرتا ہے کہ وہ اسے وحدت و وصال کی خوشبو سونگھا دے تاکہ فراق کی آگ بجھے۔

رشاد تست مددگار جان "طالب" را
خیال فدوی خویش ردباب مدار

ترجمہ:

تیرا ہی ہدایت و کرم "طالب" کی جان کا مددگار ہے،
اپنے اس عاجز بندے کو در سے رد نہ کر۔

تشریح:

آخری شعر میں بیدل فقیر دعا کرتا ہے کہ وہ ہدایت کا مستحق ہے، فدوی و عاجز ہے—اور چاہتا ہے کہ درِ محبوب سے اسے دھتکارا نہ جائے۔

غزل : 38

رشید عالم گمره، چراغ محفل اکبر
ابوبکر و عمر و غثمان علی المرتضیٰ حیدر

ترجمہ:

گمراہ زمانے کے رشید عالم، محفلِ نبوت کے چراغ
ابو بکر، عمر، عثمان، اور علی مرتضیٰ حیدر

تشریح:

یہاں چاروں خلفائے راشدین کو روشنی کا مینار قرار دیا گیا ہے، جو امت کو راہِ حق دکھاتے ہیں۔

رفیق خاص بی همتا، سراپا صدق صاحب دل
عتیق و رهبر ارواح، یار غار پیغمبر

ترجمہ:

وہ بے مثل خاص رفیق، سراپا صدق، دل کا بادشاہ
ابو بکر (عتیق) جو ارواح کا رہنما اور غار کے ساتھی تھے

تشریح:

حضرت ابو بکرؓ کو رسولؐ کا یارِ غار کہہ کر ان کی قربت اور روحانی مقام واضح کیا گیا ہے۔

رسولش خواند صاحب خود چو قرب جان بخویشش دید
زهی صدیق فیاض الزمان، شائسته کروفر

ترجمہ:

رسولؐ نے انہیں اپنا جان نثار ساتھی کہا، جب ان کو جان کے قریب پایا

کیا ہی عظیم صدّیق، زمانے کے فیاض، شایانِ فخر و کرم

رموزات تحقق را عمر دانسته و ز خود رست
بعالم معرفت گردید روشن چون مه انور

ترجمہ:

عمرؓ نے حقیقت کے راز جانے اور نفس سے نجات پائی

وہ عالمِ معرفت میں چمک اٹھے جیسے روشن چاند

ریاض معدلت را داد آب از ابر عرفانی
امیر المومنین فاروق در ملک هدا اشهر

ترجمہ:

عدل کی زمین کو عرفانی بادلوں سے سیر اب کیا

امیر المومنین فاروقؓ، ہدایت کے ملک میں سب سے نمایاں

رضی و راهنما راحم، خلیفه رکن دین عثمان
مام الخلق ذوالنورین، بحر قرب را گوهر

ترجمہ:

رضاکار، راہنما اور رحم دل، دین کا ستون خلیفہ عثمانؓ

دونوروں کے مالک، قرب کے سمندر کا گوہر

رسیده منزل بیچون، محیط ذات را غواص
ملیک مقتدر، سرچشمه حلم و حیا وافر

ترجمہ:

جو "بے چون" منزل پر پہنچا، ذات کی گہرائیوں کا غواص

وہ مقتدر بادشاہ، حلم و حیا کا سر چشمہ

تشریح:

یہ حضرت علیؓ کی مدح ہے، جو معرفت وشجاعت دونوں میں بے مثل تھے۔

رخ اسلام را غازه، وصی المصطفیٰ برحق
علی آگاه، اسد الله بود بر سروران سرور

ترجمہ:

اسلام کے چہرے کی زینت، مصطفیٰ کا برحق وصی

علیؓ، جو آگاہ اور اسد اللہ ہیں، سرداروں کے بھی سردار

رفیع القدر، عالی شان، که جان و جسم احمد بود
ارائک شان او ادنیٰ، ز وحدت بر سرش افسر

ترجمہ:

بلند مقام، عظیم مرتبہ، جو احمدؐ کا جان و جسم تھا

عرش کی مسند بھی اس کے لیے ادنیٰ، وحدت کا تاج سر پر

تشریح:

یہاں علی المرتضیٰؓ کو وحدت کے بادشاہ کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔

رضا جو حضرت سبحان، حسن گنجینه عرفان
حسین پاک شد قربان، به میدان رضا بی سر

ترجمہ:

اللہ کے راضی بندے، حسنؑ معرفت کا خزانہ

حسینؑ پاک، رضا کی راہ میں بے سر ہو کر قربان ہوئے۔

ردای مرحمت بردم، بر اولاد مکرم شان
رسد از لامکان "طالب" در اینجا تادم محشر

ترجمہ:

میں نے ان مکرم اولاد پر رحمت کی چادر ڈال دی

"طالبؔ" کو لامکانی فیض یہاں قیامت تک پہنچے گا۔

غزل : 39

رتبه حالِ عارفان بنگر
جلوه حسن بی نشان بنگر

ترجمہ:

عارفوں کے باطنی مقام پر نظر ڈال۔
اور اس حسنِ بے نشان کے جلوے کو دیکھ۔

تشریح:

"عارف" وہ ہے جو حقیقت کو اپنے حال سے پہچانتا ہے، اور "حسنِ بے نشان" ذاتِ حق کی طرف اشارہ ہے۔

راز وحدت نهان ز هستی تست
ترک او کن، احد عیان بنگر

ترجمہ:

تیرے وجود سے وحدت کا راز پوشیدہ ہے۔
اس (وجود) کو چھوڑ، اور احد کا ظہور دیکھ۔

رائحه میرسد ز رضوانت
مرد شو، روی باغبان بنگر

ترجمہ:

تیری جنت رضوان سے خوشبو آتی ہے۔
مرد بن، اور اصل باغبان (خالق) کی طرف نظر کر۔

رخت هوشت به بحر جوش انداز
موج دریای بیکران بنگر

ترجمہ:

اپنی ہوش کا ساز و سامان جوش والے سمندر میں ڈال۔
اور اس بے کنار بحر کی موجیں دیکھ۔

رفت منصور با دل خود گفت
اوج معراج عاشقان بنگر

ترجمہ:

منصورؒ دل سے ہمکلام ہو کر چلا۔

اور عاشقوں کی معراج کی بلندی دیکھ۔

تشریح:

یہاں "منصور" سے مراد منصور حلاج ہے، جن کی "انا الحق" وحدت کی انتہا تھی۔

رند شو بشکن این قفس اوهام
بال بکشا و آشیان بنگر

ترجمہ:

رند بن، اور ان وہموں کے پنجرے کو توڑ۔

اپنے پر کھول، اور اصل آشیانے کو دیکھ۔

رب ارنی بگو کلیم صفت
برق شمشیر لن تران بنگر

ترجمہ:

کلیمؑ کی طرح "ربِّ ارنی" کہہ۔

اور اس شمشیر تجلّی (لن ترانی) کی بجلی دیکھ۔

تشریح:

موسیٰؑ کا واقعہ ہے کہ "لن ترانی" (تو مجھے ہر گز نہیں دیکھ سکتا)۔

ره چنین است گر توئی سالک
منصب ارواح و اصلان بنگر

ترجمہ:

راہ یہی ہے اگر تو سالک ہے۔

تو ارواح اور اصلوں کے مقام پر نظر ڈال۔

راست می گویمت که در هر شان
پرتو ذات بیگمان بنگر

ترجمہ:

میں تجھ سے سچ کہتا ہوں کہ ہر شان میں
ذاتِ حق کی شعاع بے شک دیکھ۔

رستگار ز خود طلب وا نگاه
هم عیان و همون نهان بنگر

ترجمہ:

خود سے نجات پا، اور بصیرت مانگ۔
ظاہر کو بھی دیکھ، اور باطن کو بھی دیکھ۔

راجع اصل ذات شو "طالب"
برسر آسیر لامکان بنگر

ترجمہ:

اے طالبؔ، اصل ذات کی طرف رجوع کر۔
اور لامکان کی قید سے بلند ہو کر دیکھ۔

غزل : 40

رو چه می گردانی از عرفان؟ نه انسانی مگر؟
یا که دور از ذوق دیدنِ نور عرفانی، مگر؟

ترجمہ:

تو معرفت سے کیوں منہ موڑتا ہے؟ کیا تُو انسان نہیں؟
یا تُو عرفانی نور کے دیکھنے کے ذوق سے محروم ہے، شاید؟

تشریح:

انسان کو حقیقت کی تلاش میں لگنا چاہیے، لیکن جب وہ اس سے منہ موڑتا ہے تو بیدل فقیر سوال اٹھاتا ہے: کیا تُو انسان ہے بھی؟ اگر تُو واقعی انسان ہے تو تجھے معرفت کی طرف رجوع ہونا چاہیے۔

روز و شب خود می‌گذاری در خیالِ خواب و خور،
بی‌خبر از وحدت و از جان، نادانی مگر؟

ترجمہ:

تو دن رات خواب وخور (نیند و کھانے) کی فکر میں گزار رہا ہے،

کیا تُو وحدت اور اپنی جان کی حقیقت سے بے خبر اور جاہل ہے؟

تشریح:

انسانی زندگی محض جسمانی ضروریات تک محدود نہیں، اصل فہم "وحدت" یعنی توحید و حقیقتِ وجود کا شعور ہے۔ بیدل فقیر اس غفلت پر تنقید کرتا ہے۔

رمز "دع نفسک" نه فهمیدی و بماندی مضطرب،
از تخیل‌های نفسانی پریشانی مگر؟

ترجمہ:

تو نے "اپنے نفس کو چھوڑ دے" (دع نفسک) کا راز نہ سمجھا، اس لیے مضطرب ہے،

کیا تُو نفس کی خیالی خواہشات میں الجھا ہوا اور پریشان ہے؟

تشریح:

"دع نفسک" (اپنے نفس کو چھوڑ دے) روحانیت کی بنیاد ہے، لیکن جو شخص اس حقیقت کو نہیں سمجھتا، وہ نفس کے وسوسوں میں پریشان رہتا ہے۔

ردِ باب نیست کس زان بحرِ رحمت هیچ‌گاه،
تو بدین نامحرمی شاکی چو شیطانی، مگر؟

ترجمہ:

خدا کی رحمت کے سمندر سے کوئی محروم نہیں ہوتا،

تو پھر اس محرومی پر شکوہ کیوں کرتا ہے؟ کیا تُو شیطان کی مانند ہے؟

تشریح:

اللہ کی رحمت سب کے لیے ہے، مگر جو خود دور ہو جائے، وہی شکوہ کرتا ہے، جیسے شیطان نے کیا تھا۔ بیدل فقیر اسی روش پر تنقید کرتا ہے۔

رفت عمرت در هوا و حرص، بی‌جا شد تمام،
انتقامِ روزِ محشر را نمی‌دانی، مگر؟

ترجمہ:

تیری عمر خواہشوں اور حرص میں ضائع ہو گئی،
کیا تُو قیامت کے دن کی جواب دہی سے غافل ہے؟

تشریح:

دنیا کی لذتوں میں پڑ کر انسان اصل مقصدِ حیات بھول جاتا ہے، لیکن قیامت کا دن سب کو اپنی غلطیوں کا حساب دینا ہو گا۔

رستخیز آورد بر بالینم آه عندلیب،
بر مزارم شاخِ گل‌ها می‌بِفشانی، مگر؟

ترجمہ:

بلبل کی آہ میرے بستر مرگ پر قیامت برپا کر دے گی،
کیا تُو میری قبر پر پھولوں کی شاخیں نچھاور کرے گا؟

تشریح:

یہ ایک جذباتی اور تصوراتی منظر ہے: بیدل فقیر اپنی موت کا منظر بیان کرتا ہے، اور چاہتا ہے کہ اہلِ ذوق اس کی قبر پر محبت اور یاد کا اظہار کریں۔

رازهای معرفت آورده در اندراج،
آیتِ عشق از کتابِ سینه می‌خوانی، مگر؟

ترجمہ:

تو نے اپنے سینے کی کتاب میں معرفت کے راز سمو دیے ہیں،
کیا تُو عشق کی آیتیں اپنے دل سے پڑھتا ہے؟

تشریح:

حقیقی معرفت اندر سے آتی ہے، دل کی کتاب سے۔ بیدل فقیر عشقِ حقیقی کے عارفانہ مطالعے کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

رُبعِ مسکون را گذار و ملکِ بی‌چون دیده گیر،
تن نه، تو در تمثلِ جانِ جانانی، مگر؟

ترجمہ:

اس دنیا (ربع مسکون) کو چھوڑ دے اور لامکانی بادشاہی دیکھ،
کیا تُو محض جسم نہیں، بلکہ جانِ جاناں کی مثال ہے؟

تشریح:

انسان کا اصل جوہر جسم نہیں، بلکہ اس کی روح ہے جو اللہ کے جلوے کا مظہر ہے۔ بیدل فقیر مادّی دنیا چھوڑ کر عالمِ بی چون (لامحدود) کی طرف بلاتا ہے۔

راهِ مستی پیش می‌گیرد چو مجنون دانمت،
کز غمِ لیلا چنین چاکِ گریبانی، مگر؟

ترجمہ:

تجھے میں ایسا دیوانہ جانتا ہوں جو مستی کا راستہ اختیار کرتا ہے،
کیا تُو لیلیٰ کے غم میں اپنا گریبان چاک کیے ہوئے ہے؟

تشریح:

یہ عشقِ حقیقی کا استعارہ ہے۔ لیلیٰ محبوبِ حقیقی ہے، اور بیدل فقیر قاری کو مجنون کی مثال دیتا ہے کہ اسی طرح تڑپ ضروری ہے۔

رفعتِ شانِ تو اعظم‌شانی آرد در بیان،
بی‌تکلف، بی‌تصنع، سر به سِحانی، مگر؟

ترجمہ:

تیری شان کی بلندی، سب سے اعلیٰ شان کا بیان بن جاتی ہے،
کیا تُو سادگی اور اخلاص کے ساتھ حقیقتِ اعلیٰ کی طرف متوجہ ہے؟

تشریح:

جو شخص تصنع و تکلف سے آزاد ہو، وہی حقیقت تک پہنچتا ہے۔ عظمت، سادگی اور خلوص سے ملتی ہے۔

رنگ گفتار تو "طالب" نشه‌بخشِ جان شده،
جرعه‌نوش از ساغرِ میخانهٔ رندانی، مگر؟

ترجمہ:

اے "طالب"، تیرا کلام ایسا ہے کہ روح کو نشہ دے دیتا ہے،
کیا تُو کسی رند کے میخانے سے پیالہ نوش کرتا ہے؟

تشریح:

یہاں "طالب" غالباً بیدل فقیر کا تخلص ہے۔ اس کا کلام وجد آور ہے، اور وہ رندوں کے میخانے (یعنی اہلِ عشق) سے فیض یافتہ معلوم ہوتا ہے۔

غزل : 41

زمین گذار، سوی آسمان بکن پرواز
ز آسمان بسوی لامکان بکن پرواز

ترجمہ:

زمین کو چھوڑ دے، آسمان کی طرف پرواز کر
اور پھر آسمان سے آگے، لامکان کی طرف پرواز کر

تشریح:

یہ ایک روحانی سفر کی دعوت ہے — پہلے دنیاوی قید سے آزاد ہو، پھر عالمِ مادہ سے بھی ماورا ہو کر مقامِ لامکانی یعنی عالمِ الٰہی کی طرف بڑھ۔

ز عرش اعظم بالاست آشیانه تو
قفس شکن، بسوی آشیان بکن پرواز

ترجمہ:

تیرا اصل آشیانہ عرشِ اعظم سے بھی بلند ہے،
قفس (جسم) کو توڑ دے، اپنے اصل گھر کی طرف پرواز کر۔

تشریح:

روح انسان کی اصل حقیقت ہے، اور اس کی پرواز عالمِ عرش سے بھی بلند ہے۔ بیدل فقیر نفس و جسم کو قفس قرار دے کر آزادی کی تلقین کرتا ہے۔

زیان است در قفس جسم مبتلا بودن
ببالِ شوق را قیدِ زیان بکن، پرواز

ترجمہ:

جسم کے قفس میں مبتلا رہنا گھاٹے کا سودا ہے،
شوق کے پروں سے نقصان کی قید توڑ کر پرواز کر۔

تشریح:

سالک کو بتایا جارہا ہے کہ اگر وہ جسمانی علائق میں ہی پھنسا رہے، تو اپنی اصل پرواز سے محروم رہے گا۔

ز دستِ پیرِ مغان نوشِ ساغرِ وحدت
بزورِ نشه سوی بی نشان بکن پرواز

ترجمہ:

پیرِ مغان (عارفِ کامل) کے ہاتھ سے وحدت کا ساغر پی،
اور اُس نشے کی قوت سے بے نشاں (یعنی ذاتِ حق) کی طرف پرواز کر۔

تشریح:
یہاں "پیرِ مغان" ایک باطنی استاد ہے، اور "ساغرِ وحدت" معرفتِ توحید۔ بیدل فقیر روحانی استاد کی رہنمائی سے حقیقت کی طرف بڑھنے کو کہتا ہے۔

زوال نیست کمالِ خیالِ اصلی را
بسوی اصلِ یقین از کمان بکن پرواز

ترجمہ:
حقیقی خیال (الہام و عرفان) کا کمال زوال پذیر نہیں،
یقین کی اصل کی طرف کمان سے تیر کی مانند پرواز کر۔

تشریح:
معرفتِ حقیقی کبھی فنا نہیں ہوتی؛ بیدل فقیر سالک کو یقین، سچائی اور معرفت کی جانب تیز رفتاری سے جانے کو کہتا ہے۔

زنند طبل ترا عرشیان، شنو باری
گذارِ فرش، سوی عرشیان بکن پرواز

ترجمہ:
عرشی فرشتے تیرے لیے طبل بجا رہے ہیں، سن!
فرش (زمین) کو چھوڑ، عرش والوں کی طرف پرواز کر۔

تشریح:
یہ دعوتِ الوہیت ہے: گویا آسمانی ہستیاں صدا دے رہی ہیں کہ تو اہلِ فرش نہیں، اہلِ عرش ہے۔

زغن نه‌ای، مکن آلوده چنگ با جیفه
تو شاهبازی، سوی شهبان بکن پرواز

ترجمہ:
تو زاغ نہیں کہ مردار پر پنجہ مارے،
تو شاہباز (عقاب) ہے، بادشاہِ وجود کی طرف پرواز کر۔

تشریح:
حقیر دنیاوی لذتوں کو ترک کر اور اپنی عظمت کو پہچان۔ "شاہباز" بلند پرواز روح کی علامت ہے۔

زمان زمان مشو، این قیدِ طبع را محبوس
بسوی عهدِ ازل هر زمان بکن پرواز

ترجمہ:

وقت کے بندوں میں قید نہ ہو، طبیعت کی ان زنجیروں کو توڑ،

اور ہر وقت عہدِ ازل (یعنی روح کی فطری حالت) کی طرف پرواز کر۔

تشریح:

بیدل زمان و مکان سے ماوراہو کر ازلی حقیقت کی طرف رجوع کا درس دیتا ہے—یعنی وہ حالت جہاں روح نے رب کی ربوبیت کا اقرار کیا تھا۔

زبان عارف از کشفِ رازِ حق عاری است
تو نیز تا سخنِ بی زبان بکن پرواز

ترجمہ:

عارف کی زبان بھی حق کے راز کو مکمل ظاہر نہیں کر سکتی،

تو بھی بے زبان کلام کی طرف پرواز کر۔

تشریح:

سکوت، مراقبہ اور دل کی زبان کی بات ہو رہی ہے—ایسی زبان جو الفاظ کے بغیر حقیقت کو پالے۔

زبون مباش در این دار و گیرِ جسمانی
بسوی مجمعِ روحانیان بکن پرواز

ترجمہ:

اس جسمانی کشمکش میں عاجز مت بن،

روحانیوں کی مجلس کی طرف پرواز کر۔

تشریح:

یہ مادی دنیا کی کشمکش ایک فانی فریب ہے، اس سے بلند ہو کر اہلِ روحانیت سے جا مل۔

ز مردنِ قفس است این فلک، هلا "طالب!"
تو بی‌سروپا سوی جنان بکن پرواز

ترجمہ:

اے "طالب"! یہ فلک (دنیا) مردہ قفس ہے،
تو اس بے حقیقت قفس سے نکل کر جنت کی طرف پرواز کر۔

تشریح:
بیدل فقیر (تخلّص: طالب) اپنی ذات کو مخاطب کر کے کہتا ہے کہ دنیا کا آسمان بھی ایک قید خانہ ہے —اب وقت ہے جنتِ معانی کی طرف بڑھنے کا۔

غزل : 42

ز خود برون آ، خود را بر آن جناب انداز
تو کشتیِ شب، در لُجّۀ آفتاب انداز

ترجمہ:
اپنے نفس سے باہر نکل، خود کو اُس بلند دربار میں ڈال،
تو رات کی کشتی ہے، خود کو سورج کے سمندر میں ڈال دے۔

تشریح:
یہاں "شب" اندھیری جہالت ہے، اور "آفتاب" حق کا نور—سالک سے کہا جا رہا ہے کہ خودی (ego) کی قید سے نکل کر معرفت کے سورج میں فنا ہو جا۔

زَن از تسلّط این رتبه، نعرۀ منصور،
صَلای وحدت، در کثرتِ گل‌آب انداز

ترجمہ:
اس مقام کے جمود سے نکل، اور منصور کی طرح "أنا الحق" کا نعرہ لگا،
وحدت کی صدا کو کثرت کے باغ میں بکھیر دے۔

تشریح:
حسین صوفیانہ جملہ —سالک سے کہا جا رہا ہے کہ وحدتِ حق کا اعلان صرف فنا کے بعد ممکن ہے۔ "گل آب" میں خوشبو کی مانند حق کا جلوہ پھیلا۔

زیارت است درونِ دلت، کشا دیده،
ببین تماشا، از روی جان نقاب انداز

ترجمہ:
زیارت تیرے دل کے اندر ہے، آنکھ کھول،
مشاہدہ کر—دل کے پردے ہٹا کر دیکھ۔

تشریح:

حق کی تجلی باہر نہیں، اندر ہے۔ دل کی آنکھ سے دیکھنے کے لیے نقابِ غفلت ہٹانا لازم ہے۔

زُدای ز آئینهٔ دل، تو زنگِ بارِ وجود،
ز جلوهٔ رُخِ توحید، احتجاب انداز

ترجمہ:

دل کے آئینے سے وجود کے بوجھ کا زنگ صاف کر،

اور توحید کے چہرے سے پردہ ہٹا۔

تشریح:

سالک کی راہ میں سب سے بڑا حجاب اس کا اپنا "وجود" ہے۔ وہی زنگ ہے جو معرفت کی روشنی سے پردہ کرتا ہے۔

زده است راهِ تو این زهدِ خشکِ بی‌تحقیق،
دَرآ به میکده، خرقه در شراب انداز

ترجمہ:

خشک اور بے تحقیق زہد نے تیری راہ بند کر دی ہے،

میخانے میں داخل ہو، خرقہ (تصنع) کو شراب میں ڈبو دے۔

تشریح:

یہ رندانہ تصوف ہے — ایسا زہد جو روح سے خالی ہو، وہ رکاوٹ ہے۔ بیدل فقیر عرفان کی شراب پینے کی دعوت دے رہا ہے۔

ز سوزِ سینهٔ محروق، در متاعِ سکون،
شبی به آهِ جگرِ خویش، التهاب انداز

ترجمہ:

سینۂ سوزاں کی تپش سے ساکن دل میں

کبھی تو اپنی جگر کی آہ سے آگ بھڑکا۔

تشریح:

سالک کو سستی و خاموشی چھوڑ کر دل کے درد کو اظہار میں لانا ہے — یہی روحانی بیداری کا آغاز ہے۔

زبان ببند ز گفتارِ جاهلانه، هلا!
به موجِ بحرِ جنون، جسم چون حباب انداز

ترجمہ:

اے سالک! جاہلانہ گفتگو سے زبان بند کر،

اور جسم کو جنون کے بحر کی موجوں میں حباب کی طرح ڈال دے۔

تشریح:

یہاں سکوت اور فنا کی تعلیم ہے: باتیں نہیں، تجربہ کر—اور خود کو ترک کر کے جنون (عشقِ الٰہی) میں ڈوب جا۔

زیادتیِ مطلب، با هر آنچه شد خوش باش،
وگرنه خاطرِ خود را در اضطراب انداز

ترجمہ:

زیادہ کی طلب نہ رکھ، جو کچھ ملے اسی میں خوش رہ،

ورنہ اپنا دل پریشانی میں ڈالے گا۔

تشریح:

یہاں قناعت کی تعلیم ہے—جو شخص دنیاوی حرص سے آزاد ہے، وہی سکون میں ہے۔

زمین و زمان بگذار و به لامکان بگذر،
حواس را به‌سرِ این مهد، سر به‌خواب انداز

ترجمہ:

زمین و زمان کو چھوڑ دے اور لامکانی میں داخل ہو،

اور حواسِ خمسہ کو اس دنیاوی بستر پر سلا دے۔

تشریح:

یہ عارفانہ "غیبت" ہے—جسمانی ادراک کو چھوڑ، ماورائی حقیقت میں جاگ۔

زمامِ خود به کف آور، به بیخودی رو کن،
نقاره مزن و سنگ بر رباب انداز

ترجمہ:

اپنا اختیار ہاتھ میں لے، اور بے خودی (فنا) کی طرف بڑھ،

نقارہ نہ بجا، بلکہ رباب پر سنگِ خامشی ڈال دے۔

تشریح:

خاموشی، فنا، خودی کا ترک — یہی سالک کا اصل ہنر ہے۔

زَهی کمالِ ثبوت است ذات را، "طالب!"
تو خویش را به میِ بی‌خودی خراب انداز

ترجمہ:

ذاتِ حق کا کمال تو اٹل اور ثابت ہے، اے "طالب!"
تو خود کو بے خودی کی شراب میں فنا کر دے۔

تشریح:

ذاتِ حق ناقابلِ تغیّر ہے — انسان کی فلاح اس میں ہے کہ وہ فنا ہو کر اُس میں باقی ہو جائے۔

غزل : 43

زاهدا رسم عاشقان آموز
رمز توحید بی‌زبان آموز

ترجمہ:

اے زاہد! عاشقوں کا طریقہ سیکھ،
توحید کے وہ راز سیکھ جو بے زبان ادا ہوتے ہیں۔

تشریح:

ظاہری عبادت کے دائرے سے نکل کر عشقِ حقیقی کا ذوق حاصل کرو، اور وہ توحید سیکھو جو زبان سے نہیں بلکہ دل کی گہرائیوں میں بولتی ہے۔

زاغ صورت نه ای، مجو مردار
وصف گلشن ز بلبلان آموز

ترجمہ:

تو زاغ (کوے) کی مانند نہیں ہے، مردار (ظواہرِ دنیا) کی تلاش مت کر،
بلکہ گلشن (حقیقت) کا بیان بلبلوں (یعنی عارفوں) سے سیکھ۔

تشریح:

صورت پرستی (ظاہری عبادت یا دنیاوی خواہشات) مردار ہے، جبکہ روحانی بلبلیں (اہلِ دل) ہمیں حقیقت کی خوشبو سکھاتے ہیں۔

زهد با سینه‌ات صفا ندهد
عادتِ پاک‌طینتان آموز

ترجمہ:

خشک زہد تیرے سینے کو صفا نہیں دے گا،
پاک فطرت لوگوں کی عادت سیکھ۔

تشریح:

صِرف ظاہری پرہیزگاری کافی نہیں؛ سچے اہلِ دل کی خُلق اور صفائی سیکھنی چاہیے۔

زنگبارِ دویی است ظلمتِ محض
سیرتِ خوشِ موحدان آموز

ترجمہ:

دوئی (دوگانگی) کا زنگ سراسر ظلمت ہے،
موحدوں کی خوبصورت سیرت سیکھ۔

تشریح:

جو دل "میں اور تُو" کی تقسیم سے پاک ہے، وہی روشن ہے۔ توحید کا مزاج سیکھ اور دوگانگی مٹا۔

زار و محزون مباش، همت کن
هنرِ ملکِ بی‌نشان آموز

ترجمہ:

غمگین اور پژمردہ نہ ہو، ہمت کر،
اور اس بے نشان سلطنت (حقیقتِ الٰہی) کا ہنر سیکھ۔

تشریح:

سالک کو مایوسی ترک کر کے عرفانی ہنر سیکھنا ہے—یعنی وہ علم جو غیب کے ملک میں رہنمائی کرے۔

زندگی در بعالم ناسوت
سیرِ لاهوتِ لا مکان آموز

ترجمہ:

ناسوتی دنیا (مادی جہان) میں زندگی گزار،

مگر سیر لاھوتی لامکان کی سیکھ۔

تشریح:

جسمانی دنیا میں رہتے ہوئے بھی دل کو عالمِ الٰہی کی سیر میں مصروف رکھنا ہی اصل فقر ہے۔

زا جهان هان، بنه قدم بیرون
رفتنِ راهِ آن جهان آموز

ترجمہ:

اس دنیا سے باہر قدم رکھ،

اور اُس جہان (عالمِ آخرت / حق) کا راستہ چلنا سیکھ۔

تشریح:

دنیا سے دل نکال، آخرت اور ملکوت کا راستہ اپنا—یہ سلوک ہے۔

زان معلم کز این جهان اُمی است
علمِ اسرارِ جانِ جان آموز

ترجمہ:

اس معلّم سے سیکھ جو اس دنیا سے اُمّی (بے نیاز) ہے،

اور جان کی جان (روح کی روح) کے اسرار کا علم حاصل کر۔

تشریح:

یہاں "اُمی" حضور ﷺ کی طرف بھی اشارہ ہو سکتا ہے، یا ایسے مرشد کامل کی طرف جو دنیا سے خالی اور باطن سے معمور ہو۔

زردرو از چه مانده؟ برخیز!
نکتهٔ علمِ عارفان آموز

ترجمہ:

زردرُو کیوں ہو بیٹھا ہے؟ اُٹھ!

عارفوں کا نکتہ فہم علم سیکھ۔

تشریح:

سالک کو غفلت، کم ہمتی اور بزدلی سے نکال کر بلند ہمتی، معرفت اور گہرائی کی طرف بلایا جا رہا ہے۔

زُمرهٔ ماهران ببین از وی
معنیِ لفظِ بی‌بیان آموز

ترجمہ:
ماہروں کی جماعت کو دیکھ،
اور ان سے وہ معنی سیکھ جو لفظوں سے پرے ہوتے ہیں۔

تشریح:
یہ خالص عرفان ہے—وہ عرفان جو الفاظ سے بالا ہو، یعنی حال، جذب، اشراق، کشف۔

زخم‌خورده‌تر چشمِ ولی
"طالبا" کسبِ ترکِ جان آموز

ترجمہ:
ولی کی آنکھ سب سے زیادہ زخمی ہوتی ہے،
اے طالب! تُو بھی جان کو ترک کرنے کی راہ سیکھ۔

تشریح:
سالک کو ترکِ نفس، ترکِ انا، اور فنا کی تعلیم دی جارہی ہے۔ ولی کی آنکھ اشکوں سے زخمی ہے کیونکہ اُس نے ذات کو حق میں فنا کر دیا۔

غزل : 44

سلوکِ وحدتِ مطلق دلیلِ راه تو بس
عروجِ سبعِ سموات عزّ و جاه تو بس

ترجمہ:
وحدتِ مطلق کا سلوک ہی تیرا اصل رہبر ہے،
سات آسمانوں کا عروج تیرے لیے عزت و جاہ ہی کافی ہے۔

تشریح:
بیدل فقیر کہتا ہے کہ اللہ کی وحدت کا سلوک یعنی توحید کی راہ تیرا اصل رہنما ہے۔ سات آسمانوں کی بلندی تیری طلب نہیں، بلکہ وہ تو تجھ پر عطا شدہ ہے۔ سچے سالک کی منزل تو اس سے بھی بلند ہے۔

سبعِ سما چه بود پیشِ همّتِ مردان

فرازِ مسندِ عرش است تکیه گاه تو بس

ترجمہ:

سات آسمان کیا حیثیت رکھتے ہیں مردانِ حق کی ہمّت کے سامنے؟
تو تو عرشِ الٰہی کی بلند مسند پر تکیہ کرتا ہے، یہی کافی ہے۔

تشریح:

سالکِ صادق کی ہمت اس قدر بلند ہے کہ آسمانی بلندی بھی اس کی راہ کی رکاوٹ نہیں، وہ عرش کو بھی گزر گاہ سمجھتا ہے۔

سَری بباید اینجا کسی که بی‌سر شد
چو سر نماند بود بی‌سَری کلاه تو بس

ترجمہ:

یہاں ایسا سر چاہیے جو سر سے گزر چکا ہو،
جب سر باقی نہ رہے تو بے سری ہی تیرا تاج ہے۔

تشریح:

"سر" یہاں "نفس" یا "انا" کا استعارہ ہے۔ جو اپنی خودی سے گزر جائے، اُس کی اصل شان فنا ہے۔

سریرِ بی‌خودی آمد نشیمن رِندان
که لامکان شد هین، مامن و پناه تو بس

ترجمہ:

بیخودی کا تخت ہی رندوں کا ٹھکانہ ہے،
اور لامکان (عالمِ حقیقت) ہی تیرا اصل پناہ گاہ ہے۔

تشریح:

حقیقی فقر و معرفت بیخودی میں ہے، اور لامکانی مقام (ماورائے عقل و مکان) عارف کی اصل منزل ہے۔

سرودِ خسته‌دلان ناله‌های درد بود
رَبابِ محفلت این شورِ ناله و آه تو بس

ترجمہ:

خستہ دلوں کا نغمہ درد کے نالے ہوتے ہیں،
تیری محفل کا ساز یہی شور و آہ و فغاں ہے۔

تشریح:
صوفیانہ محفلیں ظاہری ساز و آواز نہیں، بلکہ دل شکستگی، گریہ وزاری، اور اشتیاق سے بھری ہوتی ہیں۔

سرائرِ کنه و رازهای بی‌چونی
بود به محکمه معنوی، گواه تو بس

ترجمہ:
ذاتِ حق کے بے چون وچرا راز اور باطنی حقائق،
معنوی عدالت میں تیرے سچے گواہ ہیں۔

تشریح:
سالک کی سچائی کا گواہ نہ الفاظ ہیں نہ رسومات، بلکہ وہ باطنی حقائق ہیں جو دل پر کشف ہوتے ہیں۔

صَبایِ هدهدِ جان دیده گیر، همت کن
وگرنه این همه دعوی بود، گناه تو بس

ترجمہ:
جان کے ہُدہد کی نسیم کو دیکھ اور ہمت کر،
ورنہ یہ تمام دعویٰ تیرے لیے گناہ بن جائے گا۔

تشریح:
حضرتِ سلیمان کے ہُدہد کی طرح، دل کے ہادی کی خبر سنو اور عمل کرو، ورنہ صرف باتیں کرنا تو خود فریبی ہے۔

سبیلِ عارفِ کامل به سیرِ درجات است
جبینِ روشنِ معشوق، مهر و ماه تو بس

ترجمہ:
کامل عارف کا راستہ درجے بہ درجے بلندی ہے،
اور محبوب کا روشن چہرہ ہی تیرا سورج و چاند ہے۔

تشریح:
عارف سلوک کے ہر مقام کو طے کرتا ہے، اور اُس کا مقصود فقط محبوبِ حقیقی کی تجلی ہے۔

سوی الله است همه سدّ راه مشتاقان
بقای بی‌صوری باد قبله‌گاه تو بس

ترجمہ:

اللہ کی طرف بڑھنے میں سب حجاب مشتاقوں کے لیے رکاوٹ ہیں،

بے صورتی (فنافی اللہ) کی بقا ہی تیرا قبلہ ہونا چاہیے۔

تشریح:

حق تک پہنچنے میں ہر ظاہری و باطنی رکاوٹ (خواہ وہ عبادت ہو، زہد ہو یا علم) حجاب بن سکتی ہے۔ فنا و بے خودی ہی اصل منزل ہے۔

سرورِ سروری آمد، پیاله لبریز
در آبه میکده، کین خانۂ خانقاه تو بس

ترجمہ:

سروری کا اصل سرور وہی ہے، جب پیالہ لبریز ہو،

اسی میکدے (عشقِ الٰہی) کی شراب تیرے لیے خانقاہ کا مقام ہے۔

تشریح:

تصوف کے رندانہ پہلو کی جھلک — معرفت کی شراب سے سیراب ہو کر حقیقت میں سلطنت حاصل کرو، یہی خانقاہی فقر ہے۔

سلاسلِ دوِیی از هم گسل به مستیِ حال
چو "طَالِبی" طلب آمد، کمالِ جاه تو بس

ترجمہ:

دوئی کی زنجیروں کو مستی کے حال میں توڑ دے،

جب تُو "طالب" ہے، تو یہی طلب تیرا کمال اور جاہ ہے۔

تشریح:

جب تُو طالبِ حقیقت ہے، تو تیری طلب ہی سب کچھ ہے۔ مستی، وحدت، اور فنا تیرے لیے بادشاہی ہے۔

غزل : 45

سوزِ غمِ فراق ز مهجور باز پرس
جوشِ جنون از دلِ پرشور باز پرس

ترجمہ:

فراق کے غم کا سوز اُن سے پوچھ جو محبوب سے دور ہیں،
اور جنون کا جوش اُن کے دل سے پوچھ جو عشق سے لبریز ہیں۔

تشریح:

فراق اور عشقِ الٰہی کا جو دکھ اور دیوانگی ہے، وہ صرف وہی جانتے ہیں جو سچے عاشق ہیں۔ طالب کو ان سے سیکھنا چاہیے۔

سلکِ سلوک عارج داند دلِ صفی
ذوقِ صعوق مرض ز رنجور باز پرس

ترجمہ:

راہِ سلوک کی چڑھائی پاک دل ہی جانتا ہے،
اور صعق (عشق میں بیخودی) کی لذت اُس رنجور (زخمی دل) سے پوچھ جو اس راہ کا مریض ہے۔

تشریح:

تصوف کا سفر نفس کی فنا کے بغیر ممکن نہیں۔ جو دل تصفیہ شدہ ہے وہی اس کا عرفان رکھتا ہے۔

ساعی‌ست ہر کسی بسوی کام خویش بس
این نکته از کسی که بود دور باز پرس

ترجمہ:

ہر شخص اپنے فائدے کی طرف بھاگتا ہے،
اس نکتے کو اُس سے پوچھ جو خواہشات سے دور ہو چکا ہو۔

تشریح:

دنیاوی لوگ اپنی خواہشات میں گم ہیں، لیکن حقیقت کا علم اہلِ زہد اور اہلِ ترک کو ہے۔

سرمد چشید جرعۂ میخانه معرفت
افسانۂ نشه ز سرِ مخمور باز پرس

ترجمہ:

سرمد نے معرفت کے میخانے کا جام پیا،
نشے کی کہانی کسی مست سے پوچھ۔

تشریح:

یہاں سرمد (صوفی شہید) بطورِ مثال پیش ہے—وہ جو حقیقتِ الٰہی کے جام سے سیراب ہوا۔ عشق کا مست حال ہی اس کے اثرات جانتا ہے۔

سرمست شو ز ساغر وحدت، نگویمت
کین رمزِ حق ز زاہدِ مستور باز پرس

ترجمہ:
میں تجھ سے یہ نہیں کہتا کہ وحدت کے ساغر سے سرمست ہو جا،
بلکہ اس رازِ حق کو اس زاہد سے پوچھ جو اس میں چھپا ہے۔

تشریح:
وحدت الوجود یا توحیدِ عرفانی ایک گہرا راز ہے، جو صرف اس زاہد سے سمجھا جا سکتا ہے جس نے اس کا ذوق چکھا ہو۔

سالم نماند آن‌که بفکرِ فناست جفت
این عقده ز ناظرِ منظور باز پرس

ترجمہ:
جو شخص فنا کا جوڑ رکھتا ہے، وہ کبھی سلامت نہیں رہتا،
اس عقدے کو ناظر و منظور (محبوب و عاشق) سے پوچھ۔

تشریح:
فنائے نفس کا سفر عاشق کو جلا دیتا ہے۔ یہ راز فنا و بقا کے مکاشفے رکھنے والوں سے پوچھا جا سکتا ہے۔

سیرِ معاد و قصۂ معراجِ روحِ قدس
از مرشدِ حقایق دستور باز پرس

ترجمہ:
معاد کی سیر (یعنی واپسی کی روحانی راہ) اور روحِ قدس کے معراج کا قصہ
حقائق کے مرشد سے اس کا طریقہ (دستور) دریافت کر۔

تشریح:
روحانی علوم اور معراجِ روح کا صحیح علم صرف مرشدِ کامل سے حاصل ہو سکتا ہے۔

سخت است رہ بہ وادیِ ایمن بپایِ عقل
موسیٰ شو و خبر ز سرِ طور باز پرس

ترجمہ:

عقل کے قدموں سے وادیِ ایمن (وادیِ نور) کا راستہ سخت ہے،
موسیٰ بن جا، اور کوہِ طور کے راز سے واقف ہو۔

تشریح:
یہ راہ صرف عقل سے طے نہیں ہوتی، اس کے لیے وحی، عشق، اور دل درکار ہے—جیسا کہ حضرت موسیٰؑ نے نور کا مشاہدہ کیا۔

سالک به رازِ وحدتِ مطلق شد آگهی
شرحِ ریاضِ عدن تو از حور باز پرس

ترجمہ:
سالک مطلق وحدت کے راز سے آگاہ ہو گیا،
تو عدن (جنت) کے باغات کی شرح حور سے پوچھ۔

تشریح:
جب سالک وحدت کی معرفت پالیتا ہے تو جنت کی تشریحات اُس پر منکشف ہو جاتی ہیں۔ یہ معرفت "حورِ معنوی" سے پوچھی جاسکتی ہے۔

سیّاحِ بحرِ ذات قدم باش "طالبا"
احوالِ صوفی از دمِ طنبور باز پرس

ترجمہ:
اے طالب! ذات کے بحر میں قدم رکھنے والا سیّاح بن،
اور صوفی کے حال کو طنبور (سازِ صوفی) کی صدا سے پوچھ۔

تشریح:
صوفی کے احوال الفاظ سے زیادہ اُس کے حال، ساز، نالہ، اور وجد سے سمجھے جاسکتے ہیں۔

غزل : 46

سفته‌ام سلک گوهری که مپرس
کرده‌ام ثبت دفتری که مپرس

ترجمہ:
میں ایک قیمتی گوہر کے سلسلے میں جُڑا ہوا ہوں—مت پوچھ،
اور وہ خزانہ ایک خاص دفتر میں درج کر لیا ہے—مت پوچھ۔

تشریح:

یہ گوہر، گویا "سرِّ عشق"، "معرفتِ حق"، یا "رازِ ازل" کی علامت ہے۔ اس کا بیان ممکن نہیں۔

سر فدا کرده‌ایم در ره عشق
یافتم باز افسری که مپرس

ترجمہ:

ہم نے عشق کی راہ میں سر کٹا دیا،

اور بدلے میں ایک تاجِ سلطانی پایا—مت پوچھ۔

تشریح:

یہاں "افسری" فنا کے بعد بقا کی علامت ہے — "فنا فی اللہ" کے بعد "بقا باللہ"۔

سالکان دل بهر کسی ندهند
داده‌ام دل به دلبری که مپرس

ترجمہ:

راہِ سلوک کے راہی اپنا دل ہر کسی کو نہیں دیتے،

مگر میں نے اپنا دل ایک خاص محبوب کو دے دیا—مت پوچھ۔

تشریح:

یہ محبوب، یا تو ربانی ذات ہے، یا ایک مرشدِ کامل۔

سد راهم نمی‌شود افلاک
زان که جان یافت رهبری که مپرس

ترجمہ:

آسمان (فلک) میرے راستے کی رکاوٹ نہیں بنتے،

کیونکہ میری جان کو ایک ایسا رہبر ملا ہے—مت پوچھ۔

تشریح:

روحانی رہبر یا مرشدِ کامل کی رہنمائی سے کائناتی حدود بھی عبور کی جا سکتی ہیں۔

سمن و گل مرا چه کار آید
یافتم گل سی که مپرس

ترجمہ:

مجھے چنبیلی اور گلوں سے کیا مطلب؟

میں نے ایک ایسا خوشبودار گل پایا ہے—مت پوچھ۔

تشریح:

یہاں وہ "سی" گل مراد ہے جو حسی نہیں بلکہ روحانی خوشبو رکھتا ہے— جیسے اسمِ ذات۔

سیر روحانیان چه می‌پرسی؟
دیده‌ام چند مظهری که مپرس

ترجمہ:

روحانیوں کا سفر مت پوچھ،

میں نے کئی مظاہرِ حق کا مشاہدہ کیا—مت پوچھ۔

تشریح:

یہ "تعدد در توحید" کا مشاہدہ ہے—ہر شے میں مظہر الٰہی۔

سرگروه دلاوران سلوک
جان من یافت صفدری که مپرس

ترجمہ:

میں سلوک کے دلیر سالکوں کے گروہ کا سردار ہوں،

میری جان کو ایک روحانی سپہ سالار مل گیا ہے—مت پوچھ۔

تشریح:

یہاں "صفدری" کسی ولی، مرشد یا روحانی قوت کی علامت ہے۔

ساده شد لوح دل ز نقش خیال
چون رسیدم بدان سری که مپرس

ترجمہ:

جب میں اس راز تک پہنچا—مت پوچھ،

تو دل کا لوح خیالات سے پاک ہو گیا۔

تشریح:

یہ "تزکیۂ قلب" کا بیان ہے، جہاں دل ہر خیال سے پاک ہو کر نورِ الٰہی کا مظہر بن جاتا ہے۔

سینه زخم خورده بربط گشت
ناله غم شد نواگری که مپرس

ترجمہ:

میرا زخمی سینہ ایک ساز بن گیا،
غم کا نالہ ایسا نغمہ بن گیا —مت پوچھ۔

تشریح:

یہ درد و رنج کا بیان ہے جو عاشق کے لیے وجد و نغمہ بن جاتا ہے۔

ساری عرش شد دلِ "طالب"
آن چنان گشت ماهری که مپرس

ترجمہ:

طالب کا دل عرش سے بھی بلند ہو گیا،
اور ایسا ماہر بن گیا—مت پوچھ۔

تشریح:

یہ "طالب" کی نھایی ترقی کا بیان ہے، کہ وہ دل جو خاک میں تھا، عرش کی سیر کرنے لگا۔

غزل : 47

شوق دل چون می‌رساند روح را بالای عرش
دست و پا گم می‌کند در عرصه پهنای عرش

ترجمہ:

جب دل کا شوق روح کو عرش کی بلندیوں تک لے جاتا ہے،
تو وہ(روح) اپنی دست و پا کی ہوش کھو دیتی ہے اُس وسیع میدانِ عرش میں۔

تشریح:

یہاں شوقِ روحانی کو وہ قوت بتایا گیا ہے جو انسان کو ماورائے دنیا، یعنی عرش (اللہ کی قربت) تک لے جاتا ہے۔ اس قرب میں انسان اپنی ہستی، ارادہ اور عقل سب کچھ بھول جاتا ہے۔

شورشی انگیخت گلبانگ دم جان حزین
چون شنید آوازه پرشو راز سر نای عرش

ترجمہ:

اداس جان کی سانس کی خوشبو نے ایک بغاوت چھیڑ دی،
جب اُس نے عرش کے نای (بانسری) کی سربستہ رازوں بھری آواز سنی۔

تشریح:

یہ شعر موسیقیتِ الٰہی (divine melody) اور روح کی اندرونی کیفیت کا اظہار یہ ہے۔" راز سرنای عرش "ایک ایسی آواز یا پیغام کی طرف اشارہ ہے جو صرف دلِ حزین کو سنائی دیتا ہے۔

شاغل عشرت زمین کم باش ای مرد طریق
نشه چون حلاج یاب از جوشش صهبای عرش

ترجمہ:

اے راہِ حق کے سالک !دنیا کی لذتوں میں مشغول کم رہا کر،
حلاج کی مانند وہ نشہ حاصل کر جو عرش کی شرابِ عشق سے آتا ہے۔

تشریح:

دنیاوی لذتیں ترک کر کے حلاج (منصور) کی طرح روحانی مستی میں گم ہو جا — ایک عرفانی سرشاری جس کا منبع عرش (الٰہی قرب) ہے۔

شهره عالم تقدس شد کسی کز فرش رست
همچو مجنون کرد ناگه سر سوی صحرای عرش

ترجمہ:

وہ جو زمین (فرش) سے بلند ہوا، تقدس کا عالمگیر چرچا بنا،
اور مجنون کی طرح اچانک اُس نے عرش کے صحرا کی طرف سر اٹھایا۔

تشریح:

یہاں روحانی سرفرازی کی مثال دی گئی ہے — جو شخص مادیات سے نکل کر خالص روحانی میدان (صحرای عرش) کی طرف متوجہ ہو، وہی سچا عاشق اور متقدس ہے۔

شرق نور معرفت گر در ضمیر روشنش
هر که شد مستغرق اندر قلزم اجلای عرش

ترجمہ:

اگر معرفت کا نور اُس کے روشن ضمیر میں چمک اٹھے،
تو وہ عرش کی روشن ترین گہرائیوں کے سمندر میں غرق ہو جاتا ہے۔

تشریح:
نورِ معرفت کو ایک مشرق کہا گیا ہے، جو باطن میں طلوع ہو تو انسان کو عرش کی بے مثال تجلی میں مستغرق کر دیتا ہے۔

شست و شوی کن به بحر نور گرد هستیت
وا نگهی رو کن بسوی جلوه یکتای عرش

ترجمہ:
اپنی ہستی کی گرد کو نور کے سمندر میں دھو ڈال،
پھر عرش کی یکتا تجلی کی طرف متوجہ ہو جا۔

تشریح:
تزکیۂ نفس اور نورانی تطہیر کی تلقین ہے — پہلے اپنی ہستی کی میل اتار، پھر اللہ کے خالص نور کی طرف رجوع کر۔

شاهباز آشیان لامکانی پرکشا
باز پرتا آشیان نور بی همتای عرش

ترجمہ:
اے لامکانی کا شاہباز !اپنے پر کھول،
اور عرش کے بے مثال نورانی آشیانے کی طرف اُڑان بھر۔

تشریح:
انسانی روح کو ایک بلند پرواز باز (شاہین) کہا گیا ہے، جو محدود مکان سے آزاد ہو کر اللہ کے بے مثال نور کی طرف اڑتی ہے۔

شمس تبریزی از شعاع قدس چون تنویر یافت
قم باذنی گفت چون بگذشت ز استعلای عرش

ترجمہ:
جب شمس تبریزی نے شعاعِ قدس سے روشنی پائی،
تو اُس نے " قم باذنی " کہا جب وہ عرش کی بلندیوں سے بھی آگے نکل گیا۔

تشریح:
شمس تبریزی کی عرفانی روشنی اور اُس کی مقامِ ولایت کا ذکر ہے۔" قم باذنی "(میرے حکم سے اٹھ) — یہ ولایت و روحانی اختیار کی علامت ہے۔

شاهد حجله نشین غیب را با دیده دل
بنگر ای عاشق بفرق مسند ما وای عرش

ترجمہ:
غیب کی حجلہ نشین (پردہ نشین) محبوبہ کو دل کی آنکھ سے دیکھ،
اے عاشق !ہماری مسند اور عرش کے درمیان فرق کو جان۔

تشریح:
یہاں روحانی قرب اور ذاتِ الٰہی کی تجلیات کا ذکر ہے۔ایک عاشق وہی ہے جو دل کی نگاہ سے غیب کو دیکھتا ہے اور مقامِ وصل کو سمجھتا ہے۔

شربت از جام شهادت نوش در بزم الست
مست شو دست او فشان بر گنبد بیضای عرش

ترجمہ:
بزمِ الست میں شہادت کا جام پی،
اور مست ہو کر اپنے ہاتھ اُس عرش کے سفید گنبد کی طرف بلند کر۔

تشریح:
یہ " اَلست بربّکم "کی محفلِ ازل کی یاد ہے۔شہادت، عرفانی موت ہے؛ اور اس کے بعد عرش پر ہاتھ بلند کرنا، فنا کے بعد بقا کا نشان ہے۔

شاه تخت بیخودی شد هر که از خود دور گشت
"طالب "از خود وا گریزی جانب ملجای عرش

ترجمہ:
جو بھی خودی سے دور ہو گیا، وہ بے خودی کے تخت کا بادشاہ بن گیا،
اے" طالب "، خودی کو چھوڑ کر عرش کے پناہ گاہ کی طرف بھاگ۔

تشریح:
خودی (نفس، ego) کی نفی اور بے خودی (فنافی اللہ) کو سب سے اعلیٰ مقام قرار دیا گیا ہے۔یہی عرفانی راستہ ہے — خودی سے نکل کر خدا کے حضور جانا۔

غزل : 48

شه موسم بهار برآمد سحاب خوش
نرگس به بستر چمنی بین خواب خوش

ترجمہ:

بہار کا بادشاہ نمودار ہوا، خوشگوار بادلوں کے ساتھ،
نرگس پھول چمن کے بستر پر ایک خوبصورت نیند میں ہے۔

تشریح:

بہار کا آغاز بطور " شاہِ موسم " دکھایا گیا ہے، اور نرگس کو ایک حسین خواب کی نیند میں مستغرق — گویا فطرت بھی حسن و سرور کی زبان میں گفتگو کر رہی ہے۔

شهلائی گشته لاله حمرا به بوستان
در جام خود چو دید فروغ شراب خوش

ترجمہ:

سرخ لالہ نے بوستان میں شعلہ سا رنگ اختیار کر لیا،
گویا اپنے جام میں شرابِ سرور کی چمک دیکھ لی ہو۔

تشریح:

یہاں لالہ کو ایک شراب سے لبریز جام کی مانند بتایا گیا ہے، جو جوش و جمال کی علامت ہے۔ ایک ساکت حسن جو وجد میں آ چکا ہے۔

شاهد و گل و سمن که درون غنچه منزوی ست
از چهره برگرفت سحرگه نقاب خوش

ترجمہ:

شاہد (معشوق)، پھول اور یاسمین جو کلی میں چھپے ہوئے تھے،
صبح کے وقت انہوں نے اپنے چہرے سے خوبصورت نقاب ہٹا دیا۔

تشریح:

یہ شعر تجلیِ حسن کی بات کرتا ہے۔ صبحِ بہار کا وقت ایسا ہے گویا سب حسن و جمال پردہ ہٹا کر جلوہ دکھا رہے ہیں۔

شایبه نماند چون بشگفته بهار عیش
ایام فرح یاب ز جودش نصاب خوش

ترجمہ:

جب بہارِ عیش پوری طرح کھل گئی تو کوئی شبہ باقی نہ رہا،

اس کے فیض سے ایام نے خوشی کا نصاب حاصل کیا۔

تشریح:

یہاں" بہار "صرف فطری نہیں بلکہ " بہارِ وصال "ہے — جب حق تعالیٰ کی طرف سے فیض کامل ہو، تو زمانے کے دن خوشی سے بھر جاتے ہیں۔

شب‌دیز معرفت بدوان سوی قلب عشق
کآمد برای مرد خدا انقلاب خوش

ترجمہ:

معرفت کا شب دیز (تیز رفتار گھوڑا) عشق کے دل کی طرف دوڑ تا ہے،

کیونکہ مردِ خدا کے لیے ایک خوشگوار انقلاب آ رہا ہے۔

تشریح:

یہ عرفانی انقلابی تبدیلی کا ذکر ہے جو سالک کی باطنی دنیا میں آتی ہے — جب معرفت، عشق کے دل کو چھو لیتی ہے۔

شکرلبان که ساغر عشرت همی کشند
دارندها حریف عتاب و خطاب خوش

ترجمہ:

وہ شکر لب لوگ جو عشرت کے ساغر پیتے ہیں،

وہی ہیں جو عتاب و خطاب کے شریکِ راز ہوتے ہیں۔

تشریح:

یہاں عاشقوں کی محفل بیان ہو رہی ہے — جو بظاہر خوشی میں ہیں، لیکن وہ محبوب کے عتاب (ناراضی) کو بھی لذت سے برداشت کرتے ہیں۔

شرط است در طریق تعشق کمال سوز
در بزم عیش بامی باشد کباب خوش

ترجمہ:

عشق کے راستے کی شرط ہے کہ سوز کامل ہو،

خوشی کی محفل میں بھی جلے ہوئے دل (کباب) کی خوشبو ہونی چاہیے۔

تشریح:

یہ عاشقانہ فنا کا بیان ہے — اصل سرور تب ہے جب دل جل رہا ہو، تب ہی یہ بزمِ عشق سچّی ہوتی ہے۔

شورش فگند ناله عاشق به بزم یار
آری بود به محفل شاهان رباب خوش

ترجمہ:
عاشق کا نالہ بزمِ یار میں ہنگامہ بپا کرتا ہے،
ہاں !شاہوں کی محفل میں رباب (ساز) کی صدا ہی تو خوب ہوتی ہے۔

تشریح:
یہاں عاشق کا آہ وفغاں موسیقی سے تعبیر ہوا ہے، جو بزمِ یار میں رباب کی طرح خوش آہنگ ہو جاتا ہے۔

شاهنشهی چو عشق ندیدم به کائنات
نآمد مرا نظر چو جنابش جناب خوش

ترجمہ:
میں نے کائنات میں عشق جیسی بادشاہی نہیں دیکھی،
نہ میری نظر میں اُس کے سوا کوئی اور مقام اتنا خوش نظر آیا۔

تشریح:
یہ عشق کو کائنات کی سب سے بڑی سلطنت قرار دے رہا ہے — عشق ہی وہ مقام ہے جہاں حقیقت کا عروج ہے۔

شائسته این کرامت اهل سما نبود
کافتاد چشم دوست به مشت تراب خوش

ترجمہ:
اہلِ آسمان اس کرامت کے لائق نہ تھے،
کہ دوست کی نظر ایک مشت خاک (انسان) پر پڑ جائے۔

تشریح:
یہ انسان کی عظمت بیان کر رہا ہے — مٹی کا انسان وہ ہے جسے محبوبِ ازلی نے دیکھا، وہ نظر جس پر پڑی، اسے کرامت مل گئی۔

شیرین‌تر است تلخی غم از حلو عیش
"طالب "بدان که از لطف آمد عتاب خوش

ترجمہ:
غم کی تلخی، عشرت کی مٹھاس سے زیادہ شیریں ہے،
اے طالب !جان لے کہ محبوب کا عتاب بھی دراصل لطف ہوتا ہے۔

تشریح:
یہ آخری شعر پوری نظم کا عرفانی نچوڑ ہے — محبوب کا ناراض ہونا بھی لطفِ خفیہ کا اظہار ہے، اور غمِ عشق کی تلخی بھی خوشی سے بڑھ کر ہے۔

غزل : 49

شهنشاهی که عرصات جهان شد فرش میدانش
به یکدم طی فلک ساز و براق برق جولانش

ترجمہ:
وہ بادشاہ جس کے لیے دنیا کی وسعتیں فرشِ میدان بن گئیں،
فلک کو ایک لمحے میں طے کرنا اُس کے برق رفتار براق کی جولان کا نتیجہ ہے۔

تشریح:
یہ رسول اکرم ﷺ کی معراج کی طرف اشارہ ہے، جہاں ایک لمحے میں سات آسمان، عرش، اور ماوراء کو طے کیا۔

شهود لمعاتش را تجلی می‌کشد اینجا
وگرنه کرسی و عرش است کمتر گوی جولانش

ترجمہ:
اس کے انوار کی شہود یہاں تجلی کا رنگ پیدا کرتے ہیں،
ورنہ کرسی و عرش بھی اس کے جولان کے لیے کمتر میدان ہیں۔

تشریح:
رسالت مآب ﷺ کی روحانی رفعت اتنی بلند ہے کہ عرش و کرسی بھی اس کے احاطے میں نہیں آسکتے۔

شناسای معانی را شود عین الیقین حاصل
که محو نور بیرنگ‌ست آئینه دل و جانش

ترجمہ:
معانی شناس کو عین الیقین حاصل ہوتا ہے،
کیونکہ اس کا دل و جان بے رنگ نور میں محو آئینہ بن جاتا ہے۔

تشریح:
عارف کو جب دل آئینہ بن جائے، تب اسے حقائق اپنی اصل میں عیاں ہوتے ہیں۔

شعاع آفتاب معرفت پنهان نمی‌گردد
هزاران ذره را خورشید سازد نور لمعاتش

ترجمہ:
معرفت کے آفتاب کی شعاع چھپ نہیں سکتی،
اس کی تجلی کا نور ہزاروں ذروں کو خورشید بنا دیتا ہے۔

تشریح:
حقیقی عرفان وہ نور ہے جو ہر دل میں جلوہ کر سکتا ہے، جب اس پر شعاع پڑے۔

شریکش نیست در وحدت که لا موجود الّاهو
که سوزد غیر را غیرت تجرد جلوه جانش

ترجمہ:
اس کی وحدت میں کوئی شریک نہیں" — اللہ کے سوا کچھ نہیں"
اس کی تجرد کی غیرت غیر کو جلا کر خاک کر دیتی ہے۔

تشریح:
یہ توحیدِ خالص کا بیان ہے — جہاں ذاتِ احدیت کے سوا کچھ باقی نہیں رہتا۔

شراب بیخودی نوشد کسی کز زهد باز آمد
بصدق دل قدم آرد سوی میخانه عرفانش

ترجمہ:
جو زہد سے آگے بڑھے، وہی بیخودی کی شراب پی سکتا ہے،
اور سچے دل کے ساتھ عرفان کی میکدے میں قدم رکھتا ہے۔

تشریح:
یہ تصوف کی تعلیم ہے کہ محض زہد کافی نہیں — بیخودی (فنا) کی حالت سچائی سے حاصل ہوتی ہے۔

شفاعت می‌کند دیوانگان را جرأت عشقش
که کم گنجد به عالم معنوی آن رفعت شانش

ترجمہ:
دیوانوں کو اس عشق کی جرات شفاعت بخشتی ہے،
کیونکہ ان کا روحانی مقام عالمِ معنی میں بھی کم ہی سما سکتا ہے۔

تشریح:
عاشقانِ حق — جن کی جرات عشق انھیں فنا کر دیتی ہے — ان کے مقام کا احاطہ بھی ممکن نہیں۔

شفیع المذنبین ختم الرسل سلطان سلطانان
که تقدیر ابد باشد مطیع فر فرمانش

ترجمہ:
گناہگاروں کے شفیع، خاتم النبیین، بادشاہوں کے سلطان،
جن کے حکم کے تابع ازل و ابد کی تقدیر ہے۔

تشریح:
یہ واضح طور پر نبی کریم ﷺ کی عظمت اور شفاعت کا بیان ہے۔

شهید الحق ز عترت او حسین پاک ذات آمد
که تاج مکرمت برسر رسید از لطف یزدانش

ترجمہ:
حق کا شہید، اُن ہی کی عترت سے، پاک ذات حسینؓ آئے،
جن کے سر پر کرم کا تاج ربّ کے لطف سے رکھا گیا۔

تشریح:
حضرت امام حسینؓ کی شہادت کو "حق کی شہادت" کہا گیا ہے — یہ فقر، وفا اور قربانی کی معراج ہے۔

شمائل احمد بی شک ز رخ شاهی حسن اظهر
که عالم مقدس گشت از جمال روی رخشانش

ترجمہ:
احمدِ مجتبیٰ ﷺ کی صفات، بے شک، شہانہ حسن کے چہرے سے ظاہر ہوئیں،
جن کے چمکتے جمال سے عالم مقدس ہو گیا۔

تشریح:
یہ رسول اکرم ﷺ کے جمالِ ظاہری و باطنی کی تعریف ہے جو عالم کو منور کر دیتا ہے۔

شهی گیلان ز نسل او هویدا شد بصد شوکت
که باشد هر ولی" طالب "کمال لطف و احسانش

ترجمہ:

گیلان کا شہنشاہ (شیخ عبد القادر جیلانیؒ) انہی کی نسل سے باوقار نمودار ہوا،

اور ہر ولی" طالب "ہوتا ہے اس کے لطف واحسان کی کمال طلب میں۔

تشریح:

یہ اختتام پر شیخ عبد القادر جیلانیؒ کا ذکر ہے — جن کا روحانی مقام عظیم ہے، اور ہر سالک اُن کے در سے فیض پاتا ہے۔

غزل : 50

شمه گر گفتمی ز آثارش
سوختی ماسوی ز انوارش

ترجمہ:

اگر میں اُس (حق) کی تجلیوں کی تھوڑی سی جھلک بھی بیان کرتا،

تو اُس کے انوار سے ہر ماسویٰ (غیر اللہ) جل کر راکھ ہو جاتا۔

تشریح:

یہاں بیدل فقیر کہتا ہے کہ اللہ کی حقیقت یا اس کے تجلیاتی آثار کو بیان کرنا ممکن نہیں، کیونکہ وہ اتنے شدید و نورانی ہیں کہ غیر اللہ ان کے سامنے نیست ہو جاتا ہے۔ یہ وحدتِ وجود کا ایک نکتہ ہے۔

شعله افتاد چون به خرمن عقل
کرد خاکستری به یکبارش

ترجمہ:

جب عشق کی شعاع عقل کے کھیت پر پڑی،

تو اُسے یکدم جلا کر راکھ بنا دیا۔

تشریح:

یہاں عشق اور عقل کے فرق کو بیان کیا گیا ہے۔ عشق کی وارداتیں عقل کی حدوں کو پھاڑ دیتی ہیں، عقل اس راہ میں ناکافی ہے۔

شورش انگیخته تلالو عشق
بنگز این صدمه‌های اسرارش

ترجمہ:

عشق کی چمک نے ہنگامہ برپا کر دیا ہے،
اس کے رازوں کے صدمات پر نگاہ ڈال!

تشریح:

عشق کی روشنی محض جمال نہیں، بلکہ اضطراب و شورش بھی لاتی ہے۔ اس کے اسرار انسان کو تڑپاتے ہیں۔

شرب وحدت اگر کشد زاهد
نه سرش ماند نه دستارش

ترجمہ:

اگر زاہد (پرہیزگار) وحدت کا جام پی لے،
تو نہ اُس کا سر باقی رہتا ہے نہ دستار۔

تشریح:

توحیدِ حقیقی کی واردات خودی کو مٹا دیتی ہے، رسمی پرہیزگاری کا خول ٹوٹ جاتا ہے۔

شرک را نفی کرد وحدت" هو"
دیده دل محو شد به دیدارش

ترجمہ:

وحدتِ " ہُو " نے شرک کو مٹا دیا،
دل کی آنکھ اس کے دیدار میں محو ہو گئی۔

تشریح:

" ہُو "(وہ) اللہ کی تجلیِ ذات ہے، اس کی پہچان انسان کو غیر اللہ سے آزاد کر دیتی ہے۔ یہاں " دیدۂ دل "یعنی باطنی بصیرت کی بات ہے۔

شام زلف تو همدم صبح است
روشنی می‌رسد ز رخسارش

ترجمہ:

تیری زلف کی شام صبح کی ہم نشین ہے،
روشنی تیرے چہرے سے آتی ہے۔

تشریح:

یہ حسنِ محبوب (الٰہی یا عرفانی) کی تمثیل ہے کہ اُس کا ہر پہلو جمال و نور کا منبع ہے۔

شوخ و شنگ است یار بی‌پروا
می‌کند جنگ طره طرارش

ترجمہ:

یار بے پرواشوخ وشنگ ہے،
اس کی پیچیدہ زلفیں لڑنے کو تیار رہتی ہیں۔

تشریح:

یہ محبوبِ الٰہی کی بے نیازی اور دل لُبھانے والے انداز کا ذکر ہے — وہ عاشق کے ساتھ کھیلتا ہے، آزماتا ہے۔

شرم باشد که بار قیبانی
دارد الطاف وصل غمخوارش

ترجمہ:

شرم کی بات ہے کہ کوئی غیبت میں رہے،
جبکہ وصال کا مہربان محبوب خود غمخوار ہو۔

تشریح:

جب محبوب کی عنایتیں واضح ہوں، تو بندے کو اس سے دوری میں کوئی عذر نہیں ہونا چاہیے۔ قرب ممکن ہے۔

شاخ سدره است گیسوی یارم
که بود حبل جان هر تارش

ترجمہ:

میرے یار کی زلفیں سدرۃ المنتہیٰ کی شاخیں ہیں،
ہر تار میری جان کا رشتہ ہے۔

تشریح:

زلفِ محبوب کو سدرہ کی شاخوں سے تشبیہ دے کر بیدل فقیر اُس کی تقدیس اور رفعت بیان کر رہا ہے۔

شهد و شکر بود سراپای
موج‌های محیط گفتارش

ترجمہ:

اس کی گفتگو کے سمندر کی ہر موج شہد و شکر سے لبریز ہے۔

تشریح:
محبوبِ حقیقی کی باتیں سراسر لذت، حکمت اور حسن سے بھرپور ہوتی ہیں۔

شیخ صنعان و شبلی و سرمد
"طالبا "غرق شد در ابحارش

ترجمہ:
شیخ صنعان، شبلی اور سرمد جیسے بزرگ بھی اس (عشق) کے سمندر میں غرق ہو گئے،
اے طالب! تُو بھی اسی کے بحر میں ڈوبا ہوا ہے۔

تشریح:
یہاں عرفانی مشاہیر کا حوالہ ہے — وہ بھی عشقِ الٰہی میں فنا ہو گئے۔ بیدل فقیر خود کو بھی اسی قافلے کا مسافر سمجھتا ہے۔

غزل : 51

صدای بی‌خودی دارد رباب محفل مخلص
ز قید کوچ مستغنی است وصل منزل مخلص

ترجمہ:
محفلِ مخلص کا رباب بے خودی کی صدا دیتا ہے،
وصالِ منزلِ مخلص کو کوچ (ہجرت) کی قید سے بے نیاز کر دیتا ہے۔
تشریح:
محفلِ عرفان میں مخلص (سچا سالک) بے خودی میں ڈوبا ہوتا ہے، اور جب کسی کو وصالِ حقیقی حاصل ہو جائے تو وہ رختِ سفر باندھنے سے بھی آزاد ہو جاتا ہے، گویا منزل ہی اس کے اندر واقع ہو گئی ہو۔

صبوری در بلایات است کار مردِ راهِ حق
نگردد از خدا سویی، سویٰ الله مایل مخلص

ترجمہ:
مصیبتوں میں صبر کرنا، راہِ حق کے مرد کی پہچان ہے،
مخلص خدا کی طرف سے کبھی منہ نہیں موڑتا، ہمیشہ اسی کی طرف مائل رہتا ہے۔
تشریح:
حقیقی سالک مصائب میں صبر کرتا ہے اور ہر حال میں اللہ ہی کی طرف رجوع رکھتا ہے۔

صلای می‌زند منصور، احوالِ اناالحق را

چو یک‌بینی میسر شد، نباشد احوالِ مخلص

ترجمہ:

منصور حلاج" اناالحق "کی کیفیت کا نعرہ مارتا ہے،

جب وحدتِ بینش حاصل ہو جائے تو مخلص کی کوئی الگ کیفیت باقی نہیں رہتی۔

تشریح:

جب بندہ حقیقت میں وحدتِ وجود کو پالیتا ہے تو اپنی ہستی اور کیفیت کو کھو دیتا ہے، تب وہ منصور بن کر" اناالحق "کہتا ہے۔

صفای وقت ہر سالک نباشد جز فنا قطعاً
نه غیر از نفی اثباتی نیاید بر دل مخلص

ترجمہ:

ہر سالک کے وقت کا صفا (نورانیت) فنا ہی میں ہے،

اور مخلص کے دل میں نفی کے سوا کوئی اثبات نہیں آتا۔

تشریح:

سچا مخلص اپنی ہستی کی نفی کرتا ہے، تب ہی اس کے دل میں حقیقت کی روشنی آتی ہے۔

صدارت می‌رسد اینجا کسی را کو بود آگاه
از آن رو وا نمی‌ماند ز یک‌دم غافل مخلص

ترجمہ:

اس مقام پر سیادت اُسے ملتی ہے جو باخبر ہوتا ہے،

اسی لیے مخلص ایک لمحہ بھی غفلت میں نہیں گزارتا۔

تشریح:

ولایت اور معرفت کا مرتبہ صرف انہی کو ملتا ہے جو ہر وقت حق کے حضور میں حاضر ہوں۔

صدور عارفان بحرِ سرائرِ معرفت باشد
چو دوری غرق می‌گردد، بجوید ساحلِ مخلص

ترجمہ:

عارفوں کا سینہ معرفت کے اسرار کا سمندر ہوتا ہے،

جو دوری میں غرق ہو جائے وہ مخلص کے ساحل کو تلاش کرتا ہے۔

تشریح:

مخلص ہی وہ ذریعہ ہے جو دوری کو قرب میں بدلتا ہے، اور عارف اس کے ذریعے اسرارِ الٰہی تک رسائی پاتے ہیں۔

صمد را مسند آمد قلبِ پاکِ عارفِ کامل
نماند قلب بی‌قالب، چو گم شد واصلِ مخلص

ترجمہ:
صمد (اللہ) کا تخت کامل عارف کا پاک دل ہے،
جب وہ واصل ہو جائے تو اس کا قلب قالب کے بغیر باقی نہیں رہتا۔
تشریح:
عارف کا دل اللہ کی تجلی گاہ بن جاتا ہے، جب وہ مخلص ہو کر واصلِ حق ہو جائے۔

صنم چه بود؟ ثبوتِ غیرِ ذاتِ بی‌نشانِ مطلق
اگر گردد بوی از یارِ بی‌چون، شاغلِ مخلص

ترجمہ:
صنم کیا ہے؟ بس اُس ذاتِ مطلق کے سوا ہر شے کا وہم ہے،
اگر مخلص بے چون یار کی خوشبو پالے، تو وہ غیر کی تلاش چھوڑ دیتا ہے۔
تشریح:
جب سچا مخلص اللہ کی حقیقی معرفت حاصل کرتا ہے تو وہ تمام ظاہری معبودوں (صنَموں) سے بے نیاز ہو جاتا ہے۔

صداقت‌پیشه هر کوشد چو یوسف در چه زندان
نویسد اسمِ میمونش صفیِ کامل مخلص

ترجمہ:
جو یوسف کی طرح قید خانے میں بھی صداقت کو نہ چھوڑے،
اس کا مبارک نام صفی و کامل مخلص لکھا جاتا ہے۔
تشریح:
صبر و صداقت کی آزمائش میں پورا اُترنے والا مخلص اللہ کے ہاں خاص مقام پاتا ہے۔

صراط المستقیمِ عشق، هر کو گرد از خود رست
نباشد بعد ازین چیزی ز کثرت حائلِ مخلص

ترجمہ:
عشق کا صراطِ مستقیم اُسے ملتا ہے جو خودی کی گرد سے نجات پاتا ہے،
پھر مخلص کے لیے کثرت (ظاہری فرق) کوئی رکاوٹ نہیں بنتی۔
تشریح:
جب بندہ خودی سے نکل کر عشقِ حقیقی میں داخل ہوتا ہے تو وہ وحدت کے مقام پر پہنچتا ہے، جہاں ہر شے ایک ہو جاتی ہے۔

صنوبر قلب چون الف است، بنگر حسنِ صورتِ او
نیابد از خزان آسیب، ای" طالب "گلِ مخلص

ترجمہ:

دل کا صنوبر (درخت) الف کی طرح سیدھا ہوتا ہے، اُس کے حسن کو دیکھ،
اے طالب ! مخلص کا پھول کبھی خزاں سے متاثر نہیں ہوتا۔

تشریح:

سیدھا اور پاک دل مخلص کا حسن ہوتا ہے، جو ہر حال میں باقی رہتا ہے، زمانے کی سختیاں بھی اسے مٹا نہیں سکتیں۔

غزل :52

صاف دل شد هرکه نوشید از پیمانه خاص
در صف مستان حق جا یافت در میخانه خاص

ترجمہ:

جو کوئی خاص پیمانے سے پی لیتا ہے، اُس کا دل پاک ہو جاتا ہے،
اور وہ حق کے مستان کی صف میں، مخصوص میخانے میں جگہ پالیتا ہے۔

تشریح:

وہ جو عشقِ الٰہی کا جامِ معرفت پی لے، وہ پاک دل ہو جاتا ہے اور مقامِ خاص، یعنی اہلِ سِرّ کی مجلس میں داخل ہوتا ہے۔

صابران اند آن کسان کز عشق چون پروانگان
خویش را سوزند پیش شمع درکاشانه خاص

ترجمہ:

وہی صابر لوگ ہیں، جو عشق میں پروانوں کی طرح
خود کو شمع کے آگے خاص آستانے میں جلا دیتے ہیں۔

تشریح:

راہِ عشق میں وہی کامل ہیں جو اپنی ہستی کو فنا کر کے محبوب کے لیے جلتے ہیں۔ یہ " در کاشانہ خاص "یعنی اہلِ وصال کی بارگاہ ہے۔

صاغر است آن بوالهوس در بزمگاه معنوی
کز تغافل دور ماند از جلوه جانانه خاص

ترجمہ:

وہ لذت پرست جام نما ہے جو بزمِ معانی میں
غفلت کی وجہ سے جانِ جاناں کی تجلی سے محروم رہتا ہے۔

تشریح:
وہ جو صرف ظاہر کا مزہ لیتا ہے، اصل حقیقت سے محروم رہتا ہے۔ حقیقی وصال صرف ہوشیار اور باطن بین کو نصیب ہوتا ہے۔

صوفیان خونِ جگر خود خورده گل‌رو گشته‌اند
ز اختفای خاکساری می‌شود هر دانه خاص

ترجمہ:
صوفی اپنے جگر کا خون پی کر گلاب رخ بنے ہیں،
ہر دانہ خاکساری کے پردے میں چھپ کر ہی خاص بنتا ہے۔
تشریح:
صوفی سختیاں جھیل کر باطن میں نکھرتا ہے۔ خاکساری وہ خصلت ہے جو اسے ممتاز بناتی ہے۔

صنعتِ نیروی کلکِ قدرت آن نقاشِ پنهان
تا چه رنگ آمیخت امرش در نگارستانه خاص

ترجمہ:
قدرت کے قلم کا فن اس پوشیدہ مصور کا کمال ہے،
دیکھو کہ اس کے حکم سے خاص نگارستان میں کیا رنگ ملتے ہیں۔
تشریح:
اللہ تعالیٰ کی تخلیق ایک ایسی صناعی ہے جو خاص اہلِ نظر کو ہی سمجھ آتی ہے۔

صورت آمد نقش دیواری، فلان، هشیار باش
تا نمانی بی‌خبر از معنی مردانه خاص

ترجمہ:
اے فلاں! جو چیز نظر آتی ہے وہ صرف دیوار پر ایک نقش ہے، ہوشیار ہو جا،
کہیں ایسا نہ ہو کہ تو اس خاص مردانہ معنی سے بے خبر رہ جائے۔
تشریح:
ظاہر کی صورت دھوکہ ہے، اصل حقیقت باطن کے مردانِ کار ہی سمجھتے ہیں۔

صدمه شاهان بی‌سروپا ببینی سر به سر
کر درآی از در این محفلِ رندانه خاص

ترجمہ:
بے سلیقہ بادشاہوں کی اذیتیں تو ہم نے دیکھی ہیں،

اب بہرے بن کر اس خاص رندوں کی محفل میں داخل ہو جا۔

تشریح:

دنیاوی جاہ و جلال کو نظر انداز کر کے حقیقت کی محفل میں آ جا، جہاں رند حق پرست ہوتے ہیں۔

صد جفای یابد از حالات مخموری او
هرکه نوشد جرعه توحید از خمخانه خاص

ترجمہ:

جو بھی خاص خمخانے سے توحید کا گھونٹ پیتا ہے،

وہ اس مستی میں سینکڑوں جفائیں سہتا ہے۔

تشریح:

توحید کا جام مستی اور امتحان کا باعث بنتا ہے، اور عاشق اس میں طرح طرح کی تکالیف جھیلتا ہے۔

صرف و نحو و فقه را برهم زنی ای درس‌ده
گر کشی از ساغر رندان مِی مستانه خاص

ترجمہ:

اے درس دینے والے !تُو صرف و نحو اور فقہ کو چھوڑ دے

اگر تُو رندوں کے ساغر سے خاص شرابِ عشق پی لے۔

تشریح:

علمِ ظاہر سے آگے بڑھ کر علمِ باطن اور عشقِ الٰہی حاصل کر، جو خاص لوگوں کو عطا ہوتا ہے۔

صدقِ پیمانه را دهی بر باد، پیمانه‌کشی
گر کنی گوش این رموزی، زاهد فرزانه خاص

ترجمہ:

تو سچی پیمانگی کو برباد کر دے گا،

اگر اے دانا زاہد، تو ان رموز کو کان لگا کر نہ سنے۔

تشریح:

سچائی اور عشق کا راستہ سننے اور سمجھنے سے آتا ہے، محض زُہد کافی نہیں۔

سدره‌نشین گردد هر آن کو سوخت خود را مو به مو
"طالب "آمد شمعِ حسنِ دوست را پروانه خاص

ترجمہ:

وہ جو اپنے آپ کو مکمل طور پر جلا دے،
سدرہ کا مکین بن جاتا ہے، اور" طالب "دوست کے حسن کی شمع کا خاص پروانہ ہے۔
تشریح:
جو فنا کے ہر درجے سے گزرتا ہے وہ معراجِ قرب پر فائز ہوتا ہے، اور" طالب "جیسے لوگ محبوبِ حقیقی کے حسن پر فدا ہو جاتے ہیں۔

غزل : 53

ضیای روی تو دیدم، به خورم چه غرض؟
بوقتِ چاشت، به صد شمعِ انورم چه غرض؟

ترجمہ:
جب میں نے تیرے چہرے کا نور دیکھ لیا، تو سورج سے مجھے کیا غرض؟
جب صبح کے وقت میرا دل سینکڑوں شمعوں سے روشن ہے، تو مجھے اَور روشنی سے کیا غرض؟
تشریح:
اللہ کے جمال کا مشاہدہ ہو جائے تو دنیا کی ظاہری روشنی بے معنی ہو جاتی ہے۔

ضلالت است رخ از ره سوی چه آوردن
چو نور ذات عیان شد، به مظهرم چه غرض؟

ترجمہ:
راہِ حق سے منہ موڑ کر کسی اور طرف جانا گمراہی ہے،
جب ذاتِ الٰہی کا نور ظاہر ہو چکا ہے، تو مظاہر (ظاہر کی چیزوں) سے مجھے کیا غرض؟
تشریح:
جب حقیقتِ الٰہی ظاہر ہو گئی، تو مظاہرے یعنی مخلوقات کی طلب بیکار ہو گئی۔

ضریر گردد آن دل که وصفِ کثرت جُست
جهادِ اکبر دارم، با اصغرم چه غرض؟

ترجمہ:
وہ دل اندھا ہو جاتا ہے جو کثرت کی تعریف میں لگا رہے،
میں تو جہادِ اکبر (نفس کے خلاف جہاد) میں ہوں، تو چھوٹے جہاد سے مجھے کیا غرض؟
تشریح:
راہِ باطن میں سب سے بڑا مجاہدہ نفس کی مخالفت ہے، ظاہری جنگ کی حیثیت ثانوی ہے۔

ضعیف بودن از خلق نارسانی نیست

چو سر ندارم با تاجِ افسرم چه غرض؟

ترجمہ:

لوگوں کے نزدیک کمزور ہونا کوئی کمی نہیں،

جب میں نے خودی کا سر ہی کٹا دیا ہے، تو تاج و تخت سے مجھے کیا غرض؟

تشریح:

تصوف میں خودی کو ختم کرنا اصل عظمت ہے، دنیاوی شان و شوکت بے معنی ہو جاتی ہے۔

ضرر بود به دل از دست رفته فکرِ معاش
مشام گم شد، با نافه عنبرم چه غرض؟

ترجمہ:

دل اگر فکرِ معاش میں کھو جائے تو یہ نقصان ہے،

جب میری سونگھنے کی قوت ہی مفقود ہو گئی، تو مشک و عنبر کی خوشبو سے مجھے کیا غرض؟

تشریح:

جب روحانی شعور ختم ہو جائے تو دنیا کی لذتیں بے کار ہو جاتی ہیں۔

ضحیٰ ست نیم‌شبِ عارفانِ منور دل
پس ای زمان، به مصابیحِ عنصُرم چه غرض؟

ترجمہ:

عارفوں کے روشن دلوں کے لیے آدھی رات بھی ضُحیٰ (روشن صبح) بن جاتی ہے،

پھر اے وقت! مجھے مادی دنیا کے چراغوں سے کیا غرض؟

تشریح:

باطن کا نور حاصل ہو جائے تو ظاہری وقت و حالات کی روشنی کی ضرورت نہیں رہتی۔

ضمان باشد سلطانِ دل صَفِی الله
خدا گواه است، اکنون به دیگرم چه غرض؟

ترجمہ:

دل کا سلطان، اللہ کا برگزیدہ بندہ (حضرت محمد ﷺ)، خود ضامن ہے،

جب خدا ہی گواہ ہے تو اب کسی اور کی تصدیق سے مجھے کیا غرض؟

تشریح:

روحانی رہنمائی اور گواہی صرف اللہ کی درکار ہے، بندوں کی رائے غیر ضروری ہے۔

ضدّیت است به تصویرِ غیر، سالک را
چو یافتم لب لعلش، به شکرم چه غرض؟

ترجمہ:
سالک کے لیے غیر اللہ کی صورت سے وابستگی دشمنی کے مترادف ہے،
جب میں نے اُس (محبوب) کے لعل جیسے لب پا لیے، تو شکر سے کیا غرض؟
تشریح:
جب محبوبِ حقیقی حاصل ہو جائے، تو باقی سب کی تعریف و خوشبو بے کار ہو جاتی ہے۔

ضریع طعمه شود نفس را که حیوان است
چو جان رسد به حقیقت، به آخرم چه غرض؟

ترجمہ:
نفس جو حیوانی ہے، وہ ضریع (دوزخی کانٹے) کی خوراک بنے گا،
لیکن جب میری جان حقیقت تک پہنچ جائے، تو انجام سے مجھے کیا غرض؟
تشریح:
نفس کو فنا کر کے حقیقت پا لینا اصل کامیابی ہے، انجام کی فکر پھر غیر ضروری ہو جاتی ہے۔

ضرورت است درین خاکدان مقید را
چو ترکِ خواب نمودم، به بسترم چه غرض؟

ترجمہ:
قید میں رہنے والوں کے لیے اس خاک کے مکان میں کچھ ضروریات ہیں،
لیکن جب میں نے نیند (غفلت) کو چھوڑ دیا ہے، تو بستر سے مجھے کیا غرض؟
تشریح:
راہِ سلوک میں سالک راحت و نیند کو ترک کر دیتا ہے، کہ یہی اس کی آزادی ہے۔

ضحک پیاله بکاه صراحی است اینجا
به وجدِ مستان" طالب "به دفترم چه غرض؟

ترجمہ:
یہاں پیالے کی ہنسی صراحی کو حقیر کرتی ہے،
جب" طالب "مستان کی وجدانی کیفیت میں ہے، تو مجھے دفتر (کتاب، ضابطہ) سے کیا غرض؟
تشریح:
جب عاشق کو وجد کی کیفیت حاصل ہو جائے تو ضابطے اور الفاظ کی قید بے معنی ہو جاتی ہے۔

غزل : 54

ضبطِ خیال، آئینه روئی فنا است محض
عکسِ فنائی، مطلعِ نورِ بقا است محض

ترجمہ:
خیالات کو ضبط کرنا محض فنا کی آئینہ داری ہے،
اور فنا کا عکس دراصل بقا کے نور کا آغاز ہے۔
تشریح:
نفس کی خواہشات کو قابو میں لانا فنا ہے، اور یہی فنا، حقیقی بقا یعنی اللہ میں گم ہو جانے کی شروعات ہے۔

نسیم است بر مرادِ ہوا نفس قول و فعل
کاینجا منافع تو ترکِ" ھُوَ "است محض

ترجمہ:
نفس کی خواہش کے مطابق قول و فعل بس ایک نسیم (عارضی خوشبو) ہیں،
یہاں اصل نفع تو صرف" ہوا "(خواہش) کو ترک کرنا ہے۔
تشریح:
نفس کی باتوں پر چلنا فانی فائدہ دیتا ہے، اور سالک کا فائدہ صرف ترکِ نفس میں ہے ۔

ضاله است حکمت، سرِ اسرارِ معنوی
ایجادِ او به گم شدنِ ماسوا است محض

ترجمہ:
حکمت (عقلی فلسفہ) اگر اسرارِ معنوی کا راز بنے، تو وہ محض گمراہی ہے،
کیونکہ حقیقی علم صرف ماسوا اللہ کے فنا میں پیدا ہوتا ہے۔
تشریح:
عقل کا علم سالک کو سچائی سے دور رکھتا ہے، جب تک کہ وہ سب کچھ چھوڑ نہ دے۔

ضحل آمده است جویِ جمالِ ظهور را
باطن ببین که بحرِ محیط صفا است محض

ترجمہ:

جو ظاہر میں حسن کو پانے کے لیے دوڑتا ہے، وہ دھوکہ کھاتا ہے،
باطن کی طرف دیکھ، کہ وہاں تو محض صفا کا بے کنار سمندر ہے۔
تشریح:
ظاہری حسن فریب ہے، باطن میں اصل حسن، صفا، اور حق موجود ہے۔

ضیقِ انفس خبر دهدت چون ز وسعِ دل
دانی که گنهِ انسان، سرِ خدا است محض

ترجمہ:
جب نفس کی تنگی دل کی وسعت کو محسوس کرواتی ہے،
تو جان لو کہ انسان کا گناہ دراصل خدا کے راز کا پردہ ہے۔
تشریح:
انسان کے گناہوں میں بھی ایک حکمت پوشیدہ ہے، جو اسرارِ الٰہی کو ظاہر کرتی ہے۔

ضِیغی تو اندَر این طربآباد، هوشدار
کآخر معادِ تو، به سویِ انزواست محض

ترجمہ:
اے طرب آباد (دنیا کی خوشیوں) میں رہنے والے !ہوش کر،
کیونکہ آخرکار تیرا انجام صرف خلوت وانزوا کی طرف ہے۔
تشریح:
دنیا کی خوشیاں فانی ہیں، سالک کو آخرکار تنہائی و حقیقت کی طرف لوٹنا ہے۔

ضارع به بارگاهِ اجابت قرین شود
کآنجا محلِ عجز، مقامِ ثُنا است محض

ترجمہ:
جو گڑگڑاتا ہے، وہ اجابت (قبولیت) کے دربار سے وابستہ ہو جاتا ہے،
کیونکہ وہاں صرف عاجزی کی جگہ ہے، نہ کہ تکبر یا طاقت کی۔
تشریح:
اللہ کے حضور میں صرف عاجز بندہ مقبول ہوتا ہے، نہ کہ گھمنڈی۔

ضدست نورِ دانش، با جلوهٔ تامِ عشق
کاثباتِ او، فنایِ خردهایِ ماست محض

ترجمہ:

علم کا نور عشقِ کامل کے جلوے کے مخالف ہے،

کیونکہ عقل کا اثبات ہمارے شعور کی فنا ہے۔

تشریح:

محض عقل سے عشقِ الٰہی کی گہرائی کو سمجھنا ممکن نہیں، عشق عقل کو مٹا دیتا ہے۔

ضعفِ ضمیر دور کن و باش پهلوان
کت بر سریرِ عرش، خطِ استوا است محض

ترجمہ:

ضمیر کی کمزوری دور کر اور پہلوان بن،

کیونکہ عرش کے سریر پر صرف استقامت کا خط قائم ہے۔

تشریح:

روحانی قوت اور استقلال ہی سالک کو عرشِ معنوی تک لے جاتا ہے۔

ضرغامِ عشق مست شد و خونِ خلق ریخت
"طالب"، مرو، که گامِ تو هم در اُفاست محض

ترجمہ:

عشق کا شیر مست ہو گیا اور مخلوق کا خون بہا دیا،

اے "طالب!" تو بھی نہ جا، کیونکہ تیرا قدم بھی اسی ہلاکت میں ہے۔

تشریح:

عشق کی راہ بے خطر نہیں، یہ فنا اور ہلاکت کا سفر ہے؛ ہوشیاری لازم ہے۔

غزل : 55

طلاب رنگ گشت به حسن عیان محیط
روح رموزدان است چو نور نهان محیط

ترجمہ:

طلب گار (سچے متلاشی) رنگین جلووں میں حسنِ عیاں میں محیط ہو گئے،

جبکہ روح، رازوں کی دانا بن کر نورِ پوشیدہ میں محیط ہے۔

تشریح:

ظاہر بین حسن کی طلب، انسان کو دنیاوی رنگینیوں میں الجھا دیتی ہے، مگر عارفین کی روح حقیقت کے باطنی نور میں ڈوبی رہتی ہے۔

طور بقای حسن تجلی بیا ببین
کانوار اوست در صور این و آن محیط

ترجمہ:

حسنِ بقا کے کوہِ طور پر تجلی کو دیکھ،

کیونکہ اُس کے انوار ہر ظاہر و باطن (شکل و صورت) میں محیط ہیں۔

تشریح:

اللہ کا نور ہر چیز میں ظاہر ہے؛ سالک کو چاہیے کہ اسے کائنات کی ہر شے میں دیکھے۔

طور فنای جسم بیاموز از حباب
تا محو باشی ای قطره آب اندران محیط

ترجمہ:

جسمانی فنا کو بلبلے سے سیکھ،

تاکہ تو اے قطرۂ آب !اس محیط (سمندر) میں محو ہو جائے۔

تشریح:

فنائے جسم، حقیقت میں حق میں جذب ہونے کا ذریعہ ہے۔ جیسے بلبلا سمندر میں فنا ہوتا ہے، ویسے سالک کو بھی ہونا چاہیے۔

طنازه دلکش است ظهور جهان ولی
باید که وارسی بدل آن بی‌کران محیط

ترجمہ:

ظہورِ جہاں (کائنات) دلکش ادا رکھتا ہے،

لیکن اس کے پیچھے بدل (باطن) کی جانچ پڑتال لازم ہے۔

تشریح:

ظاہری دنیا خوبصورت ہے، لیکن حقیقت اس کے پیچھے چھپی ہوئی ہے؛ باطن کو دیکھنا ضروری ہے۔

طاس فلک ز بام بیند از شو برون
انت اللطیف باش بهفت آسمان محیط

ترجمہ:

فلک کا پیالہ چھت سے دیکھتا ہے اور شب سے باہر نکلتا ہے،

تو بھی " انتَ اللطیف "بن، اور سات آسمانوں پر محیط ہو جا۔

تشریح:

فلک کی طرح بلند نظری اور لطافت اختیار کر، تاکہ تو ہر طرف، ہر مقام پر اللہ کی تجلی کو پا سکے۔

طیران بکن ازین قفس و روبا وج آر
ترک هوا کن و بشو ای جان بجان محیط

ترجمہ:

اس پنجرے (نفس) سے پرواز کر، اور اپنے چہرے کو یار کی طرف پھیر،

خواہشاتِ نفس کو ترک کر، اور اے جان! جانِ جاں میں محیط ہو جا۔

تشریح:

آزادی صرف ترکِ نفس سے ہے؛ تبھی روح حقیقی وصال حاصل کر سکتی ہے۔

طیار چار را چو خلیل این زمان بکش
واز گاه شو به زاویه بی‌نشان محیط

ترجمہ:

چار پرندوں (نفس کی صفات) کو حضرت خلیل کی طرح ذبح کر،

اور اپنے مقام سے اُٹھ کر بے نشان گوشے میں محیط ہو جا۔

تشریح:

ابراہیمی طریقہ اختیار کر: خواہشات و صفاتِ بشری کو فنا کر دے، اور بے خودی میں گم ہو جا۔

طاووس وار رقص مگر دان به عز و ناز
شهباز سا بشو بهمان آشیان محیط

ترجمہ:

اگر تو رقص کرنا چاہے تو طاؤس کی طرح ناز و ادا سے نہ کر،

بلکہ شاہین بن، اور اپنے بلند آشیانے میں محیط ہو جا۔

تشریح:

روحانی پرواز فخر و جمال نہیں، بلکہ وقار، قوت، اور بلند ہمتی چاہتی ہے۔

طبل تهی ست قال که خالی ز معنی است
گرچه بود به مرکز کون و مکان محیط

ترجمہ:

محض " قال "(باتیں) خالی طبل کی طرح ہیں، جو معنی سے خالی ہیں،

اگرچہ وہ ظاہراً کائنات کے مرکز پر محیط ہوں۔

تشریح:

الفاظ و دعوے جب تک بے عمل ہوں، وہ خالی ہیں۔ اصل حقیقت عمل و باطن میں ہے۔

طمع غنا مدار، قناعت سرشت شو
چون مشرکان مشو به یقین و گمان محیط

ترجمہ:
غنا کی لالچ نہ کر، بلکہ قناعت کا مزاج اپنا،
اور مشرکوں کی طرح یقین و گمان کے جھول میں محیط نہ ہو۔
تشریح:
قناعت اور توکل ہی سالک کا زیور ہیں؛ شبہات و ظن سے دور رہ۔

طنبورِ وجد را بنوازی به زخمه عشق
"طالب "شو از صلای وی اندر همان محیط

ترجمه:
عشق کی زخمہ سے وجد کا تنبور بجا،
اور اے "طالب !" اُس (یار) کی صدا سے اُسی محیط میں داخل ہو جا۔
تشریح:
عشق کی لے پر وجد اختیار کر، تاکہ محبوب کی آواز سن کر تو حق میں گم ہو جائے۔

غزل : 56

طالبان را نور جان باید فقط
لیکن اینجا رمز دان باید فقط

ترجمہ:
طالبانِ حق کے لیے فقط جان کا نور چاہیے،
لیکن یہاں صرف وہی کامیاب ہے جو راز شناس ہو۔
تشریح:
صرف طلب کافی نہیں، معرفتِ باطن اور اسرارِ حقیقت کی سمجھ بھی ضروری ہے۔

طعمه مردار می‌جوید زغن
مرغ جان را آشیان باید فقط

ترجمہ:
زاغ (مردہ خور پرندہ) مردار کی طلب میں ہوتا ہے،
لیکن جان کا پرندہ صرف آشیان (حقیقی مقام) کا طالب ہوتا ہے۔

تشریح:

نفس خواہشاتِ دنیا میں الجھا ہوتا ہے، جبکہ روح اعلیٰ حقائق کی طرف پرواز کرتی ہے۔

طاقت گفتن نماند اکنون مرا
گفته ما جز زبان باید فقط

ترجمہ:

اب مجھ میں کچھ کہنے کی طاقت نہیں بچی،

میری بات زبان سے نہیں، بلکہ باطن سے ہونی چاہیے۔

تشریح:

عاشق کا حال ایسا ہوتا ہے کہ وہ الفاظ سے آگے بڑھ کر حال و باطن سے بات کرتا ہے۔

طاق شو و از جفت دل را پاک دار
عشق را دفع گمان باید فقط

ترجمہ:

طاق (تنہا) ہو جا اور دل کو ہر دُوئی (جفت) سے پاک کر دے،

عشق میں فقط گمان کو دور کرنا چاہیے۔

تشریح:

عشقِ حقیقی وحدت چاہتا ہے، ہر دوئی و شک کو ترک کر کے صرف محبوب کی یاد ہو۔

طرفه‌العین است حکم عاشقان
بلکه پیش از کن فکان باید فقط

ترجمہ:

عاشقوں کے احکام پلک جھپکنے سے بھی کم وقت میں نافذ ہوتے ہیں،

بلکہ " کن فیکون " سے بھی پہلے ہونا چاہیے۔

تشریح:

عاشق کی سچائی، سرعت، اور فنا ایسی ہے کہ وہ وقت سے بھی ماوراء ہے۔

طبع سالک چون ز قید طبع رست
فارغ از سود و زیان باید فقط

ترجمہ:

جب سالک کی فطرت اپنی قید سے آزاد ہو جائے،

تو وہ صرف نفع و نقصان سے بے نیاز ہو جائے۔

تشریح:

سالک جب نفسانی خواص سے پاک ہوتا ہے، تب وہ خالصاً اللہ کی طلب میں مستغرق ہو جاتا ہے۔

طبل بی‌رنگی نواز از سرخوشی
کین دمت رمز نهان باید فقط

ترجمہ:

بے رنگی (فنا) کا طبل بجا خوشی سے،

کیونکہ یہ وقت فقط چھپے ہوئے رازوں کا ہے۔

تشریح:

جذب و بے خودی کی حالت میں فنا کا نغمہ سن، کیونکہ راہِ عشق رازوں کی راہ ہے۔

طهرا بیتی شنو از ذوالجلال
کش طهارت انس و جان باید فقط

ترجمہ:

ذوالجلال (اللہ) کا " طٰہٰ " سن،

جس کی طہارت صرف دل و جان کے انس کے ساتھ ممکن ہے۔

تشریح:

قرآنی اشارات جیسے " طٰہٰ " عرفان کا دروازہ ہیں، لیکن ان کا فہم صرف پاک باطن لوگوں کو ملتا ہے۔

طاهر است آن کو ز هستی دست شست
وجه ربک بی‌نشان باید فقط

ترجمہ:

وہی پاک ہے جس نے اپنے وجود (ہستی) سے ہاتھ کھینچ لیا،

اور فقط بے نشان رب کے چہرے کا طالب ہے۔

تشریح:

جو شخص " فنا " ہو جاتا ہے، وہی دراصل " بقاء باللہ " کا اہل ہے۔

طارم افلاک آور زیر پای
منزل جان لامکان باید فقط

ترجمہ:

آسمانوں کے خیمے کو اپنے قدموں کے نیچے لے آ،
کیونکہ جان کی منزل فقط" لامکان"(ماورائے مکان) ہونی چاہیے۔
تشریح:
عارف کو دنیاوی و فلکی حدود سے ماورا ہو کر صرف لامکانی حق تک رسائی چاہیے۔

"طالبا "ترک دو عالم باز گو
کت یکی پیرِ مغان باید فقط

ترجمہ:
اے" طالب !"دونوں جہانوں کو چھوڑنے کا پھر اعلان کر،
کیونکہ تجھے فقط ایک" پیرِ مغان "(حقیقی رہبر) چاہیے۔
تشریح:
راہِ حقیقت میں سالک کو دنیا و آخرت دونوں کی دُھند چھوڑ کر فقط ایک سچے مرشد کی طلب رکھنی چاہیے۔

غزل : 57

ظلمت گزیده را ز تجلی ضیاء چه حظ
خفاش را ز دیدن شمس الضحیٰ چه حظ

ترجمہ:
جو تاریکی کو پسند کرتا ہو، وہ روشنی کی تجلی سے کیا لطف لے؟
چمگادڑ کو سورجِ روشن(شمس الضحیٰ) کو دیکھنے سے کیا فائدہ؟
تشریح:
جن کے دل دنیا کی تاریکی میں گرفتار ہوں، وہ نورِ حقیقت سے کچھ حاصل نہیں کرسکتے۔

ظاهر پسند ره به تفکر نمی‌برد
هستی پرست را ز شهود بقا چه حظ

ترجمہ:
جو صرف ظاہر کو پسند کرتا ہے، وہ تفکر کی راہ پر نہیں چلتا،
جو ہستی کا پرستار ہو، اسے شہودِ بقاء سے کیا حصہ؟
تشریح:
باطنی عرفان کے بغیر ظاہری عبادات بے اثر ہیں، اور مادّہ پرست حقیقتِ دوام تک نہیں پہنچ سکتا۔

ظلم است دور ماندن از حضرت وصال
چون دل رهی ندید ز نور سها چه حظ

ترجمہ:

وصالِ الٰہی سے دور رہنا سراسر ظلم ہے،

جب دل نے نورِ ستارہ (سہا) کا راستہ نہ پایا، تو پھر اس سے کیا خوشی؟

تشریح:

حق سے جدائی ہی اصل ظلم ہے؛ دل جب معرفت کے نور کو نہ دیکھے تو اُس کی زندگی بیکار ہے۔

ظهرم شکست بار غم ہجر دوستان
بی وعده وفا ز کشیدن جفا چه حظ

ترجمہ:

دوستوں کی جدائی کا غم میری کمر توڑ چکا ہے،

جب وعدۂ وفا نہ ہو، تو پھر جفا سہنے میں کیا فائدہ؟

تشریح:

محبوبِ حقیقی کی دوری میں عاشق گھلتا ہے، اور اگر وصل کی امید نہ ہو تو ستم سہنا بیکار لگتا ہے۔

ظرف وجود گر شکنی بحر هو دروست
ورنه ز پائدار شدن ماسویٰ چه حظ

ترجمہ:

اگر تو وجود کا ظرف توڑ دے، تو " بحرِ ہُو "(ذاتِ حق) سامنے آجائے گا،

ورنہ غیر خدا میں پائیداری ڈھونڈنے سے کیا فائدہ؟

تشریح:

نفس کی قید سے آزاد ہو کر ہی ذاتِ حق تک رسائی ممکن ہے؛ ماسویٰ (غیر خدا) عارضی ہے۔

ظالم مشو، مقال بجز نور دل مکن
تا نیست مستیت ز در دیدن قبا چه حظ

ترجمہ:

ظالم نہ بن، اور بات وہی کر جو دل کے نور سے ہو،

جب تک تیری مستی دیدار سے نہ ہو، تو پھر اس مستی کا کیا فائدہ؟

تشریح:

سچ وہی ہے جو باطن کے نور سے ہو؛ اور جو مستی ذکر و حال کی ہو لیکن دیدار سے خالی ہو، وہ جھوٹی ہے۔

ظفرت به بند تیغ هم‌آغوش گشته است
بستان تخت دل کن، ملک هو چه حظ

ترجمہ:
تیری فتح تلوار کے بندھن سے ہم آغوش ہو چکی ہے،
دل کا تخت لے اور " ملکِ ہُو "کا مزہ چکھ۔
تشریح:
باطنی جنگ (جھادِ اکبر) میں جو کامیاب ہو، وہ دل کا بادشاہ بنتا ہے اور حقیقتِ حق میں داخل ہوتا ہے۔

ظن تو شد یقین، چو تو رفتی ز خود برون
غیر از شکست جسم، ز وصل صفا چه حظ

ترجمہ:
جب تُو خود سے باہر نکل آیا، تو گمان یقین میں بدل گیا،
اور جب تک جسم نہ ٹوٹے، وصلِ صفا کا مزہ نہیں۔
تشریح:
فنا فی اللہ کے بعد ہی معرفتِ یقینی نصیب ہوتی ہے؛ جسمانی وجود کا انکار ہی حقیقت تک لے جاتا ہے۔

ظلّ ظلیلِ عاطفت تست بر سرم
از ظل سدره و سایه طوبیٰ مرا چه حظ

ترجمہ:
تیری رحمت کا سایہ میرے سر پر ہے،
مجھے سدرۃ المنتہٰی یا طوبیٰ کے سایے سے کیا لینا؟
تشریح:
عارف کہتا ہے کہ اُسے اللہ کی محبت کا سایہ کافی ہے؛ جنت کی نعمتیں اس کے لیے غیر ضروری ہیں۔

ظلمات جسم پرده زلال شهادت است
چو پرده برفتد، ز وجود فنا چه حظ

ترجمہ:
جسم کی تاریکی، معرفت کے شفاف نور پر پردہ ہے،
جب یہ پردہ ہٹ جائے، تو فنا میں وجود کا لطف آتا ہے۔
تشریح:
جسمانی حجاب معرفت کے راستے میں رکاوٹ ہے؛ جب یہ اٹھ جائے، تو فنا ہی اصل بقا بن جاتی ہے۔

ظلمات القلوب کم نشود ز آب" طالبا"
تا لامکان برو، کز سیر سما چه حظ

ترجمہ:

اے طالب !دلوں کی تاریکی پانی سے نہیں جاتی،
لامکان کی طرف بڑھ، کیونکہ صرف آسمانی سیر سے کوئی فائدہ نہیں۔

تشریح:

باطنی صفائی علمِ ظاہری یا عبادتِ سطحی سے نہیں بلکہ لامکانی، بے شکلی معرفت سے حاصل ہوتی ہے۔

غزل : 58

ظهور حسن رویت را ز بدبینان خدا حافظ
جمال مهر رویت را نبی المصطفیٰ حافظ

ترجمہ:

تیرے حسن کے ظہور کو بد نظر لوگوں سے خدا بچائے،
تیرے چہرۂ محبت کی جمال کو نبی مصطفی ﷺ خود محافظ ہیں۔

تشریح:

بیدل فقیر محبوبِ الٰہی کے حسن کو ہر نظر بد سے محفوظ دیکھتا ہے، اور اس کی حفاظت کو نبی کریم ﷺ کی نگاہِ کرم سے منسوب کرتا ہے۔

ظلال دلربای تو به جان آسایشی بخشد
ز آفت سرو قدت را علی المرتضیٰ حافظ

ترجمہ:

تیری دلفریب چھاؤں جان کو سکون دیتی ہے،
اور تیرے قامتِ سرو جیسے حسن کو حضرت علیؑ حفاظت میں لیے ہوئے ہیں۔

تشریح:

یہاں بیدل فقیر اہلِ بیت کی جمالی صفات اور ان پر حضرت علیؑ کی روحانی نگہبانی کو سراہتا ہے۔

ظروف سینه‌های عاشقان را پر شکر کردی
ز تلخی‌های دهرت باد حسن المجتبیٰ حافظ

ترجمہ:

تو نے عاشقوں کے سینے شکر سے بھر دیے،

اور زمانے کی تلخیوں سے تجھے امام حسن مجتبیٰؑ محفوظ رکھیں۔

تشریح:

محبوب کی لذت بخش یادیں دلوں کو مٹھاس سے بھر دیتی ہیں، اور بیدل فقیر دعا دیتا ہے کہ امام حسنؑ زمانے کی تلخیاں اس محبوب سے دور رکھیں۔

ظریفان مودّت را به شمشیر غنا کشتی
ز تیر آه عشاقت شهید کربلا حافظ

ترجمہ:

تو نے محبت کے نازک دل رکھنے والوں کو بے نیازی کی تلوار سے مارا،

تیرے عاشقوں کی آہوں کے تیروں سے امام حسینؑ محافظ ہیں۔

تشریح:

بیدل فقیر شکوہ کرتا ہے کہ معشوق نے اپنی بے نیازی سے عاشقوں کو زخمی کیا، مگر کربلا کے شہید (امام حسینؑ) ان زخمی دلوں کے ہمدرد ہیں۔

ظفرهای تسلط توبه مظلومان معین شد
ز اطفا نار جبرت را شه زین‌العبا حافظ

ترجمہ:

تیری فتح و غلبہ مظلوموں کی مدد بن گئی،

اور جبر کی آگ کو بجھانے والے امام زین العابدینؑ تیری حفاظت کریں۔

تشریح:

یہاں اہلِ بیت کی مظلومیت، اور ان کی صبر و برداشت کو طاقتِ روحانی قرار دے کر ان کے فضل کو اجاگر کیا گیا ہے۔

ظبی شیر جنگ آمد برای عاشقان چشمت
ز چشتم زخم دورانش امام الاصفیا حافظ

ترجمہ:

تیری آنکھوں کا ہرنی سا جادو عاشقوں کے لیے شیر جنگ بن گیا،

زمانے کے زخموں سے تجھے امام المتقین (امام محمد باقرؑ) محفوظ رکھیں۔

تشریح:

محبوب کا حسن ہی عاشق کے لیے آزمائش ہے، مگر اولیاء اس راہ میں ڈھال بنے ہیں۔

ظهیرم نیست جز عشق این تو با ضعف دل دائم
ترا ای یاور جان باد جعفر باصفا حافظ

ترجمہ:

میرے کمزور دل کا کوئی مدد گار تیرے عشق کے سوا نہیں،
اے جان کے یاور ! تجھے امام جعفر صادقؑ کی صفا نصیب ہو۔

تشریح:

یہاں بیدل فقیر اپنے باطنی فقر و ضعف کو بیان کرتا ہے اور امام جعفرؑ کی علم و نورانیت سے حفاظت مانگتا ہے۔

ظهره بر سرم آورد خورشید رخت امشت
ترا باد از زوال کاظم و موسیٰ رضا حافظ

ترجمه:

آج شب تیرے چہرے کے سورج نے میرے سر پر دن کر دیا،
تجھے امام موسیٰ کاظمؑ اور امام رضاؑ زوال سے محفوظ رکھیں۔

تشریح:

محبوب کا دیدار زندگی کو روشن کرتا ہے، جیسے شب میں دن نکل آئے۔ دعا ہے کہ یہ نور ہمیشہ قائم رہے۔

ظلام هستی ما را همی سوزد تجلی حسن
تقی و شه نقی باشد ز وصف اختفا حافظ

ترجمہ:

ہمارے وجود کی تاریکی کو تیرے حسن کی تجلی جلا رہی ہے،
امام تقیؑ اور امام نقیؑ تیرے چھپے ہوئے اوصاف کے محافظ ہیں۔

تشریح:

یہاں تجلیاتِ حق کی روشنی، اور اس پر اماموں کی ولایت کا پہرہ ظاہر کیا گیا ہے۔

ظنون در حق من گشته رقیب ناسزا واری
بود سلطان عسکریم ز ظن ناسزا حافظ

ترجمہ:

میرے بارے میں شکوک و شبہات رقیبوں کے ذریعے طعنہ بنے،
لیکن میرا محافظ امام حسن عسکریؑ ہے، جو ان بدگمانیوں سے بچائیں گے۔

تشریح:

بیدل فقیر دنیا کی تہمتوں سے گھبرا کر امام عسکریؑ سے پناہ مانگتا ہے۔

ظنین گشتند در عالم عقول ارباب عشق اکنون
مترس ای" طالب "از تهمت که شد مهدی الورا حافظ

ترجمہ:
آج عشق کے ارباب کو عقل والے لوگ مشکوک نگاہ سے دیکھنے لگے،
اے طالب !تُو ان تہمتوں سے نہ ڈر، تیرے محافظ امام مہدیؑ ہیں۔
تشریح:
بیدل فقیر دنیاوی ذہنوں کی جانب سے اہلِ عشق پر لگنے والی تہمتوں کا ذکر کر کے امام مہدیؑ کی سرپرستی سے تسلی دیتا ہے۔

غزل : 59

عیسیٰ آسا رو به بالا کن، ز دنیا کن وداع
یوسفِ کنعانی از مصرِ زلیخا کن وداع

ترجمہ:
حضرت عیسیٰؑ کی طرح آسمانی بلندیوں کی طرف رجوع کر، دنیا سے رخصت ہو جا،
حضرت یوسفؑ کی مانند مصر (مادیات) اور زلیخا (نفسانی خواہشات) کو الوداع کہہ دے۔
تشریح:
بیدل فقیر انسان کو دعوت دے رہا ہے کہ وہ دنیا کی خواہشات کو ترک کر کے روحانی بلندی کی طرف گامزن ہو۔

عشرت این یک دو روز آمد ملالِ سرحدی
مهدِ خاکی یاد دار، از فرش دیبا کن وداع

ترجمہ:
یہ چند روزہ دنیا کی خوشی بھی بالآخر غم میں بدلنے والی ہے،
اپنے مٹی کے گہوارے کو یاد رکھ، اور ریشمی فرش (آسائشوں) کو چھوڑ دے۔
تشریح:
یہاں فنا اور موت کی یاد دلا کر دنیا کی زیب و زینت کو ترک کرنے کا مشورہ دیا گیا ہے۔

عیب باشد این هزهای تو در بازارِ قدس
واله شو چون امی، از حیل و هز ها کن وداع

ترجمہ:
تیرے دنیاوی ہنر و چالاکیاں قدس (پاکی) کے بازار میں عیب ہیں،
امیؐ (سادہ اور بے علم) بن کر والہانہ ہو جا، ان حیلوں اور چالوں کو چھوڑ دے۔

تشریح:
بیدل فقیر علم و عقل کی ظاہری بناوٹ کو رد کر کے سادگی اور دیوانگی کے عشق کی تعلیم دے رہا ہے۔

عاشقانه باده مست از ساغر منصور نوش
از چنین سالوسِ زہد و ورع تقویٰ کن وداع

ترجمہ:
عاشقوں کی طرح منصور حلاج کے ساغر سے شرابِ عشق پی،
ایسے دکھاوے والے زہد و تقویٰ سے رخصت لے لے۔
تشریح:
یہاں حلاج کی مثال دے کر عشقِ الٰہی میں فنا ہونے کی دعوت ہے، اور ریاکار تصوف کی مذمت کی گئی ہے۔

عاقلان را نیست حاصل عشرتِ دیوانگان
گر تو خواہی ذوقِ جاں، از عقل بیجا کن وداع

ترجمہ:
عقل مندوں کو دیوانوں کی خوشی (یعنی جذبِ عشق) نصیب نہیں ہوتی،
اگر تُو جان کی لذت چاہتا ہے تو بے فائدہ عقل سے کنارہ کر۔
تشریح:
یہاں صوفیانہ رنگ میں عقل کی قید کو عشق کے راستے میں رکاوٹ بتایا گیا ہے۔

عین باش و کفر و دین را افگن اندر بحرِ عشق
بی نشان شو، از رہِ فرعون و موسیٰ کن وداع

ترجمہ:
حق کی آنکھ بن جا، کفر و دین دونوں کو بحرِ عشق میں پھینک دے،
بے نشاں ہو جا، فرعون و موسیٰ جیسے دوئی والے راستوں کو چھوڑ دے۔
تشریح:
یہ وحدت الوجودی طرزِ فکر ہے، جہاں حق و باطل کی دوئی ختم کر کے سب کو عشق کی وحدت میں دیکھا جاتا ہے۔

عقده دل را کشا، ناخنِ فکرت تخست
وا نگہی، از جستجویِ ہر تمنا کن وداع

ترجمہ:
دل کے بندھن کو کھول، فکر کے ناخن سے اس کو چیر،

اور پھر ہر تمنا کی تلاش سے کنارہ کش ہو جا۔

تشریح:

یہ ترکِ دنیاو خواہشات کی تعلیم ہے تا کہ دل سچائی کے لیے کھل سکے۔

عزم کن سوی شهادت گاهِ انوارِ الست
زین چنین تاریک‌خانه بی‌تجلا کن وداع

ترجمہ:

ازل کے انوار کی تجلی کے مقام کی طرف عزم و ہمت کر،

اور اس تاریک دنیاوی مکان سے وداع کر۔

تشریح:

یہاں نورِ الست (عہدِ ازلی) کی طرف واپسی کی صوفیانہ دعوت دی گئی ہے۔

عرش را زیرِ قدم نه، کوسِ سلطانی نواز
از تلون وصفِ جسمانی، خدا را کن وداع

ترجمہ:

عرش کو اپنے قدموں تلے رکھ، اور سلطنت کا ڈنکا بجا،

جسمانی اوصاف کی تبدیلی سے نجات پا، اور دنیاوی خدا کو الوداع کہہ۔

تشریح:

یہاں مقامِ فنا اور تجرید کی تعلیم دی جا رہی ہے؛ جسمانی صفات سے گزر کر قربِ الٰہی کی بات ہو رہی ہے۔

عار نبود سنگ را برهم زدن از بهر ذات
همتی کن، زین نگارستانِ زیبا کن وداع

ترجمہ:

ذاتِ حق کے لیے اگر اس خوبصورت (دنیاوی) نگارستان کو پتھروں سے توڑا جائے تو یہ عار نہیں،

تو ہمت کر، اور اس رنگین دنیا سے وداع کر۔

تشریح:

بیدل فقیر دنیا کی ظاہری خوبصورتی کو ایک فریب بتاتا ہے اور اس سے بیزاری کی تلقین کرتا ہے۔

عارجِ لاهوت باش، جا به جبروتی مساز
لامکان شو، "طالب "از پستی و بالا کن وداع

ترجمہ:

تولاھوت (جہانِ الوہیت) کا عروج چاہنے والا بن، جبروت (طاقت و جلال) میں نہ اٹک،
لامکانی اختیار کر، اے طالب! بلندی و پستی کے تصور سے بھی کنارہ کش ہو جا۔

تشریح:

یہ آخری شعر **وحدت، فنا، اور بے مکانی** کی معراج کی طرف دعوت ہے، جہاں نہ کوئی بلندی ہے نہ پستی — بس خدا ہے۔

غزل : 60

عنادل می‌شود طوعاً بسوی دوستان راجع
چو عاشق رسته از تدبیر، سوی داستان راجع

ترجمہ:

بلبلیں از خود، خوشی سے دوستوں کی جانب لوٹتی ہیں،
جیسے عاشق تدبیر سے آزاد ہو کر اصل داستان کی طرف پلٹتا ہے۔

تشریح:

فطرتی رجوع الی اللہ اور عرفانی بازگشت کی تمثیل۔

عروج عارفان دائم به اوج لامکان باشد
که هر مرغی زینسان به سوی آشیان راجع

ترجمہ:

عارفین کا عروج ہمیشہ لامکانی بلندی کی طرف ہوتا ہے،
جیسے ہر پرندہ آخر اپنے آشیانے کی طرف لوٹتا ہے۔

تشریح:

ہر روح اپنے اصل مقام کی طرف لوٹتی ہے، جو لامکانی حقیقت ہے۔

عروس حجله تقوی را بود فرش زمین هودج
سوری مرکب مستی شود تا عرشیان راجع

ترجمہ:

تقویٰ کی دلہن کا پالکی زمین ہے،
اور شرابِ مستی کی سواری ہی اسے عرش والوں کی طرف لے جاتی ہے۔

تشریح:

یہاں دنیا کی ظاہری سختی کو حقیقت کا ذریعہ بتایا گیا ہے — اور مستی (عشق) ہی معراج کا ذریعہ ہے۔

عبودیت ربوبیت دو اوصاف کمال او نید

شود هر یک به معرج خود بجز شبه و گمان راجع

ترجمہ:

عبودیت(بندگی) اور ربوبیت (پروردگاری) اس کے دو کمالاتی اوصاف ہیں،

اور ہر ایک اپنی معراج کی طرف رجوع کرتا ہے، سوائے شبہ اور گمان کے۔

تشریح:

یہ وحدت الوجودی نظریہ ہے—بندگی بھی اسی کی صفات میں شامل ہے۔

عشق از جذبه وجدان نگنجد در میان عالم
مسیح در جوشش دل شد به چارم آسمان راجع

ترجمہ:

عشق، جو وجدان کی کشش سے ہے، دنیا کے احاطے میں نہیں آتا،

اور اسی دل کے جوش سے مسیحؑ چوتھے آسمان کی طرف چلے گئے۔

تشریح:

دل کی گہرائی عشق کی معراج کا وسیلہ ہے، عقل یا ظاہری علم نہیں۔

عبث ایام عمر اینجا مکن صرف هوای دون
ببال همت مطلق، بشو تا آن جهان راجع

ترجمہ:

اس دنیا کی گھٹیا خواہشوں میں اپنی عمر کے دن ضائع مت کر،

بلند ہمتی اختیار کر، تاکہ اُس (ابدی) جہان کی طرف رجوع ہو سکے۔

تشریح:

صوفیانہ ہدایت کہ دنیا کی پستی چھوڑ کر آخرت کی بلندی کی طرف بڑھا جائے۔

عزیز آن باشد ای سالک که طوعا روبرو آرد
بسمع" ارجعی "گردد بجانب بی‌نشان راجع

ترجمہ:

اے سالک !وہی عزیز ہے جو خوشی سے (اللہ کی طرف) رجوع کرتا ہے،

اور" ارجعی "(لوٹ آ!) کی آواز سنتا ہے اور بے نشان کی طرف لوٹتا ہے۔

تشریح:

قرآنی استعارہ" ارجعی الی ربک "(واپس آ اپنے رب کی طرف) یہاں معرفت کی بلندی پر دلالت کرتا ہے۔

عدم خود راحت آباد است بهر ماهران دل
ز شور شهی هستی شو، سوی دارالامان راجع

ترجمہ:

اپنے عدم میں راحت کا مقام دل کے ماہرین کے لیے ہے،
ہستی کی شورش سے نکل، اور دارالامان کی طرف لوٹ۔

تشریح:

فنافی اللہ کی تلقین: ہستی کے شور سے آزادی ہی امن ہے۔

علم افروز در میدان عشق از اختفاء باز آ
شنو" احببت ان اعرف "سوی جان شو بجان راجع

ترجمہ:

علم کا چراغ عشق کے میدان میں روشن کر اور اپنے چھپنے سے ظاہر ہو جا،
سن" میں چاہتا تھا پہچانا جاؤں"، اور جان سے جان کی طرف لوٹ۔

تشریح:

یہ حدیثِ قدسی" کنت کنزاً مخفیاً "کی طرف اشارہ ہے۔ علمِ حقیقت کی دعوت ہے۔

عقیده عام را مشنو، شهود ذات بین اینجا
نگردد روحِ نامحرم، پس از مرگ آنچنان راجع

ترجمہ:

عام عقیدوں کی بات نہ سن، یہاں ذاتِ حق کا مشاہدہ کر،
کیونکہ غیر مخلص روح مرنے کے بعد بھی ایسی بازگشت نہیں پا سکتی۔

تشریح:

باطنی عرفان کے بغیر سادہ ایمان کافی نہیں۔ معرفتِ ذاتی کی تلقین۔

علو رتبه مردان بین، مشو قانع بدین توفیق
گریز از خویش" طالب "شو، بسوی لامکان راجع

ترجمہ:

مردانِ خدا کے بلند مرتبے کو دیکھ، فقط اس دنیاوی توفیق پر قانع مت ہو،
اپنے نفس سے نکل، اے" طالب"، اور لامکان کی طرف پلٹ جا۔

تشریح:

یہ" طالب "کو آخری دعوت ہے کہ خودی کو ترک کرے اور مقامِ لامکانی کی طرف بڑھ جائے۔

غزل : 61

غارت دل کردہ‌ای و ز دیدہ پنهانی دریغ
کاروان را رہ زدہ، رو در بیابانی دریغ

ترجمہ:

تو نے دل کو لوٹ لیا اور نگاہوں سے بھی چھپ گیا، افسوس!

قافلہ کو راستہ سے بھٹکا دیا اور خود بیابان میں جا رہا ہے، افسوس!

تشریح:

محبت کی چوری اور رہبروں کی کمی پر افسوس—دل بھی گیا، رہ بھی چھن گئی۔

غیرت مردان بسوزد خانہ آرام را
تو مگر ناواقف از اسرار مردانی دریغ

ترجمہ:

غیرتِ مردانِ حق سکون کے گھر کو جلا دیتی ہے،

تو ان مردانِ حق کے رازوں سے ناآشنا ہے، افسوس!

تشریح:

عارفین کی غیرت دنیا کے سکون کو ترک کرتی ہے، جب کہ تو آرام کا غلام ہے۔

غیر تو دیگر امیری نیست در اقلیم قدس
خویش را نشناختی، زار و پریشانی دریغ

ترجمہ:

قدس کے ملک میں تیرے سوا کوئی امیر نہیں،

مگر تُو نے خود کو پہچانا نہیں، اور پریشان حال ہے، افسوس!

تشریح:

انسانی روح کو خلیفۃ اللہ ہونے کا شرف حاصل ہے، مگر وہ اپنی حقیقت سے بے خبر ہے۔

غافلی از سختی نزع و عقوبت های حشر
دردمندی و نہ در تدبیر درمانی دریغ

ترجمہ:

تو مرنے کے وقت کی سختیوں اور حشر کی سزاؤں سے غافل ہے،

بیمار ہے، مگر علاج کی کوئی تدبیر نہیں کرتا، افسوس!

تشریح:

انسانی غفلت کی مذمت، جو آخرت کی فکر کے بغیر زندگی گزار رہا ہے۔

غلبه سلطان وحدت ساعتی نادیده
روز و شب در گردش کثرت بلب جانی دریغ

ترجمہ:

سلطانِ وحدت کی ایک جھلک بھی نہیں دیکھی،

روز وشب کثرت کے دائرے میں دم توڑ رہا ہے، افسوس!

تشریح:

کثرت کی فریب کاری میں اُلجھا انسان وحدتِ حق کو دیکھنے سے قاصر ہے۔

غنچه دل را نه کردی وا به تأیید صبا
بی خبر از نزهت فردوس رضوانی دریغ

ترجمہ:

تو نے دل کی کلی کو صبا کی تائید سے نہیں کھولنے دیا،

اور فردوس کی لذتوں سے بے خبر ہے، افسوس!

تشریح:

دل کو کھولنے کے لیے الہامی نسیم (تائیدِ الٰہی) درکار ہے—جس سے تو محروم ہے۔

غاصبی !ورنه امانت را خیانت از چه شد؟
هر نفس را می‌دهی برباد نادانی دریغ

ترجمہ:

تو غاصب ہے !ورنہ امانت (روح) سے خیانت کیوں ہوئی؟

ہر سانس کو نادانی میں ضائع کر رہا ہے، افسوس!

تشریح:

روح ایک امانت ہے، اور نادانی میں وقت گنوانا اس کے ساتھ خیانت ہے۔

غایت است از چشم جانت چهره گلرنگ یار
در گلستانی و بی‌خبر از گلستانی دریغ

ترجمہ:

تیری جان کی آنکھ کا مقصود یار کا گلرنگ چہرہ ہے،

مگر تُو گلزار میں ہے، اور گل سے بے خبر ہے، افسوس!
تشریح:
دل کے اندر محبوبِ حقیقی موجود ہے، لیکن انسان بے خبری میں بھٹک رہا ہے۔

غرفه عرش از بری مسکنت تعمیر شد
تو به فکر خانه تاریک حیرانی دریـغ

ترجمہ:
عرش کا بالاخانہ فقر کی برکت سے تعمیر ہوا،
اور تُو تاریکی اور حیرت کے گھر کا خیال کر رہا ہے، افسوس!
تشریح:
روحانی بلندی فقر و فنا سے حاصل ہوتی ہے، مادی گھر کے پیچھے دوڑ بے معنی ہے۔

غرض عاشق نیست جز سر جلوه ذات قدیم
تو فریفته بر جمال ز غلمانی دریـغ

ترجمہ:
عاشق کا مقصود فقط ذاتِ قدیم کے حسن کا ظہور ہے،
اور تو کسی نوجوان کی ظاہری خوبصورتی پر فریفتہ ہے، افسوس!
تشریح:
ظاہری جمال پر فریفتگی اصل عشق سے محرومی کی علامت ہے۔

غوطه خور" طالب "به بحر دل، شنای را گذار
مسکن اندر کعبه داری، نا مسلمانی دریـغ

ترجمہ:
اے" طالب !" دل کے بحر میں غوطہ زن ہو جا، ظاہری تیرنا چھوڑ،
تو نے دل میں کعبہ بسایا ہے، مگر پھر بھی بے دینی کر رہا ہے، افسوس!
تشریح:
دل ہی اصل کعبہ ہے، اور جو اس کے باوجود گمراہ ہے، وہ حقیقی ایمان سے دور ہے۔

غزل :62

غنیمت دان تو عمر خود ز ذکر حق همان فارغ
دمی منشین ز ذوق دل درین کون و مکان فارغ

ترجمہ:

اپنی عمر کو ذکرِ حق سے غنیمت سمجھ،

ایک لمحہ بھی نہ بیٹھ بغیر ذوقِ دل کے، اس عالمِ کون و مکان سے آزاد ہو کر۔

تشریح:

وقت کو غنیمت جاننا اور ہر لمحہ ذوقِ ذکر میں گزارنا—یہی سالک کی پہلی شرط ہے۔

غرامت می کنی هردم بسرف انفاس در عالم
بحفظش کوش تا باشی زمانی از زیان فارغ

ترجمہ:

تو ہر لحظہ اپنی سانسیں ضائع کر کے تاوان بڑھاتا ہے،

ان کی حفاظت کر تاکہ کم از کم تھوڑا سا خسارے سے آزاد ہو جائے۔

تشریح:

سانس کی قدر، وقت کا شعور، اور عرفانی سرمایہ ضائع نہ کرنا سالک کی ضرورت ہے۔

غبار هستی افشانی صفا دان و صفا خوانی
در آدر بزم عرفانی ز فکر این و آن فارغ

ترجمہ:

ہستی کا غبار ہٹانا ہی صفا ہے اور صفا کو پڑھنا بھی یہی ہے،

عرفانی بزم میں داخل ہو جا اور "میں "اور" تو "کی فکروں سے آزاد ہو جا۔

تشریح:

"ھستی "یعنی خودی کا غبار مٹانا، تصوف کی اصل صفائی ہے۔

غذایت نور بیرنگی است، فضایت پاک از تنگی است
رموز بیخودی بشنو، شو از جسم جهان فارغ

ترجمہ:

تیری غذا بے رنگ نور ہے، اور تیرا مقام وسعت بھرا ہے،

بیخودی کے راز سن، اور جسمانی دنیا سے آزاد ہو جا۔

تشریح:

عارف کی غذا الٰہی نور ہے، نہ کہ مادی شہوات؛ جسمانی قید سے آزاد ہونا ضروری ہے۔

غنای چیست؟ دست افشانی از دو جهان باری
به تخت احدیت بنشین ز هر شبه و گمان فارغ

ترجمہ:

غنا کیا ہے؟ دونوں جہانوں سے ہاتھ جھاڑ دینا،

احدیت کے تخت پر بیٹھ اور شک و گمان سے آزاد ہو جا۔

تشریح:

فقیر کا غنا اس کی بے نیازی ہے—احد کے سوا کسی کا محتاج نہ ہونا۔

غشاوه نا بصیرت را بسوزی ناظر قدرت
تجلی بی نشان بنگر، شو از نام و نشان فارغ

ترجمہ:

بصیرت پر چھائے پردے کو جلا ڈال، اور قدرت کے جلوے کو دیکھ،

بے نشانی کی تجلی دیکھ، اور ہر نشان و نام سے آزاد ہو جا۔

تشریح:

"بے نشانی کی تجلی "حق تعالیٰ کی وہ شان ہے جو صرف اہلِ بصیرت پہ عیاں ہوتی ہے۔

غراب آسا مکن تحریص در تحصیل آمالی
ز حرص طمع باش، ای دل، چو روح قدسیان فارغ

ترجمہ:

کوا بن کر حرص میں نہ دوڑ،

اے دل !حرص و طمع سے آزاد ہو جا، جیسے قدسی روحیں ہوتی ہیں۔

تشریح:

دنیا کی حرص سالک کے لیے زہر ہے—قدسیوں کا حال قناعت ہے۔

غریبی کز وطن دور اوفتد یاد آورد هرگاه
چرا ماندی تو از حب الوطن اینجا چنان فارغ

ترجمہ:

پردیس میں گرا ہوا ہر اجنبی ہمیشہ اپنے وطن کو یاد کرتا ہے،

پھر تُو کیوں اپنے حقیقی وطن (عالمِ قدس) سے اتنا بے پرواہ ہے؟

تشریح:

یہ دنیا اصل وطن نہیں، روح کا وطن عالمِ لاہوت ہے، اور اس سے محبت فطری ہے۔

غلام هوش علوی است عقل کل بدان فترت
مباش ای کول از تعلیم رمز عارفان فارغ

ترجمہ:

عقلِ کل خود علوی ادراک کی غلام ہے،

اے بے خبر !تو عارفوں کے رموز سیکھنے سے غافل نہ رہ۔

تشریح:

عارف کی عقل الہامی ہوتی ہے، نہ کہ صرف منطقی؛ اس سے سیکھنے کی ضرورت ہے۔

غلط باشد هوس زهد ریا و خرقه سالوس
ممان گر مرد این راهی ز انس میکشان فارغ

ترجمہ:

ریاکارانہ زہد کی خواہش اور سالوس کی خرقہ داری غلط ہے،

اگر تُو مردِ راہ ہے تو مے کشوں کی انس سے محروم نہ رہ۔

تشریح:

ریاکاری سے پاک اور مے کشوں (صوفی اہلِ محبت) کی صحبت اصل زہد ہے۔

غزل پیر ای" طالب "اگرچه صنعتی دارد
ولی تو دل به صانع ده، شو از نطق و بیان فارغ

ترجمہ:

اے" طالب !"اگرچہ پیر کی غزل ایک صناعی رکھتی ہے،

لیکن تُو دل صانع (خالق) کو دے، اور بیان بازی سے آزاد ہو جا۔

تشریح:

شاعری، نطق، غزل ...سب خوب ہیں، مگر اصل مقصد صانع سے وصال ہے۔

غزل : 63

فرخ حریفی می‌رود رو از حریفان یک طرف
او می‌خرامد یک طرف، ما زار نالان یک طرف

ترجمہ:

نصیب والا محبوب الگ چال چلتا ہے،

وہ اپنے انداز میں خراماں ہے، ہم زار و نالاں ایک طرف۔

تشریح:

حقیقی عاشق اور معشوق کی حالت میں بُعدِ ظاہر و باطن کا تاثر نمایاں ہے۔

فردوس بودی خانه ما، از مجلسش لیکن کنون
سروش خرامان یک طرف، قمر در افغان یک طرف

ترجمہ:

اس کی مجلس سے پہلے ہمارا گھر گویا جنت تھا،

اب فرشتہ خراماں ایک طرف ہے، چاند (دل) فغاں میں دوسری طرف۔

تشریح:

وصال کے بعد فراق کا عالم دل کے قمر کو سوزاں کر دیتا ہے۔

فاضل اگر جامی کشد، از دست رند باده نوش
دستارش افتد یک طرف، تسبح پیچان یک طرف

ترجمہ:

اگر عالم، کسی رندِ مے نوش کے ہاتھ سے جام پیئے،

تو اس کی دستار ایک طرف گرے، تسبیح الجھی دوسری طرف۔

شرح:

یہاں ریاکاری کے علم پر وار ہے — محبت کا سچا جام علم و زہد کے پردے چاک کر دیتا ہے۔

فارغ ز قید جسم و جان باشد خیال واصلان
باشد رخ ارواح شان، خلق انسان یک طرف

ترجمہ:

واصلان کا خیال جسم و جان کی قید سے آزاد ہوتا ہے،

ان کی ارواح کا جلوہ ایک طرف، عام انسان ایک طرف۔

تشریح:

حقیقی اولیاء کی ارواح عام انسانوں سے جدا مقام رکھتی ہیں۔

فهمد رموز معنوی هر کو ز خود بیگانه شد
بگذاشته فکر وحدتش پیدا و پنهان یک طرف

ترجمہ:

معنوی راز وہی سمجھے جو خودی سے بیگانہ ہو،

اپنی وحدت کے فکری پردے چھوڑ کر ظاہر و باطن دونوں کو وحدت میں دیکھتا ہے۔

تشریح:

سالک کو وحدت حق میں فنا ہو کر سب رموز سمجھ آتے ہیں۔

فواره دل عنبر هوا شد مشکباران رضا
یک طرف ساقی خوش لقا، عشاق مستان یک طرف

ترجمہ:

دل کا فوارہ عنبر بیز ہو کر مشک بارانِ رضا بن گیا،

ایک طرف خوش رو ساقی، دوسری طرف مست عاشقین۔

تشریح:

دل کے فیضان سے عطا کی خوشبو چھا جاتی ہے؛ روحانی مستی کی کیفیت ظاہر ہے۔

فاخته بسرو آشفته، بلبل ز گل در گفته
نرگس چو مستان خفته، در مهد بستان یک طرف

ترجمہ:

کبوتر سرو پر پریشان، بلبل گل سے راز گو،

نرگس جیسے مست سوئے ہوئے، باغ کی گود میں الگ۔

تشریح:

یہ استعارات فطرت کے مظاہر سے عرفانی جذبات کو ظاہر کرتے ہیں۔

فریاد نی در شورشی، چنگ و چغانه در فغان
مل یک طرف، گل یک طرف، تن یک طرف، جان یک طرف

ترجمہ:

نی کی فریاد شور میں، چنگ و چغانہ (ساز) فغان میں،

مٹی ایک طرف، گل (جمال) دوسری طرف، جسم اور جان الگ الگ۔

تشریح:

تصوف کے اندرونی انتشار اور روحانی تجلیات کی کشاکش کا ذکر ہے۔

فایده طلب باجوش دل، برباد داده جوش دل
وا کرده هر دم گوش دل، سرمست وجدان یک طرف

ترجمہ:

نفع طلبی کو دل کی حرارت نے برباد کر دیا،
دل کا کان ہر لمحہ کھلا ہے، اور وجدان میں سرمستی الگ عالم ہے۔
تشریح:
یہاں سچی معرفت کو دنیوی فائدے سے برتر بتایا گیا ہے۔

فوق السمٰوات از روی، بر عرش باشی مستوی
از تهمت امکان شور، "طالب "بدنیسان یک طرف

ترجمہ:
اس کا چہرہ سات آسمانوں سے بلند ہے، تو عرش پر مستوی ہے،
اے " طالب "، امکان کی تہمت سے بچ، اور فانی بدن والوں سے جدا ہو جا۔
تشریح:
یہ آخری شعر معرفتِ الٰہی کا نچوڑ ہے :وجودِ حق بالاتر از امکان و مکان ہے۔

غزل : 64

فائیز نگشته ی ز صفا در جهان ملاف
حالت منیر نیست بقالِ لسان ملاف

ترجمہ:
صفا (باطنی پاکیزگی) سے فیض یافتہ نہ ہوا، دنیا میں یوں زبان سے باتیں نہ کر۔
تیرا حال روشن نہیں، فقط زبان کا تاجر نہ بن۔

تشریح:
بیدل فقیر کہتا ہے کہ محض زبان سے باتیں کرنا کافی نہیں؛ جب تک دل صاف اور باطن منور نہ ہو، انسان کی گفتگو بے معنی رہتی ہے۔

فرعون از مقال لسانی چه بهره برد
تا نیست منطق تو بغیر از زبان ملاف

ترجمہ:
فرعون نے زبان کی باتوں سے کیا فائدہ اٹھایا؟
جب تک تیری منطق صرف زبانی ہے، کچھ فائدہ نہیں۔

تشریح:
محض ظاہری کلام، بغیر باطنی حکمت کے، انسان کو گمراہی میں رکھتا ہے۔ فرعون جیسا شخص زبان سے کچھ نہ پا سکا کیونکہ اس کی عقل و منطق صرف دنیاوی تھی۔

فرق است در مقاله حلاج و آن عدو
هان ای جهول فهم به وهم گمان ملاف

ترجمہ:
حلاج اور اُس کے دشمن کی گفتگو میں فرق ہے۔
اے جاہل !وہم و گمان سے سمجھنے کی کوشش نہ کر۔

تشریح:
حلاج کا کلام معرفت سے بھرا ہوا تھا، جبکہ اس کے دشمن صرف ظاہر دیکھتے تھے۔ سچائی کو سمجھنے کے لیے دل و جان سے ادراک درکار ہے، نہ کہ فقط وہم و گمان۔

فهمت چو قاصر ست ز اسرار معنوی
با وهم جهل از سخن این و آن ملاف

ترجمہ:
جب تیرا فہم معنوی اسرار تک پہنچنے سے قاصر ہے،
تو جاہلانہ گمان سے دوسروں کی باتیں نہ سمجھ۔

تشریح:
علمِ باطن کو صرف عقل یا وہم سے نہیں سمجھا جا سکتا؛ اس کے لیے دل کی گہرائی اور تجربہ درکار ہے۔

فکرت بکن به خلوت دل شمع جان افروز
زنهار از ضیائی نهان در عیان ملاف

ترجمہ:
دل کی خلوت میں فکر کر، تاکہ روح کی شمع روشن ہو۔
ہوشیار !جو نور چھپا ہوا ہے، اسے ظاہر سمجھ کر نہ دیکھ۔

تشریح:
روحانی روشنی اندر سے آتی ہے؛ باطن کی خلوت میں غور و فکر سے انسان حقیقت پا سکتا ہے۔

فانی به بحر وحدت می باش چون حباب
واز موج های قلزم کهنه نهان ملاف

ترجمہ:

فنا ہو جا وحدت کے سمندر میں، بلبلے کی مانند۔

اور پرانے سمندر کی موجوں سے خود کو چھپا لے۔

تشریح:

فنائے ذات اور وحدتِ الٰہی کی طرف اشارہ ہے۔ بیدل فقیر کہتا ہے کہ دنیاوی ہنگاموں سے الگ ہو کر، فنا ہو کر وحدت میں داخل ہو جاؤ۔

فرمان روای ملک ملک جز تو نیست کس
بشناس خویش را و بقول زبان ملاف

ترجمہ:

ملکِ وجود کا بادشاہ تیرے سوا کوئی نہیں۔

خود کو پہچان، اور محض زبان سے دعویٰ نہ کر۔

تشریح:

یہ خود شناسی کی دعوت ہے۔ انسان کے اندر الٰہی صفات کی جھلک ہے، مگر جب تک وہ خود کو نہیں پہچانتا، وہ حقیقت سے دور ہے۔

فردوس، حور، کوثر و غلمان برای تست
ره بر بسوی رتبه و از رفع شان ملاف

ترجمہ:

فردوس، حوریں، کوثر اور غلمان سب تیرے لیے ہیں۔

اس اعلیٰ مرتبے کی طرف راہ لے، اور جھوٹی شان سے بچ۔

تشریح:

حقیقی مراتب انسان کو نصیب ہو سکتے ہیں، بشرطیکہ وہ دنیاوی غرور اور جھوٹی بڑائی سے بچے۔

فانوس نور تجلی وجود تست
پیش از نظاره شاخ گل از بوستان ملاف

ترجمہ:

تجلی کا چراغ تیرے وجود ہی میں ہے۔
باغ کے پھول کی شاخ کو دیکھنے سے پہلے، خود کو دیکھ۔

تشریح:
خدا کا نور انسان کے اندر ہے۔ باہر کی چیزوں میں حقیقت تلاش کرنے سے پہلے، اپنے باطن کی طرف توجہ کر۔

فرش زمین گذار، نشین بر سریر عرش
ورنه درین مکان تو از لامکان ملاف

ترجمہ:
زمین کو چھوڑ، اور عرش کے تخت پر بیٹھ۔
ورنہ اس مقام میں تُو لامکان سے محروم رہے گا۔

تشریح:
دنیاوی خواہشات کو ترک کر، اور روحانی مقام حاصل کر؛ تب ہی تُو ماورائی حقیقت کو پا سکے گا۔

فسق است بی تحقق تقلید" طالبا"
گر بسته ی بقید تن از بی نشان ملاف

ترجمہ:
اے طالبِ حق !بغیر تحقیق کے تقلید فسق ہے۔
اگر تُو جسم کی قید میں بند ہے، تو بے نشاں (حق) سے دور نہ جا۔

تشریح:
اندھی تقلید حقیقت سے دور کرتی ہے۔ جب تک انسان جسمانی قید سے آزاد نہیں ہوتا، وہ باطنی سچائی کو نہیں پا سکتا۔

غزل : 65

قدیم باش و بلا تعلق، بزن اناالحق بزن اناالحق
محیط بیچون چو ذات مطلق ، بزن اناالحق بزن اناالحق

ترجمہ:

قدیم (ازلی) بن، اور ہر تعلق سے آزاد ہو جا — للکار کر کہہ: اناالحق!

بیچون (بے کیف و بے چگونگی) ذاتِ مطلق کے مانند محیط ہو جا — اناالحق!

تشریح:

صوفی سے کہا جا رہا ہے:

- دنیاوی رشتوں، حال و مستقبل کی فکریں، اور محدودیتوں سے نکل جا۔
- تو ازل سے ہے، اور ازل کی طرف لوٹنے کا وقت ہے۔
- ذاتِ حق کی طرح محیط اور بے تعین بن — اناالحق کا نعرہ اسی بے خودی سے اُبھرتا ہے۔

قرابت از تن کسل چون مردان، بگو سلونی چو شیر مردان
گذار تن را به همت جان ، بزن اناالحق بزن اناالحق

ترجمہ:

رشتۂ جسمانی سے کٹ جا، مردوں کی طرح" — سلونی "(پوچھو مجھ سے) کہہ، شیر مردوں کی طرح۔

جسم کو چھوڑ، اور جان کی ہمت سے جیو — اناالحق!

تشریح:

یہاں حضرت علیؑ کی جھلک ہے ("سلونی قبل ان تفقدونی") —

- تو اگر مردِ حق ہے، تو جسم کو چھوڑ کر روح کی قوت سے جیو۔
- باطنی علم، قربِ الٰہی اور عرفانِ نفس کو اختیار کر — یہ ہے حقیقی" اناالحق"۔

قوی تر از چو نیست دیگر ورای در صف چو شاه حیدر
لکن بمستی بنای خیبر ، بزن اناالحق بزن اناالحق

ترجمہ:

اس سے زیادہ قوی کوئی نہیں — صف میں علیؑ کی طرح کھڑا ہو۔

لیکن خیبر کے در کو مستی سے اُکھاڑنے جیسا جنون پیدا کر — اناالحق!

تشریح:

- اگرچہ ظاہر میں انسان کمزور ہے، مگر عشقِ الٰہی کی مستی سے خیبر جیسے در کھل سکتے ہیں۔
- علی المرتضیٰؑ کی بہادری اور فنا فی اللہ صفات کو اپناو۔

قمیص کم بو که یوسفی تو ز رنگ و بوئ زمان بری شو
زبیت احزان کنون بدر رو ، بزن اناالحق بزن اناالحق

ترجمہ:

اپنی قمیص کو خوشبو دار نہ بنا، تو یوسف ہے — زمانے کی رنگینیوں سے باہر آ۔
اب بیت الاحزان سے نکل، انا الحق!

تشریح:

- ظاہری حسن، دنیا کی خوشبو اور رنج والم — سب ترک کر۔
- حضرت یعقوب کا "یوسف "بن، جو نورِ جمال ہے — قیدِ رنگ و بو سے آزاد ہو۔

قدم برون نه ز عنصر خود، بتاب رخ را ز مظهر خود
بدست آور تو گوهر خود ، بزن اناالحق بزن اناالحق

ترجمہ:

اپنی مادی اصل (عنصر) سے باہر قدم رکھ، اپنے ظاہر سے منہ موڑ۔
اپنے باطنی گوہر کو پالے — انا الحق!

تشریح:

یہ سلوک و طریقت کا پیغام ہے:

- انسان کو چاہیے کہ ظاہر پرستی ترک کرے، مٹی، پانی، آگ، ہوا کے اسیر نہ رہے، بلکہ اپنے باطنی نور کو دریافت کرے۔

قضا بحسب رضات گردد، جفای دوران وفات گردد
غبار کلی صفات گردد ، بزن اناالحق بزن اناالحق

ترجمہ:

تقدیر تیری رضا کے مطابق ہو جائے گی، زمانے کی جفا فنا ہو جائے گی۔
ہر غبار، صفاتِ حق میں جذب ہو جائے گا — انا الحق!

تشریح:

- صوفی جب اپنی مرضی کو رضائے الٰہی میں فنا کر دیتا ہے، تو قضا بھی اس کی رفیق بن جاتی ہے۔
- وجودِ صفاتی میں تحلیل ہو جانا، حقیقتِ" انا الحق "کا ظہور ہے۔

قیود عالم ظهور بشکن، در لقا ز در لقا زن
به کعبه ذاتی در آی ایمن ، بزن اناالحق بزن اناالحق

ترجمہ:

عالم کے بندھنوں کو توڑ، لقا کی راہ میں در سے در عبور کر۔

ذات کے کعبے میں داخل ہو، امن و امان کے ساتھ — اناالحق!

تشریح:

- صوفی کو چاہیے کہ عالمِ اسباب، عالمِ اشیاء کے ظاہری قید سے آزاد ہو کر لامحدود کی طرف سفر کرے۔
- یہ "کعبۂ ذات" وہ مقام ہے جہاں صرف عرفان کی روشنی ہے۔

قفس گذارو به آشیان رو، به سوی اقلیم بی‌نشان رو
به لامکان رو، به لامکان رو ، بزن اناالحق بزن اناالحق

ترجمہ:

قفس (قیدِ جسم) کو چھوڑ، اپنے حقیقی آشیانے کی طرف جا۔

بے نشان کے اقلیم کی طرف روانہ ہو — لامکان کی طرف، اناالحق!

تشریح:

- جسم ایک پنجرہ ہے، اور روح پرندہ۔
- اس دنیا کی شناختوں، مکانوں سے بلند ہو کر " اقلیمِ لامکان " کی طرف جانا ہی اصل ہجرت ہے۔

قبول عالم چه اگر شد، جموع مردم چه شد اگر شد
ظهور آدم چه شد اگر شد ، بزن اناالحق بزن اناالحق

ترجمہ:

دنیا نے تجھے قبول کیا یا نہ کیا — کیا فرق پڑتا ہے؟

لوگوں کی تعداد بڑھی یا گھٹی — کیا ہوا؟

آدم کا ظہور ہوا — تو کیا؟ اناالحق!

تشریح:

یہاں کُل انکارِ مجاز ہے۔

- مقامِ حق پر پہنچنے والا سالک عوام کی رائے، دنیا کی مقبولیت، یا نسبی حیثیت کی پروا نہیں کرتا — وہ صرف حق کی طلب میں سرگرداں رہتا ہے۔

قدح بنوش از رحیق مستی، شکن برورش هستی
چو تن شکستی ز خویش رستی ، بزن اناالحق بزن اناالحق

ترجمہ:

مستی کے خالص شراب کا پیالہ پی، ہستی کا غرور توڑ۔
جب تُونے تن کو توڑ دیا، تو خود سے آزاد ہو گیا — انا الحق!

تشریح:

- "رحیق "خالص معرفت کی شراب ہے، جس سے سالک مست ہوتا ہے۔
- جب انسان اپنے نفس، خواہش، اور تن کے قید سے نکلتا ہے، تب ہی" انا الحق "بول سکتا ہے۔

قدوم فرما به لامکانی که فوق عرش بود نشانی
نه جسم" طالب "بود نه جانی ، بزن اناالحق بزن اناالحق

ترجمہ:

لامکانی میں قدم رکھ، جہاں عرش سے بھی بلند نشانیاں ہیں۔
وہاں" طالب "نہ جسم ہے، نہ جان — انا الحق!

تشریح:

- سالک جب حق میں فنا ہو جاتا ہے، تو اس کی ذات، اس کی ہستی، اس کا جسم، اس کی روح سب مٹ جاتے ہیں۔
- صرف" انا الحق "باقی رہتا ہے، جو ذاتِ حق کی گواہی ہے — نہ طالب، نہ مطلوب، صرف حق!

غزل : 66

قیدِ ہستی بگسلد ہر کو کشد صہبای عشق
زانکه دارد زورِ نشه ساغرِ پیمایِ عشق

ترجمہ:

جو عشق کی صہبا (شراب) پیتا ہے، وہ ہستی کی قید کو توڑ دیتا ہے،
کیونکہ عشق کا ساغر (جام) ایسا نشہ رکھتا ہے کہ سب کچھ بدل دیتا ہے۔

تشریح:

- عشقِ الٰہی کا نشہ انسان کو خودی، دنیا، اور مادیت سے آزاد کر دیتا ہے۔

- جو سچا عاشق ہو، وہ قیدِ جسم و دنیا سے نکل جاتا ہے۔

قفلِ قلبی را فتوح آرد بمفتاحِ نظر
شاہِ جیلان، پیرِ پیران، گوہرِ دریایِ عشق

ترجمہ:

نظرِ عشق سے دل کا قفل کھلتا ہے،
جیسا کہ شیخ عبد القادر جیلانیؒ، جو پیرانِ پیر اور عشق کے سمندر کا گوہر ہیں۔

تشریح:

- حضرت عبد القادر جیلانیؒ کی نگاہِ ولایت دل کے بند دروازے کھولتی ہے۔
- وہ عشق کے بحرِ بیکراں کے گوہر ہیں۔

قافلۂ ارواح را با منزلِ قدسی رساند
میر محی الدین به یُمنِ ہمتِ والایِ عشق

ترجمہ:

روحوں کے قافلے کو قدسی مقام تک پہنچانے والے
دین کو زندہ کرنے والے ہیں، جن کی بلند ہمت عشق کا مظہر ہے۔

قادرِ وقت است قائلِ لاتخف بهرِ مرید
پای او بر گردنِ ہر اولیا، مولایِ عشق

ترجمہ:

وہ جو مریدوں سے " لاتخف "(خوف نہ کرو) کہتا ہے، وقت کا قادر ہے،
اور اس کے قدم تمام اولیاء کی گردن پر ہیں — وہ عشق کا مولا ہے۔

تشریح:

- "لاتخف " کی تعبیر میں روحانی اطمینان ہے، جو صرف اکمل اولیاء کی زبان پر آتی ہے۔
- یہاں شیخ عبد القادرؒ یا ایک کامل مرشد کی شان بیان ہو رہی ہے۔

قطبِ اقطاب و قلندرِ شاہِ سیوستان که او
شد سراج الاولیاء و محفلِ پیرِ ای عشق

ترجمہ:

سیوستان کے قلندر شاہ، قطب الاقطاب ہیں،
جو اولیاء کے چراغ اور پیرانِ عشق کی محفل کا مرکز ہے۔

تشریح:

- یہ اشارہ حضرت مخدوم نوح سیوستانیؒ یا قلندر بزرگوں کی طرف ہے۔
- وہ ولایت کے اعلیٰ مقام پر فائز تھے۔

قربِ حق یابد کسی کو کحل سازد خاکِ او
حضرت مخدوم شہباز و ذوالاستعلایِ عشق

ترجمہ:

جو شخص ان کی خاک کو سرمہ بنالے، وہ قربِ خدا حاصل کر لیتا ہے—
ایسے ہیں حضرت مخدوم شہبازؒ، جو عشق میں رفعت والے ہیں۔

تشریح:

- یہاں حضرت لال شہباز قلندرؒ کی بات ہو رہی ہے، جن کی خاک بھی صاحبِ کرامت ہے۔

قلزمِ وحدتِ وجودی، شاہِ خیرالدین کریم
در جہان غوث و محقق روشن از جلایِ عشق

ترجمہ:

خیر الدین کریمؒ، وحدت الوجود کے سمندر میں شاہ ہیں،
وہ اس دنیا میں غوث، محقق اور عشق کی جلا سے روشن ہیں۔

تشریح:

- یہاں خیر الدین شاہ جیلانی کا ذکر ہے جو وحدت الوجود کے قائل و حامل ہیں۔

قوت گیرد دلِ سالک روشن ایوانِ بوسیش
مشفقِ اشفق مدد بخشد بہ ہر ضعفایِ عشق

ترجمہ:

سالک کا دل روشن ہو جاتا ہے اُن کی دہلیز کی بوسہ گاہ سے،
وہ اشفق ترین مشفق ہیں، عشق کے ہر کمزور کی مدد کرتے ہیں۔

تشریح:

- یہ مرشدِ کامل کی صحبت و قدم بوسی کا فیض ہے، جو دل کو قوت دیتا ہے۔

قاسم الدرجاتِ عالی‌شان، شاهِ نقشبند
شد مجدد منصبش در محفلِ یکتایِ عشق

ترجمہ:
اعلیٰ درجات تقسیم کرنے والے، حضرت نقشبندؒ ایسے شاہ ہیں،
جو عشق کی محفل کے مجدد کے منصب پر فائز ہوئے۔

تشریح:

- حضرت بہاء الدین نقشبندؒ کو عشقِ مجددی کا امام مانا گیا ہے، جنہوں نے سلوک میں انقلابی طریقے قائم کیے۔

قانع از کونین با ارشادِ مطلق هم‌عنان
حاجی الحرمین، هادیِ حکمت‌فرمایِ عشق

ترجمہ:
جو دو جہاں سے قانع ہو کر مطلق ہدایت کا ہمراہ ہو،
وہ حرمین کا حاجی اور عشق کی حکمت کا راہنما ہے۔

تشریح:

- یہاں ایسے بزرگ کی بات ہو رہی ہے جو دنیا سے بے نیاز ہو کر محض ہدایتِ الٰہی پر قائم ہوں۔

قم باذنی منطقِ او، شهِ صفی‌اللهِ رشید
مرشدِ کامل، که" طالب "را دهد احیایِ عشق

ترجمہ:
اس کا کلام " قم باذنی "(اٹھ میرے حکم سے) جیسا اثر رکھتا ہے،
وہ صفی اللہ رشید (حضرت محمد ﷺ) ہے، کامل مرشد، جو" طالب "کو عشق کی زندگی بخشتا ہے۔

تشریح:

- حضرت عیسیٰؑ کی تعبیر" قم باذنی اللہ "کی طرح، یہاں مرشدِ کامل کو وہی روحانی تاثیر بخشا گیا ہے۔
- وہ سالکِ" طالب "کو مردہ حال سے زندہ عشق کی طرف اٹھاتا ہے۔

غزل : 67

کرد انسان را محبت مخزنِ اسرارِ پاک
ورنه مُشتِ گِل نگشتی مطلعِ انوارِ پاک

ترجمہ:

محبت نے انسان کو پاک اسرار کا خزانہ بنایا،
ورنہ وہ مٹھی بھر خاک ہوتا، نہ کہ انوارِ پاک کا مظہر۔

تشریح:

- انسان کو جو رفعت ملی ہے وہ" محبت "کی بدولت ہے۔
- اگر محبت نہ ہوتی، تو انسان محض ایک جسمانی مخلوق رہتا، نہ کہ معرفت و انوار کا مرکز۔

کائنات از بهرِ تو آورد در صحنِ ظهور
خویش را بنگر که باشی مجمعِ اسرارِ پاک

ترجمہ:

یہ ساری کائنات تیرے لیے ظاہر کی گئی ہے،
اپنے باطن میں جھانک، تُو پاک اسرار کا مرکز ہے۔

تشریح:

- انسان کو" اشرف المخلوقات "کہا گیا کیونکہ اس کے اندر الٰہی صفات کا ظہور ممکن ہے۔
- خودشناسی دراصل خداشناسی ہے۔

کارهای خلقِ عالم را گذار و فرد باش
گر تو بتوانی بکن چون کارِ حق کردارِ پاک

ترجمہ:

دنیاوالوں کے کام چھوڑ دے اور الگ ہو جا،
اگر تو چاہے تو خدا کے سے کام کر، اور پاک عمل اپنا۔

تشریح:

- حقیقی سالک کو چاہیے کہ دنیاوی مشغلے چھوڑ کر خالصتاً حق کی راہ اختیار کرے۔

کشت‌زارِ تست این ایامِ فرصتِ زندگی
تخمِ پاک افشان که فائز شوی از بارِ پاک

ترجمہ:

زندگی کی یہ فرصت تیرے لیے ایک کھیت کی مانند ہے،
اس میں پاک بیج بو تاکہ پاک ثمرات پا سکے۔

تشریح:

- دنیا" دارالعمل "ہے، یہاں کے اعمال کا نتیجہ آخرت میں ملتا ہے۔

کعبه اصحابِ معنی جز دلِ بیدار نیست
خودشناسی سِرِ خود چون مانی از پندارِ پاک

ترجمہ:

اہلِ معرفت کا کعبہ جاگتا ہوا دل ہے،
جب تو پندار (وہم) سے پاک ہو جائے تو خودشناسی کے راز پالے۔

تشریح:

- حقیقی عبادت گاہ وہ دل ہے جو بیدار، صاف، اور اللہ کا آئینہ ہو۔
- پندارِ نفس کو ترک کرنا شرطِ خودشناسی ہے۔

کهفِ مستان تجلیِ لامکان باشد دوام
وا گریز از خویش تا یابی رهی آن غارِ پاک

ترجمہ:

مستانِ الٰہی کی پناہ گاہ وہ لامکانی تجلی ہے،
اپنے نفس سے بھاگ، تاکہ اس پاک غار تک پہنچ سکے۔

تشریح:

- یہاں کہف (غار) سے مراد تصوف کا خلوت خانہ ہے،
جہاں انسان اپنی خودی سے فرار پاکر" لامکان "کی حضوری حاصل کرتا ہے۔

کفرِ او اسلام گردد در تناسخ زورد تر
هرکه دارد خلوتِ دل از خیالِ اغیارِ پاک

ترجمہ:

جس کے دل کی خلوت غیر کے خیال سے پاک ہو،

اس کا کفر بھی اسلام سے بڑھ کر ہو جاتا ہے۔

تشریح:

- معرفت میں صرف ظاہر کو نہیں، بلکہ باطن کو بھی معیار بنایا جاتا ہے۔
- ایک صاحبِ دل اگر ظاہر اً کافر بھی ہو، مگر غیر سے پاک ہو، تو وہ حقیقی مسلمان ہے۔

کنز، کافیه و قدوری ذوقِ روحانی نداشت
کز طلب داری تحقق زین و آن دل‌دارِ پاک

ترجمہ:

کنز، کافی، اور قدوری (فقہی کتب) میں روحانی ذوق نہیں،

اگر تو سچی طلب رکھے تو اس پاک دلدار سے حقیقت حاصل کر۔

تشریح:

- فقہ و ظاہری علوم سے بڑھ کر باطنی سلوک اور حقیقتِ طلب کی بات کی گئی ہے۔
- دل کے جذب سے حقیقت ملتی ہے، نہ کہ محض مطالعے سے۔

کلمه توحید کو منصور وار از موجِ عشق
تا کنی معراج بر سرِ دار چون سردارِ پاک

ترجمہ:

توحید کا کلمہ عشق کی موج میں منصور کی طرح ادا کر،

تاکہ تو دار پر بھی معراج پا لے، جیسے وہ پاک رہنما۔

تشریح:

- حضرت منصور حلاجؒ کی " انا الحق " پکار عشق کا کمال ہے۔
- سالک اگر قربان ہونے کا جذبہ رکھے تو وہ بھی منصور کی راہ پر ہو سکتا ہے۔

کاخِ افلاکی ندارد رنگِ معمارِ قدیم
لامکان رو بی‌نشان شو از سر و دستارِ پاک

ترجمہ:

آسمانی محل بھی قدیم معمار (خدا) کے رنگ کے بغیر کچھ نہیں،

لامکان کی طرف جا، اور اپنی شناخت و ظاہری سجاوٹ کو چھوڑ دے۔

تشریح:

- دنیا کی عظمتیں، یہاں تک کہ آسمان بھی، اگر معرفت کے رنگ سے خالی ہوں تو بے قیمت ہیں۔
- ظاہر کو ترک کر کے باطن کی طرف رخ کر۔

کج‌روِی آسمان بنگر، رو از دامش برون
عرش را زیرِ قدم کن، "طالب "دیدارِ پاک

ترجمہ:

آسمان کی کجی کو دیکھ، اور اس کے دام سے باہر نکل،

عرش کو اپنے قدموں کے نیچے رکھ، "طالب "بن جا دیدارِ پاک کا۔

تشریح:

- یہ شعر انتہائی بلند عرفانی مقام کی نشاندہی کرتا ہے۔
- جو سالک حقیقتاً" طالبِ دیدار "ہو، وہ عرش سے بھی آگے جاتا ہے، یعنی قربِ ذاتِ حق۔

غزل : 68

کفیلِ امرِ ضعیفان توئی به محضرِ پاک
که بر سرِ تو رسیده است افسرِ لولاک

ترجمہ:

تو ہی ضعیفوں کے معاملات کا کفیل ہے، اے پاک بارگاہ والے!

کیونکہ تیرے سر پر" لولاک "کا تاج رکھا گیا ہے۔

تشریح:

- بیدل فقیر مرشدیا حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو مخاطب کر رہا ہے، جن کے وجود کی وجہ سے کائنات کو تخلیق کیا گیا ("لولاک لما خلقت الافلاک")۔

کرامت است همه خاک کوی تو ما را
که التسام ویم می‌دهد نجات ز خاک

ترجمہ:

ہمیں تیری گلی کی خاک بھی کرامت ہے،
کہ وہی خاک ہمیں مٹی (دنیا) سے نجات دیتی ہے۔

تشریح:

- مرشد یا محبوب کی گلی کی خاک بھی متبرک ہے، جو روح کو مادے سے آزاد کرتی ہے۔

کثیر منت دانم که بنده تو شدم
بیا بیا که به صد جان و دل شویم فداک

ترجمہ:

میں بہت احسان مند ہوں کہ تیرا بندہ بن سکا،
آ جا، کہ ہم سو جان و دل سے تجھ پر قربان ہوں۔

تشریح:

- مرید ہونے کو نعمت جانا ہے، اور یہ فقر و عشق کی مکمل سپردگی کا اظہار ہے۔

کلیم چون ز جمال تو نور روشن دید
فروخت شمع دلِ خود ز جلوه آن ادراک

ترجمہ:

حضرت موسیٰ (کلیم) نے جب تیرے جمال کا روشن نور دیکھا،
تو اپنے دل کی شمع کو اس جلوے کے ادراک میں قربان کر دیا۔

تشریح:

- یہاں جمالِ حق کی طرف اشارہ ہے، جو ناقابلِ برداشت نور ہے (جیسے طور پر تجلی ہوئی)۔

کدورتِ آئینه سینه را ز دور به لطف
تجلی تو که سر برکشد ز هفت افلاک

ترجمہ:

تیرے لطف سے دل کے آئینے کی کدورت دور ہو جاتی ہے،
کیونکہ تیری تجلی سات آسمانوں سے بھی بلند ہے۔

تشریح:

- مرشد یا محبوب کی تجلی دل کو پاک کرتی ہے اور روح کو آسمانی بلندیوں سے بلند لے جاتی ہے۔

کلام پاک تو یحیی القلوب از حکمت
شعاع نورِ جنبت بسوخت آنچه سواک

ترجمہ:

تیری پاک باتیں دلوں کو حکمت سے زندہ کرتی ہیں،
تیرے نور کی شعاع نے ہر غیر کو جلا کر راکھ کر دیا۔

تشریح:

- نورِ نبوی یا نورِ ولائی کی طاقت دلوں کو زندہ اور باطل کو نیست و نابود کر دیتی ہے۔

کفیٰ باللہ مستغنیم ز هر دو جهان
که غیر او همه گمراه است منهجِ باک

ترجمہ:

اللہ ہی کافی ہے، ہم دونوں جہانوں سے بے نیاز ہیں،
کیونکہ اس کے سوا سب کچھ گمراہی ہے، اور باک کی راہ نہیں۔

تشریح:

- فقر و توکل کی انتہا: صرف خدا کی طلب اور باقی سب سے بے نیازی۔

کمال حضرتِ رشدالحق صفیاللہ
چو دستگیر شود سر برون کنم ز مغاک

ترجمہ:

حضرت رشد الحق صفی اللہ کا کمال یہ ہے،
کہ اگر وہ دستگیری کریں تو میں تاریکی سے نکل آؤں۔

تشریح:

- مرشدِ کامل انسان کو ظلمتِ نفس سے نکال کر نورِ ہدایت تک پہنچاتا ہے۔

کریم داد که مونسِ جنابِ ارشاد است
زدیم دستِ ارادت عیانش در فتراک

ترجمہ:

کریم نے وہ عطا کیا جو جنابِ ارشاد کا مونس ہے،
ہم نے اپنی ارادت کا ہاتھ اس کے آستانے پر رکھا۔

تشریح:

- مرید، مرشد کی ارادت میں خود کو سراپا وابستہ کرتا ہے — یہ تعلق عطا کی علامت ہے۔

کتاب وحدت را بسمل و کمالِ عروج
حضورِ حاجی‌الحرمین عارفِ چالاک

ترجمہ:

کتابِ وحدت کو قربانی اور عروج کا کمال،
حاجی الحرمین جیسے عارفِ چالاک کی حضوری سے نصیب ہوتا ہے۔

تشریح:

- یہاں کسی عظیم ولی کا ذکر ہے، جو وحدت کے راستے پر کامل مہارت رکھتا ہے۔

کباب شد دل" طالب "به منزلی نرسید
دلیل سوی خودش تو پیشتر ز هلاک

ترجمہ:

"طالب "کا دل جلتا رہا مگر کسی منزل تک نہ پہنچا،
تو ہی اسے منزل کی طرف لے جا، ورنہ وہ ہلاک ہو جائے گا۔

تشریح:

- یہ بند، قصیدے کا دلگداز اختتام ہے۔ بیدل فقیر اپنے تڑپتے ہوئے دل کی فریاد مرشد کے حضور رکھتا ہے، کہ وہی اسے منزل پر پہنچا سکتا ہے۔

غزل : 69

لازم دنیا نه‌ای عقبیٰ مهل
بادشاهی اطلس و دیبا مهل

ترجمہ:
تو نہ دنیا کا پابند، اور نہ ہی آخرت کی تمنّا رکھ،
بادشاہی، ریشم، اور دیبا بھی چھوڑ دے۔

تشریح:

- عارف کو نہ دنیا کی فکر ہونی چاہیے، نہ ہی آخرت کے لالچ میں عبادت؛ وہ محض **وصالِ حق** کا طالب ہو۔

لاشه‌ات را تا نگردد خاک مهد
از دو دست این ساغر صهبا مهل

ترجمہ:
جب تک تیرا جسم مٹی نہ ہو جائے،
اس صہبائے عشق (شرابِ معرفت) کا جام ہاتھ سے نہ چھوڑ۔

تشریح:

- فنا ہونے سے پہلے عشق کا جام پینا لازم ہے۔ ورنہ عمر یونہی گزر جائے گی۔

لمعه‌های معنوی تا ننگری
دیدن هر صورتِ زیبا مهل

ترجمہ:
جب تک تجھے باطنی نُور نظر نہ آئے،
کسی ظاہری خوبصورتی کو نہ دیکھ۔

تشریح:

- ظاہر میں محو ہونے سے پہلے باطن کی حقیقت تک پہنچنے کی کوشش کر۔

لاف کم زن، دم فروکش ای فلان
دامنِ دل، تامِ اُخریٰ مهل

ترجمہ:

اے فلان، بڑھ بڑھ کر باتیں مت کر، خاموش ہو جا،
دل کو آخرت کی طمع سے بھی بچا۔

تشریح:

- طالب کو خاموشی، عاجزی، اور بے طمعی سکھائی جا رہی ہے۔

لُجّه توحید را مستغرق
لذّتِ گم گشتنِ خود را مهل

ترجمہ:
توحید کے سمندر میں ڈوب جا،
اپنے آپ کو کھونے کا مزہ ہر گز نہ چھوڑ۔

تشریح:

- وحدت میں خودی کو مٹانا ہی اصل لذت ہے، یہی تصوف کا جوہر ہے۔

لاجوردی گنبد است این آسمان
بگذر از وی، منصبِ عُظمیٰ مهل

ترجمہ:
یہ آسمان نیلا گنبد ہے (بس اتنا ہی)،
اس سے آگے بڑھ، اور اعلیٰ مقام کی طلب بھی چھوڑ دے۔

تشریح:

- آسمان جیسی چیز بھی حجاب ہے؛ سالک کو ہر مرتبے سے گزر جانا چاہیے۔

لب ببند و چشمِ دل را بکشا
آرزو این نعمتِ کبریٰ مهل

ترجمہ:
اپنا ظاہری منہ بند کر اور دل کی آنکھ کھول،
یہی سب سے بڑی نعمت کی آرزو ہے، اسے ضائع نہ کر۔

تشریح:

- ظاہری گفتگو سے پرہیز کر، اور باطن سے سچائی کو دیکھ۔

لحظه غافل مباش از ذوق وصل
ذوق وصل آن بتِ رعنا مهل

ترجمہ:

وصال کے ذوق سے ایک لمحے کے لیے بھی غافل نہ ہو،
اس دلربا محبوب کے وصال کا ذوق مت چھوڑ۔

تشریح:

- وصلِ حق کی خواہش اور اس کا ذوق ہر وقت دل میں زندہ رکھ۔

لعبتِ دنیای دون را واگذار
شوقِ عرفانِ مهوشِ یکتا مهل

ترجمہ:

دنیا کی اس کمتر گڑیا (ظاہری دنیا) کو چھوڑ دے،
اور اُس واحد حسین (خدا) کے عرفان کا شوق ہرگز نہ چھوڑ۔

تشریح:

- دنیا کا کھیل تماشہ چھوڑ کر عرفانِ الٰہی کی طرف متوجہ ہو۔

لعلِ شهباز است قطب العارفین
دامنِ آن شاهِ بی‌پروَا مهل

ترجمہ:

شاہ شہباز (رح) قطب العارفین کا لعل ہے،
اس بے پرواہ بادشاہ کا دامن مت چھوڑ۔

تشریح:

- یہاں حضرت شہباز قلندر کا ذکر ہے، جو روحانی رہبر ہیں۔

لوثِ تن در قلزمِ وحدت بشو
"طالب"، استغراقِ این دریا مهل

ترجمه:
اے" طالب"، اپنے تن کی آلودگی کو وحدت کے سمندر میں دھو ڈال،
اس سمندر میں فنا ہونے کا ذوق ہرگز نہ چھوڑ۔

تشریح:

- جسمانی وجود اور دنیاوی آلودگیوں کو مٹا کر وحدتِ الٰہی میں استغراق اختیار کر۔

غزل : 70

لوثِ پندار از دلت زائل نشد با قیل و قال
رتبۂ صاحبدلان حاصل نشد با قیل و قال

ترجمہ:
دل سے تکبر کا میل محض باتوں سے دور نہیں ہوتا،
صاحبدلوں (عارفوں) کا مقام صرف گفت وشنید سے حاصل نہیں ہوتا۔

تشریح:
تصوف کا پہلا قدم 'پندار' یعنی انا کو مٹانا ہے۔ صرف زبانی باتیں یا ظاہری گفتگوئیں اس میل کو نہیں دھوتیں۔ صاحبدل وہی ہوتے ہیں جو عمل اور اخلاص سے اپنا باطن پاک کرتے ہیں۔

لابه چندان مکن، رمزِ قبا را یاد گیر
کس به ذوقِ بی‌خودی واصل نشد با قیل و قال

ترجمہ:
زیادہ ناز و انداز نہ دکھا، قبا (لباسِ حقیقت) کے راز کو سمجھ،
کوئی بھی بے خودی کے ذوق تک محض باتوں سے نہیں پہنچا۔

تشریح:
تصوف میں 'بے خودی' وہ مقام ہے جہاں خودی مٹ جاتی ہے۔ یہ ناز، دکھاوا یا ظاہری گفتگوؤں سے حاصل نہیں ہوتا بلکہ اندرونی سچائی اور عمل درکار ہے۔

لبسِ درویشی نمی‌بخشد صفای باطنت
خوب می‌دانی که کس کامل نشد با قیل و قال

ترجمہ:

درویشی کا لباس تمہارے باطن کو پاکیزگی نہیں بخشتا،
تم خوب جانتے ہو کہ کوئی محض باتوں سے کامل نہیں بنا۔

تشریح:
درویشی صرف لباس پہننے سے نہیں آتی، اصل درویشی باطن کی صفائی ہے۔ زبانی دعوے بے کار ہیں جب تک دل صاف نہ ہو۔

لطفِ مخفیِ دوست بین و لبِ بی‌گفتن کم کشا
هیچ کس منظورِ صاحب‌دل نشد با قیل و قال

ترجمہ:
دوست (خدا) کی پوشیدہ مہربانی کو دیکھ، اور خاموشی اختیار کر،
کوئی بھی صاحبدل کی نگاہ میں مقبول صرف باتوں سے نہیں ہوا۔

تشریح:
عارف کی نظر خاموش دل پر پڑتی ہے، زبان درازی اور مباحثے محبوبِ حقیقی تک نہیں پہنچا سکتے۔

لافِ شیخی را رها کن، دامن مردان بگیر
غنچهٔ بستانِ باطن گل نشد با قیل و قال

ترجمہ:
شیخی کا دعویٰ چھوڑ دے، مردانِ حق کا دامن تھام،
باطن کے باغ کا غنچہ صرف باتوں سے کبھی پھول نہ بنا۔

تشریح:
روحانی ترقی کے لیے عاجزی، نسبت اور رہبری چاہیے۔ صرف شیخی مارنے سے باطن کی روشنی نہیں کھلتی۔

لهو و لعب است این حکایت‌ها بجز فیضِ عمل
مبتدی غیر از تعب فاضل نشد با قیل و قال

ترجمہ:
یہ سب باتیں اور قصے کھیل تماشہ ہیں، جب تک عمل سے فیض نہ ہو،
طالبِ راہ محض مشقت سے فاضل نہیں بن سکتا، اگر سب کچھ باتوں پر ہو۔

تشریح:
علم صرف تب مفید ہوتا ہے جب وہ عمل میں ڈھل جائے۔ محض پڑھنے اور بولنے سے کوئی بھی کامل نہیں بنتا۔

لازمِ هر تنگ‌ظرف آمد مقالِ چند مفت
ورنه عارف از صفا مائل نشد با قیل و قال

ترجمہ:

تنگ ظرف (کم ظرف) انسان کی عادت ہے کہ مفت کی باتیں کرے،
ورنہ عارف کبھی بھی صفا (باطنی پاکیزگی) سے باتوں کی طرف مائل نہیں ہوتا۔

تشریح:

عارف لوگ خاموشی اور باطن کی صفائی کو پسند کرتے ہیں، باتونی لوگ اکثر کم ظرف ہوتے ہیں۔

لُجّۂ توحید عرفان رسد مستغرق او
هرکه ز استغراق دل شاغل نشد با قیل و قال

ترجمہ:

توحید کا گہرا سمندر اُسے حاصل ہوتا ہے جو اس میں غرق ہو جائے،
اور جو دل سے مشغول نہ ہو، وہ محض باتوں سے اس میں داخل نہیں ہوتا۔

تشریح:

اللہ کی وحدت کی حقیقت میں وہی غرق ہوتا ہے جو دل سے محو ہو جائے۔ صرف فلسفہ یا کلام کافی نہیں۔

لآ اِلٰهٔ آینه ساز و روی الا الله ببین
کین چنین مرات را صیقل نشد با قیل و قال

ترجمہ:

"لا الہ" کو آئینہ بنا، اور "الا اللہ" کا چہرہ اس میں دیکھ،
اس آئینے کو محض باتوں سے صیقل نہیں کیا جا سکتا۔

تشریح:

ذکر "لا الہ الا اللہ" اصل معرفت کا آئینہ ہے، اس کی صفائی صرف دل کی صداقت سے ممکن ہے، نہ کہ زبانی دعوؤں سے۔

لخت کردن بایدت با خنجرِ لا نفس را
کین چنین بزغاله بسمل نشد با قیل و قال

ترجمہ:

تجھے چاہیے کہ " لا " کے خنجر سے اپنے نفس کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے،
کیونکہ ایسا بکرا باتوں سے ذبح نہیں ہوتا۔

تشریح:
نفس کی قربانی اصل جہاد ہے، اور یہ محض گفتگو سے نہیں بلکہ مجاہدۂ نفس سے ہوتی ہے۔

لب فرو بستن ز گفتارِ تصوف بهتر است
"طالب "این مشکلِ مثقل حل نشد با قیل و قال

ترجمہ:
تصوف پر گفتگو سے بہتر ہے کہ زبان بند رکھی جائے،
اے " طالب "، یہ بھاری مشکل باتوں سے کبھی حل نہ ہوئی۔

تشریح:
آخر میں بیدل (طالب) خود کہتے ہیں کہ تصوف کے اسرار و معارف باتوں میں نہیں بلکہ خاموشی، عمل اور فناء میں ہیں۔

غزل : 71

لباسِ فقر چه می‌پوشی ای خرابِ خجل
که هستی از رُخِ مردان به‌جمله بابِ خجل

ترجمہ:
اے رسوا و تباہ حال شخص !تُو فقر (روحانی درویشی) کا لباس کیوں پہنتا ہے، جبکہ تُو مردانِ خدا کے چہرے دیکھ کر سراپا شرمندگی بن جاتا ہے؟

تشریح:
ظاہری درویشی کا دعویٰ بے معنی ہے اگر دل میں پاکی اور صداقت نہ ہو۔ ایسے شخص کو مردانِ حق کے سامنے شرم آنی چاہیے۔

لئیم نفس تو در گمراهی فکند ترا
که مانده‌ای به هوایش در اضطرابِ خجل

ترجمہ:
تیرا کمینہ نفس تجھے گمراہی میں ڈال چکا ہے، اور تُو اُس کی خواہشات میں گرفتار ہو کر شرمندگی کے اضطراب میں مبتلا ہے۔

تشریح:

نفسِ امارہ انسان کو تباہی کی طرف لے جاتا ہے۔ جب تک اس کی غلامی سے نجات نہ ہو، انسان بے سکونی اور شرمندگی میں رہتا ہے۔

لبالب است به عصیان پیاله عمرت
مگر تو مانی در محفل حسابِ خجل

ترجمہ:

تیری زندگی کا جام گناہوں سے لبریز ہو چکا ہے، اور تُو روزِ حساب کی مجلس میں شرمندہ رہ جائے گا۔

تشریح:

گناہوں سے پُر زندگی آخرت میں رسوائی کا سبب بنے گی۔

لجامِ اشهبِ فکرت به‌دست همت گیر
که تانگری دگر هنگام انقلابِ خجل

ترجمہ:

اپنے بلند خیالوں کے تیز رفتار گھوڑے کی لگام کو ہمت کے ہاتھ میں لے لے، تاکہ وقت کے انقلاب میں دوبارہ شرمندہ نہ ہو۔

تشریح:

عقل اور فکر کو ہمت سے قابو میں لا کر راہِ حق اختیار کر، ورنہ حالات کے پلٹنے پر پچھتانا پڑے گا۔

لقای شاهد معنی حصول کن باری
وگرنه باشی از جلوه آن خطابِ خجل

ترجمہ:

معنوی معشوق (یعنی حق تعالیٰ) کی قربت حاصل کر لے، ورنہ اُس کے جلوۂ خطاب (یعنی حقیقی تجلی) کے وقت شرمندہ رہے گا۔

تشریح:

حقیقی مقصد خدا کی معرفت ہے۔ اگر وہ حاصل نہ ہو تو سب کچھ بے کار ہے۔

لطیف باش، کثافت گذار چون مردان
مباش ای دل مسکین ز فتحِ بابِ خجل

ترجمہ:

اے کمزور دل! لطیف (پاکیزہ) بن، اور مردوں کی طرح کثافت (گندگی) کو چھوڑ دے، تاکہ بابِ حقیقت کے کھلنے پر شرمندہ نہ ہو۔

تشریح:

باطن کی صفائی کے بغیر روحانی دروازے نہیں کھلتے۔

لَدُن رموزِ حقایق بود، نه بحثِ کثیر
شود به مدرسه او، عالم الکتابِ خجل

ترجمہ:

حقائق کے رموز " لَدُنّی علم " سے حاصل ہوتے ہیں، محض بحث ومباحثہ سے نہیں؛ اس کی درسگاہ میں کتابوں کے عالم بھی شرمندہ ہو جاتے ہیں۔

تشریح:

معرفتِ الٰہی صرف ظاہری علم سے حاصل نہیں ہوتی، بلکہ یہ الہام اور قربِ حق سے ملتی ہے۔

لعب مساز به بیهوده، در تحقق کوش
که تا نمانی در محضر عتابِ خجل

ترجمہ:

بے فائدہ کھیلوں میں وقت ضائع نہ کر، حقیقت کی طلب میں کوشش کر، تاکہ حساب کی مجلس میں شرمندہ نہ ہو۔

تشریح:

وقت قیمتی ہے، اُسے فضولیات میں ضائع نہ کر، ورنہ آخرت میں ملامت ہوگی۔

لقب به انسان کردند مر ترا از اصل
مکرمی تو، مشو از چنان جنابِ خجل

ترجمہ:

تجھے ابتدا سے " انسان "کا لقب دیا گیا ہے؛ تُو محترم ہے، پس اُس عظیم مرتبے کے سامنے شرمندہ نہ ہو۔

تشریح:

انسان اشرف المخلوقات ہے؛ اپنی اصل پہچان کو گم نہ کر۔

لزوم شد به تو عرفانِ سرّ انسانی
مشو مشو ز رُخِ شاهِ مستطابِ خجل

ترجمہ:

تجھے انسان ہونے کے راز کا عرفان حاصل کرنا لازم ہے، پس اُس مہربان بادشاہ (یعنی خدا) کے جلوہ سے شرمندہ مت ہو۔

تشریح:

انسان کے اندر معرفتِ الٰہی کا جوہر رکھا گیا ہے؛ اسے پہچاننا ضروری ہے۔

لوای حال بر فراز" طالب "از مستی
ممان ممان به سرای پرده این حجابِ خجل

ترجمہ:

اے" طالب !" حالتِ وجد و مستی میں اپنے حال کا عَلَم بلند رکھ، اور اس حجاب کے پردے میں مت چھپ، کہ شرمندگی ہوگی۔

تشریح:

حق کی تلاش میں صدقِ دل سے مستی اور جذب کا راستہ اپناؤ، اور غفلت کے پردے میں مت گم ہو۔

غزل : 72

محا فی الوجد فی ذات القدیم
فیفنی ماسوالله الکریم

ترجمہ:

وجد کی حالت میں (صوفی) کی خودی، ذاتِ قدیم (خدا) میں مٹ جاتی ہے۔

اور اللہ کریم کے سوا ہر شے فنا ہو جاتی ہے۔

تشریح:

یہ وحدت الوجود کی ترجمانی ہے :بقا باللہ، فنا ماسویٰ۔

معانی المختفی یظهر من العشق
اذا جلی علی قلب السلیم

ترجمہ:

چھپے ہوئے باطنی معانی عشق سے ظاہر ہوتے ہیں۔

جب وہ معانی ایک پاکیزہ دل پر منکشف ہوں۔

تشریح:

عشق ہی اصل کشف ہے، جو عقل سے مخفی رہتا ہے۔

مقام العارفين خير المقامات
فطوبى ثم طوبى للمقيم

ترجمہ:
عارفین کا مقام تمام مقامات سے افضل ہے۔
پس خوشخبری ہے، بار بار خوشخبری ہے، اُس کے لیے جو اس مقام پر جم جائے۔

تشریح:
عرفان کی حالت ہی اعلیٰ ترین روحانی مرتبہ ہے۔

مضىٰ الأيام تسكن فى الطبائع
فأين الفرح فى نار الجحيم

ترجمہ:
وقت گزرنے کے ساتھ انسانی طبیعتیں جم جاتی ہیں۔
پھر دوزخ کی آگ میں خوشی کہاں باقی رہ سکتی ہے؟

تشریح:
عیشِ دنیا عارضی ہے، آخرت کی فکر لازم ہے۔

معاش النفس كان السجن للروح
كضيق البيت للمر الجسيم

ترجمہ:
نفس کی زندگی روح کے لیے قید خانہ بن جاتی ہے۔
جیسے تنگ مکان کسی بڑے جسم والے کے لیے تنگ ہو۔

تشریح:
نفس پرستی روحانیت کو محدود کر دیتی ہے۔

معاد الروح بسط يقبض النفس
كقبض البق من بسط النسيم

ترجمہ:
روح کا لوٹنا (اللہ کی طرف) نفس کو تنگ کر دیتا ہے۔

جیسے ٹڈی ہوا کی لطافت سے سکڑتی ہے۔

تشریح:
روح کشادگی چاہتی ہے، نفس اس کشادگی سے گھٹتا ہے۔

مرام العشق من هذين يفرغ
ففيها لا يسع شم الشميم

ترجمہ:
عشق کی غایت انہی دو (روح اور نفس) کے توازن سے نکلتی ہے۔
اور اس میں محض ظاہری خوشبو کو سونگھنا کافی نہیں۔

تشریح:
عشق کا راز معرفت کی گہرائی میں ہے، سطحی جمال میں نہیں۔

محاضرة الصفا اذ يثبت الكل
فصار الجزء كالشيء العديم

ترجمہ:
صفا (روحانی صفائی) کی مجلس میں کل حقیقتیں ثابت ہو جاتی ہیں۔
تو جُز (حصہ) ایسی حالت میں بے حقیقت ہو جاتا ہے۔

تشریح:
کل کی معرفت سے جزو کی نفی ہو جاتی ہے؛ عرفانی تصور۔

مشاهدة البقا ينبغي المثبت
فيبقى هاهنا وجه الكريم

ترجمہ:
بقا کا مشاہدہ اُسی کو نصیب ہوتا ہے جو ثابت قدم ہو۔
پھر یہاں صرف اللہ کریم کا چہرہ باقی رہتا ہے۔

تشریح:
بقا باللہ کا منظر؛ فنا کے بعد بقا۔

مکانک ینتھی فی لا مکان
اذا اتصعد عن العرش العظیم

ترجمہ:

تیرا(روحانی)مقام لا مکانی میں ختم ہوتا ہے۔

جب تُو عرشِ عظیم سے بھی اوپر چلا جائے۔

تشریح:

عاشق کی معراج مقامِ لاہوت تک ہے، جہاں مقام ختم ہو جاتے ہیں۔

مجازک اذ یبدل بالحقیقه
تقول الفرد من فکر الفهیم

ترجمہ:

جب تیرا مجاز(تشبیہ) حقیقت سے بدل جائے۔

تب دانا انسان حقیقت کا اقرار کرتا ہے۔

تشریح:

مجاز سے حقیقت کا سفر؛صوفی کا ارتقاء۔

معاینة الحقیقه اذ یجلی
فیصبح غیرها مثل الصریم

ترجمہ:

جب حقیقت کا دیدار روشن ہوتا ہے۔

تو باقی سب کچھ ویران کھنڈر بن جاتا ہے۔

تشریح:

حقیقتِ ذات کے سامنے سوا کچھ نہیں بچتا۔

مصاحبت المحقق صیقل القلب
کصحب الخضر لموسی الکلیم

ترجمہ:

محقق(عارفِ حق) کی صحبت دل کو صیقل کر دیتی ہے۔

جیسے حضرت خضرؑ کی رفاقت حضرت موسیٰؑ کے لیے تھی۔

تشریح:
حق کی تلاش میں رفیقِ کامل ضروری ہے۔

مقاربته المقلد يكتم النور
كقرب الغيم للشمس التميم

ترجمہ:
نقال (ظاہری عالم) کی قربت نور کو چھپا دیتی ہے۔
جیسے بادل سورج کی روشنی چھپا دیتے ہیں۔

تشریح:
ظاہری علم روشنی نہیں دیتا، دل کے اہل کی صحبت اصل ہے۔

مقابعة التعشق افتخار
لأن الكره يدخل فى النعيم

ترجمہ:
عشق کی شدت میں ڈوب جانا فخر ہے۔
کیونکہ دل کی نفرت بھی عشق میں جنت میں بدل جاتی ہے۔

تشریح:
عشق ہر کیفیت کو خیر میں بدل دیتا ہے۔

مديع الوصف لايقدر على الذات
فلا يوجد سخاء فى اللئيم

ترجمہ:
تعریف کا کلام ذاتِ الٰہی کا احاطہ نہیں کر سکتا۔
جیسے کنجوس میں سخاوت نہیں پائی جاتی۔

تشریح:
خدا کی ذات لفظوں سے بلند تر ہے۔

مقول الوجد يفنیٰ عن لسان
یزول أعلم فی ذات العلیم

ترجمہ:

وجد کا حال زبان سے فنا ہو جاتا ہے۔
اور علیم ذات میں سب علم زائل ہو جاتا ہے۔

تشریح:

معرفت کے حال کو الفاظ میں بیان نہیں کیا جا سکتا۔

متیٰ ما کان اثبات الشهادة
فیخفی فی الحکم وصف الحکیم

ترجمہ:

جب گواہی کا اثبات حاصل ہو جائے۔
تو حکیم کی صفات بھی حکم میں چھپ جاتی ہیں۔

تشریح:

توحید میں حتیٰ کہ صفات بھی فنا ہو جاتی ہیں۔

مجلی الصنع فی الصورة بنور
و معناه ینزه عن وهیم

ترجمہ:

صنعتِ الٰہی کی تصویر میں نور کا جلوہ ہے۔
اور اس کا معنی ہر وہم سے پاک ہے۔

تشریح:

خدا کی تخلیق میں نور ہے، مگر حقیقت وہم سے بلند تر ہے۔

مدار القرب یرفع با النوائب
عروج الأصفیاء دفع الرجیم

ترجمہ:

قربِ الٰہی کا مدار مصیبتوں سے بلند ہوتا ہے۔

اور صادقین کا عروج شیطان کو ہٹا دیتا ہے۔

تشریح:
صوفی مشکلات سے گھبرا کر نہیں، ابھر کر نکلتا ہے۔

مصابیح الصور یطفی من الشمس
فغرق اللعن فی بحر الرحیم

ترجمہ:
صورتوں کے چراغ سورج کے سامنے بجھ جاتے ہیں۔
اور لعنت، رحیم کے سمندر میں غرق ہو جاتی ہے۔

تشریح:
خدا کی رحمت ہر سوا کو ڈھانپ لیتی ہے۔

منعتی العقل لکن مجذب العشق
فأنی" طالب "الوصل القدیم

ترجمہ:
عقل روک دیتی ہے، مگر عشق کھینچ لیتا ہے۔
میں" طالب"، اُس ازلی وصال کا خواہاں ہوں۔

تشریح:
یہ نظم کا اختتام ہے؛ عشق کی کشش ہی صوفی کا اصل سفر ہے۔

غزل : 73

معنی یکتا را چو دانی من توئی و تو منم
تن گذار ای یار جانی من توئی و تو منم

ترجمہ:
جب تُو واحد و یکتا معنی کو پہچان لے، تو میں تُو ہوں اور تُو میں ہے۔
اے جانِ جاناں !اپنے جسم کو چھوڑ دے، کہ تُو ہی میں ہوں اور میں ہی تُو ہوں۔

تشریح:
یہاں بیدل فقیر کہتا ہے کہ جب انسان حقیقتِ واحد کو سمجھ لیتا ہے تو خودی اور غیر کی تمیز مٹ جاتی ہے۔ وہ جسمانی وجود کو ترک کرنے کی تلقین کرتا ہے تاکہ روحانی وحدت ظاہر ہو۔

ملک ملکوت از برای تست آئینه ظهور
ورنه بی شبه عیانی من توئی و تو منم

ترجمہ:
ملک (دنیا) اور ملکوت (روحانی عالم) تیرے ظہور کا آئینہ ہیں،
ورنہ بغیر کسی شک کے ظاہر و عیاں تُو ہی ہے تُو ہی میں ہوں اور میں ہی تُو ہوں۔

تشریح:
عالمِ مادی اور عالمِ روحانی دونوں دراصل محبوب کی تجلیات ہیں، ان کا وجود اسی کے ظہور کی علامات ہیں۔

محفلی پیر استی جرعه کش جام بلا
هم عیان وهم نهانی من توئی و تو منم

ترجمہ:
تو محفلِ پیر (عرفان کی مجلس) میں بلا کے جام کا پیالہ پینے والا ہے،
تو ظاہر بھی ہے اور باطن بھی، تُو ہی میں ہوں اور میں ہی تُو ہوں۔

تشریح:
سالک کو روحانی مشقتوں (جامِ بلا) سے گزرنا پڑتا ہے، اور وہ خود ظاہر و باطن کا ادراک رکھتا ہے۔

محتسب گه می شی گه می کشی پیمانه
بی نشان و بازشانی می توئی و تو منم

ترجمہ:
کبھی تو محتسب کی طرح شراب سے روکتا ہے، کبھی پیمانے سے پلاتا ہے،
تو بے نشان بھی ہے اور پہچانا ہوا بھی، تُو ہی میں ہوں اور میں ہی تُو ہوں۔

تشریح:
خالق کی صفات بظاہر متضاد لگتی ہیں، لیکن سب اسی کی وحدت میں ضم ہیں۔

مستی منصور واری خرقه تقویٰ مپوش
لاشریک و غیر ثانی من توئی و تو منم

ترجمہ:

منصور حلاج کی سی مستی اختیار کر، تقویٰ کا خرقہ نہ اوڑھ،
تو لاشریک ہے، اور دوسرے جیسا کوئی نہیں، تُو ہی میں ہوں اور میں ہی تُو ہوں۔

تشریح:

یہاں تقویٰ کی ظاہری صورت پر تنقید ہے اور باطنی حقیقت (مستیِ وحدت) کی طرف دعوت دی جا رہی ہے۔

مقبلی بر مسند شرعت نشیمن می سزد
هم تو عشق و امتحانی من توئی و تو منم

ترجمہ:

ظاہری شریعت کے تخت پر بیٹھنا تجھے زیب نہیں دیتا،
تو خود عشق ہے اور خود آزمائش بھی، میں تُو ہی میں ہوں اور میں ہی تُو ہوں۔

تشریح:

محبتِ حقیقی حدودِ شریعت سے ماورا ہے، اور عاشق خود امتحان بن جاتا ہے۔

معبد کفار را تو مسجد اسلام ساز
گرد هستی گر فشانی من توئی و تو منم

ترجمہ:

کفار کے معبد کو بھی مسجد اسلام بنا دے،
اگر تُو وجود کا غبار جھاڑ دے تو ظاہر ہو جائے گا کہ تُو ہی میں ہوں اور میں ہی تُو ہوں۔

تشریح:

کفر و ایمان کی دیواریں مٹا کر، توحید کی نظر سے دیکھ — سب مظاہر ایک ہی ذات کے جلوے ہیں۔

منصب تو در مدارج می نگنجد ای محیط
زان که تو هر دو جهانی من توئی و تو منم

ترجمہ:

اے محیط ذات! تیرا منصب کسی مرتبہ یا درجہ میں نہیں سما سکتا،

کیونکہ تُو ہی دونوں جہانوں کا اصل ہے، تُو ہی میں ہوں اور میں ہی تُو ہوں۔

تشریح:
اللہ کی ذات تمام کائنات پر محیط ہے اور کسی دائرے میں محدود نہیں ہو سکتی۔

مرشد کامل شوی از بهر رشد خوشتن
هم مرید خود بمانی من توئی و تو منم

ترجمہ:
تو اپنی تربیت کے لیے خود ہی کامل مرشد بن جا،
تو خود ہی مرید ہے اور خود ہی رہبر، تُو ہی میں ہوں اور میں ہی تُو ہوں۔

تشریح:
انسان اپنے باطن میں خودی کی تربیت کر کے حقیقت تک پہنچ سکتا ہے۔ حقیقی رہبری اندر سے ہوتی ہے۔

من توئی و تو منم لیکن برون از ما و تو
چون شود دفع گمانی من توئی و تو منم

ترجمہ:
میں تُو ہوں اور تُو میں، مگر یہ ما و تو (میں اور تُو) کے تصور سے بالاتر ہے،
جب شک مٹ جائے، تب سمجھ آتا ہے کہ تُو ہی میں ہوں اور میں ہی تُو ہوں۔

تشریح:
یہ ایک گہرا فلسفیانہ نکتہ ہے — کہ " میں "اور" تُو "کے تصور کو بھی چھوڑ دو، تب ہی وحدت عیاں ہو گی۔

مرد شو خود را گذار ای" طالب "از بهر خدا
چون تو باشی لامکانی من توئی و تو منم

ترجمہ:
اے طالبِ حقیقت !مرد بن، خود کو خدا کی خاطر چھوڑ دے،
جب تُو خود کو مٹا دے گا، تب تُو لا مکانی ہو جائے گا — اور تب ہی سمجھ میں آئے گا کہ تُو ہی میں ہوں اور میں ہی تُو ہوں۔

تشریح:
یہ اشعار اختتام پر فنا فی اللہ (خود کو مٹا دینا) کی تعلیم دیتیں ہیں، تا کہ حقیقتِ لامکانی میں وصال حاصل ہو۔

غزل : 74

من آن شاهم که مستغنی ز ملک جسم و جسم بودم
به تخت بیخودی فارغ ز فکر این و آن بودم

ترجمہ:

میں وہ بادشاہ ہوں جو جسمانی سلطنت اور مادی وجود سے بے نیاز تھا۔
بیخودی (خودی کی فنا) کے تخت پر بیٹھا ہوا، اس و اُس کی فکر سے آزاد تھا۔

تشریح:

بیدل فقیر اپنی روحانی حالت بیان کرتا ہے کہ وہ جسمانی دنیا سے ماورا ہو چکا تھا، اور فنا فی اللہ کی کیفیت میں تھا، جہاں "میں" "اور" "تو" کا تصور مٹ چکا تھا۔

مدارج سیرِ عرفانی مقام خاص ما بوده
به منصب عالیه قدسی جلیس بی نشان بودم

ترجمہ:

عرفان کے سفر کی اعلیٰ منزلیں ہمارے خاص مقام تھے،
قدسی (آسمانی) بلند مرتبہ پر، میں بے نشان (غیبی) ہم نشین تھا۔

تشریح:

یہاں بیدل فقیر بتاتا ہے کہ وہ روحانی سفر کے بلند ترین مراحل سے گزر چکا ہے، اور اللہ کے بے نشان جلووں سے ہم کلام تھا۔

مدام از ساغر وحدت کشید ستم باده ذوق
که از کون و مکان شاغل به بزم لامکان بودم

ترجمہ:

ہمیشہ وحدت کے جام سے ذوق کا شراب پیتا رہا،
کہ میں کائنات (کون و مکان) سے آزاد، لامکانی بزم میں محو تھا۔

تشریح:

بیدل فقیر وحدتِ وجود کے مقام میں تھا جہاں وقت، جگہ، اور کائنات کی قید ختم ہو چکی تھی۔ صرف "ذات" کا ذوق باقی تھا۔

مقیم خانه اصلی سرافراز از کمال ذات

تجلی بخش شمع جان بجز شبه و گمان بودم

ترجمہ:
میں اپنے اصلی گھر (حقیقی مقام) میں مقیم تھا، ذات کے کمال سے سرفراز،
روح کی شمع کو روشن کرنے والا، شک و گمان سے پاک۔

تشریح:
یہاں" خانہ اصلی "سے مراد عالمِ حقیقت یا عالمِ امر ہے۔ بیدل فقیر اس مقام پر تھا جہاں حقیقتِ محض روشن تھی، اور شک و شبہ کا کوئی وجود نہ تھا۔

مرا دم نیست در دنیا و عقبیٰ هیچ، ای سالک
که من مستغرق دریای ذات جانِ جان بودم

ترجمہ:
اے سالک ! مجھے دنیا و آخرت سے کوئی تعلق نہیں،
کیونکہ میں جانِ جان (روحوں کی روح) کی ذات کے سمندر میں ڈوبا ہوا تھا۔

تشریح:
یہ وحدت کی انتہائی کیفیت ہے جہاں سالک دنیا و آخرت کے ہر شوق و خوف سے آزاد ہو کر ذاتِ حق میں فنا ہو جاتا ہے۔

مظاهر ما چه می پرسی که برشکل آدم و حوا
ظهور آورده روز چند در باغ جنان بودم

ترجمہ:
میرے مظاہر کے بارے میں کیوں پوچھتے ہو؟ کہ میں آدم و حوا کی صورت میں چند دن جنت کے باغ میں ظاہر ہوا تھا۔

تشریح:
یہ صوفیانہ تاثر ہے کہ اصل حقیقت ایک ہی ہے، جو مختلف مظاہر میں ظاہر ہوتی ہے۔ بیدل فقیر اپنی ہستی کو آدم و حوا کے مظہر کے طور پر دیکھتا ہے۔

معاینه کرده ام ارواح ماکان یکون همه را
که مطلع لمعات هر تجلی آن زمان بودم

ترجمہ:
میں نے ان تمام روحوں کا مشاہدہ کیا ہے جو تھیں اور جو ہوں گی،
کیونکہ میں ہر تجلی کے ظہور کا آغاز (مطلع) تھا۔

تشریح:
یہ مقامِ علمِ الٰہی کی طرف اشارہ ہے، جہاں سالک "ماکان ویکون" (ماضی و مستقبل) کو دیکھنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

مداخل ذات ماهر گز نیاید در حصا قطعا
که بی تعداد در کثرت به مظهر انس و جان بودم

ترجمہ:
ماہر عقل و حس کبھی ذات میں داخل نہیں ہو سکتے،
کیونکہ میں کثرت میں بے شمار مظاہرِ انسان و جانور میں ظاہر تھا۔

تشریح:
یہاں صوفی کہتا ہے کہ عقل و حس ذاتِ حق تک نہیں پہنچ سکتی؛ اور وہ خود ان گنت مظاہر میں ظاہر ہو کر ذاتِ حق کا جلوہ تھا۔

ملالت ها کشید ستم ز دست خویش چون منصور
چون شمس الحق بجز سرپوش چون قلزم بیان بودم

ترجمہ:
میں نے منصور کی طرح اپنے ہاتھوں سے ظلم جھیلا (یعنی خود کو فنا کیا)،
اور شمس الحق کی طرح، میرے اظہار کے سوا کوئی پردہ باقی نہ رہا۔

تشریح:
یہاں "منصور" (حلاج) اور "شمس" کا حوالہ عرفانِ شہودی کی انتہا ہے — جب انسان اپنی ذات کو فنا کر کے حق کا مظہر بن جاتا ہے۔

معاش من ظهور آمد به هر رنگ این زمان پیدا
سخن می گویم اما پیش زین من بی زبان بودم

ترجمہ:
میری زندگی کا ظہور ہر رنگ میں ظاہر ہوا ہے،
اب میں بولتا ہوں، مگر اس سے پہلے میں بے زبان تھا۔

تشریح:
یہ وحدت و کثرت کے درمیان تعامل ہے؛ بیدل فقیر پہلے فنا کی حالت میں تھا، اب بقاباللہ کی حالت میں اظہار کر رہا ہے۔

معاد جاودانی من معارج عالم قدس است
که من" طالب "خود و مطلوب خود هم جاودان بودم

ترجمہ:

میرا ابدی معاد عالمِ قدس کی بلندیاں ہیں،
کہ میں خود اپنی طلب بھی تھا، اور خود ہی مطلوب بھی، ہمیشہ سے۔

تشریح:

یہ خودی کی معراج ہے — جب سالک اور مطلوب (حق) ایک ہو جاتے ہیں، اور طلب و مطلوب کا فرق مٹ جاتا ہے۔

غزل :75

نعره اَنَا الحق می زند یارم نه من
کوسِ شاهی گاه بی‌گر می زند یارم نه من

ترجمہ:

"انا الحق "کی صدا میرا یار لگاتا ہے، میں نہیں،
بادشاہی کا ڈھول، بغیر کسی ساز کے، میرا یار بجاتا ہے، میں نہیں۔

تشریح:

یہ حلاج منصور کے مشہور نعرے کی طرف اشارہ ہے۔ بیدل فقیر کہتا ہے کہ " انا الحق "دراصل محبوبِ ازلی کی زبان سے ادا ہوا — میں تو فقط وسیلہ ہوں۔

نیت من نیست جز کسب فنا آموختن
واین صلای بی‌تلوّسه می‌زند یارم نه من

ترجمہ:

میری نیت صرف فنا سیکھنا ہے،
اور یہ بے خوف نعرہ میرا یار لگا رہا ہے، میں نہیں۔

تشریح:

یہاں" تلوّسہ "(خوف، ہچکچاہٹ) کے بغیر محبوب اظہارِ وحدت کر رہا ہے۔ بیدل فقیر خود کو فنا کے طالب کے طور پر پیش کرتا ہے۔

نیستی آیینه‌دار هستی پائنده است
طبل وحدت چون شهنشه می‌زند یارم نه من

ترجمہ:

نیستی (فنا) ہی پائندہ ہستی کا آئینہ دار ہے،

بادشاہ کی طرح وحدت کا ڈھول میرا یار بجاتا ہے، میں نہیں۔

تشریح:

یہاں فنا اور بقا کا فلسفہ بیان ہوا ہے — نیستی دراصل بقا کی راہ ہے، اور وحدتِ حق کی صدا محبوب کی طرف سے ہے۔

ناوک دل‌دوز خوردم از کمان ابرویش
صد خدنگ عشق بی‌ره می‌زند یارم نه من

ترجمہ:

میں نے اس کی ابرو کے کمان سے دل کو چیرنے والا تیر کھایا،

اور وہ عشق کے سینکڑوں تیر بلا ہدف چلاتا ہے، میں نہیں۔

تشریح:

محبوبِ حقیقی کی ظاہری و باطنی تجلیاں عاشق کے دل کو مجروح کر دیتی ہیں — عشق کے تیر مسلسل برس رہے ہیں۔

نغمه‌های قم باذنی صوت سبحانی مدام
از برای خلقِ گم‌ره می‌زند یارم نه من

ترجمہ:

"باذنی" (میرے حکم سے) کے قُم کی نغمہ صدا اور سبحانی آوازیں مسلسل،

گمراہ لوگوں کی رہنمائی کے لیے میرا یار بکھیر رہا ہے، میں نہیں۔

تشریح:

یہ آیہ قرآنی "قُم باذنی اللہ" کی طرف اشارہ ہے — محبوب لوگوں کو خودی سے جگاتا ہے، صوفی تو صرف اس کا آلہ ہے۔

ناز او را چون کمال حسن گشته موفق
پشت پا بر عزتِ وجه می‌زند یارم نه من

ترجمہ:

اس کا ناز چونکہ حسنِ کامل ہے، اس لیے وہ

خود اپنی ہی جلالتِ وجہ اللہ کو بھی ٹھکرا دیتا ہے، میں نہیں۔

تشریح:
یہ حسنِ الٰہی کی اس تجلی کا ذکر ہے جو اپنے ہی جلوے سے آگے بڑھ جاتا ہے — ہر حد توڑ دینے والا حسن۔

نائره چون برفروزد از شرار برق حسن
شعله در هر هفت بنگه می‌زند یارم نه من

ترجمہ:
جب اس کے حسن کی چمک سے شرار بھڑکتا ہے،
تو وہ ساتوں آسمانوں (عالموں) میں شعلے بھڑکاتا ہے، میں نہیں۔

تشریح:
یہ جلوۂ الٰہی کی عظمت ہے جو ساتوں جہانوں کو جلا دیتی ہے — صوفی خود کو فقط ذریعہ سمجھتا ہے۔

نازک است و لیکن از تلوین کثرت در ظهور
برق انوار تنزه می‌زند یارم نه من

ترجمہ:
وہ نازک (لطیف) ہے، مگر کثرت کے رنگ بدلتے مظاہر میں،
تنزیہ (تقدیس) کی بجلیاں چمکاتا ہے، میں نہیں۔

تشریح:
ذاتِ حق کثرت میں ظاہر ہو کر بھی اپنی تنزیہ (پاکی و عظمت) کا جلوہ برقرار رکھتی ہے۔

نیم شب از جلوه‌ها یکتای رخسار منیر
آتش اندر خانه هژده می‌زند یارم نه من

ترجمہ:
آدھی رات کو اس یکتا نورانی چہرے کے جلووں سے،
وہ اٹھارہ ہزار عالموں کے گھر میں آگ لگا دیتا ہے، میں نہیں۔

تشریح:
یہ شب کی تجلیات کی طرف اشارہ ہے، اور "هژده" (18,000 عالم) عالمِ کثرت کا استعارہ ہے۔

نکته‌پردازی نماید هر نفس با خاص و عام
تیغ وحدت در تشبه می‌زند یارم نه من

ترجمہ:
وہ ہر لمحہ خاص وعام سے لطیف نکتے کرتا ہے،
اور وحدت کی تلوار تشبیہات (مظاہر) میں چلاتا ہے، میں نہیں۔

تشریح:
یہاں وحدت کی لطیف گفتگو اور تشبیہات کے ذریعے حق کے جلووں کی بات ہو رہی ہے۔

نقد هوس و مایه تسکین ز" طالب "می‌برد
راه دین و دل به جمله می‌زند یارم نه من

ترجمہ:
"طالب" سے وہ خواہشات کو نکال کر سکون عطا کرتا ہے،
دین اور دل دونوں کی راہ وہ دکھاتا ہے، میں نہیں۔

تشریح:
یہ نظم کی اختتامی گواہی ہے: اصل کارساز وہی محبوب ہے، جو راہ بھی دکھاتا ہے، تسکین بھی دیتا ہے — سالک فقط تسلیم ہے۔

غزل : 76

نقاب بر رُخ ای رشک آفتاب مکن
به آتش غم دلِ عاشقان کباب مکن

ترجمہ:
اے آفتاب کو شرمندہ کرنے والے (محبوب)! چہرے پر نقاب نہ ڈال،
غم کی آگ میں عاشقوں کے دلوں کو کباب نہ بنا۔

تشریح:
یہ التجا ہے کہ حسنِ محبوب چھپا نہ رہے، کہ عاشق پہلے ہی تڑپتے ہیں۔

نیاز ما نگر ای نازنین کرشمه سنج
به غمزه خانه دلدادگان خراب مکن

ترجمہ:
اے ناز و ادا کو تولنے والے !ہماری نیاز مندی دیکھ،
اپنی ادا سے عاشقوں کے دلوں کا آشیانہ برباد نہ کر۔

تشریح:
یہاں غمزہ (آنکھ کی ادا) کو وہ تلوار کہا گیا ہے جو دلوں کے مکان کو اجاڑ دیتی ہے۔

نموءِ حُسن تو بادا ولی بشکر کمال
ز عاشقان نظر باز احتجاب مکن

ترجمہ:
تیرے حسن کی نمو جاری رہے، مگر اپنے کمال کے شکر کے ساتھ،
عاشقوں سے اپنی نظر کو نہ چھپا۔

تشریح:
حسن کی بڑھوتری پر شکر لازم ہے، اور اس کا تقاضا ہے کہ نظر کرم عاشقوں سے نہ ہٹے۔

نظام جود تو طی کرد نامه حاتم را
پیاله را نفسی خالی از شراب مکن

ترجمہ:
تیری سخاوت نے تو حاتم کی کتاب کو بھی پیچھے چھوڑ دیا،
تو پیالے کو ایک لمحہ بھی شراب (فیض) سے خالی نہ رکھ۔

تشریح:
محبوب کی فیاضی لافانی ہے، وہ لمحہ بھر بھی عاشق کو محروم نہ کرے۔

نهان مدار ز عین الیقین تلالو جان
محیط قدرت محجوب در حجاب مکن

ترجمہ:
یقین کی آنکھ سے جان کی چمک کو پوشیدہ نہ رکھ،
قدرت کے سمندر کو حجاب میں قید نہ کر۔

تشریح:

عارف طلب کرتا ہے کہ حقائق آشکار ہوں، حقیقتِ محض پردے میں نہ رہے۔

ندارد این دل سرگشته جز تو آرامی
ترحم کن، تزئید اضطراب مکن

ترجمہ:

اس سرگرداں دل کو تیرے سوا کوئی قرار نہیں،

رحم کر، اس کی بے چینی میں اضافہ نہ کر۔

تشریح:

سالک کی فریاد ہے کہ محبوب ہی قرار ہے — اور اس کو مزید مضطرب نہ کیا جائے۔

نزول آیته قدسی بخاطر صاف است
تو از مطالع دل روی در کتاب مکن

ترجمہ:

قدسی آیات کا نزول صاف دل پر ہوتا ہے،

تو دل کی کتاب سے منہ نہ موڑ۔

تشریح:

یہاں دل کو الہام کا مرکز بتایا گیا ہے، اور خارجی علوم پر انحصار کی بجائے دل کی باطنی روشنی کو ترجیح دی گئی ہے۔

نظاره می‌طلبید دیده تجلی‌جو
قدم بنور، که خورشید در سحاب مکن

ترجمہ:

تجلی کا طلبگار آنکھ دیدار چاہتی ہے،

نور کے ساتھ قدم رکھ، سورج کو بادلوں میں نہ چھپا۔

تشریح:

یہ دعوتِ دیدار ہے — کہ حق کی تجلی حجاب میں نہ ہو، بلکہ ظاہر ہو۔

نه بینی ای نظر رشک جلوه تحقیق
نظر به چشم حقارت بدین تراب مکن

ترجمہ:

اے جلوۂ تحقیق پر رشک کرنے والی نظر!

اس خاک (انسان) کو حقارت سے نہ دیکھ۔

تشریح:

یہ آفاقی صوفیانہ تعلیم ہے: انسان کی خاکی اصل میں بھی جلوۂ حقیقت ہے، اس کو کمتر نہ جانو۔

نگاه روشنِ صاحب‌دلان دهد نورت
تو اعتراض ز اتباع این جناب مکن

ترجمہ:

صاحبِ دلوں کی روشن نگاہ تجھے بھی روشنی عطا کرے گی،

لہٰذا ان کی پیروی پر اعتراض نہ کر۔

تشریح:

یہ شعر صوفیاء کے مقام کو بیان کرتا ہے — جو ان کے نقش قدم پر چلے گا، وہ نور پائے گا۔

نصیب تو بتو آخر رسد، مشو غمگین
ز جهد و کوشش ای" طالب "اجتناب مکن

ترجمہ:

تیرا نصیب بالآخر تجھے ہی ملے گا، غم نہ کر،

اے" طالب !" کوشش اور جد وجہد سے باز نہ آ۔

تشریح:

یہ اختتامی وصیت ہے — طالبِ حق کو ہمیشہ جد وجہد میں رہنا چاہیے، کہ نصیب مقدر ہو چکا ہے۔

غزل : 77

نو بهار آمد همی خندد چمن
از رخ شادی گل و سرو و سمن

ترجمہ:
نئی بہار آئی ہے اور باغ ہنس رہا ہے،
خوشی کے چہرے سے گل، سرو، اور یاسمین مسکرا رہے ہیں۔

تشریح:
ظاہری موسمِ بہار اور باطنی خوشی کا امتزاج، کہ فطرت بھی جمالِ حق سے مسرور ہے۔

نزهت چندان گرفت از وی جهان
می نگنجد یوسف اندر پیرهن

ترجمہ:
جہان نے اس (بہار) سے ایسی فرحت پائی ہے
کہ یوسف جیسے حسن والا بھی اپنے قمیص میں نہ سمائے۔

تشریح:
خوشی اور سرور کی شدت ایسی ہے کہ حسن خود ظرفِ وجود سے باہر ہو رہا ہے۔

نازنینان مست از صهبای حُسن
محفلی آراسته با وجه حُسن

ترجمہ:
نازنین محبوب حسن کی شراب سے مست ہیں،
اور محفل حسنِ مطلق سے سجی ہوئی ہے۔

تشریح:
یہ اہلِ نظر اور اہلِ دل کی محفل کی تصویر ہے جو جمالِ الٰہی سے لبریز ہے۔

نکهت عنبر فشان بادِ سحر
نافها آورد از مشکِ ختن

ترجمہ:
صبح کی ہوا عنبر جیسی خوشبو لٹا رہی ہے،
اور ختن کے مشک سے بھری ہوئی نافیں لا رہی ہے۔

تشریح:
یہاں " بادِ سحر " کو الہامی ہوا کہا جا سکتا ہے جو معرفت کے مشک سے بھری ہوئی ہے۔

نقش لعل گل رخان شیرین مقال
می کند مستغنی از لعل یمن

ترجمہ:
گل جیسے چہروں والے محبوبوں کی باتوں کا لعل ایسا ہے،
کہ یمن کے اصلی لعل سے بھی بے نیاز کر دیتا ہے۔

تشریح:
روحانی جمال کی باتیں دنیوی قیمتی اشیاء سے افضل ہیں۔

نافه سا زلف معنبر مهوشان
عطر ریزی می کند در انجمن

ترجمہ:
محبوبوں کی عنبرین زلفیں گویا نافہ بن گئی ہیں،
جو محفل میں خوشبو بکھیر رہی ہیں۔

تشریح:
یہ حسنِ الٰہی کی انوار و تجلیات کی محفل ہے جہاں ہر جلوہ خوشبو کی طرح پھیل رہا ہے۔

ناله های بلبلان بذله گو
مرده را بخشد تحرک در کفن

ترجمہ:
شوخ بلبلوں کی نالہ و فریاد،
مردے کو بھی کفن میں حرکت دے دیتی ہے۔

تشریح:
یہ جمالِ محبوب کی ایسی تاثیر ہے کہ بے جان کو بھی روحانی زندگی بخش دے۔

نشه صهبای مستانِ شهود
برق زد در خرمن پندار تن

ترجمہ:
شہود کے مستانوں کی شراب کا نشہ
جسم کے گمان کے کھیت میں بجلی بن کر گرا۔

تشریح:
یہاں ذکر ہے اس مشاہدۂ حق کا جو انسان کے جسمانی فہم کو جلا کر رکھ دیتا ہے۔

نغمه مطرب طربگاه الست
برگسته تار ایجاد فتن

ترجمہ:
الست کی طرب گاہ (عالمِ ارواح) کا مطرب (خفی آواز)
فتنوں کی پیدائش کے تار کو چھیڑ گیا ہے۔

تشریح:
اشارہ ہے عالمِ ازل کی آواز کی طرف جو ہر فتنہ اور وجود کی ابتدا ہے۔

نرد وحدت باختن جانبازی است
مات سازد ماتِ نرد ما و من

ترجمہ:
وحدت کا کھیل کھیلنا جان کی بازی لگانے جیسا ہے،
یہ" میں "اور" تو "کے شطرنجی کھیل کو مات دے دیتا ہے۔

تشریح:
یہ وحدتِ وجود کی تعلیم ہے — فنا فی اللہ کا تجربہ خودی کے خاتمے پر ہوتا ہے۔

نکته دانش فرامش کن هلا
یادگیر ای" طالب "اسرارِ لدن

ترجمہ:

اے طالب ! عقل و دانش کی نکتہ سنجی کو بھول جا،
اور لدنی (خدائی الہام کی) اسرار سیکھ !

تشریح:
عقل و منطق کے بجائے قلبی علم، معرفت اور الہام کو اپنانے کی نصیحت۔

غزل : 78

نسیه تن گیر جان بیار رسان
بلبلی خود دران بهار رسان

ترجمہ:
جسم کی اُدھاری لے لو، مگر جان لے آؤ،
مجھے اُس بہار میں بلبل کی طرح پہنچا دو۔

تشریح:
یہاں بیدل جسمانی قید سے رہائی اور روحانی آزادی کی طلب رکھتا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ اس کی روح " بہارِ وصال " کی طرف اڑ جائے۔

نعره عاشقان به ساز بلند
پس چپ منصور سر بدار رسان

ترجمہ:
عاشقوں کی نعرہ بازی کو بلند ساز بنا دے،
اور منصور کی طرح سولی پر میرا سر لے جا۔

تشریح:
یہاں " انا الحق " کہنے والے منصور حلاج کی مثال دی گئی ہے۔ عاشق اپنی جان بھی قربان کرنے کو تیار ہے، اگر وصالِ یار نصیب ہو۔

نشه جو از شراب مستی عشق
سر وحدت در اشتهار رسان

ترجمہ:

عشق کی مستی کی شراب سے نشہ حاصل کر،
اور وحدت کے راز کو مشہور کر دے۔

تشریح:
یہاں اتحادِ الٰہی اور فنافی اللہ کے عرفانی رازوں کو ظاہر کرنے کی جرات اور جذبہ بیان کیا گیا ہے۔

ناقصان طریق را باری
زین رموزات اضطرار رسان

ترجمہ:
اے باری تعالیٰ !راہ کے ناقصوں کو بھی
ان اضطراری رازوں تک پہنچا دے۔

تشریح:
یہ ایک دعا ہے کہ راہِ حق کے طالب، اگرچہ ناقص ہوں، انہیں بھی عرفانی اسرار نصیب ہوں۔

نظم توحید را مثبت شو
بی نشان را بصد نگار رسان

ترجمہ:
توحید کی نظم کو ثابت کر دے،
اور بے نشان کو سو جلووں تک پہنچا دے۔

تشریح:
یہاں" نظمِ توحید "کو زندگی میں قائم رکھنے اور مقامِ فناء میں جلووں سے سرفراز ہونے کی دعا کی گئی ہے۔

نقد بر دست منتظر تاکی
یارب آب باده خوشگوار رسان

ترجمہ:
یہ نقد (دِل) ہاتھ میں لیے کب تک انتظار کروں؟
اے رب !مجھے خوشگوار شرابِ وصل نصیب فرما۔

تشریح:
عاشق اپنے خلوصِ دل کو بطور قیمت پیش کر رہا ہے، اور وصال کا شراب طلب کر رہا ہے۔

نه نبیذی مگر شراب شهود
روشن و خالی از خمار رسان

ترجمہ:
ایسی شراب نہ ہو جو فقط نشہ ہو،
بلکہ روشن اور خماری سے خالی شرابِ شہود ہو۔

تشریح:
ظاہری مستی نہیں بلکہ حقیقت کی معرفت درکار ہے، ایک ایسی حالت جس میں بیداری اور شہود ہو۔

نیست قدرت بوصل یار مرا
به کرم خود دران دیار رسان

ترجمہ:
مجھے وصالِ یار کی طاقت نہیں،
اپنے کرم سے مجھے اُس دیار تک پہنچا دے۔

تشریح:
یہاں فانی عبد کا اعتراف ہے کہ وہ اپنی کوشش سے نہیں، صرف رب کے فضل سے ہی منزلِ وصال تک پہنچ سکتا ہے۔

ناوک انداز شاهد طناز
در چنین عین انتظار رسان

ترجمہ:
وہ نازنین معشوق جو تیر چلاتا ہے،
مجھے اسی انتظار کی آنکھ میں تیر مار دے۔

تشریح:
محبوب کے جلال و جمال کے انتظار میں عاشق خود کو فنا کرنے پر آمادہ ہے۔

نازنینان به باغ جلوه گراند
ساقی و باده مشکبار رسان

ترجمہ:
نازنین معشوق جلوہ باغ میں نمودار ہو چکے،
تو ساقی آ جائے اور مشک بھری شراب دے۔

تشریح:
یہ وصال کا منظر ہے، جہاں دیدار کے بعد، لطفِ معرفت کی شراب پیش کی جاتی ہے۔

نرم نرمک درین شهادت گاه
جلوه حسن تابدار رسان

ترجمہ:
آہستہ آہستہ اس مقامِ شہادت میں
حسنِ تاباں کا جلوہ ظاہر فرما۔

تشریح:
بیدل فقیر چاہتا ہے کہ حق کی راہ میں فنا ہو، مگر اس سے پہلے حسنِ رب کا نورانی دیدار میسر ہو۔

نامور شاه مرشد" طالب"
زود تر غوث غمگسار رسان

ترجمہ:
اے میرے مرشد" طالب"، جو مشہور بادشاہ ہے،
اسے جلد ہی غموں سے نجات دینے والے غوث تک پہنچا دے۔

تشریح:
اختتام پر بیدل فقیر نے اپنی نسبت اپنے مرشد سے ظاہر کی ہے اور دعا کی ہے کہ مرشد کو روحانی بلندیاں عطا ہوں۔

غزل : 79

وداع کن ز جسم و جان که لاموجود الا هو
بشوی دست از امکان که لاموجود الا هو

ترجمہ:
جسم وجان سے وداع کر کہ اُس کے سوا کچھ موجود نہیں،
امکان (یعنی ممکناتِ دنیا) سے ہاتھ دھوڈال کہ اُس کے سوا کچھ موجود نہیں۔

تشریح:
بیدل فقیر جسمانی ومادی دنیا سے منہ موڑنے اور حقیقتِ توحید کی طرف متوجہ ہونے کی تلقین کرتا ہے۔

وساطت وهم را سوزی چو شمع وحدت افروزی
فنای جسم آموزی که لاموجود الا هو

ترجمہ:
وہم وگمان کی وساطت کو جلادے، جیسے شمع وحدت روشن کرتی ہے،
اور جسم کی فنا سیکھ لے کہ اُس کے سوا کچھ موجود نہیں۔

تشریح:
دل سے اوہام نکال کر حق کی شمع روشن کرنا اور جسمانی ہستی کو ختم کر کے روحانی حقیقت کو پالینا، یہ تصوف کی بنیاد ہے۔

وصول معرفت یابی، نه رخ از نور دل تابی
به پای شوق بشتابی که لاموجود الا هو

ترجمہ:
اگر معرفت حاصل کرنا چاہتا ہے، تو دل کے نور سے منہ نہ موڑ،
بلکہ شوق کے قدموں سے دوڑ کہ اُس کے سوا کچھ موجود نہیں۔

تشریح:
معرفت الٰہی کی طلب میں سستی نہیں بلکہ دل کی روشنی اور شوق سے سفر کرنا ضروری ہے۔

وفای نیست عالم را، بقای نیست آدم را
تو بنگر ذات اعظم که لاموجود الا هو

ترجمہ:
نہ عالم کو وفا ہے، نہ آدم کو بقا،
تو بس ذاتِ اعظم کو دیکھ کہ اُس کے سوا کچھ موجود نہیں۔

تشریح:

دنیااور انسان دونوں فانی ہیں، باقی صرف ذاتِ حق ہے۔

وثاق تن شود فانی، نمیرد ذوق روحانی
بماند سرِ انسانی که لاموجود الا هو

ترجمہ:

جسم کا قید خانہ فنا ہو جاتا ہے، مگر روحانی ذوق نہیں مرتا،

اور انسانیت کا راز باقی رہتا ہے کہ اُس کے سوا کچھ موجود نہیں۔

تشریح:

جسم ختم ہو جاتا ہے، لیکن سچا روحانی ذوق اور انسان کی اصل (یعنی عقلِ اول یا روحِ کامل) باقی رہتی ہے۔

وبال ست این سعادت ها، گذار این جمله عادت ها
گذار از قید کثرت ها که لاموجود الا هو

ترجمہ:

یہ سب" دنیاوی سعادتیں "در حقیقت وبال ہیں،

تمام عادتوں کو چھوڑ، کثرت کی قید سے گزر کہ اُس کے سوا کچھ موجود نہیں۔

تشریح:

مادی خوشیاں اور عادات انسان کو حق سے دور رکھتی ہیں۔ راہِ وحدت میں ان سب کو ترک کرنا ضروری ہے۔

ولی اشناس باش ای دل که تا مشکل تو گردد حل
بیمَن مرشدِ کامل که لاموجود الا هو

ترجمہ:

اے دل !ولیِ کامل کو پہچان، تا کہ تیری مشکل آسان ہو،

مرشدِ کامل کے فیض سے کہ اُس کے سوا کچھ موجود نہیں۔

تشریح:

روحانی رہنما (مرشدِ کامل) ہی وہ ذریعہ ہے جس کے ذریعے انسان راہِ حقیقت پر چل سکتا ہے۔

وصي مصطفیٰ حیدر، امیرالمؤمنین صفدر
تو باعین الیقین بنگر که لاموجود الا هو

ترجمہ:
مصطفیٰ ﷺ کے وصی حیدرؓ، امیر المؤمنین صفدرؓ،
انہیں عین الیقین کی نگاہ سے دیکھ کہ اُس کے سوا کچھ موجود نہیں۔

تشریح:
یہاں امام علی علیہ السلام کی روحانی وولایتی حیثیت کو نمایاں کیا گیا ہے کہ معرفتِ کامل انہی کے ذریعے حاصل ہوتی ہے۔

وضوی فقر گر سازی، دل از هر خبث پردازی
بوحدت ساز دمسازی که لاموجود الا هو

ترجمہ:
اگر فقر کا وضو بنالے اور دل کو ہر ناپاکی سے پاک کرے،
تو وحدت کے ساتھ ہم آہنگ ہو جا کہ اُس کے سوا کچھ موجود نہیں۔

تشریح:
فقر صوفیاء کے نزدیک اصل پاکی ہے۔ دل کو گناہوں سے پاک کر کے وحدت کے رنگ میں رنگا جا سکتا ہے۔

وجود ماسویٰ الله را به تیغ نفی گردان لا
ببین پس رتبه الا که لاموجود الا هو

ترجمہ:
اللہ کے سوا جو بھی ہے، اسے " لا " کی تلوار سے نیست کر دے،
پھر " الا "(یعنی صرف وہی) کی منزل دیکھ کہ اُس کے سوا کچھ موجود نہیں۔

تشریح:
یہ لا الٰہ الا اللہ کا باطنی مفہوم ہے: سب کا انکار، صرف اللہ کا اقرار۔

وقوف نیست از وحدت، که هستی" طالب "کثرت
شکن این قید باهمت که لاموجود الا هو

ترجمہ:

تُو وحدت میں ٹھہر نہیں سکتا، کیونکہ اے " طالب "، تُو ابھی کثرت میں ہے،
اس قید کو ہمت سے توڑ دے کہ اُس کے سوا کچھ موجود نہیں۔

تشریح:
اختتام پر بیدل فقیر نے خود کو" طالب "کہا ہے اور یہ اعتراف کیا ہے کہ ابھی تک وہ کثرت (ظاہری دنیا) میں پھنسا ہوا ہے، مگر وہ توحید کی منزل پر پہنچنے کی دعا اور ہمت کی تلقین کرتا ہے۔

غزل : 80

وجدان ذوق از دل بیگانه وا مجو
امن و امانِ کعبه ز بت خانه وا مجو

ترجمہ:
دلِ بیگانہ (جو حق سے خالی ہے) سے ذوقِ وجدان تلاش نہ کر،
کعبہ کی امن و امان بت خانہ سے ہرگز نہ مانگ۔

تشریح:
باطنی لذت (وجدان و ذوق) صرف اُس دل سے مل سکتی ہے جو حق سے مربوط ہو، نہ کہ دنیا پرست دلوں سے۔ اور کعبہ کی متبرک فضا بت پرستی کے مقام پر نہیں مل سکتی۔

وا کی شود بی یاری افسانه غنچه دل
بشگفتن این بهار ز افسانه وا مجو

ترجمہ:
کیا تنہا (اللہ کی مدد کے بغیر) دل کا غنچہ کبھی کھل سکتا ہے؟
اس بہار کے کھلنے کا راز افسانوں میں نہ ڈھونڈ۔

تشریح:
دل کی کھلنے والی بہار معرفتِ الٰہی کی مدد سے ہی آتی ہے، فقط قصے کہانیوں یا تصورات سے نہیں۔

واقف ہر آن که نیست ز رمز مقربان
دیوانه است عقل ز دیوانه وا مجو

ترجمہ:
جو مقربانِ حق کے رموز سے واقف نہیں، وہ گویا دیوانہ ہے،
اور عقلِ نادان کو دیوانے سے مت طلب کر۔

تشریح:
عرفان و سلوک کا علم وہی جانتا ہے جو قربِ الٰہی رکھتا ہے، عام عقل والے اس راہ میں رہنما نہیں ہو سکتے۔

واجب بود ز عارف پرسیدن طریقت
رمزِ لُدُن ز مردمِ فرزانه وا مجو

ترجمہ:
طریقت کا پوچھنا صرف عارف سے واجب ہے،
لَدُنّی علم کا راز عام دانشمندوں سے نہ مانگ۔

تشریح:
طریقت کا راستہ اور لدنی علم (علمِ باطنی) صرف تجربہ کار عارفین سے حاصل ہوتا ہے، محض فلسفیوں یا عالمانِ ظاہر سے نہیں۔

وادی تاسف است ظهورات این جهان
تو نور شمع از هر کاشانه وا مجو

ترجمہ:
دنیا کی ظاہری جلوہ گری افسوس کی وادی ہے،
تو ہر گھر (یعنی ہر مقام) سے شمعِ ہدایت کا نور تلاش نہ کر۔

تشریح:
دنیا کی ہر چمک روشنی نہیں ہوتی۔ ہدایت کا نور صرف خاص مقامات پر ظاہر ہوتا ہے۔

واله شد آن که دید تجلی شهود ذات
اخبار شوق و ساز ز پروانه وا مجو

ترجمہ:
وہ والہ و شیدا ہو گیا جس نے ذات کی تجلی دیکھی،
محض پروانوں سے شوق کی خبریں نہ سنو۔

تشریح:
ذاتِ حق کی تجلی دیکھنے والا ہی عاشقِ کامل ہوتا ہے، صرف مثالیں یا روایتیں سن کر خود کو عاشق مت سمجھو۔

وجد و سماع حالت دارد به می کشی
این ذوق را جز از سرمستانه وا مجو

ترجمہ:
وجد و سماع کی کیفیت شرابِ معرفت سے پیدا ہوتی ہے،
اس ذوق کو صرف سرمستوں (یعنی حقیقی عارفین) سے تلاش کر۔

تشریح:
باطنی کیف و وجد صرف ان لوگوں کا حصہ ہے جو معرفت کی شراب سے سیراب ہوئے ہوں۔

وحدت عیان چو گردد، کثرت نهان شود
توضیح جان جز از رخ جانانه وا مجو

ترجمہ:
جب وحدت ظاہر ہو جائے تو کثرت چھپ جاتی ہے،
جان کی حقیقت صرف محبوبِ حقیقی کے چہرے سے ہی دریافت کر۔

تشریح:
توحید کی حالت میں سب کچھ فنا ہو جاتا ہے۔ اصل حقیقت کا مشاہدہ صرف محبوبِ حقیقی کے تجلی سے ممکن ہے۔

وقت است گر ز خود رهی ای عاشق صفا
زین بعد جرعه صاف ز پیمانه وا مجو

ترجمہ:
اے خالص عاشق !اگر تو خود سے نجات پا لے،
تو آئندہ خالص جرعہ بھی ہر پیمانے سے نہ مانگ۔

تشریح:
خالصی اور فقر کی حالت میں عام پیمانے (یعنی عام ذرائع) سے شرابِ حقیقت کی تلاش فضول ہے۔

وصل تحقق است کشیدن رَحیقِ وجد
داروی دل جز از در میخانه وا مجو

ترجمہ:
وصال کی حقیقت یہی ہے کہ وجد کی شراب کو پیا جائے،
دل کی دوا میخانے (باطنی معرفت) کے دروازے کے سوا کہیں نہ تلاش کر۔

تشریح:
دل کے زخم و پیاس کی دوا صرف راہِ فقر و فنا میں ہے، اور میخانہ اس کا استعارہ ہے۔

وصفِ عروجِ عرش ز" طالب "بقای پرس
این حرف جز ز همت مردانه وا مجو

ترجمہ:
عرش کے عروج کی صفت" طالب "سے پوچھ،
اور یہ نکتہ کسی مردِ ہمت والے کے سوا نہ مانگ۔

تشریح:
بلند ترین عرفانی مقام پر فائز ہونے کا وصف صرف مردانِ باطن جانتے ہیں۔ ان کی ہمت سے ہی یہ راز کھلتا ہے۔

غزل : 81

وقوفِ تصوف ز صوفی شنو
طلب گارِ علامه دوران مشو

ترجمہ:
تصوف کی معرفت کسی سچے صوفی سے سنو،
زمانے کے علامہ بننے کی طلب نہ رکھو۔

تشریح:
علمِ تصوف کتابی یا زبانی دعووں سے حاصل نہیں ہوتا، بلکہ اہلِ حال، یعنی مجرب صوفی کی صحبت سے حاصل ہوتا ہے۔

وظائفِ فنا را بهر صبح و شام
بغیر از تکلفِ لسانی بگو

ترجمہ:
فنا (خودی کے مٹنے) کے اذکار کو صبح و شام ادا کرو،
صرف زبانی بناوٹ کے ساتھ مت پڑھو۔

تشریح:
ذکر و اذکار کا حقیقی فائدہ تب ہی ہے جب وہ دل سے کیے جائیں، محض رسمی یا زبانی ادا کرنے سے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

وجوہِ کمال از لطیفان بپرس
ممان در جہالت چو عامان کرو

ترجمہ:
کمال کے راستے لطیف باطن والے لوگوں سے پوچھو،
عام لوگوں کی طرح جہالت میں مت رکو۔

تشریح:
حقیقی روحانی ترقی صرف اہلِ دل کی رہنمائی سے ممکن ہے، محض عوام کی پیروی گمراہی کا باعث ہے۔

وقارِ آدمیت نگھدار ہان
چو حیوان پیِ قوت چندان مدو

ترجمہ:
آدمی کا وقار قائم رکھ، خبردار!
جانور کی طرح صرف خوراک کے پیچھے مت دوڑو۔

تشریح:
انسان کو اپنی روحانی اور عقلی صلاحیتوں کو بلند رکھنا چاہیے، نہ کہ محض دنیاوی خواہشات کا غلام بنے۔

وجودِ فنا را فنا کن ہلا
تو در وادئ نااُمیدی مپو

ترجمہ:
اپنی ذات کو فنا کر دے، خبردار!
اور نااُمیدی کی وادی میں ہرگز مت پڑ۔

تشریح:
فنا فی اللہ کی راہ پر گامزن ہو، لیکن یہ راستہ نااُمیدی کا نہیں بلکہ امید و معرفت کا ہے۔

وقوعِ تجلی است اثباتِ حق
تو در عقبِ ظلماتِ ہستی مرو

ترجمہ:
تجلّی کا واقع ہونا حق کی موجودگی کی دلیل ہے،
تو پھر کیوں ہستی کے اندھیروں کے پیچھے بھاگ رہا ہے؟

تشریح:
اللہ کی تجلیات ہر وقت موجود ہیں، لیکن اپنی خودی و دنیا پرستی کی ظلمت میں انسان انھیں پہچان نہیں پاتا۔

وبالِ تو این وهمِ فکرت شود
به ہفت آب گردِ غبارت بشو

ترجمہ:
تیرا وہم زدہ خیال ہی تیرا عذاب بنے گا،
ساتوں پانیوں سے اپنے دل کا غبار دھو ڈال۔

تشریح:
فکری الجھنیں اور وہم انسان کو اصل سے دور کر دیتے ہیں، اس لیے ضروری ہے کہ دل کی صفائی کی جائے۔

ودیعتِ الہی است انفاسِ عمر
تو محکم نه‌ای، ای مقلد !برو

ترجمہ:
عمر کے سانس اللہ کی دی ہوئی امانت ہیں،
اور تُو پکا (حق پر قائم) نہیں، اے اندھے مقلد !دور ہو جا۔

تشریح:
زندگی قیمتی امانت ہے، اندھی تقلید سے اسے ضائع نہ کرو بلکہ صاحبِ بصیرت کی پیروی کرو۔

درقهای دانش بسوزد بفهم
که علم است یک نقطه‌ای راه رو

ترجمہ:
علم کی جلی ہوئی پوستیں سمجھ کے ساتھ جلاڈال،
کیونکہ علم (حقیقی) تو صرف ایک نکتہ ہے جس پر چلنا ہوتا ہے۔

تشریح:
محض کاغذی علم بے کار ہے، اصل علم وہ ہے جو عمل اور شعور کی راہ دکھائے۔

ولی می‌شناسد ولی را به نور
مشامی نداری، سمن را مبو

ترجمہ:
ولی ہی ولی کو نور سے پہچانتا ہے،
اگر تمھارے پاس سونگھنے کی قوت (مشام) نہیں، تو مشک تلاش نہ کر۔

تشریح:
عارف کو پہچاننا بھی باطنی صلاحیت کا کام ہے، اگر وہ نہیں تو خاموش رہنا بہتر ہے۔

وزارت نباشد چو القاب فقر
اگر" طالبی "غیرِ حق را مجو

ترجمہ:
فقر کا لقب وزارت نہیں ہے،
اگر تُو" طالب "ہے تو غیر حق کی تلاش مت کر۔

تشریح:
صوفیانہ فقر کوئی دنیاوی عہدہ یا عزت نہیں بلکہ ایک باطنی مقام ہے۔ طالب کو چاہیے کہ غیر اللہ سے دل نہ لگائے۔

غزل : 82

وقت است از خود شو بری، لا لا مگو الا بجو
خواهی که یابی سروری، لا لا مگو الا بجو

ترجمہ:

اب وقت آ گیا ہے کہ تُو اپنی خودی سے آزاد ہو جا۔ سستی نہ کر، فقط تلاش میں لگ جا!

اگر تُو عزت، سربلندی اور روحانی بادشاہی چاہتا ہے، تو بہانہ نہ بنا، صرف تلاش کر!

تشریح:

یہ شعر انسان کو " خودی "یعنی نفس پرستی اور غرور سے چھٹکارا پانے کی تلقین کر رہا ہے۔ سرفرازی اور روحانی عروج صرف اسی وقت ملتا ہے جب انسان اپنی ذات کی قید سے نکل کر طلبِ حق میں مصروف ہو۔

وجه البقا منظور کن، حرص و هوا را دور کن
دل را لقا دستور کن، لا لا مگو الا بجو

ترجمہ:

بقا کی صورت (یعنی ابدی حقیقت) کو مقصد بنا، حرص و ہوس کو چھوڑ دے۔

اپنے دل کو وصالِ الٰہی کا مقام دے، سستی نہ کر، صرف تلاش کر!

تشریح:

یہاں بیدل فقیر حرص، لالچ، اور نفسانی خواہشات کو چھوڑ کر وصالِ حق کو اصل مطلوب قرار دے رہا ہے۔

واحد وجود حق بدان، آن ذات را مطلق بدان
هم حق بدان، هم حق بخوان، لا لا مگو الا بجو

ترجمہ:

خدا کو واحد الوجود جان، اس کی ذات کو مطلق مان۔

اسی کو حق سمجھ، اور اسی کو حق کہہ، بہانہ نہ کر، صرف تلاش کر!

تشریح:

یہاں وحدت الوجود کا صوفیانہ نظریہ بیان ہو رہا ہے کہ سب کچھ اسی ایک ذات کا ظہور ہے، اُسی کی پہچان اصل مقصد ہے۔

وصف نهان را بنده شو، در بندگی پائنده شو
از عجب خود شرمنده شو، لا لا مگو الا بجو

ترجمہ:

پوشیدہ صفات (الٰہی صفات) کے بندے بن جا، اور بندگی میں دائمی زندگی پا۔

اپنے تکبر و غرور پر شرمندہ ہو جا، اور سستی نہ کر، صرف تلاش کر!

تشریح:

یہ شعر عاجزی، عبودیت، اور غرور سے توبہ کی تعلیم دے رہا ہے۔

وصف یقین را کن طلب باصد عنا و صد تعب
طلاب حق شو روز و شب، لا لا مگو الا بجو

ترجمہ:

یقین کی حقیقت کو تلاش کر، چاہے سیکڑوں مشقتیں اٹھانی پڑیں۔

روز و شب طالبِ حق بن جا، بہانہ نہ بنا، صرف تلاش کر!

تشریح:

یہاں یقین (یقینِ کامل) کی طلب کو حق کی طلب کے ساتھ جوڑ کر بیان کیا گیا ہے۔

وا ساز باب معنوی تا ماهر معنی شوی
و از جسم و جان بیرون روی، لا لا مگو الا بجو

ترجمہ:

روحانی دروازہ کھول تاکہ معنی (معنویت) میں ماہر ہو جا۔

اور جسم و جان کی حدود سے باہر نکل جا، سستی نہ کر، فقط تلاش کر!

تشریح:

یہ شعر طالب کو مادی قیود سے نکل کر باطنی معانی کی دنیا میں مہارت حاصل کرنے کی دعوت دیتا ہے۔

وجدان عرفان را به بین، زو دفع امکان را به بین
هم جان جانان را به بین، لا لا مگو الا بجو

ترجمہ:

اپنے باطن میں معرفت کو دیکھ، اور اس کے ذریعے امکان (محدودیت) کو دفع کر۔

محبوبِ حقیقی کی روح کو بھی دیکھ، سستی نہ کر، صرف تلاش کر!

تشریح:

وجدان، عرفان اور قربِ حق کے ذریعہ محدود بشری حیثیت سے نکل کر حقیقتِ مطلقہ تک پہنچنے کی دعوت ہے۔

وعظ معارف وا شنو، گم گشته خود را بجو
و از هر تعلق دست شو، لا لا مگو الا بجو

ترجمہ:

معارف کی نصیحتوں کو سن، اور اپنے گمشدہ وجود کو تلاش کر۔
ہر غیر ضروری تعلق سے دستبردار ہو جا، سستی نہ کر، صرف تلاش کر!

تشریح:

یہ شعر معرفت کی تعلیمات کو سننے اور غیر اللہ سے تعلق توڑ کر اپنے باطنی مقام کی بازیابی کی دعوت دیتا ہے۔

واله پریشان مانده، سرگشته حیران مانده
جاهل ز عرفان مانده، لا لا مگو الا بجو

ترجمہ:

عاشق پریشان رہ گیا ہے، حیرت میں گم ہے۔
اور جو جاہل ہے، وہ معرفت سے محروم رہ گیا ہے، سستی نہ کر، صرف تلاش کر!

تشریح:

یہاں تصوف کی راہ میں حیرت، سرگردانی اور جہالت کی حالتوں کا بیان ہے، اور معرفت کی طلب کی تاکید ہے۔

والی توئی در عالمی بر ریش دل نه مرهمی
کوشش کن و شو محرمی، لا لا مگو الا بجو

ترجمہ:

تُو اس عالم میں ایک والی (روحانی رہنما) ہے، دل کے زخموں پر مرہم رکھ۔
کوشش کر اور رازِ حق کا محرم بن جا، سستی نہ کر، صرف تلاش کر!

تشریح:

یہ شعر انسان کی روحانی لیاقت کو اجاگر کرتے ہوئے اُسے نصیحت کرتا ہے کہ وہ اپنے مقام کو پہچانے اور باطنی کوشش کرے۔

وارث علوم احمدی، "طالب "لقائی سرمدی
مشهود نورِ ایزدی، لا لا مگو الا بجو

ترجمہ:

(اے سالک!) تُو علومِ محمدی ﷺ کا وارث ہے، اور دائمی وصال کا طالب ہے۔
تُو اللہ کے نور کا مشاہدہ کر رہا ہے، سستی نہ کر، فقط تلاش کر!

تشریح:

یہ اختتامی شعر طالب کو یہ یاد دلاتا ہے کہ وہ ایک اعلیٰ نسبت کا حامل ہے، اسے وصالِ الٰہی کا متلاشی بن کر اپنی حقیقت کو پہچاننا ہے۔

غزل : 83

هادی مهدی مرشد را، رشدُ الحق صفیُّ الله
سرِّ الٰهیٰ شاهنشاه، رشدُ الحق صفیُّ الله

ترجمہ:

ہدایت دینے والا، مہدی، مرشدِ حقیقی — وہ "حق کی ہدایت دینے والا، اللہ کا برگزیدہ" (حضرت محمد ﷺ) ہے۔
الٰہی راز کا بادشاہِ کامل — وہ "حق کی ہدایت دینے والا، اللہ کا برگزیدہ" (حضرت محمد ﷺ) ہے۔

تشریح:

یہ شعر اس (حضرت محمد ﷺ) کو ہادی، مہدی اور مرشد کہہ کر تعارف کراتا ہے، جو الٰہی اسرار سے آگاہ اور سلوک کا سلطان ہے۔

هیکل روحانی رویش، دافعِ ظلماتی بویش
مجمع روحانی کویش، رشدُ الحق صفیُّ الله

ترجمہ:

اس کا ظاہری جسم بھی روحانی ہے، اس کی خوشبو ظلمت کو دور کرتی ہے۔
اس کی گلی (درگاہ) اہلِ روحانیت کا مرکز ہے — وہ "حق کی ہدایت دینے والا، اللہ کا برگزیدہ" (حضرت محمد ﷺ) ہے۔

تشریح:

یہاں جسم، خُلق اور اثرات سب نورانی بتائے گئے ہیں۔ ان کا دربار اہلِ دل کے لیے جائے پناہ ہے۔

هستی او ایجادِ زمان، مستی او ارشادِ جهان
صحبت او امدادِ عیان، رشدُ الحق صفیُّ الله

ترجمہ:

اس کا وجود ہی زمانے کی تخلیق ہے، اس کی مستی ہی دنیا کی ہدایت ہے۔
اس کی صحبت کھلی ہوئی امداد ہے — وہ "حق کی ہدایت دینے والا، اللہ کا برگزیدہ" (حضرت محمد ﷺ) ہے۔

تشریح:

یہاں اس ذات کو عالمِ زمان و مکان کا مرکز و ہادی کہا گیا ہے۔ اُس کی قربت روحانی فیض ہے۔

هفت فلک در فرمانش، کرسی و عرش ثنا خوانش
طورِ تجلی ایوانش، رشدُ الحق صفیُّ اللّٰه

ترجمہ:

ساتوں آسمان اس کے تابع ہیں، عرش و کرسی اس کی مدح پڑھتے ہیں۔

اس کا آستانہ تجلی کا کوہِ طور ہے — وہ "حق کی ہدایت دینے والا، اللہ کا برگزیدہ" (حضرت محمد ﷺ) ہے۔

تشریح:

یہاں اسے مقامِ موسیٰ (تجلی) سے بھی بلند کہا گیا ہے، جس پر آسمان و عرش مدح خوان ہیں۔

هاله کثرت را ماهی، کشور وحدت را شاهی
رمز ازل را آگاهی، رشدُ الحق صفیُّ اللّٰه

ترجمہ:

کثرت کی دنیا میں وہ چاند کی طرح چمکتا ہے، وحدت کے ملک کا بادشاہ ہے۔

ازل کے رازوں سے آگاہ ہے — وہ "حق کی ہدایت دینے والا، اللہ کا برگزیدہ" (حضرت محمد ﷺ) ہے۔

تشریح:

اس شعر میں وحدت و کثرت کے فلسفے کو بیان کیا گیا ہے کہ وہ اس دُوئی میں حقیقتِ واحد کی پہچان ہے۔

هرکه بیامد بر در او، دید فروغ ز پیکر او
روشن گشته ز محور او، رشدُ الحق صفیُّ اللّٰه

ترجمہ:

جو بھی اس کے در پر آیا، اس کے وجود سے نور پا گیا۔

ہر دل اس کے مرکز سے روشن ہو گیا — وہ "حق کی ہدایت دینے والا، اللہ کا برگزیدہ" (حضرت محمد ﷺ) ہے۔

تشریح:

یہ شعر ظاہر کرتا ہے کہ یہ مرشد محض ظاہری رہبر نہیں، بلکہ باطنی نور عطا کرنے والا ہے۔

همدم او حاجی الحرمین، مفتخر آمد در کونین
ادنی یافته در قوسین، رشدُ الحق صفیُّ اللّٰه

ترجمہ:

اس کا ہمدم حرمین کا حاجی ہے، اور وہ دونوں جہانوں میں فخر ہے۔

"قاب قوسین" میں بھی اس نے مقامِ قرب حاصل کیا — وہ "حق کی ہدایت دینے والا، اللہ کا برگزیدہ" (حضرت محمد ﷺ) ہے۔

تشریح:

یہاں وہ مقامِ معراج کی طرف اشارہ ہے، جہاں عبد نے اپنے رب سے قرب حاصل کیا۔

هم نفس آن شاهِ ولی، یارِ غارِ خفی و جلی
دادِ کریم او را ازلی، رشدُ الحق صفیُ الله

ترجمہ:

وہ ولیوں کے بادشاہ کا ہم نفس ہے، ظاہر و باطن میں غار کا یار ہے۔

کریم نے اسے ازل سے عطا کیا — وہ "حق کی ہدایت دینے والا، اللہ کا برگزیدہ" (حضرت محمد ﷺ) ہے۔

تشریح:

یہاں حضرت علی اور حضرت ابو بکر کی طرف اشارہ ہے، کہ یہ شخصیت دونوں کے باطنی جلوے کی جامع ہے۔

هر دل راست تکرم او، مفلس راست تنعم زو
خار را است تکلم زو، رشدُ الحق صفیُ الله

ترجمہ:

ہر دل اس کی عنایت سے مہربان ہوتا ہے، مفلس بھی اس سے دولت پاتا ہے۔

کانٹے بھی اس کے دم سے بولنے لگتے ہیں — وہ "حق کی ہدایت دینے والا، اللہ کا برگزیدہ" (حضرت محمد ﷺ) ہے۔

تشریح:

یہ شعر اس کی کرامت، فیض، اور کمالِ احسان پر روشنی ڈالتا ہے۔

هند و عرب محکوم وی اند، اهل عجم موسوم وی اند
ترکی و تازی قوم وی اندر، رشدُ الحق صفیُ الله

ترجمہ:

ہند و عرب اس کے تابع ہیں، عجم والے اسے پہچانتے ہیں۔

ترک و تازی اس کے پیروکار ہیں — وہ "حق کی ہدایت دینے والا، اللہ کا برگزیدہ" (حضرت محمد ﷺ) ہے۔

تشریح:

یہ شعر عالمگیر اثرات کی تصویر ہے، کہ وہ شخصیت تمام اقوام کے دلوں پر حکمران ہے۔

هدیه او تسلیم درود، "طالب "باز فرست تو زود
تات نجات دهد ز وجود، رشدُ الحق صفیٌ الله

ترجمہ:

اس کا تحفہ تسلیم و درود ہے، "طالب !"تُو فوراً واپس بھیج۔
تا کہ وہ تجھے وجود کی قید سے نجات دے — وہ "حق کی ہدایت دینے والا، اللہ کا برگزیدہ" (حضرت محمد ﷺ) ہے۔

تشریح:

یہ آخری شعر خالص عرفانی ہے۔ وجود کی قید یعنی انانیت، اور نجات یعنی وصالِ حق۔

غزل : 84

هزاران بار از پیدا نهان به
که هست از روی روشن نورِ جان به

ترجمہ:

ہزاروں بار پوشیدہ رہنا، ظاہر ہونے سے بہتر ہے،
کیونکہ ظاہر کی روشنی سے، جان کا نور زیادہ بہتر ہے۔

تشریح:

ظاہری نمود و نمائش کے بجائے باطنی نور اور پوشیدگی کو بہتر قرار دیا ہے۔

هجوم خلق را بگذار روپوش
که هست از سیر کنج بی نشان به

ترجمہ:

مخلوق کے ہجوم کو چھوڑ کر خلوت اختیار کر،
کیونکہ بے نشانی کی تنہائی میں سیر کرنا زیادہ بہتر ہے۔

تشریح:

ترکِ صحبتِ خلق کی تاکید ہے — کہ خلوت میں حقیقت کی سیر ممکن ہے۔

هلا بگذر ز قید ششدر ای دوست
که تا یابی جهان زین جهان به

ترجمہ:

اے دوست !اس چھ رخ والے (چھ جہات :فوق، تحت، یمین، یسار، امام، خلف) قید سے گزر،

تاکہ اس جہان سے بہتر جہان تک رسائی پائے۔

تشریح:

یہ اشارہ مادی حدود سے ماوراء ہو کر عالمِ باطن تک پہنچنے کی دعوت ہے۔

هر آن کو شد بری از جسم دانست
که باشد لامکان از صد مکان به

ترجمہ:

جو بھی جسمانی قید سے آزاد ہو گیا، اس نے جان لیا

کہ لامکانی (ماورائے زمان و مکان) سو مکانوں سے بہتر ہے۔

تشریح:

روحانی آزادی جسمانی قید سے نجات کا نام ہے، جو اعلیٰ مقام لامکاں تک لے جاتی ہے۔

هزیمت کن ز افواج تعلق
که باشد بیکسی از امتِحاب به

ترجمہ:

تعلقات کے لشکروں سے فرار اختیار کر،

کیونکہ تنہائی، آزمائشوں کی کثرت سے بہتر ہے۔

تشریح:

دل کو دنیاوی رشتوں سے خالی کرنا، روحانی سکون کی کنجی بتایا گیا ہے۔

همین است و همان به در دو عالم
و لیکن ترک ذوق این و آن به

ترجمہ:

یہی ہے اور وہی بہتر ہے دونوں جہانوں میں،

لیکن اس اور اُس (دونوں) کی لذت کو ترک کرنا ہی بہتر ہے۔

تشریح:

جو کچھ بھی ہے، وہی خدا ہے — لیکن اس کی لذت کو بھی ترک کرنا، فنا کا درجہ ہے۔

هدایت پیشه باش و ترک تن گو
که باشد وصلش از هر دو جهان به

ترجمہ:
ہدایت کو اپنا پیشہ بنا اور نفس کو ترک کر،
کیونکہ اس (خدا) کا وصال دونوں جہانوں سے بہتر ہے۔

تشریح:
راہِ ہدایت اور ترکِ نفس کے ذریعے خدا کا وصال حاصل کیا جا سکتا ہے، جو کائنات سے افضل ہے۔

همیشه نیست زندگی تو اینجا
بکوش ای دل که عیش جاودان به

ترجمہ:
یہ زندگی ہمیشہ یہاں نہیں رہے گی،
کوشش کر اے دل! کہ ابدی عیش حاصل ہو۔

تشریح:
عارفانہ نصیحت ہے کہ فانی زندگی میں ابدی زندگی کی تیاری کرو۔

هدی للمتقین عشقِ حقیقی است
که باشد عشقش از حور و جنان به

ترجمہ:
"ہدایت پرہیزگاروں کے لیے" (قرآن کی آیت) دراصل سچا عشق ہے،
کیونکہ اس کا عشق، حور و جنت سے بہتر ہے۔

تشریح:
یہاں عشقِ حقیقی کو ہی اصل تقویٰ، اور اس کی جزا کو جنت سے بھی بلند قرار دیا گیا ہے۔

همه عکس رخِ آن مهر تابان است
ولی از جمله آن نور عیان به

ترجمہ:
یہ سب کچھ اُس چمکتے سورج کے چہرے کا عکس ہے،
مگر ان سب میں سے، وہی آشکار نور بہتر ہے۔

تشریح:
مخلوق اس کے حسن کا عکس ہے، لیکن اصل نور خود خالق کا ہے۔

هوا برهم زن و” طالب ”خدا باش
که باشد قربش از قربِ جهان به

ترجمہ:
خواہشات کو درہم برہم کر دے اور اے" طالب !" خدا کا طالب بن جا،
کیونکہ اس کا قرب دنیا کے تمام قرابتوں سے بہتر ہے۔

تشریح:
نفسانی خواہشات کو ترک کر کے خدا کا قرب حاصل کرو، وہی اصل مطلوب ہے۔

غزل : 85

همدمِ صورتِ انسان شده‌ای، یعنی چه؟
معتکفِ خلوتِ امکان شده‌ای، یعنی چه؟

ترجمہ:
تُو انسان کی صورت میں ہم دم بن گیا، یہ کیا معنی رکھتا ہے؟
اور امکان (یعنی عالمِ ممکنات) کی خلوت میں گوشہ نشین ہو گیا، یہ کیسا راز ہے؟

تشریح:
خدا کی تجلی یا محبوبِ حقیقی جو انسانوں کے ساتھ ہے، مگر ایک پردے میں — اس کا مفہوم پوچھا جا رہا ہے۔

همتِ انسِ تو مجموع کند دل‌ها را
در جسدهای پریشان شده‌ای، یعنی چه؟

ترجمہ:
تیری الفت انسانوں کے دلوں کو یکجا کر دیتی ہے،
مگر تُو بکھرے ہوئے جسموں میں ظاہر ہو گیا ہے، یہ کیا راز ہے؟

تشریح:
ذاتِ حق کی محبت قلوب کو جوڑتی ہے، مگر وہ کثرتِ اجسام میں چھپ گئی — یہ عرفانی تضاد ہے۔

هر دو عالم ز جمال تو هویدا گردید
وه !که زین هردو تو پنهان شده‌ای، یعنی چه؟

ترجمہ:
دونوں جہان تیرے جمال سے ظاہر ہوئے،
مگر تُو ان دونوں سے ہی پوشیدہ ہے !یہ کیسا راز ہے؟

تشریح:
خالق ہر شے میں ظاہر ہے، مگر خود کو چھپائے ہوئے ہے" — جلوہ بھی ہے، اور پردہ بھی"!

هیئتِ عالم انوار مشبه ز تو شد
تو در اجسام نمایان شده‌ای، یعنی چه؟

ترجمہ:
عالم کا ہر پیکر تیرے نور کی مانند ہو گیا،
اور تُو اجسام میں ظاہر ہو گیا ہے — یہ کیا مطلب ہے؟

تشریح:
نورِ الٰہی ہر مخلوق میں ہے، مگر ذاتِ الٰہی اجسام میں نظر آتی ہے — یہ تجلی کا عارفانہ سوال ہے۔

هیبتِ عزّ و غنای تو دلِ من خون کرد
در تناسخِ صور افتان شده‌ای، یعنی چه؟

ترجمہ:
تیری عزت و بے نیازی کی ہیبت نے میرے دل کو چیر ڈالا،
اور تُو صورتوں کے بدلنے میں گر گیا ہے؟ یہ کیا مطلب ہے؟

تشریح:
خدا کی بے نیازی دل کو پگھلا دیتی ہے، مگر وہی ذات مظاہرِ دنیا میں تناسخ کی صورت کیوں؟ شاید مراد تجلیات کا مسلسل رنگ بدلنا ہے۔

های و هوی ست در این عالم، کز گلبنِ حُسن
بی‌حجابانه گل‌افشان شده‌ای، یعنی چه؟

ترجمہ:
اس عالم میں ہائے وہو کا شور تیرے حسن کے گلبن سے ہے،
اور تُو بے حجاب ہو کر پھول برسانے لگا ہے — یہ کیسا جلوہ ہے؟

تشریح:

یہاں جمالِ حق کی بے حجابی، حسنِ ازلی کے جلوے کی شدت اور بے قراری کی کیفیت بیان کی گئی ہے۔

هو هو الله ز هر مظهر رخساره نمود
تو عبث سر به گریبان شده‌ای، یعنی چه؟

ترجمہ:

ہر مظہر سے "ہُو، ہُو، اللہ "کی صدا آتی ہے،

پھر تُو عبث (بے وجہ) گریبان میں سر دیے ہوئے ہے؟ یہ کیسا حجاب ہے؟

تشریح:

جب ہر چیز میں خدا ظاہر ہے، تو پھر یہ چھپاؤ کیسا؟" تو پردے میں کیوں ہے، جب جلوے ہر طرف ہیں؟"

هرکه از خود بشد و زود بدان قرب رسید
تو درین هستی حیران شده‌ای، یعنی چه؟

ترجمہ:

جو بھی خود سے نکل گیا، وہ جلد تیرے قرب کو پا گیا،

تو پھر تُو اس ہستی میں حیران ہے؟ یہ کیسی حکمت ہے؟

تشریح:

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ذاتِ حق بھی کائناتی مظاہر میں حجاب کا شکار ہے — ایک عارفانہ استعجاب۔

هستی تو که محیط است به عرش و کرسی
ماهرِ جسم و جان شده‌ای، یعنی چه؟

ترجمہ:

تیری ہستی جو عرش و کرسی کو محیط ہے،

پھر تُو جسم و جان کے اندر ماہر (ماہیت والا) ہو گیا؟ یہ کیا راز ہے؟

تشریح:

ذاتِ لامکانی، مکانی قید میں کیسے آئی؟ اس کا جواب صرف" فنا فی الحق "کی معرفت سے ملتا ہے۔

هادی جز تو دگر نیست برای عشاق
از همه دامن‌چینان شده‌ای، یعنی چه؟

ترجمہ:

عاشقوں کے لیے تیرے سوا کوئی اور ہادی نہیں،

پھر تُو سب پردہ نشینوں میں شامل ہو گیا؟ یہ کیا مطلب ہے؟

تشریح:

خود رہنما ہو کر پردے میں چلا جانا — یہ حسن کی ادائیں ہیں، جو عاشقوں کو آزماتی ہیں۔

هیکل داری و از وصف تشبّه پاکی
"طالب "سیرِ گلستان شده‌ای، یعنی چه؟

ترجمہ:

تیرا پیکر (ہیئت) ہے، مگر تُو ہر تشبیہ سے پاک ہے،

اور" طالب "گلستان کی سیر میں نکل پڑا ہے — یہ کیا راز ہے؟

تشریح:

خدا کو جسم دیا گیا(عرفانی طور پر)، مگر وہ تشبیہ سے پاک ہے۔اور" طالب "یعنی سالک یا بیدل فقیر اب اس حسن کی جستجو میں نکل چکا ہے۔

غزل : 86

همیشه باد کمالت باوج عزت و جاه
به کمترین علامان خود بساز نگاه

ترجمہ:

تیرے کمال کا جاہ و جلال ہمیشہ بلندی پر رہے،

اور تُو ادنیٰ طالبوں پر بھی نظرِ عنایت ڈال۔

تشریح:

دعا اور التجا ہے کہ مرشد کا کمال ہمیشہ بلند رہے، اور وہ عاجز طالبوں پر بھی مہربانی فرمائے۔

هلال عید ترا ساجد آمده است دوتا
ز مهر جلوه رخت گشته مستفد چو ماه

ترجمہ:

عید کا چاند بھی تیرے سامنے جھک کر دوہرا ہو گیا ہے،
اور تیرے چہرے کے جلوے سے وہ روشن ہو کر کامل چاند بن گیا۔

تشریح:

یہ ایک عرفانی استعارہ ہے — محبوب کی تجلی سے قدرتی مظاہر بھی متاثر ہوتے ہیں۔

هدایت دو جهان بود چون بمقدم تو
رسید برسرت از لطف کبریای کلاه

ترجمہ:

دونوں جہانوں کی ہدایت تیرے قدموں سے وابستہ ہوئی،
اور تیرے سر پر خدائی عظمت کا تاج رکھ دیا گیا۔

تشریح:

یہاں مرشد یا ولی کامل کو" ظلِ الٰہی "کے طور پر پیش کیا گیا ہے، جو کائناتی رہبر ہے۔

هزار جان فدای تو ای رشید زمان
که یافتم ز نور صفات روشن راه

ترجمہ:

اے زمانے کے رشید (ہدایت یافتہ)، تجھ پر ہزار جانیں قربان!
کہ میں نے تیری صفات کے نور سے راستہ پالیا۔

تشریح:

مرشد کی صفات نورانی اور ہدایت کا سبب ہیں — یہ عارف کی مرشد پر فداکاری کا بیان ہے۔

هجوم عام ارواح بر درت چندان است
که فکر عام نگردد ز کنه او آگاه

ترجمہ:

تیرے در پر ارواح کا ہجوم اتنا زیادہ ہے،
کہ عام فہم عقل اس کے باطن تک نہیں پہنچ سکتی۔

تشریح:
یہاں ولی کامل کے فیض کی عظمت بیان کی گئی ہے — اس کی حقیقت عوام کی عقل سے ماورا ہے۔

هر آن که خاک جناب کمال تو بوسد
رست به مسند درجات عالیه ناگاه

ترجمہ:
جو بھی تیرے کمال کے در کی خاک چومتا ہے،
وہ یکدم بلند درجات پر فائز ہو جاتا ہے۔

تشریح:
مرشد کی خدمت اور محبت خود روحانی عروج کا وسیلہ ہے۔

همان دمی که ببوسیده خاکِ درت
کشید همت جان را بسوی منزل گاه

ترجمہ:
جس لمحے کسی نے تیرے در کی خاک چومی،
اسی وقت اس کی روح بلند منزلوں کی طرف کھنچ گئی۔

تشریح:
یہ روحانی ولایت کی کشش ہے — مرشد کی طرف جھکنے والا خود اٹھا لیا جاتا ہے۔

همام عالمی و رَهبَر طلب گاران
بغیر انس تو بودن درین وجود گناه

ترجمہ:
تو تمام عالم کا بہادر اور طالبوں کا رہنما ہے،
اور تیرے بغیر کسی سے دل لگانا گناہ ہے۔

تشریح:
یہاں مرشد کو محورِ تعلقات قرار دیا گیا ہے — اس سے غیروں کی طرف التفات کو گناہ کہا گیا۔

همه توئی به تلون صفات هر موجود
فگنده‌ای طرح معنوی بهر بنگاه

ترجمہ:
ہر شے کے بدلتے ہوئے رنگ وصفات میں تُو ہی تو ہے،
اور تُو نے ہر وجود کے لیے معنوی نقشہ ڈالا ہے۔

تشریح:
یہ وحدت الوجود کی جھلک ہے — خدا ہر مظہر میں مختلف رنگوں سے ظاہر ہے۔

هیون کاهل را تازیانه صحبت تست
که نیست چون تو دگر کس به ملک رشدت شاه

ترجمہ:
کاہل اونٹ (یعنی سست طالب) کو تیرے صحبت کی تازیانہ حرکت میں لاتا ہے،
کیونکہ تیرے جیسا رشد وہدایت کا بادشاہ کوئی نہیں۔

تشریح:
مرشد کی صحبت اصلاح کرتی ہے — یہ تربیتی نکتہ ہے۔

هوای برهم خواهی زدن به گوشه چشم
نگر به" طالب"، یا حضرتِ صفی الله

ترجمہ:
اگر تُو نظر عنایت سے سب کی دنیا بدلنا چاہے،
تو ایک نظر "طالب" پر ڈال، اے حضرتِ صفی اللہ! (حضرت محمد ﷺ)

تشریح:
یہ اختتامی دعا ہے — بیدل فقیر (طالب) اپنی طرف توجہ چاہتا ہے، اور مرشدِ کامل (حضرت محمد ﷺ) سے نگاہِ کرم کا خواستگار ہے۔

غزل : 87

یزد نشینی و ز خوبان وی
گوشه گزینی بسرا تابه کی

ترجمہ:

تُو یزد (یا نعمتوں کی دنیا) میں رہ کر، اُن پاکیزہ لوگوں سے دور ہے،

خلوت گزینی کا دکھاوا کب تک؟

تشریح:

یہاں مصنوعی زہد، ترکِ صحبتِ اولیاء، اور خلوت پر تنقید کی گئی ہے۔

یاس چه داری بسوی عرش رو
در فکر تحت و ثرا تابه کی

ترجمہ:

تمہارے اندر امید نہیں، مگر عرش کا خیال رکھتے ہو؟

زمین و مٹی کی فکر میں کب تک رہو گے؟

تشریح:

باطنی طور پر گرا ہوا شخص دعویٰ تو بلند رکھتا ہے — یہ تضاد کی مذمت ہے۔

یافته از ره وحدت سراغ
ره نبری، آور که دغا تابه کی

ترجمہ:

تم نے وحدت (توحید) کی راہ کا سراغ تو پالیا،

مگر راستہ اختیار نہیں کیا — یہ فریب کب تک؟

تشریح:

زبان سے وحدت کا دعویٰ مگر عمل میں دوئی — یہ نفاق ہے۔

یکدم در بحر بقا غوطه خور
در کف آور که شنا تابه کی

ترجمہ:

اک لمحے کے لیے بقا کے سمندر میں غوطہ لگا،

سیکھ تیرنا، یہ بے سہارا بہنا کب تک؟

تشریح:

ذکر و فنا میں ڈوب، ورنہ سطحی زندگی تیرتی لاش کی مانند ہے۔

یاوری پیر طریقت به بین
سرکشی از مرد صفا تابه کی

ترجمہ:

کسی پیرِ طریقت کی مدد اور صحبت کو دیکھ،
اہلِ صفا سے سرکشی کب تک؟

تشریح:

مرشدِ کامل سے انکار روحانی راہ میں تباہی ہے۔

یخ صفت افسرده مشو گرم باش
بار غنا کش که غنا تابه کی

ترجمہ:

برف جیسے سرد دل مت بن، حرارت پیدا کر،
فقر و غنا کا بوجھ اٹھا — یہ بے نیازی کا دعویٰ کب تک؟

تشریح:

روحانی عمل میں سستی کو ترک کرنے کی تلقین ہے۔

یاد بیاور ز رموز الست
پشت خم از با بلا تابه کی

ترجمہ:

عہدِ الست کے راز کو یاد کر،
اور مصیبتوں کے آگے جھکنا کب تک؟

تشریح:

الستُ بربکم (کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟) — کی یاد ایمان و وفا کا اصل ہے۔

یا برو از خویش برون چون رجال
ورنه چنین لاف وفا تابه کی

ترجمہ:
اگر تُو واقعی مردِ راہ بننا چاہتا ہے، تو خودی سے نکل،
ورنہ وفا کا یہ جھوٹا دعویٰ کب تک؟

تشریح:
تصوف کا بنیادی تقاضا ہے: ترکِ خودی — اس کے بغیر سب دعویٰ فریب ہے۔

یمن تصرف رشد الحق نگر
کاهل از راه هدا تابه کی

ترجمہ:
رشد الحق (مرشدِ کامل) کی روحانی تصرفات پر غور کر،
ہدایت کے راستے سے سستی کب تک؟

تشریح:
یہ ایک طرف مرشد کی عظمت اور دوسری طرف سالک کی غفلت کی ملامت ہے۔

یک جهتی خواه اگر" طالب"
ای دل دوری خدا تابه کی

ترجمہ:
اے طالب! اگر تُو یکسوئی چاہتا ہے،
تو پھر اے دل! خدا سے دوری کب تک؟

تشریح:
یہ شعر ناصحانہ خطاب سے نکل کر ذاتی واردات بن جاتا ہے — بیدل فقیر اپنے دل سے مخاطب ہے۔

غزل : 88

یکبار شود سینه تو گلزار تجلی
گر وا رسد از جان تو یک بار تجلی

ترجمہ:

تیرا سینہ ایک بار میں تجلی کا گلزار بن جائے گا،

اگر تیری جان سے ایک بار تجلی کا دروازہ کھلے۔

تشریح:

سالک کی باطنی صفائی و اخلاص تجلیاتِ ربانی کو کھینچ لاتی ہے — شرط فقط اخلاصِ کامل ہے۔

ینبوع دو چشمان تو گردد گذر نور
چون ره کند از جوئے تو ابحار تجلی

ترجمہ:

تیری آنکھوں کا چشمہ نور کا راستہ بن جائے گا،

جب تیرے اندر کا نالہ (جوی) تجلیات کے سمندر تک پہنچے گا۔

تشریح:

عارف کی آنکھیں اشک و نور کا ذریعہ بنتی ہیں — اگر باطن پاک ہو تو آنکھ سے نور ظاہر ہوتا ہے۔

یاد است قصه روشن دل علاج
کو داشت دلی مطلع انوار تجلی

ترجمہ:

یاد ہے وہ قصہ اس روشن دل والے کا،

جس کا دل تجلیات کے انوار کا طلوع گاہ بن چکا تھا۔

تشریح:

یہاں شاید کسی معروف ولی یا صوفی کا حوالہ ہو رہا ہے — وہ جس کا دل سراپا نور بن گیا۔

یاجوج حوادث نکشد سربه سلامت
گر نسپری سینه ز اسرار تجلی

ترجمہ:

حادثاتِ یاجوج تجھے سلامت نہ رہنے دیں گے،

اگر تو اپنے سینے کو اسرارِ تجلی سے محفوظ نہ کرے۔

تشریح:

باطن کی قوت ہی ظاہری فتنوں سے بچا سکتی ہے — ورنہ دنیا کی یورش تباہ کر ڈالے گی۔

یاور شودت جلوه لمعات حقایق
وقتی که شوی مجمع آثار تجلی

ترجمہ:

جب تو تجلی کے آثار کا مرکز بن جائے گا،

تب تجھ پر حقائق کے انوار مددگار ہو جائیں گے۔

تشریح:

عارف جب مقامِ تجلی پر پہنچتا ہے تو حقائق ازلی اس پر منکشف ہونے لگتے ہیں۔

یونس صوفت در شکم حوت ظلامی
وانال که تابد بتو ز استار تجلی

ترجمہ:

تُو یونسؑ کی طرح ظلمت کی مچھلی کے پیٹ میں نہ بن جا،

بلکہ ایسا ہو کہ تجھ پر تجلی کا پردہ چمک اٹھے۔

تشریح:

اگر دل ظلمت و گمراہی میں گرفتار ہو، تو نجات تجلیاتِ الٰہی سے ہی ممکن ہے۔

یوسف بسو از چاه طبع زود بدر آئی
کن تخت گه خویش در امصار تجلی

ترجمہ:
یوسفؑ کی طرح اپنے "طبعی کنویں "سے نکل،
اور تجلی کے شہروں میں اپنا تخت قائم کر۔

تشریح:
نفسانی خواہشات کا کنواں چھوڑ کر روحانی بلندی پر پہنچ — تب ہی سلطنتِ عرفان ملے گی۔

یعقوب چو بر چشم نهد پیرهن از شوق
کامل شودش نور بدیدار تجلی

ترجمہ:
جب یعقوبؑ شوق سے یوسفؑ کا کرتا آنکھوں پر رکھتا ہے،
تو وہ تجلی کے دیدار کے نور سے مکمل ہو جاتا ہے۔

تشریح:
یہ یعقوب و یوسف کے واقعے کی عرفانی تاویل ہے — شوق و محبت آنکھوں کو بینا کر دیتا ہے۔

ید موسیٰ روشن شود از شعشه نور
چون بنگرد آن شعله اطوار تجلی

ترجمہ:
موسیٰؑ کا ہاتھ نور سے چمک اٹھتا ہے،
جب وہ تجلی کے شعاعی انداز کو دیکھتا ہے۔

تشریح:
یہ "یدِ بیضا "کی طرف اشارہ ہے — نورِ الٰہی کی حضوری ظاہر ہوتی ہے جب دل پاک ہو۔

یاقوت نشد سنگ به انکار مقلد
پنهان نتوان ماند سروکار تجلی

ترجمہ:
مقلد کی انکاری آنکھ میں یاقوت (نور) بھی پتھر بن گیا،
تجلی کا معاملہ چھپا نہیں رہتا، ظاہر ہو کر رہتا ہے۔

تشریح:
جو دل انکار میں جکڑا ہو، وہاں حق کا نور بھی ظاہر نہیں ہوتا — مگر تجلی کا راز پھر بھی چھپ نہیں سکتا۔

یارب به سوی خویش بکش خاطر" طالب"
تا وا رسد این روح به مضمار تجلی

ترجمہ:
اے رب" طالب "کے دل کو اپنی طرف کھینچ لے،
تاکہ اس کی روح تجلی کے میدان تک پہنچ جائے۔

تشریح:
اختتامی دعا اور انتساب — بیدل فقیر دعا کرتا ہے کہ سالک کی روح اس بلند ترین مقام تک جا پہنچے جہاں **تجلی ذات** کا ظہور ہو۔

غزل : 89

یافتم چون نشه وصل از شراب بیخودی
می کشم هر لحظه جام از باده ناب بیخودی

ترجمہ:
میں نے وصال کی مستی پائی بیخودی کی شراب سے،
ہر لمحہ میں پیتا ہوں خالص بیخودی کا جام۔

تشریح:
سالک کو فنا فی اللہ کا سرور نصیب ہو چکا ہے، اور وہ ہر وقت اسی سرمستی میں ڈوبا ہے۔

یار من در جلوه آمد من شدم گم درمیان
دافع ظلم وجود است آفتاب بیخودی

ترجمہ:

میرا محبوب جلوہ گر ہوا اور میں درمیان ہی گم ہو گیا،
بیخودی کا آفتاب وجود کے اندھیروں کو دور کرنے والا ہے۔

تشریح:

ذاتِ حق کے نور کے سامنے نفس و وجود مٹ جاتا ہے۔ بیخودی ظلمتِ خودی کا علاج ہے۔

یکدم از خود دور شو تا قرب حق حاصل کنی
کانهدام هستی آمد فتح بابِ بیخودی

ترجمہ:

بس ایک لمحہ خودی سے دور ہو جا تا کہ تو قربِ حق پا سکے،
کہ یہی وجود کا زوال بیخودی کے دروازے کی فتح ہے۔

تشریح:

جب سالک اپنی ذات سے گزر جاتا ہے، تب ہی قربِ الٰہی نصیب ہوتا ہے۔

یا میاور برزبان سر رموز معنوی
یا رسان خود را در ایوان جناب بیخودی

ترجمہ:

یا تو ان رموزِ باطنی کو زبان پر نہ لا،
یا پھر خود کو بیخودی کے مقامِ قرب تک پہنچا دے۔

تشریح:

معرفت کے اسرار یا تو دل میں رکھے جائیں یا ان تک رسائی حاصل کی جائے۔

یات تست این بند پندار وجود وهم ناک
ورنه غیر از هستی تو کو نقاب بیخودی

ترجمہ:

یہ تیرے وہم ناک وجود کا پندار ہے جو تجھے روکے ہے،
ورنہ تیرے سوا بیخودی کے نقاب پر کوئی پردہ نہیں۔

تشریح:

سالک کے اپنے نفس کی دھند ہی راہ میں حائل ہے، ورنہ حقیقت بالکل سامنے ہے۔

یاری از پیر طریقت کن طلب مردانه شو
تا شود با همتش رفع حجاب بیخودی

ترجمہ:

راہِ طریقت کے پیر سے مدد مانگ اور مردانگی دکھا،
تاکہ اس کی ہمت سے بیخودی کے پردے اٹھ جائیں۔

تشریح:

روحانی مرشد کی راہنمائی بیخودی کی منازل میں رہنما بنتی ہے۔

یاد آورد نغمه اسرار میثاق ازل
بشنو ای خوش خفته گلبانگ رباب بیخودی

ترجمہ:

ازل کے عہد کا نغمہ یاد کر،
اے خوش خفتہ ! بیخودی کے رباب کی گونج سن۔

تشریح:

الست بربکم کا عہد یاد دلایا جا رہا ہے — جو بیخودی کی اصل بنیاد ہے۔

یقظ پنداری گذار و نوم بی جسمی طلب
بهتر از بیداری است خواب بیخودی

ترجمہ:

بیداری کو چھوڑ دے اور جسم سے آزاد نیند طلب کر،
بیخودی کی نیند بیداری سے بہتر ہے۔

تشریح:

یہاں نیند سے مراد فنا ہے — اور وہ ظاہری بیداری سے اعلیٰ مقام رکھتی ہے۔

یسمع و یبصرنی آمد بهر حال عارفان
زن بروی روح رشحات از کلاب بیخودی

ترجمہ:

عارف کے ہر حال میں وہ سنتا اور دیکھتا ہے،

روح پر بیخودی کی بارش کی بوندیں پڑتی ہیں۔

تشریح:

یہ "یَسمَعُ بِی ویُبصِرُبِی "کی حدیثِ قدسی کی طرف اشارہ ہے — جب بندہ فنا ہو جائے تو اللہ اس کا سمع وبصر بن جاتا ہے۔

ینظر الانوار من یرجع الی شمس الهدیٰ
بارش نور بقا دار سحاب بیخودی

ترجمہ:

جو "شمس الهدیٰ "کی طرف لوٹتا ہے وہ انوار دیکھتا ہے،

بیخودی کے بادل سے بقا کا نور برستا ہے۔

تشریح:

بیخودی کی حالت میں سالک کو انوارِ بقا نصیب ہوتے ہیں — شرط رجوع ہے۔

یحرق الاشیاء یبقی وجهه پاک و منیر
"طالب "اثباتی گرفت آن نور ناب بیخودی

ترجمہ:

وہ (حق) ہر چیز کو جلا دیتا ہے، مگر اس کا چہرہ پاک اور روشن باقی رہتا ہے،

"طالب "نے اس خالص بیخودی کے نور کو بطور اثبات پالیا۔

تشریح:

یہ قرآن کی آیت "کل من علیھا فان ویبقی وجہ ربک "کی طرف اشارہ ہے — فنا کے بعد فقط ذاتِ حق باقی رہتی ہے۔

غزل : 90

یارب بفرست آن بتِ مه چهره و گلفامی
تا یک دو دم آسایم از گردش ایامی

ترجمہ:

اے پروردگار! اُس ماہ چہرہ، گل رخ یار کو بھیج،

تاکہ میں زمانے کے گردش سے کچھ لمحے آرام پا سکوں۔

تشریح:

بیدل فقیر محبوبِ حقیقی (یا ظاہری محبوب کی علامت) کی طلب میں دعا کر رہا ہے کہ وہ آئے اور فانی دنیا کی تھکن کو دور کرے۔ یہاں "بتِ مہ چہرہ" ایک عرفانی علامت ہے۔

یاد آیدم آن وقتی کز دستِ بت و ساق
در محفل یکتائی آمد بکفم جامی

ترجمہ:

یاد ہے وہ وقت جب بت و ساقی کے دستِ لطف سے

محفلِ یکتائی میں مجھے ایک جام نصیب ہوا تھا۔

تشریح:

یہ جام شرابِ معرفت یا الہامی ذوق کا استعارہ ہے، جو عاشق کو محفلِ یکتائی (جہاں دوئی باقی نہیں) میں عطا ہوا تھا۔

یکتای آن محفل چون سوخت دوئی مارا
ز مجلس این عالم گشته هم ناکامی

ترجمہ:

محفل کی یکتائی نے جب ہماری دوئی کو جلا دیا،

تب سے ہم اس دنیا کی مجلس کو ناکامی سمجھتے ہیں۔

تشریح:

جب انسان وحدتِ حق کو پالیتا ہے تو دنیا کی ہر محفل بے معنی لگنے لگتی ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ وحدت نے میری دوئی (انا، نفسانیت) کو ختم کر دیا۔

یارم چو شود ساقی در بزم گه معنی
مخمور بود هرکس گر پخته و گر خامی

ترجمہ:

جب میرا یار معنی کی بزم میں ساقی بنے،

تو ہر ایک، خواہ پختہ ہو یا خام، مست ہو جاتا ہے۔

تشریح:
محبوبِ حقیقی جب جلوہ گر ہو، تو سب عاشق اس کے ذوق میں بے خود ہو جاتے ہیں۔ یہاں "پختہ و خام" سے مراد علم و درک والے یا سادہ دل عاشق ہیں۔

یزدان چو غفور آمد رندان قدخ نوشند
نامید نخواهم شد ای مرد نکو نامی

ترجمہ:
جب خدا غفور و رحیم ہے، تو رند کیوں نہ مے پیئیں ؟
میں ناامید نہیں ہوں، اے نیک نام مرد !

تشریح:
یہاں بیدل فقیر اپنی خطاؤں کے باوجود خدا کی رحمت پر یقین رکھتا ہے۔ رندی یہاں ظاہری شریعت سے ہٹ کر باطنی راہ اختیار کرنے کا استعارہ ہے۔

پا بس نتوان ماند خار از ابرِ رحمت
عجبی نبود گز زو تشریف برد عامی

ترجمہ:
جب بارانِ رحمت برسے، تو کانٹا بھی رک نہیں سکتا،
تعجب کی بات نہیں اگر ایک عامی بھی عزت پالے۔

تشریح:
خدا کی رحمت ایسی ہے کہ وہ ادنیٰ کو اعلیٰ بنا دیتی ہے۔ شاعر یہاں تواضع اور اُمید کی تلقین کر رہا ہے۔

یوسف چو ز کنعان شد در مصر علوی یافت
آغازِ محن دارد تفریح سر انجامی

ترجمہ:
یوسف جب کنعان سے نکلا، تو مصر میں بلند مقام پایا،
غموں کی ابتدا تھی، مگر انجام میں راحت ملی۔

تشریح:
یہ حضرت یوسف علیہ السلام کی کہانی کا عرفانی اشارہ ہے۔ آزمائشیں ابتدا میں ہوں، لیکن آخر میں رفعت اور وصال کی خوشی ملتی ہے۔

یاقوت لب و گوهر دندانِ صنم دلکش
کِش میرسد از ایزد در هر نفس الهامی

ترجمہ:

میرے دلکش صنم کے ہونٹ یاقوت اور دانت موتی کی مانند ہیں،

جنہیں ہر لمحہ خدا کی طرف سے الہام نصیب ہوتا ہے۔

تشریح:

یہاں محبوبِ ازلی کی خوبصورتی کا ذکر ہے، جو نہ صرف جمالی ہے بلکہ ہر لمحہ الہام سے مزین ہے۔

یاور بدل و جان شد در نظم همین دفتر
تا زود رسانیدش بر ختم بانعامی

ترجمہ:

یہ دفتر (دیوان) دل و جان کا یاور بن گیا،

تاکہ یہ جلد از جلد انعامِ الٰہی کے اختتام تک پہنچے۔

تشریح:

شاعر اپنی کتاب کو روح کا ساتھی قرار دے رہا ہے، جو اسے روحانی کمال تک پہنچانے کا ذریعہ ہے۔

یالیت که این نامه سلطان صفی الله
بیند به نظر یکره زو دم کشد از دامی

ترجمہ:

کاش کہ یہ خط (یا پیغام) اللہ کے برگزیدہ و پاک سلطان (صفی اللہ / حضرت محمد ﷺ) کی نظر سے گزرے،

اور وہ فوراً ہی (اپنے لطف سے) ہمیں اس (دھوکے یا قید) کے جال سے نجات دے دے۔

تشریح:

کاش یہ جو کچھ میں نے دل کی کیفیت لکھی ہے، یہ اللہ کے خاص یا محبوب بندے (صفی اللہ) حضرت محمد ﷺ کی نظر سے گزرے، اور وہ اپنے روحانی تصرف یا نگاہِ کرم سے فوراً ہی مجھے اس دنیا کے دھوکے، قید یا نفس کے جال سے آزاد کر دیں۔

یمنِ قلبِ "طالب" در فقره تاریخش
مضمون رموز کن نبوشت باتمامی

ترجمہ:

"طالب" کے دل کی برکت اس کی تاریخ کی عبارت میں بھی ظاہر ہے،

اس نے رموز کو مکمل طور پر بیان کر دیا ہے۔

تشریح:

یہ شعر بیدل فقیر کے تخلص "طالب" پر ختم ہوتا ہے، جہاں وہ اپنے کلام کو رموزِ حقیقت کا بیان قرار دیتا ہے۔

ای بارِ خدایا بخشای و بر روی اقتراح طالبان فتح باب حقائق ابواب مکالمه و محاضره و مشاهده بکشای و بحرمت اهدنا الصراط المستقیم گم شدگان بارده ضلالت و حیرت زدگانِ وادی غوایت را طریقه استقامت ابدی و سبیل استعانت سرمدی بنمائی و زنگارِ افکار نفسانی و کدورات پندارِ جسمانی را به صیقل محبت جاودانی و تصفیه مؤدت بی نشان از مرات قلوب مقتبسان انوار لامکانی و سبخجل صدور مستفیضان اسرار عرفانی بزدائی

اللهم ارزقنی ثبوت الحال و سکوت المقال بحرمة النبعی صاحب الکمال و اهل بیة سفینة النجاة و اصحابه ذوالبرکاۃ۔
آمین

اے باری تعالیٰ! رحم فرما، اور طالبانِ حقیقت کے لیے حقائق کے دروازوں کو کھول دے۔ مکالمہ، محاضرہ اور مشاہدہ کے ابواب وا فرما، اور "اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ" کی حرمت کے صدقے، گمراہوں کو جو ضلالت کی وادی میں بھٹک گئے ہیں، اور حیرت میں پڑے ہوئے راہیانِ گمگشتہ کو ابدی استقامت کی راہ اور سرمدی مدد کا راستہ دکھا۔ نفس پرستی کے خیالات کا زنگ اور جسمانی فریب کے دھندلے تصورات کو، محبتِ جاودانی کی صفائی اور بے نشاں مودّت کے نور سے چمکا دے۔ ان دلوں سے جو لامکانی انوار کے اقتباس سے روشن ہیں، اور ان سینوں سے جو اسرارِ عرفانی کے فیض سے بہرہ مند ہیں، غفلت کی میل دور فرما۔

اے اللہ! مجھے (باطنی) حال میں ثبات اور (ظاہری) کلام میں خاموشی عطا فرما، اس نبی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے وسیلے سے جو صاحبِ کمال ہیں، اور ان کے اہلِ بیتؑ کے صدقے سے جو نجات کی کشتی ہیں، اور ان کے بابرکت صحابہؓ کے طفیل۔ آمین۔

فارسی الفاظ کی معنیٰ اور وضاحت

غزل: 1

فارسی لفظ / ترکیب	اردو معنی / وضاحت
موج وحدت	توحید کی لہر، وحدتِ وجود کا فیضان
دریای خیالم	میرے تصور کا سمندر
بحر حال	عرفانی حال کا گہرا سمندر
حبابِ قیل و قال	گفتگو اور بحث و جدل کا بولا ہوا ابلبلہ (نفی شدہ ظاہر پرستی)
نُزهت گه قدسی	پاکیزہ روحانی سیر گاہ یا مقام
مرغ آشیان برداشت	وہ پرندہ جو اپنا گھونسلہ چھوڑ گیا (یعنی روح)
نادک حادثه	چھوٹا مگر مسلسل حادثہ (دنیاوی تغیر)
دمادم	مسلسل، بار بار
مرهون	مقروض، احسان مند
مرحمت	کرم، رحم
انفعال	کمزوری، بے بسی، سستی، افسردگی
انیس خلوتِ رندان	صوفیوں کی تنہائی کا ساتھی
می و ساقی	شراب (عرفانی سرمستی) اور ساقی (روحانی رہنما)
شورشِ هستی	وجود کی ہنگامہ خیزی، نفس کی شورش
آسایش طالب	سکون کا طلبگار
وحشت مآل	انجام میں خوف و دہشت کا حامل
بدسکالم	بدنیت، بری خصلتوں والا (نفس امارہ)
قال "انا الله"	"میں خدا ہوں" کا نعرہ (حلاج یا حقیقت کی وادی میں صدا)
گلبانگ یقین	یقین کا بلند نعرہ
وادیِ ایمن	وہ محفوظ وادی جہاں حضرت موسیٰؑ کو تجلی ہوئی (قرآنی اشارہ)
چراغ افروز بزم موسوی	حضرت موسیٰ کی مجلس کو روشن کرنے والا چراغ (وحی، نور)
صحب ناسوتی	دنیاوی لوگوں کا ساتھ
عرصه جبروت	عالم جبروت، خدائی اقتدار کا عالم
شب‌دیز جلالم	میری شان و عظمت کا تیز رفتار گھوڑا (شب دیز = رات کا برق رفتار گھوڑا، استعارہ)
امور علوی و سفلی	اوپر و نیچے کے معاملات (روحانی و مادی)
نفاذ	نافذ کرنا، جاری کرنا
انیت	"میں" ہونا، انانیت
ثباتِ هویت	خودی کا پائیدار تصور
نفی گردانی	ختم کرنا، مٹا دینا
سعادت خود و بالم	میری خوش بختی اور پرواز
صهبايِ عدم	فنا کی سرمستی، نیستی کی شراب
پیمانه‌ی حالم	میرے حال (عرفانی کیفیت) کا جام

غزل: 2

فارسی لفظ / ترکیب	اردو معنی / وضاحت
گل رخ	گلاب جیسے چہرے والا (محبوب)
آراید	سجادے، زیبائش کرے
بغازه روی زیبا	خوبصورت چہرے کی دکان (محبوب کا جلوہ)
عنادل	بلبلیں (عارفانِ حق کا استعارہ)
مست شیدا	نشے میں مدہوش اور دیوانہ (محبتِ الٰہی میں گم)
اشارات طنازی	ادا و ناز کی علامتیں
فهم رسا	بلند فہم، گہری عقل
معما	پہیلی، راز
امارت کشور بیچون	"بی چون" (یعنی لامحدود خدا کی) سلطنت کی حکومت
ویرانی هستی	نفس و خودی کا مٹ جانا (فنا)
مظهر سرّ حقیقت	حقیقت کے راز کا مظہر (پیغمبر یا ولی کا اشارہ)
نور سبحانی	خدا کا الٰہی نور
محویت	استغراق، فنا، محو ہو جانا
مجلس آرا	محفل کو سجانے والا (خیال، عقل، وجود)
ابد و ازل	لافانی اور ابتدائی ازل و ابد
اتصال	رابطہ، جڑنا
کل من علیها فان	ہر چیز فنا ہونے والی ہے (قرآنی آیت)
یَبقیٰ	باقی رہنے والا (اللہ)
قربت ادنیٰ	انتہائی قرب
اتانی الشوق...	"مجھے شوق نے چھپا کر کھینچا اور وصل کی شراب پلائی" (تصوف کا عربی استعارہ)
شربت، صهبا	عرفانی شراب، مستی، لذتِ وصال
کنه بیچون	بے مثل حقیقت کی گہرائی
مبرا	ہر وصف سے پاک، منزہ
نقد بیراقی	ناقابل قبول، جھوٹی قیمت
زنگ اوهام	وہم و خیال کا زنگ
آینهی اخفا	باطنی آئینہ (باطن کا عکس)
اناالحق	"میں حق ہوں" — مشہور قولِ حلاج
تشریح	تفصیل، وضاحت
اسرارِ معنیٰ	معنوی راز
ابا کردن	انکار کرنا
احکامِ طریقت	سلوکِ باطنی کے اصول
نفس کی آرزو	خودی کی خواہش

غزل: 3

فارسی لفظ / ترکیب	اردو معنی / وضاحت
آنز وا از جسم و جان	ممکن ہے کہ ہم جسم وجان سے نجات پائیں
سیمُرغ	ایرانی/صوفی استعارہ: ایک عرفانی پرندہ جو حقیقتِ کلی یاذاتِ حق کی علامت ہے
قاف بیخودی	فناو نیستی کا پہاڑ (تصوف میں قاف= مقام وحدت)
آفتِ هستی	خودی، وجود، دنیاوی تعلقات
چهره تحقیق با عین الیقین	یقینِ کامل کے ساتھ حقیقت کامشاہدہ
افتتاح قفل میکده	میکدے کادروازہ کھولنا(باطنی علم ومعرفت کا آغاز)
صوفی رند آئینی	وہ صوفی جو رند (شرابی) کی طرح ظاہر ہے لیکن دراصل باطنی طریقت پر ہے
بزم تشرع	ظاہر پرستی کی محفل (فقہی/ریائی ماحول)
میخانه	میکدہ، صوفیانہ محفل (باطنی حقیقت کا مقام)
عز و تمکین	وقار اور استحکام
ناشائسته	نالائق، بے ہنر
شائسته تحسین	قابلِ تعریف
طبالع	فطرت، طبیعت
قید نفرین	لعنت کی زنجیر، گناہوں کا بندھن
افهام دیرین	پرانے خیالات وفہم
آفتاب معرفت	معرفت کا سورج (اللہ کی پہچان کی روشنی)
منع کفر حقیق	سچ کی راہ میں کفر کا انکار
استوای مهر وحدت	وحدت کاعدل وتوازن
نفی بخم کثرت	کثرت کو فنا کرکے وحدت میں داخل ہونا
عهد دوشین	گزشتہ وعدے، ماضی کا تعلق
اعتزال از خلق	لوگوں سے کنارہ کشی
تشویش هستی	وجود کی الجھن، خودی کی پریشانی
بیخبر از وهم تکوین	تخلیق کے وہم سے آزاد
استقامت کامل	کامل پائداری

غزل: 4

فارسی لفظ / ترکیب	اردو معنی / وضاحت
ای بهارِ حسن	اے حسن کی بہار (محبوبِ حقیقی)
رونق ده بُستانِ ما	ہمارے باغ (دل، تصور، یا وجود) کو زینت دے
قدرِ عنایت	عنایت کی قیمت یا اثر
سروِ جویبارِ جان	ہماری جان کے ندی کنارے کا سرو (محبوب کی بلندی یا جاہ)
آرزُدی خاطر	دل کی آرزو یا طلب
زلف و رخسار	محبوب کے بال اور چہرہ (استعارۃً حسن کے پہلو)
بتاں	بت، محبوبان، خوبصورت چہرے (اکثر مجازی معشوق)
ریحان	خوشبودار پودا، مراد: لطیف حسن
انکشافِ غنچه دل	دل کی کلی کا کھلنا (باطنی کشف)
منقبض	سکڑا ہوا، بند
نرگسِ روضه رضوان	جنت کے باغ کی نرگس (معشوق کی آنکھ کا استعارہ)
افتتاحِ بابِ مسرت	خوشی کا دروازہ کھولنا
غنچگی	کلی کی حالت، بندش
لعلت، گلِ خندانِ ما	تیرا لب (یاقوت سا)، ہمارا کھلا ہوا پھول (خوشی)
الفَتِ دیدار	دیدار کی محبت یا انس
نغمهٔ ذاتی	اندرونی یا باطنی نغمہ
بلبلِ دستان	حکایت گو بلبل، عاشق واصل
عارض	چہرہ، رخسار
اشکِ حسرت	حسرت کا آنسو
دانهٔ شبنم	شبنم کا قطرہ (محبوب کا عکس)
عزمِ وصل	وصال کی پختہ نیت
محورِ تابان	چمکتا ہوا مرکز (دل، حقیقت یا وصال)
جانبازی	جان قربان کرنا (فنا فی اللہ)
جولانِ رضا	رضائے محبوب میں سرگرمی، میدانِ عشق
صدمهٔ سلطان	محبوبِ حقیقی کا سخت امتحان یا تکلیف
خان و مان	گھر بار، دنیا
اوفتاد	گرا، گرا دیا گیا
زلیخا و یوسف	عشق و وصال کی علامت (قرآنی و عرفانی استعارہ)
رخ نما	اپنا چہرہ دکھا
ساقِی دوران	زمانے کا ساقی (محبوب، ہادی)
دورِ جامِ نرگس	نرگس جیسی آنکھ کا ساغر (آنکھیں جو مستی عطا کریں)

غزل: 5

فارسی لفظ/ترکیب	اردو معنی/ وضاحت
آشفته دل	غمگین دل، پریشان دل
بلبلی	بلبل (پرندہ، عاشق کی علامت)
بوستان	باغ، گلزار
انس	مانوسیت، محبت، قرب
رقیب	حاسد، مخالف، دشمنِ عشق
هجر	جدائی، فراق
دلبر	محبوب، معشوق
آلام	دکھ، تکلیفیں
فرقت	جدائی، فراق
نگار	محبوب، محبوبہ
دوام	تسلسل، ہمیشہ رہنے والی چیز
کمال	مکمل حالت، روحانی بلندی
ذوق	مزہ، چاشنی، شوق
لامکان	ماورائے جگہ، مقام سے ماورا
محویت	جذب، فنا، محو ہونا
کون و مکان	دنیا اور جگہ، زمان و مکان
جلوه	جلوہ، ظہور، تجلی
نغمه	نغمہ، گیت، آواز
پروانه	پروانہ، شمع کا عاشق
زبان جدا	خاموشی، بے زبان ہو جانا
القاب	خطابات، عرفی نام
جذبه	روحانی کشش، الٰہی جذب
سالک	صوفی، روحانی مسافر
تعلق	وابستگی، لگاؤ
انعام	انعام، اجر، صلہ
دل‌شدگان	عاشق، محبت کرنے والے
نواخته	نوازے گئے، سرفراز کیے گئے
ہوس آب و نان	دنیاوی خواہشات، کھانے پینے کی لالچ
پایهٔ بلند	بلند مقام، اعلیٰ مرتبہ
خانمان	گھر بار، دنیاوی تعلقات
شش جهات	چھ جہتیں: مشرق، مغرب، شمال، جنوب، اوپر، نیچے
الهام	الہام، باطنی پیغام

غزل: 6

فارسی لفظ / ترکیب	اردو معنی / وضاحت
پیکِ صبح	صبح کا قاصد، سحر کا پیام رساں
یارِ دلربا	دل کو لبھانے والا محبوب
فسرد جانم	میری جان پژمردہ / اداس ہو گئی ہے
دیدار دہ، خدا را	خدا کے لیے دیدار عطا فرما
ارباب لطف	مہربان حضرات، فضل و کرم والے لوگ
کسرت دلی	دل کی سختی یا سخت دلی
مومیاء	مرہم، شفا بخش دوا
از یُمن التفات	عنایت کی برکت سے
صاحبدلان	اہلِ دل، روحانی لوگ
خاکِ ظلامِ کثرت	کثرت کی تاریکی کی مٹی
ماسویٰ	خدا کے سوا سب کچھ
اسرارِ ذاتِ مطلق	خدا کی مطلق ذات کے راز
هوا را بیرون کشد	خواہشات کو نکال دے
در بزمت	تیری محفل میں
شهنشه	بادشاہوں کا بادشاہ، سلطان
آگه سازد	آگاہ کر دے، باخبر کر دے
گدا را شاهی دهد	فقیر کو بادشاہی دے
معدنِ کرامت	کرم کا خزانہ، فضل کا سرچشمہ
شوکت و شهامت	عظمت اور بہادری
ابرِ صفا	صفا کا بادل
مهر بقا	دائمی محبت
انوارِ کبریا	خداوندی جلال کی روشنیاں
ادبار	زوال، بدحالی
خاصگان	خواص، خاص بندے
اثبات نورِ ذاتی	ذات کے نور کا اثبات (ثبوت)
لا می‌کند صفاتی	صفاتی اوصاف کا انکار کرتا ہے
نهانِ حیاتی	زندگی کا باطنی راز
ارواحِ اولیا	اولیاء کی ارواح
آدابِ فقر	فقر (روحانی فقیری) کے آداب
مقالِ بد	بری گفتگو
نارِ غم	غم کی آگ
بیگانه و آشنا	اجنبی اور شناسا (سب لوگ)

غزل: 7

فارسی لفظ / ترکیب	اردو معنی / وضاحت
آمد آن نور پاک	وہ پاک نور آیا
شکل اطوارها	مختلف شکلوں اور کیفیتوں کی صورت میں
جلوه آثارها	(اس کے) اثرات کی جلوہ گری
احسن تقویم	بہترین صورت، اعلیٰ ترین تخلیق (قرآنی اصطلاح)
حسن شهادت کشید	ظاہری حسن نے گواہی دی
سرز گل و خارها	پھول اور کانٹوں میں (یعنی خیر وشر میں)
آب و گل ما سرشت	ہمارے جسم کو پانی و مٹی سے بنایا
جان و دل ما نهفت	ہماری روح اور دل کو چھپادیا
حرف وجودم نوشت	میرے وجود کا کلمہ لکھا
قلم آراها	آرائشِ قلم، حسین لکھائی
اشهد ان لا اله الا...	میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود نہیں سوا ذاتِ واحد کے
وحدت متن من است	وحدت ہی میرا اصل مضمون ہے
شرح وی اخبارها	اس کی تفصیل اور خبریں (یعنی تجلیات)
اظهر در ظهور	ظہور میں ظاہر ہوا
رنگ ظهورات	تجلیات کے رنگ
مطلع انوارها	انوار کا طلوع، روشنیاں ابھرتی ہیں
فارغ از دو جهان	دنیا و آخرت سے بے نیاز
طلب‌گار اوست	(دل) اسی کا طالب ہے
صورت بی‌کار ماند	ظاہر بے کار رہ گیا
معنی درکارها	باطن ہی کار گر ہے
نسیم بطون	باطن کی ہوا، باطنی الہام
جامه تن پارها	جسمانی لباس چاک کر دیا (جنون میں فنا ہو گیا)
محرم و ماهر همون	راز داں بھی وہی ہے، ماہر بھی وہی
کاشف استارها	پردوں کو چاک کرنے والا (راز فاش کرنے والا)
آسیا	چکی، گردش گاہ
ما همه چون دانه‌ایم	ہم سب گویا اس میں پسے جانے والے دانے ہیں
واکشم این بارها	ان بوجھوں کو کھینچ لوں (خود کو آزاد کر لوں)
آفت عشق	عشق کی آفت (مصیبت)
بیدلان	بے دل لوگ، یعنی فنا فی اللہ صوفی
رموز بطن	باطن کے راز
حظ نفس	نفس کا لُطف، دنیاوی خواہشات
دیدارها	دیدار الٰہی، حق کا مشاہدہ

غزل: 8

فارسی لفظ / ترکیب	اردو معنی / وضاحت
الا ای شاهد معنی	اے معنی کا مشاہدہ کرنے والے (حقیقت کا گواہ، محبوبِ حقیقی)
تخت محفل‌ها	محفلوں کا تخت، روحانی بزم
روی دلفروزت	تیرا دلنواز چہرہ
تکمیل حرمان	محرومی کی انتہا
نموّ جوشش مستی	مستی کے جوش کا ظاہر ہونا
آثار آخرها و اول‌ها	ابتدا و انتہا کے آثار
أنای خاطر خاصان	خواص کے دل کا "انا"، ان کی خودی
ذوق کمال	کمال کا ذوق، تکمیل کی لذت
دین و کفر زائل‌ها	دین و کفر جیسے ظاہری پردے ختم ہو جانا
أمل تدبیر	تدبیر کی امید
محو مطلق	بالکل فنا ہو جانا، نفس سے خالی
کنه	گہرائی، باطن
ساحل‌ها	کنارے، ظاہری دنیا
اشارت "لا" و "الا"	"لا الٰہ الا اللہ" کی طرف اشارہ
که "لا" گردد	جو خود کو فنا کر دے
رمز بی‌رنگی	رنگ و صورت سے پاک راز، وحدت کا اشارہ
برون کش پا زین گل‌ها	ان ظاہری خوشنمائیوں سے پاؤں نکال
اجابت دعوت مظلوم	مظلوم کی پکار قبول کرنا
نسیم صبحدم	صبح کی ٹھنڈی ہوا
شکفاند	کھلا دینا، شگفتہ کر دینا
غنچه گل‌ها	پھولوں کی کلیاں
انابت	رجوع، اللہ کی طرف پلٹنا
بوی جمع	وحدت کی خوشبو
طی کردن منزل‌ها	مراحل طے کرنا
اوهام نفسانی	نفس کے خیالات، وہم و گمان
مشعل‌ها	مشعلیں، روحانی روشنی
اخ الموت	(حدیث) "موت آ گئی!" —موت کا اعلان
صلاهای جرس	ناقوس کی پکار، قافلے کی روانگی کی صدا
محمل‌ها	کجاوے، سواری کی جھولیاں (روحانی سفر کا استعارہ)
مطلوبی، مرغوبی	تو مطلوب ہے، پسندیدہ ہے
کشور خوبی	حسن کی سلطنت
حل مسائل‌ها	مسائل کا حل کرنے والا، عقدہ کشا

غزل: 9

فارسی لفظ / ترکیب	اردو معنی / وضاحت
اناالحق	میں ہی حق ہوں(منصور حلاج کا مشہور صوفیانہ نعرہ)
شعله گشت از طور پیدا	طورِ سینا سے شعلہ (نورِ خداوندی) ظاہر ہوا
انا احمد بلا میم	"انا احمد" سے 'میم' نکالو تو "انا احد" (یعنی میں واحد ہوں) ـــصوفی قول
نظران منظور	دیکھنے والے سے محبوب ظاہر ہوا
اقارب نیستی	عدم(نفیِ وجود) کے قریبی افراد(یعنی فنا کے رفیق)
نور قرب شد از دور پیدا	دوری سے قرب کا نور ظاہر ہوا
نور بی‌چون	وہ نور جس کی کوئی کیفیت وحدود نہیں(حق تعالیٰ کی ذات)
دانش، دستور	علم، رہنمائی
احتجابی	پردہ، حجاب
زُو سراپا نور پیدا	اس سے سراپا(پوراوجود) نور بن گیا
انیت سرکشید	انانیت(خودبینی، وجود) نے سر اٹھایا
نفی ایجاد	وجود کی نفی سے(یعنی فنا سے)
صبحی کوشد از دیجور پیدا	صبح جو تاریکی سے نمودار ہوتی ہے
انیس عاشقان	عاشقوں کا مونس، محبوب
دل مقهور	مغلوب دل، وہ دل جو عشق میں شکست خوردہ ہو
اشد الحزن	شدید ترین غم(حدیث سے ماخوذ: "سب سے زیادہ غم فراقِ محبوب کا ہے")
خاطر مسرور	خوش دل، خوش حال دل
ادیم خاک	زمین کی سطح
گرد و غبار	دھول اور مٹی
زور از زور پیدا	طاقت میں طاقت شامل ہونا
امانت عشق	عشق کی امانت(اشارہ قرآن کی آیت" :ہم نے امانت آسمانوں، زمین کو دی"...)
مهجور	فراق زدہ، جداشدہ
بکش این نفس چون دیو	اس نفس کو مار ڈال جو شیطان(دیو) کی طرح ہے
تا گردد از او صد حور پیدا	تاکہ اس سے سو حوریں ظاہر ہوں(باطنی حسن وجمال)

غزل: 10

فارسی لفظ / ترکیب	اردو معنی / وضاحت
بحر بی‌رنگ	بے رنگ سمندر (ذاتِ حق، ماورائے رنگ و صورت)
رنگ آمد حباب	رنگتیں محض جھاگ ہیں (ظاہر فریب ہے)
ابر	بادل (ظاہر)
آفتاب	سورج (باطن، حقیقت)
بیت تراب	خاک کا گھر (جسم خاکی، فانی دنیا)
صیاد قضا	قضا کا شکاری (تقدیر کا جال)
دام دانه و آب	دانے پانی کا جال (مادی زندگی کی فریب کاری)
دزوه عرش	عرش کا قلعہ (الٰہی مقام، قربِ حق)
لب لباب	خالص ترین جوہر، لبِ لباب
پیوندهای بی‌بقا	ناپائیدار رشتے، دنیاوی تعلقات
احتجاب	پردہ، حجاب، باطنی رکاوٹ
بند پنداری	خیالی قید، وہم کا بند
تقید جسم و جان	جسم و جان کی قید، مادہ و نفس کی حدود
فتح یاب	کامیاب، فاتح
بی‌نشان	بے نشاں، نظر نہ آنے والا (ذاتِ حق)
گم شو، گم تا شوی زو وصل یاب	خود کو فنا کر دے تاکہ اُس سے وصال حاصل ہو
خیال خورد و خواب	کھانے پینے اور سونے کے خیالات (دنیوی مشغلے)
چنگ و رباب	ساز، موسیقی کے روحانی آلات
بنده عشق	عشق کا غلام
خانه تقویٰ خراب	پرہیز گاری کا مکان ڈھا دیا (عشق نے ظاہری تقویٰ کو مٹا دیا)

غزل: 11

فارسی لفظ / ترکیب	اردو معنی / وضاحت
بشمع سر خود	اپنی ہی شمع پر (یعنی اپنی حقیقت پر)
پروانه کن	پروانہ بنادے (فنا میں ڈال دے)
جام بیخودی	بےخودی کا جام (خودی کی فنا، عرفانی جذب)
عُمر انات	انانیت کی عمر، نفس کی زندگی
تکوین خاطر	دل کی تشکیل، ذہنی قیام
نیستی	نیستی، فنا، عدم
ویرانه	ویرانہ، خرابہ (باطنی فنا کی علامت)
گلشن وحدت	وحدت کا باغ (وحدانیت الٰہی)
پیرایه غیب	غیب کی زینت، باطنی سجاوٹ
بلبل دیوانه	دیوانہ بلبل (عاشق صوفی)
غریق بحر دوری	فراق کے سمندر میں غرق (مجوب سالک)
همت مردانه	مردانہ ہمت، پختہ ارادہ
سبحه شیخی	شیخ کی تسبیح (ظاہری زہد کی علامت)
زنار طریق	راہِ سلوک کی زنار (راھبوں کا نشان، یہاں مجازی رہنمائی)
میخانه	شراب خانہ، صوفیانہ مستی کا مقام
برات نور قلبی	قلبی نور کا پروانہ
تسطیر	تحریر، لکھنا
شمع در کاشانه	گھر میں روشنی کی شمع
بساط عالم سفلی	دنیائے سفلی (مادی دنیا) کا فرش
جانانه	معشوقِ حقیقی، ذاتِ الٰہی
بنا<u>ے</u> هستی موهوم	خیالی وجود کی عمارت (باطل ہستی)
صهبای شهادت	شہود و فانی عشق کی شراب
پیمانه	جام، پیالہ
پری رویان	پری چہرہ محبوبائیں (حسنِ مجازی کی علامت)
مشاطگی زلف	زلفوں کی آرائش
مرغ شب	رات کا پرندہ (عارف کی راتوں کی خلوت کی علامت)
بذوق محویت	محویت (استغراق) کے ذوق سے
گل نهان چون دانه	پھول میں چھپایا گیا بیج (باطنی اسرار کا رمز)
درگاه	بارگاہ، دہلیز
جام می رندانه	رندانہ شراب کا پیالہ (مجاز میں حق کا عشق)

غزل: 12

فارسی لفظ / ترکیب	اردو معنی / وضاحت
خوشدل	خوشدل، خوش مزاج، خوش روح
نخفته	بے خوابی، جاگنا
دامن غم گرفته	غم کا دامن تھامے ہوئے (غمگین)
بامژه	آنکھ کے کنارے، پلکوں پر
نوک گوهر اشک	موتی کی مانند آنسو، قیمتی آنسو
شب تار	تاریک رات
جان بر لب	جان لب پر آنا (شدید اضطراب یا خوف)
حرمان	محرومی، دوری، جدائی
راز در دل نهفته	دل میں چھپا ہوا راز
با خیال تو گفته بی صوت	تیرے خیال میں خاموشی سے بات کرنا
بی زبان گشته گفته	بغیر زبان کے بات کہنا، دل کی زبان بن جانا
خلوت گه تنزه ذات	تنہائی کا مقام، جہاں ذات کو پاک کیا جاتا ہے
گرد از خانه رفته	گھر سے مٹی صاف ہو گئی (باطنی پاکیزگی)
باختم دین و دل	دین اور دل دونوں کھو دیا
لعلش	اس کا لال، یعنی محبوب کا لال رنگ لب
رمز های شنفته	سنے ہوئے اسرار، پوشیدہ رموز
اشتعال نایره غم	شدید درد و سوزش غم
چون تنوری بتفته	جیسے تندور میں جل رہا ہو
باد سحری عنایتی فرمود	صبح کی ہوا نے فضل و کرم سے نوازا
گل آسا شگفته	پھول کی مانند کھلا ہوا
چشم بسته ام تا شوم محروم	آنکھ بند کی ہے تا کہ محرومی محسوس ہو
زلف تو شفته ام	تیری زلف کی طرح الجھا ہوا ہوں
بنده طالبیم سائل درد	طالب ہوں، درد کا فقیر، مدد کا خواہش مند
گوهر نظم سفته ام	نظم کا موتی نکالا لایا ہوں، یعنی نظم کا نایاب گوہر تخلیق کیا ہے

غزل: 13

فارسی لفظ / ترکیب	اردو معنی / وضاحت
بردم قیاس فکر	میں نے عقل و فکر سے اندازہ لگایا
انور آفتاب	سورج کی روشنیاں (نور الٰہی کی علامت)
ذرّه	ذرہ، ہر چھوٹا وجود، ذرات
مخزن اسرار	رازوں کا خزانہ، اسرار کا مرکز
تحیّر	حیرت، تعجب، وجدانی حیرانی
دست چشم تر	اشک بار آنکھوں کا ہاتھ (یعنی عاشق کی گریہ کناں آنکھ)
گل شهود	مشاہدے کا پھول، معرفت کی جھلک
گلزار آفتاب	سورج کا گلزار، نور کا باغ، تجلّی کا عالم
با صد ادب نشسته	ادب سے بیٹھا ہوا، انتہائی احترام سے
از خویش بیخبر	خودی سے غافل، اپنی ہستی کو بھولا ہوا
حربا	گرگٹ — یہاں ایک علامتی وجود جو روشنی کا متلاشی ہے
حضرت قدم	مقامِ حضور، حق کے قرب کی حالت
سقف هست	وجود کی چھت، جسمانی ہستی
رخ دلدار	محبوب کا چہرہ (اللہ تعالیٰ کی تجلّی کا استعارہ)
استوای ظهور	ظہور کا مرکز، تجلّی کا محور
ظلام جسم	جسم کا اندھیرا، مادیت کی تاریکی
شبپر	رات کا پرندہ (تاریکی کا عادی، جیسے چمگادڑ)
پدپد	ایک چھوٹا پرندہ (جو دن کی روشنی میں چھپ جاتا ہے)
کساد رونق	چمک دمک کی کمی، بے رونقی
سطوع	طلوع، نمود، ظہور
ساغر سرشار	لبریز پیالہ، بھرپور جام
غبار خانه خاکی	جسمانی دنیا کا غبار آلود گھر
عیسی صفت	حضرت عیسیٰ کی مانند، روحانی طاقت والا
منزل اطوار آفتاب	سورج کی صفات کا مقام، نور کی مختلف حالتیں
ظلامی وهم وجود	وجود کا خیالی اندھیرا (باطن کی جہالت)
منیر	روشن، چمکتا ہوا
بی جلوه خیال بتان	بتوں کے خیالات کے بغیر ظہور (یعنی غیر اللہ کی تصویر و فکر نہ ہو)
نظار آن رخ روشن وجود	روشن ہستی کے چہرے کا نظارہ کرنے والا
بههمت	کوشش سے، بلند ارادے سے
دیوار آفتاب	سورج کا پردہ، یعنی تجلّی سے حجاب

غزل: 14

فارسی لفظ / ترکیب	اردو معنی / وضاحت
رحمت به حال زار من	میری خستہ وناتواں حالت پر تیری رحمت
مایه افتخار	باعثِ فخر، عزت کا ذریعہ
فتاده	پڑا ہوا، گرا ہوا
کوی تو	تیرا کوچہ، تیری گلی
چو فردوس صد بهار	سو بہاروں کے برابر جنت جیسا
تپیده خاطر	بے چین دل، مضطرب دل
سرو جویبار	ندی کے کنارے کھڑا سرو درخت —یعنی محبوب کا قامت
تراب عتبه	دہلیز کی خاک، در کی خاک
غوث الزمان خیرالدین	زمانے کے مددگار، حضرت خیر الدین (صوفی بزرگ کا ذکر)
عبیر غالیه	خوشبودار عطر، مشک وعنبر
ابر مشکبار	مشک بارش برسانے والا بادل
تنعم	آسائش، راحت
دلفریب	دل کو لبھانے والا
ترنم آه عنادل	بلبلوں کی آہوں کا نغمہ
شاخ گل و لاله بر مزار	قبر پر کھلا ہوا گلاب ولالہ کا پودا
باعث قرار	سکون کا سبب
تمسک	وابستگی، پکڑ
حبل متین	مضبوط رسی —قرآنی استعلا (قرآن یا ذاتِ الٰہی کی طرف اشارہ)
نمار رخ	چہرے کی جھلک، دیدار
رفع اضطرار	بے قراری کا خاتمہ
تفاوتی نکنم	کوئی فرق نہیں پڑتا
سرکشی ز وفا	وفاداری سے انکار یا بغاوت
غمگسار	غم بانٹنے والا، مونس
تزهد	زہد، دنیا سے کنارہ کشی، ترکِ دنیا
آئین اشتهار	شہرت کا طریقہ، طرزِ مقبولیت
تغافل	تغافل، بے نیازی، نظر انداز کرنا
عتاب	ناراضگی، ملامت
اعتبار	وقعت، مقام، عزت

غزل: 15

فارسی لفظ / ترکیب	اردو معنی / وضاحت
تلالو جلوۂ ذاتی	ذاتِ حقیقی کی تجلّی کی چمک
سواد لیلة القدر	شب قدر کا تاریک نورانی اثر (گیسو کی تشبیہ)
ساغر چشمان سرخوش	محبوب کی مست آنکھوں کا پیمانہ (چشم = ساغر کی مثل)
اقداح سرشارت	تیرے بھرے ہوئے جام، جو مستان کو رُلا دیتے ہیں
مجلس من	میری محفل، شاعر کی دنیا، عاشق کی خلوت
وصل غم‌خوار	غم بانٹنے والے (محبوب) کے وصال کی لذت
تخیل عشق‌پردازی	عاشقانہ تصوّرات، عشق کی خیالی تصویر نگاری
بهُمت دل طلبگارت	تیرے طلبگار (شاعر) کے دل کی بلند ہمتی
تهیۂ عشرت باقی	دائمی خوشی کی تیاری (یعنی خود کو فنا کر دینا)
بیکاری مطلق	خودی سے مکمل انقطاع، فنا، ہر شئے سے دست برداری
تقلد...تحقیق صفا همسر؟	کیا نقالی کے ذریعے صفا (روحانی پاکیزگی) حاصل ہو سکتی ہے؟
معارف حق	حق کے معارف، الٰہی راز، عرفان
نغمۂ قدسی سرایان	آسمانی نغمہ گو (فرشتوں یا اولیاء کی آوازیں)
صوت نامحدود	لا محدود آواز، ازلی و ابدی کلام
سیر ارم	جنت کی سیر، روحانی عروج
بیل لا الله	"لا الٰہ" کے بیل سے (باطل عقائد کو اکھاڑنے کا استعارہ)
تحمد اهل دل	اہلِ دل کی حمد، ذکر
تنزل رحمت بي‌چون	ذاتِ حق کی بے قید و شرط رحمت کا نزول
نثار شاه شاهان	بادشاہوں کے بادشاہ (یعنی خدا) پر اپنی گفتگو نچھاور کرنا
تشفی خاطر بیمار	بیمار دل کی تسکین
نوش لعل شیرین	محبوب کے شیریں لبوں کا مشروب، لذتِ وصال
دل و جان در سروکارت	عاشق کا دل و جان تیرے سلوک و طریق میں سرگرم رہیں

غزل: 16

فارسی لفظ / ترکیب	اردو معنی / وضاحت
دامن رجال گرفت	مردانِ حق، اولیاء، کاملین کی صحبت میں آ گیا
طائر روح پروبال گرفت	روحانی پرندے کو پر و بال مل گئے، یعنی روح کو پرواز میسر آئی
آتش شوق	عشق کی آگ، تڑپ و جذبہ
ساغر زلال	پاک و شفاف جام، روحانی شراب کا استعارہ
غریق دریا شد	سمندر میں ڈوب گیا، فنا فی العشق ہو گیا
ره جلال گرفت	جلال کی راہ اختیار کی، یعنی حق کی عظمت و ہیبت کا راستہ
تن به خاک او فتاده ور وحش	اس کی راہ میں جسم خاک میں گرا، گویا درندہ صفت نفس مغلوب ہوا
توحید لایزال	دائمی توحید، ہمیشہ قائم رہنے والا وحدتِ حق
ترک هندی طنازی	ہندو نژاد ترک محبوب کی ناز و ادا، عاشقانہ حسن
انفعال گرفت	عاجزی، شرمندگی، جھکاؤ
ترک سرگفته‌ام	میں نے سر (خودی) چھوڑ دیا ہے
کوکب عشق	عشق کا ستارہ، روحانی رہنمائی
رستم هوش را چو زال گرفت	عشق نے میرے ہوش و خرد کو زال کی طرح قابو میں کر لیا
تازه‌تر می‌نماید این حسنم	میرا حسن زیادہ تر و تازہ نظر آتا ہے
نور قدم کمال	کاملین (مکمل شدہ ہستیوں) کے قدموں کا نور
توبه از عشق	عشق سے توبہ (ممکن نہیں)، عشق سے انکار
بهره زان وصال گرفت	اُس وصال سے حصہ پایا
جبین تو	تیرا چہرہ، پیشانی
اشتعال گرفت	جل اٹھا، آگ میں ڈھل گیا، جذبۂ عشق سے پُر
تخت‌گاه دی	دوزخ یا ناری تخت، یعنی ظلمت، مادی وجود
دزوه عرش	عرش کی بلندی کا قلعہ، یعنی روحانی مقام
فرش انتقال گرفت	فرش (زمین) سے اٹھ کر عرش تک پہنچ گیا
تاب قدرت	قدرت کی تابانی، طاقت کا جلوہ
قیل و قال تو رنگ حال گرفت	تیرا ظاہری شور (علم یا عبادت) اب باطنی کیفیت میں بدل گیا

غزل: 17

فارسی لفظ / ترکیب	اردو معنی / وضاحت
تأثر درد	درد و رنج کا اثر؛ روحانی یا باطنی کرب کا عکس
جلوه‌گر از آه و ناله‌ای‌ست	آہیں اور نالے اس درد کو ظاہر کر رہی ہیں
شرح حال برون از مقاله‌ای‌ست	حالتِ دل کا بیان کسی مضمون یا تحریر میں ممکن نہیں
عشق باز رساند	عاشق کی جستجو اسے منزل تک پہنچا دیتی ہے
وصول قرب	قربِ الٰہی تک پہنچنا
ره چند ساله‌ای‌ست	کئی سالوں کی ریاضت اور سلوک کی راہ
تنزیه ذات	ذاتِ الٰہی کا تقدس، پاکی اور منزّہ ہونا
محتجب اندر صفات ماند	صفات کی پردہ داری میں ذات چھپی ہوئی ہے
صوفی که گم شده‌است	وہ صوفی جو فنا کے درجے پر پہنچ کر خودی کو کھو چکا ہو
نشان پرسِ ضاله‌ای‌ست	وہ گویا ایک کھوئی ہوئی چیز کا پتہ پوچھ رہا ہے، یعنی لاحاصل جستجو
تدبیر کار مرد طریقت جنون بود	طریقت (سلوک) کے مرد کی حکمت بھی جنون بن جاتی ہے
کمال دولت اندر ازاله‌ای‌ست	اصل نعمت (دولت) تو ہر شے کی نفی و ازالے میں ہے
حلقه‌بگوشان	غلام صفت عاشق، مرشد یا محبوب کے تابع
حجت من این قباله‌ای‌ست	میرے لیے دلیل یہ (عشق کا) سند / تحریر ہے
مقال غم	غم کا بیان، یعنی دردِ دل کا تحریری اظہار
رساله‌ای‌ست	ایک تحریر یا پیغام
تجلیهٔ نور پاک	پاک نور کی تجلی، یعنی حق کی روشنیاں
قطعِ طواله‌ای‌ست	طوالت یا پیچیدگیوں کو کاٹ دینا؛ خلاصہ کر دینا
تاتار	تباہ کار، دیوانہ صفت قوم—یہاں عاشقِ دیوانہ کی مثال
صحرای پر جنون	دیوانگی سے بھرا ہوا صحراء، یعنی عالمِ عشق
جام وحدت	توحید کا پیالہ، فنافی اللہ کی کیفیت
چشم غزاله‌ای‌ست	ہرنی جیسی آنکھ؛ محبوب کی آنکھ جو وحدت کو دیکھتی ہے
تخلیطِ جان به جسم	جان کا جسم سے اختلاط، یعنی روح کا قید ہونا
طلسمِ عجائب	عجیب و غریب جادو، عالمِ کثرت کا استعاراتی بیان
غالیه	مشک ملی خوشبو
کلاله مشکین	سیاہ یا مشکین رنگ کا گلاب، حسنِ محبوب کی علامت
تشبیه نیست جلوه بی‌رنگ یار را	محبوب کے بے رنگ جلوے کی کوئی مثال یا تشبیہ ممکن نہیں
ماه گرفتار هاله‌ای‌ست	چاند، ہالہ (دھندلے دائرے) میں قید—یعنی محدود حسن، جو محبوبِ حقیقی کی مثل نہیں

غزل: 18

فارسی لفظ / ترکیب	اردو معنی / وضاحت
تذکره ذوق	ذوقِ روحانی یا عرفانی لطف کا ذکر
فرزانه	دانا، عارف، صاحبِ حکمت
زاهد صومعه‌گزین	عبادت میں گوشہ نشین زاہد
میخانه	شراب خانہ، عرفانی اصطلاح میں مرکزِ عشق وحال
جنود جلال	جلال (ہیبت) کے لشکر، الٰہی عظمت کی تجلیات
ملکوتیان	فرشتے، عالم ملکوت کے باسی
شعله شمع غرور	غرور کی شمع کی لپک، یعنی خودی یا تکبر کا خاتمہ
تیزی آتش جگر	جگر کی آگ کی شدت، عشق کا سوز
محتسب	شریعت کا محافظ، دنیاوی زاہد
پیمانه	شراب ناپنے کا پیمانہ، عرفانی مفہوم میں عشق وحال
تصفیه قلب	دل کی پاکی، تصفیہ و تزکیہ
صیقل ذکر دوام	دوام کے ذکر سے دل کو چمکانا
نفس	سانس یا باطنی قوت، باطنی وجود
تزکیه انفاس	سانسوں یا خواہشات کا پاک کرنا
حدوث	زمانی یا مخلوق ہونا (فلسفی اصطلاح)
کنج قدیم خفی	خفیہ ازلی گوشہ، یعنی ذاتِ ازلی
هوای وجود	خودی کی خواہش، وجود کا وہم
بی‌سر و سامانه	آزاد، غیر وابستہ
تعبیه بی‌چگون	ایسی ترتیب جو کیفیت سے ماورا ہو
برا از چون	"کیسے" سے بالاتر، لا کیفیت
سلک شانه	کنگھی کا دھاگا، یعنی ترتیب و نظم
تاب شهادت	شہادت کا نور، فنا میں روشنی
ظلمت هستی	وجود کا اندھیرا، خودی کا پردہ
جانِ حزین	غمگین روح، درد آشنا دل
فروغ ازل	ازل کی روشنی، الٰہی نور
انور می	شراب کے انوار، حقیقتِ عشق
کمال وحید	خالص و یگانہ کمال، حق تعالیٰ
قصه کوتاه شد	بات مختصر ہو گئی، حقیقت ظاہر ہو گئی
کلمه و افسانه رفت	الفاظ اور حکایتیں مٹ گئیں، عرفانی سکوت
تیرگی جسم‌ها	جسمانی تاریکی، مادی وجود
نور جان	روحانی روشنی، باطنی نور
سوی عدم خانه رفت	نیستی کی طرف لوٹ گیا، فنا حاصل ہو گئی

غزل: 19

فارسی لفظ / ترکیب	اردو معنی / وضاحت
تن چو قفس	جسم قفس (پنجرہ) کی مانند ہے
افتد سوی سماء سرت	اگر تیرا سر آسمان کی طرف اٹھے / بلند ہو
و ازو هم وجودست بشو	اور اسی سے (جسم سے) وجود ہے، اس سے بھی پاک ہو جا
برو گر...	اگر بلند ہونا ہے تو قفس یعنی جسم کو چھوڑ
تخلیط به جسم و اسم	جسم اور نام (یعنی دنیاوی شناخت) کی آمیزش
تکیه به راه و رسم	ظاہر پرستی، رواجوں پر تکیہ کرنا
طلسم	جادو، پردہ، مانع حقیقت
تنزیه کمال	کمال کی تنزیہ، ذات کو صفات سے پاک جاننا
مندرجه حال	حال (روحانی کیفیت) کی درجہ بندی، مراتب
ظفر	فتح، کامیابی
تخلیص ز فرش	زمین (فرش) سے نجات
عرش اعلیٰ تا تحت ثریٰ	بلند عرش سے لے کر زمین کی پستی تک
توحید... بی شرک است	توحید وہی ہے جہاں شرک نہیں
شجر... بر برگ است	درخت ہے مگر پتے پر ہے؛ تمثیل کہ توحید ظاہر میں لطیف
بی موسم و وقت...	بغیر موسم کے پھل دینے والا (الٰہی فیض و توجہ)
تدریج صفا	رفتہ رفتہ دل کی پاکی حاصل کرنا
عدمی را باز بدست آور	عدم (فنا) کو دوبارہ حاصل کر
مناع فنا	فنا کا روکنے والا (یعنی خودی / نفس)
هوش حوادث	دنیاوی شعور / دنیا کے سانحات کا ادراک
مایا بد نور علا	مایا (وہم و دنیا) کو اعلیٰ نور سے بدل دے
نطق تنزل لب دوزی	تنزل (گرنے) کی گفتگو بند کر، خاموشی اختیار کر
شمع شهود	مشاہدہ (دیدار) کی شمع
عوام مشایخ	عوامی مریدین اور مشائخ کی ظاہری عقیدت
رندانه به بزم عشق درآ	رندوں کی طرح عشق کے میخانے میں داخل ہو
تشریح ندارد نکته "هو"	"ھو" (یعنی حق / اللہ) کی حقیقت کی وضاحت ممکن نہیں
فکر نصیح	نصیحت پر مبنی فکری سوچ
ترک وجود	وجود / خودی کو ترک کرنا
اثر عشق	عشق کا روحانی فیض یا اثر

غزل: 20

فارسی لفظ / ترکیب	اردو معنی / وضاحت
تحفه است جان	جان (روح) ایک تحفہ ہے
هدهد	ہدہد (پیغام رساں پرندہ، حضرت سلیمانؑ کا قاصد؛ یہاں سالکِ طریق کا استعارہ(
سبای جنان	جنت کی نسیم، جنت کا پیغام / مقام
انفاس زاکیه	پاکیزہ سانسیں، یعنی سالک کا پاکیزہ ذکر
مرغ خوش نوا	خوش آواز پرندہ؛ استعارہ روح یا نَفسِ مطمئنہ کا
بوستان	گلزار، یہاں مراد روحانی باغ یا جنت
تأیید شاه طبل نواز	بادشاہ (اللہ) کی تائید، جو طبلِ بیداری بجاتا ہے
شهباز قدس	پاکیزہ باز، مراد: اعلیٰ روح، قربِ الٰہی کی طرف پرواز کرنے والی روح
آشیان	آشیانہ، مسکن؛ یہاں مراد مقامِ اصل یا عالمِ قدس
عنقا	عنقا (فرضی پرندہ، جو حقیقتِ مطلق کا استعارہ ہے)
کاف بی‌نشان	'کُن' کا عالم، یعنی عالمِ امر، غیر مرئی مقام
سرا چه محبوس	قید خانہ جیسا گھر؛ دنیا یا جسمانی قید
لامکان	بے مکان عالم، عالمِ روح، یا ذاتِ حق
توبه طریق	طریقِ توبہ (ظاہری ندامت نہیں بلکہ اصل کی طرف رجوع)
اصالته به اصل خویش	اپنی اصل کی طرف لوٹنا
قالب گذار	جسم چھوڑ دے
تمثال معنوی	معنوی یا روحانی عکس
قلب به روحانیان فرست	دل کو روحانی ہستیوں کی طرف متوجہ کر
تنویر بزم حسن‌پرستان	حسن پرستوں کی محفل کو روشن کرنا
ظهوره‌ای است	ایک تجلی ہے
فروغ ز روی بتان	محبوبوں (یعنی مجازی حسن) کے چہرے سے روشنی
تفتیح باب عاشق	عاشق کے لیے دروازے کا کھلنا، یعنی وصال کا موقع
دل‌ستان	دل رُبا، معشوق
تخت دلم	میرے دل کا تخت، یعنی دل کا مرکز
گرد این و آن	غیر اللہ کی آلودگی، دنیاوی رغبتیں
شوکت شاه‌شهان	بادشاہوں کے بادشاہ کی عظمت (یعنی اللہ)
تزئید ذوق	ذوق میں اضافہ
دارالامان	امن کا گھر؛ مراد: مقامِ قرب، وصال، یا جنت

غزل: 21

فارسی لفظ / ترکیب	اردو معنی / وضاحت
ثبوت ذات	ذاتِ حق کی حقیقت و اثبات
وصف	صفات، اللہ کی صفاتی جلوے
سباش / سباهش عبث	"سباش" غالباً صفت یا ستائش کی ترکیب ہے؛ یہاں مراد بے کار تعریف
بال یقین	یقین کے پر، یعنی یقین سے پرواز کرنے کی قوت
هرزه گو مباش عبث	فضول گوئی نہ کر، بے معنی باتوں سے پرہیز کر
جیب عدم	نیستی کی آستین یا دامن، یعنی فنائے کلی
تذکره کهنه و نو	پرانی و نئی باتوں کا تذکرہ، یعنی فکری مشغولیتیں
ثقیلتر ز گرانی وجود	وجود (ہستی) سے زیادہ بوجھل کوئی چیز نہیں
ثیاب طائفه عریان	اہلِ حقیقت کے لباس، جو تجلّیِ ذات میں عریاں ہوتے ہیں
جامعهٔ جسمي	جسمانی لباس یا قالب
پیر مغان	شراب خانہ کا پیر، یعنی مرشدِ حقیقت، صوفی مرشد
ورد جان	دل کی تسبیح، روح کی ذکر
سلک گوهر اشک	آنسوؤں کے موتی کی لڑی
ثبور درد	درد کا نالہ، واویلا، آہ و زاری
مغیث رنج و الم	دکھ و درد کا مددگار (اللہ، یا روحانی سکون)
ثالث / ثلاث	تین / تیسرے (عیسائیت کی تثلیث کی طرف اشارہ)
احدیت	وحدانیتِ مطلق، ذاتِ واحد
سراب	سراب، دھوکہ، ظاہری فریب
ثمر بید عدم	نیستی کے درخت کے پھل، یعنی فنا کے نتائج
میوهٔ هستی	وجود کا فریب، ظاہری کامیابیاں
ثبات جلوهٔ وحدت	وحدت (یگانگیِ حق) کا ثابت جلوہ
تاسف از او	اُس (حق) سے محرومی پر افسوس
ثمود	قومِ ثمود (قرآنی قوم جو سرکشی پر ہلاک ہوئی)
جفاه لابه کش	ظلم کا بوجھ اٹھانے والا
صالح	حضرت صالحؑ (قومِ ثمود کے نبی)
سرفرو مباش	سر نہ جھکا، مرعوب نہ ہو، دب نہ جا

غزل: 22

فارسی لفظ / ترکیب	اردو معنی / وضاحت
شمع قدیم	قدیم نور (اللہ کا ازلی وابدی نور)
شبستان حدوث	وجود یا کائنات کا اندھیرا کمرہ (حادث دنیا)
عرصه ویران حدوث	فناپذیر دنیا کا کھنڈر میدان
ثاني و ثالث	دوسرا اور تیسرا (یعنی صفات یا مظاہر کثرت)
ظهور واحد	واحد ذات کا ظہور، وحدت الوجود کا تجلی
وهم امکان	ممکناتِ وجود کا خیال، یعنی مخلوق کا وہم
وجوب ذات	ذاتِ باری تعالیٰ کی واجب الوجودی، ازلیت
نفی گردان	ختم کر، انکار کر
کلمات هستی	وجود کے الفاظ، اشیاء و مظاہر عالم
جرائد جهان	دنیا کے کاغذات، یعنی لوحِ کائنات
آب نیستی	نیستی کا پانی، فنا کا سیلاب
اوراق دیوان حدوث	مخلوقات کی کتاب کے صفحات
ثوب تن	جسم کا لباس
ریاش حکمت	حکمت کا لباس (روحانی لباس)
وجد مستی	روحانی سرور، جذبہ فناء
گریبان حدوث	مخلوق کا گریبان، دنیاوی فطرت
ثور و شیر	بیل اور شیر (نفس اور روح کی علامتیں)
شیر قدم	باطنی قوتِ ارادی، روحانی جرأت
گاوِ حدوث	مخلوق کا نفس یا فریبِ دنیا
اشجار تقلید	تقلید کے درخت، روایت پرستی کی مثال
ثمین	قیمتی، نایاب
سفالان حدوث	مٹی کے برتن، کم قیمت فانی وجود
گوهر بحر قدم	ازلی سمندر کا گوہر، یعنی الٰہی علم / ذات
جلوه نور شهادت	شہادت (روحانی مشاہدہ) کا نورانی ظہور
رجم ست	شیطان کو مارنے والا
شیطان حدوث	مخلوقی وسوسہ، فانی وسوسے
آب چشم شوق	عشق و شوق کے آنسو
ثقلت میزان اعمال	نیکیوں کے ترازو کا بھاری ہونا (قرآنی اشارہ)
ذوق محویت	فنائیت کا ذوق، روحانی فنا کا مزہ
اثبات حق	حق تعالیٰ کا اثبات، یقین
نفی ایقان حدوث	مخلوقی یقین کا انکار، حادثات پر بھروسہ چھوڑ دینا

غزل: 23

فارسی لفظ / ترکیب	اردو معنی / وضاحت
جفای عشق بکش	عشق کی سختیاں برداشت کر، مشقِ عشق کی تکلیف گوارا کر
صلاے صدق بزن	صداقت کی للکار دے، سچائی کا اعلان کر
بی‌حجاب چون حلاج	بے پردہ، بے خوف و بے باک ہو کر، جیسے حلاج
بر افکن از رخِ شاهد نقاب	محبوب (یعنی حقیقت) کے چہرے سے پردہ اٹھا
جوا نمردیت	جوانی میں مرنے کا عمل، مرگِ اختیاری کی طرف اشارہ
برون رو از خود	اپنے نفس سے نکل، خود کو فنا کر
تتق	نقاب، پردہ
بسوی معنی وحدت شتاب	وحدت (توحید) کے مفہوم کی طرف دوڑ
جریمه عارف از طاعت عوام	ایک عارف کو عوامی عبادت سے دوری کی سزا بھی بہتر ہے
قدح هو	"ھو" یعنی خدا کے نام سے لبریز پیالہ (ذکرِ حق کا جام)
ز پندار جسم	جسمانی وہم، جسمانی خودی
ز انقلاب	انقلابِ روحانی، ایک باطنی تبدیلی
جلی ذات	ظاہر کردہ ذات، حق کا تجلی یافتہ پہلو
شیخ شاب	مراد: باطن کے بزرگ و نوجوان—ہر ظاہری رہنما میں شور پیدا کر
تجلی	ظہورِ الٰہی، divine manifestation
خیزی ز خواب	نیند (غفلت) سے اٹھو، بیداری پیدا کرو
بکار برد هوش	اپنی عقل و فہم کو استعمال کرو
مست و خراب	مست (روحانی نشہ) اور خراب (خود فانی) بن جا
جلالت	شان و شوکت، عظمت
تحققِ وجد	روحانی جذب و حال کی حقیقت
بجذبه "طالب" رو	جذبِ الٰہی میں، اے "طالب"، قدم رکھ
کلاب	دنیاوی کتے—دنیا پرست لوگ، جاہل مخلوق

غزل: 24

فارسی لفظ / ترکیب	**اردو معنی / وضاحت**
جانباز	جان قربان کرنے والا، سچا عاشق
فقیهان	فقہ کے ماہر علماء
ابدال	اولیاء اللہ کے خاص بندے، روحانی مراتب کے حامل
فتویٰ نعمان	امام ابو حنیفہؒ (نعمان بن ثابت) کا فقہی فتویٰ
جوش جنون	عشق کا جذبہ، دیوانگی کی شدت
تدبیر عاقبت	انجام کی عقلمندانہ منصوبہ بندی
دانش عامان	عام لوگوں کی عقل و دانش
جبرئیل	حضرت جبرائیلؑ، وحی لانے والے فرشتہ
مذهب رندانه	رندوں کا آزاد منش، غیر رسمی عشق پر مبنی طرزِ فکر
طیار	پرواز کرنے والا، مراد: فرشتہ
شمع شبستان	شبستان (خواب گاہ یا آرام گاہ) کی شمع، مراد: نرمی، روشنی
جلاد عشق	عشق کا ظالم، شدید محبت
خون یتیمان	یتیموں کا خون، مراد: کمزور عاشقوں پر سختی
لطف غریبان	کمزوروں یا غریبوں پر نرمی
جنت نورزد	جنت کی رغبت نہ کرے
وصال تو	تیرا وصال، تیری ملاقات
روضه رضوان	جنت الفردوس، اعلیٰ جنت
جسم و اسم	جسم اور نام، مادی و شناختی وجود
محویت کمال	کامل فنا، ذاتِ حق میں محو ہو جانا
دلداده	عاشق، دل ہارنے والا
حفظ دل و جان	دل و جان کی حفاظت
جمشید وار	جمشید کی طرح، قدیم ایرانی بادشاہ کی طرح
تخت بقا	بقا کی بادشاہی، جاودانی حیات کا مقام
ملک سلیمان	حضرت سلیمان علیہ السلام کی بادشاہی
می اثباتی الست	"الست بربکم" کی معرفت کی شراب، اثباتِ حقیقت کی مستی
بحوش حریفان	ہوش مند رقیب یا ساتھی
جارو ب لابه	عاجزی کے ساتھ جھاڑو (صفائی) کرنا
شورش امکان	ممکنات کی ہنگامہ خیزی، مخلوق کی کثرت
جلوه‌گاه حقیقت هویت	حقیقتِ ذات کا مظہر، حقیقتِ وجود کا مرکز
حسن مظهر انسان	انسان کے ظاہر حسن کی نمائش
بثبات لم یزل	ازلی ثبات، کبھی نہ ختم ہونے والا استحکام
جلوه جمیلان	خوبصورتوں کی جھلک، اہلِ جمال کی حضوری

غزل: 25

فارسی لفظ / ترکیب	اردو معنی / وضاحت
جان که او یافت رتبه معراج	وہ جان (روح) جسے معراج کا مقام حاصل ہوا
شهره شهر	شہر کا مشہور، معروف
چون حلاج	حضرت منصور حلاج کی مانند (جو عشقِ الٰہی میں فنا ہوا)
جذبه یار	محبوب کا جذب، الٰہی کشش
مي كشد جان را	جان کو کھینچتی ہے
هستی استخراج	وجود سے باہر نکالنا، ہستی سے فنا
جلوه نور احدیت	وحدہ لاشریک کی روشنی کا ظہور
شب داج	تاریک رات (علامت: ظلمتِ نفس، غفلت)
برق در زن	بجلی گرا دے، تباہ کر دے
مزرعات رواج	دنیاوی کھیتیاں، مادی کاروبار، وقتی رونق
دراج	دروازہ، مراد: ظاہری زینت
جدل با نفس	نفس سے لڑائی، مجاہدۂ نفس
انفاس در هوس تاراج	سانسیں خواہش میں برباد نہ کرو، ہوس میں ضائع نہ کرو
جعد مشکین	کالی گھنگھریالی زلفیں، مشک کی طرح خوشبودار
غزال ختن	ختن (چین) کا ہرن، مراد: خوبصورت معشوق یا محبوب
باج	نذرانہ، ٹیکس، خراج
جادوی منظران	خوبصورت چہرے والے جادوگر، دل لبھانے والے
یزد و یمن	ایران و عرب کے شہر، مراد: مشرق و مغرب کی حسینائیں
خراج	ٹیکس، خراج، نذرانہ
جلسه ناز پروران جهان	دنیا کے ناز پروردہ، عیش و عشرت والے افراد
بخش ساز	عطا کرنے والا، بخشش کرنے والا
دبه بینوایان	فقیروں کا پیالہ، سائلوں کی جھولی
تاج	تخت و تاج، مراد: عزت و مقام
جامده حسن	حسن کا جماد، جمی ہوئی شکل
وصف	تعریف، صفت
سحر و استدراج	جادو اور فریب (الٰہی آزمائش کی ایک صورت، جو کافر پر نازل ہوتی ہے)
ذروه عرش	عرش کی چوٹی، اعلیٰ مقام
محتاج	حاجت مند، فقیر

غزل: 26

فارسی لفظ / ترکیب	اردو معنی / وضاحت
آئینۂ مهرم	محبت کا آئینہ، باطنِ عاشق
زنگ غم	غم کا زنگ، رنج والم کی آلودگی
زداید	صاف کر دیتا ہے، زائل کر دیتا ہے
جمال	حسن، زیبائی
پرتو وصلت	وصال کی روشنی، دیدار کی کرن
حائل	پردہ، رکاوٹ
روکار	چہرہ، ظاہر
شکن	توڑ، توڑ ڈال
نور قدس	پاکیزہ نور، الٰہی روشنی
حجرۂ ظلماتی وهم	وہم وخیال کا تاریک حجرہ، باطنی اندھیرا
شعاع شمع	شمع کی کرن، عرفان کی روشنی
آثار انیت	خودی کے آثار، انانیت، میں پن
حزم دانش	عقل ودانائی کی احتیاط
انوار شهادت	شہادت کی روشنیاں، عرفانی قربانی
حدقۂ چشمان	آنکھوں کی پتلی، بینائی
حدائق	باغات
نغمۂ روشن	روشن نغمہ، دل کی چمکتی صدا
گلو افکند	گلے میں ڈال دینا، محویت کی علامت
بی‌رنگی	رنگ سے خالی، فنا، بے خودی
مستانۂ وجد	وجد میں مست عاشق
نور ذاتی	ذاتِ حق کی نورانیت، باطنی روشنی
حکمت صاحب‌دلان	صاحبانِ دل کی حکمت، عارفوں کی معرفت
هوشدار	ہوشیار، آگاہ
در آغوش باید	آغوش میں لانا ضروری ہے، وصال کے لیے تیار ہونا

غزل: 27

فارسی لفظ / ترکیب	اردو معنی / وضاحت
حدیثِ عشق	عشق کی بات، عشق کا بیان
رازِ نہان	چھپا ہوا راز
"لی مع الله"	حدیثِ قدسی: "میں اللہ کے ساتھ ایک وقت میں ایسا ہوتا ہوں"...
لایسع ملک	جسے فرشتہ یا ملک نہیں پا سکتا (عشقِ خاص کی حالت)
حصولِ مرتبہ وحدت	وحدت کے درجے کا حاصل ہونا
منجلی گردید	واضح و روشن ہو گیا
"سلونی"	حضرت علیؑ کا قول: "مجھ سے پوچھو جو چاہو قبل اس کے کہ میں نہ رہوں"
مکان او واضح	اس کا مقام و مرتبہ ظاہر ہے
حضورتِ معنی	معنیٰ کا حاضر ہونا، حقیقت کا مشاہدہ
عارفِ بسطام	حضرت بایزید بسطامی، مشہور صوفی
"اعظم شانی بشان"	"میری شان کی شان بہت بلند ہے" (عرفانی انکشاف)
حدوث	پیدا ہونے والا، ممکن الوجود
ضیائے قدیم	قدیم نور، ازلی وجود (یعنی ذاتِ حق)
دودمان او	اس کا نسب، خاندان، اصل
حروفِ ہستی	وجود کے حروف، ہستی کے اسرار
حک کردند	کندہ کیا، تحریر کیا
انا الحق	"میں حق ہوں"، منصور حلاج کا مشہور کلمہ
گلبانگِ جان	روح کی پکار، باطنی نعرہ
حلو وحدت ھو	"ہو" کی وحدت کو چکھنے والا، یعنی فنا فی اللہ
شمس الحق	حضرت شمس تبریزی، مولانا روم کے مرشد
باذنی	میرے اذن سے (قرآنی طرز کا بیان)
فسان او واضح	اس کی حکایت ظاہر ہے
حدیقۂ حالت	روحانی کیفیت کا باغ
ببار رفت	بارور ہوا، مکمل ہوا
گلِ بوستان	باغ کا پھول، باطنی نتیجہ
لمعات	چمک، تجلیات
ظهورِ تجلی	نورِ حق کا ظہور
حکایتِ شرف	بزرگی کی داستان
سرمد	حضرت سرمد شہید، عارفِ کامل
جوشِ فکر	فکر کا ابال، عرفانی شعور
ترجمان او	اس کا ترجمان، اظہار کنندہ

غزل: 28

فارسی لفظ / ترکیب	**اردو معنی / وضاحت**
رُوی تو	تیرا چہرہ
ای ماهِ انوارِ فرخ	اے سعادت مند روشن چاند، برکتوں والا نور
نقش خانهٔ معنی	معنیٰ کا نقش خانہ، معانی کا مرکز
پیکرِ فرخ	خوش بخت جسم، مبارک پیکر
خجل	شرمندہ
ناتمامی عشق	عشق کی ناتمام حالت، ناقص عشق
آئینه روشن	روشن آئینہ، صاف دل
منظرِ فرخ	سعادت بھرا نظارہ
عشرتِ آشفته	بے خود لذت، عشق کی بے ترتیبی میں خوشی
صنوبرِ فرخ	مبارک صنوبر (ایک بلند درخت، محبوب یا مرشد کے لیے استعارہ)
معدن دو جهان	دونوں جہانوں کا خزانہ
گوہرِ فرخ	سعادت مند گوہر، نایاب موتی
خزان نگردد	خزاں نہیں آتی
مرمر زمان	وقت کا سنگِ مرمر، لازوال وقت
گلِ سنمبرِ فرخ	مبارک اور خوشبودار پھول (محبوب کی صفات کے طور پر)
خمارِ عشق	عشق کی مستی
روزِ الست	روزِ ازل، عہدِ الست، جب رب نے پوچھا "اَلستُ بربکم؟"
مِی وحدت	توحید کی شراب، عشقِ الٰہی کا سرور
ساغرِ فرخ	مبارک جام، محبوب کا پیمانہ
خمِ ابروی تو	تیری بھنویں کا خم، عاشق کی ابتدا
مطلع کتابِ دل	دل کی کتاب کا آغاز
بسملی	ذبح شدہ، قربان شدہ
دفترِ فرخ	مبارک دفتر، مقدس کلام
منجم	نجومی، علم نجوم والا
برجِ گیتی	دنیا کا برج، افلاک
اخترِ فرخ	مبارک ستارہ
خلیل و آدم و موسیٰ	حضرت ابراہیم، حضرت آدم، حضرت موسیٰ علیہم السلام
افسرِ فرخ	مبارک تاج، عظمت کا تاج
ختم به تست	تجھ پر اختتام پاتا ہے
جمال و کمال	حسن و خوبی، جمال و کمال
خدیم باش	خادم بن جا، بندہ بن جا
سرورِ فرخ	مبارک سردار، عظیم رہنما

غزل: 29

فارسی لفظ / ترکیب	اردو معنی / وضاحت
خرد نماند	عقل باقی نہ رہی
دلیل شد منسوخ	دلیل منسوخ ہو گئی، منطق رد ہو گئی
قال و قیل	بحث و تکرار، سطحی کلام
یاورِ اہلِ قریش	قریش کا مددگار (اللہ کی طرف اشارہ، سورہ فیل)
اصحابِ فیل	ہاتھی والوں کی قوم، ابرہہ کا لشکر
حکایتِ عدن و سلسبیل	جنت اور اس کی نہروں کی کہانی (علامتی جنت)
خودی چو گم شد	جب خودی مٹ گئی، فنا فی اللہ کی حالت
عینِ واحد	واحد ذات، مطلق وحدت
مکاتبات	مراسلات، خط و کتابت
کثیر و قلیل	کثرت و قلت، مختلف نظریات و تعداد
خلاف‌نامۂ احکامِ دینِ دو هفتاد	دین کے 72 فرقوں کی مخالفت پر مبنی کتابیں
وحدتِ ربِ جلیل	عظیم رب کی وحدت، توحیدِ مطلق
لی معاللہ	"میں اللہ کے ساتھ ہوں" (حدیثِ قدسی، منصور حلاج کے تجربات)
رقمِ جبرئیل	جبرائیل کی وحی، رسالت و وحی کا نظام
خلو کرسیِ عرش	عرش کی خالی کرسی، ماورائے عقل مقام
رتبۂ معراج	معراج کا درجہ
لامکان	بے مکان، وہ مقام جہاں وقت و جگہ کی قید نہیں
خردِ صد خلیل	سو ابراہیم (ع) کی عقلیں بھی کمزور پڑ گئیں
خلود منصبِ اثبات	دوام اور وجود کا مقام
مثبت شد	ثابت ہوا، پختہ ہو گیا
جرائد	سفرنامے، صحیفے
سبیل	راستہ، طریقہ
قبطیان	فرعون کی قوم، کفارِ مصر
دفتر به نیل شد منسوخ	ان کے اعمال کا دفتر نیل (دریا) میں غرق ہوا
نسخۂ طب وقتِ رحیل	موت کے وقت طبیب کا نسخہ بھی بے کار
خطرِ وجود	وجود کا وہم، ہستی کا فریب
نَفی در "هُو" شد	"ہُو" (اللہ) میں فنا ہو گیا
رقومِ هست	وجود کے نقوش، وجودی صورتیں
قبیح و جمیل	بدصورت و خوبصورت (سب ظاہری تفریق)

غزل: 30

فارسی لفظ / ترکیب	اردو معنی / وضاحت
دوش	گزشتہ رات
مه سرمست	مست چاند، یہاں محبوب یا معشوق مراد ہے
میخانه	شراب خانہ، عرفانی طور پر عالمِ حقیقت
فیاض زمان	زمانے کا فیاض، فیض بخش
بظهورات لباس بشر آمد	انسانی لباس میں ظاہر ہوا
جلوه کنان شد	جلوہ گر ہو گیا
درپردگی صورت انسان	انسان کی ظاہری پردہ داری
حسن منزه	پاکیزہ حسن، مطلق خوبصورتی
آئینه هاي صور	اشکال و صورتوں کے آئینے
رموزات تحقق	حقیقت کے راز
اناالحق	"میں حق ہوں"، منصور حلاج کا مشہور قول
عین عیان آمد	خود حقیقت ظاہر ہو گئی
دستار سلامت	سلامتی کی پگڑی (علامتی، یعنی دنیاوی عزت)
صنعان	ایک صوفیانہ کردار، جو عشق میں گم ہو کر سب کچھ چھوڑ دیتا ہے
وادی ایمن	کوہِ طور کی وہ جگہ جہاں حضرت موسیٰؑ سے خطاب ہوا
شجر	درخت، موسیٰؑ کے درخت پر خطاب کی طرف اشارہ
دیجور	اندھیرا، تاریکی
ضحیٰ	دن کی روشنی، سورۃ ضحیٰ سے اخذ
دلق	صوفیانہ خرقہ
کسوت مجنون	مجنون کا لباس، یعنی دیوانگی کی حالت
لیلیٰ	محبوبہ، یہاں عرفانی معشوق کی علامت
درد اکه	درد کا پیکر، وہ جو درد میں ڈوبا ہو
فرہاد	وہ عاشق جس نے کوہ کن کر عشق کا اظہار کیا
تمثل	مجسم ہونا، ظہور پانا
لب شیرین	شیرین کے لب، فرہاد کی محبوبہ
شهد و شکر	شہد اور چینی، میٹھا کلام
صلا	دعوت، اعلان
بی سر شده	سر کٹا دیا، یہاں عطار کی فنا کی طرف اشارہ
نظقش حکمت اثر	اس کی گفتار حکمت انگیز اثر رکھتی تھی
معراج بقا	بقا کی معراج، عرفانی طور پر ابدی زندگی
بر نیزه برآمد	نیزے پر بلند ہوا (منصور حلاج کی شہادت کی طرف اشارہ)
فغان شد	فریاد کر اٹھا

غزل: 31

فارسی لفظ / ترکیب	اردو معنی / وضاحت
نیروی عشق	عشق کی طاقت
ترک هوس‌ها	خواہشات کو چھوڑ دینا
حرم جان	دل کا حرم، باطنی عبادت گاہ
جان بی‌جسمی	غیر مادی روح، تجرد یافتہ وجود
دولت جاوید	ابدی دولت، باقی رہنے والی حقیقت
بی‌سر بودن ز عشق	عشق میں فنا ہونا، حلاج کی طرح سر کٹوانا
چتر اصطفا	چنیدہ ہونے کا سایہ، چنیدہ بندے کا مقام
سریه ثریا	بلند مرتبہ، آسمان کی بلندی تک
گریه مستان	اہلِ عشق کی گریہ وزاری
نم وجد	وجد کی نمی، عشق کی کیفیات
در دمی اطفا کند	ایک ہی لمحے میں بجھا دینا
اقرب شده	زیادہ قریب ہو جانا
دلی دیده چون وا کند	جب دل کی آنکھ کھلتی ہے
لمعات قدم	الٰہی تجلیات کے آثار
اجلا کند	زیادہ روشن، زیادہ واضح
دفتر اوراق شو	کاغذ کی طرح ہو جا، یعنی خود کو مٹا دے
مستی منصور جو	منصور حلاج جیسی دیوانگی کی تلاش کر
ستر پیدا کند	پوشیدگی کو ظاہر کرے
دلق تزهد	زہد و تقویٰ کا خرقہ، ریاکاری کا لباس
جام تصوف	تصوف کا جام، عرفان کا ذوق
ره پر خار و خس	کانٹوں اور رکاوٹوں سے بھرا ہوا راستہ
دار ملامت	ملامتی درویشوں کا مقام، جو لوگوں کی ملامت برداشت کرتے ہیں
راز هویدا کند	پوشیدہ راز کو ظاہر کر دینا
دعویٰ انا	"میں خدا ہوں" کا دعویٰ
انا لک از تن است	یہ "میں" فرعونی ہے، بدن کی طرف سے ہے
ز تن ایمن	جو بدن کی حدود سے آزاد ہو
حالتِ یقین	یقین کی کیفیت
صفا کند	پاکیزگی پیدا کرے

غزل: 32

فارسی ترکیب / لفظ	اردو معنی / وضاحت
دقائق رمز تحقیقی	باریک اسرارِ حقیقت کی گہری باتیں
موج بحر بی‌رنگی	وحدت و فنا کا بے رنگ (ماورائے رنگ و شکل) بحر
دل ساغر	دل کو پیالے سے تشبیہ، یعنی محدود انسانی ظرف
مرکب فکرت	فکر کا گھوڑا (یعنی عقل و تخیل کا سفر)
تگا پویش	دوڑ، تلاش
وادی	راہِ سلوک، عرفانی میدان
هلاکین معنی مطلق	مطلق حقیقت (یعنی ذاتِ حق) کی راہ میں فنا ہونے والے عاشق
جلوه یکتا	واحد و یکتا خدا کی تجلی
روح‌القدس	حضرت جبرائیل علیہ السلام؛ کامل ترین فرشتہ
کوس استغنا	استغنا کا ڈھول، یعنی بے نیازی کی شان
بارگاه عشق	عشق کی بارگاہ، یعنی مقام فنا
وصال قدس	قربِ الٰہی، پاکیزہ اتحاد
سوز افسانه حالت	سوز و گدازِ احوالِ عاشقانہ
پرده افلاک	آسمانی پردے، یعنی کائناتی حجابات
قفس اخضر	سبز پنجرہ، یعنی جسمانی قید یا دنیاوی زندگی
دلیل عین احدیت	ذاتِ واحد کی دلیل کا براہِ راست مشاہدہ
نور بی‌نشان	وہ نور جو مخلوقی شکل و رنگ سے ماوراء ہو
صفی‌الله	اللہ کا چنا ہوا، حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ، جنہیں "صفی اللہ" (خالص، چُنا ہوا بندہ) کہا گیا
وقتش در خاطر نمی‌گنجد	اس کا وقت و کیفیت عقل و دل میں سما نہیں سکتا، یعنی وہ مقام ناقابلِ فہم ہے

غزل: 33

فارسی لفظ / ترکیب	**اردو معنی / وضاحت**
دیده	آنکھ
مطلع انوار	نوروں کا طلوع ہونا / روشنیوں کا آغاز
مي‌زيبد	زیب دیتا ہے / مناسب ہے / شایستہ ہے
مخزن اسرار	رازوں کا خزانہ
رشد الحق	حق کی ہدایت / حق کا رشد و ہدایت
خلیل	حضرت ابراہیم علیہ السلام (خلیل اللہ)
آتش	آگ
گلزار	پھولوں کا باغ / گلشن
تبدیل	تبدیل کرنا
فرح	خوشی، مسرت
خنده‌ی گل	پھول کی مسکراہٹ
لب خار	کانٹے کا ہونٹ (یعنی تکلیف دہ جگہ سے مسکراہٹ پیدا کرنا)
شیخ صنعان	ایک مشہور صوفی شیخ، جو عشق حقیقی کے استعارہ کے طور پر آتے ہیں
بی دستار	بغیر دستار / عزت و مقام کے بغیر
بصحرا سر باز	صحرا کی طرف نکل پڑنا / ترک دنیا کرنا
عطار	شیخ فرید الدین عطار، مشہور صوفی و شاعر
به خون غرق	خون میں ڈوبا ہوا
حلاج‌صفت	حلاج کی مانند (یعنی منصور حلاج کی طرح حق کے عشق میں فنا ہونا)
سردار	پھانسی کا تختہ / سولی
مساجد	مسجدیں
قدم رنج کردن	قدم رکھنا / تشریف لانا
خمار	شراب نوش / ساقی
دلق	صوفیوں کا لباس (گدڑی)
ساغر مستانه	مستوں کا جام / شراب کا پیالہ
دل بي‌خود و هشیار	بے خود اور ہوشیار دل
دست بر دست زدن	ہاتھ پر ہاتھ مارنا / حیرت میں تالیاں بجانا
پیرایه رخسار	چہرے کی آرائش / حسن کا جلوہ
خواب آلوده	نیند سے بوجھل / غفلت میں ڈوبا ہوا
لب تشنه	پیاسا لب / شدتِ طلب میں مبتلا
ساغر سرشار	لبریز جام / مکمل بھرا ہوا پیالہ

غزل: 34

فارسی لفظ / ترکیب	اردو معنی / وضاحت
سر جلوه	اصل جلوہ / نمایاں صورت
صفا	صفائی، پاکیزگی
آیینه رخسار	چہرے کا آئینہ / چہرے کی عکاسی
بقائیست	باقی رہنے والا، دائمی
تصویر	عکس، تصویر
نهان خانه	پوشیدہ جگہ، خفیہ خانہ
گنجینه	خزانہ، ذخیرہ
فنائیست	فنا ہونے والا، فناپذیر
مه عارض	چاند جیسا رخ، چاندنی چہرہ
خورشید	سورج
داروي عليلان	مریضوں کا دوا، علاج
کلامش	اس کا کلام / اس کی گفتگو
نطق سرائیست	گویا زبان / بہترین تقریر کرنے والا
دست تقاضاي كريمش	اس کی کرم طلب کرنے والی دعا / درخواست
نائب	نمائندہ، جانشین
کون و مکان	دنیا و جگہ، کائنات
ده چار طبق	دس چودہ سطح یا درجات
قدر	مرتبہ، مقام
عرش علائي	اعلیٰ عرش، اعلیٰ مقام
غایله ریب	شک و گمان، بدگمانی
همائیست	مددگار، حمایت کرنے والا
کنیزان به عرفان	صوفیوں کی مانند خادم یا مخلص
ابر کرم	کرم کا بادل، فیض کا وسیلہ
بحر عطا	عطا کا سمندر، فیض کی بہتات
دفع دوئي	رفع دوگانگی، ختم تضاد
نظر وحدت آثار	نظریہ وحدت الوجود، یکسانی مظاہر
کنه وصف	اصل وصف، حقیقت وصف
كماهي	چمک، روشنی
صد مده و ثنائیست	قابل صد بار بیان نہ ہونے والا، ناقابل بیان
دامانش	دامن، آغوش
شکر بجا آرد	شکر ادا کرے، شکرانہ کرے
نور خدائیست	الٰہی نور، خدا کی روشنی

غزل: 35

فارسی لفظ / ترکیب	اردو معنی / وضاحت
ذلیل حبس جسمانی	جسمانی قید کا ذلیل (پابند)
منفذ	راستہ، گزر گاہ، دروازہ
مرغ بی‌پر	پر کے بغیر پرندہ (یعنی عاجز انسان)
ذخائر زاد راهی	سفر کا زادِ راہ، ذخیرہ، توشہ
دقتی	باریکی، لطیف چیز
ذباب آسا	مکھی کی مانند (یعنی پست، بے مقصد)
همای همت	بلند ہمت کا شاہین (بلند پروازی کی علامت)
عرشیان	عرش والے، آسمانی ہستیاں
ذریات از ظهور تو	تیری نسلیں تیرے ظہور سے (یعنی تیرے نور سے نسلیں روشن ہوئیں)
قبای حسن	حسن کی قباء (لباس)، خوبصورتی کا لباس
بسوی این و آن	ادھر ادھر، غیر کی طرف
ذمیم	ناپسندیدہ، مذموم
بمستی ره نگرفتن	مستی کی راہ نہ اپنانا
جان جان	روح کی اصل، حقیقی جان
ذَنوب پاک بازان	پاک دل عارفوں کے گناہ
فضل بر طاعت عام	عام لوگوں کی عبادت پر فوقیت
لب دیرین	پرانا منہ، پرانی جام گاہ (یعنی مستی کا قدیمی سرچشمہ)
مَشرب می‌کشان	شراب نوشوں کی مجلس
ذهاب وهم هستی	وجود کا خیالی ختم ہونا
ذقن هر ماده‌روی	ہر مادہ چہرے کا ٹھوڑی (تشبیہ کے لیے)
سیب باغ فردوس	جنت کے باغ کا سیب
ببوی سیب	سیب کی خوشبو کو سونگھ
ذکرت الوصل	وصال کا ذکر
افرِق	پیراہن، قمیص (حضرت یوسف کی قمیص)
کنعان	حضرت یعقوب کا وطن، غم و ہجر کی علامت
کاشکی	کاش، اے کاش
ذلول	مطیع، عاجز
محجل	راستہ دار، واضح راستہ
ترقصب	فخر کر، جھوم
بزم دلبران	محبوبوں کی محفل
ذوی الارشاد	اہل ارشاد، رہنمائی والے
ملک لامکان	لامکانی کی سلطنت، عرش الٰہی

غزل : 36

فارسی لفظ / ترکیب	اردو معنی / تشریح
ذوق درد	درد کا مزہ، رنج میں لذت
صد فرح	سینکڑوں خوشیاں
گلخن	تنور، گرم جگہ، رنج والم کا مقام
باغستان	باغ، بہشت
ذکر وحدت	توحید کا ذکر، واحد خدا کا تصور
قیل و قال عارفان	عارفوں کی بحث و گفتگو، رمزی گفتگو
قدوری	ایک فقہی کتاب؛ یہاں علم ظاہر کی علامت
کنز صد چندان	اس سے کہیں زیادہ خزانہ، کئی گنا زیادہ دولت
ذات بی رنگی	صفات سے ماوراء ذات، غیر مادی ذات
طلسم تن	جسم کا جادو / قید
وصف حال	کیفیت کی حالت، وجدانی کیفیت
ذالک المکتوب	وہی لکھا ہوا (قرآنی انداز میں اشارہ)
تدریس عشق	عشق کی تعلیم
تحریر ملایان	علما کی تحریر، رسمی و فقہی بیان
ذوالحکم	صاحب حکم، حاکم (اللہ تعالیٰ کی صفت)
أمی مطلق	بالکل ان پڑھ، امّی النبی ﷺ
دفتر تبیان	قرآن کریم (جو ہر چیز کی وضاحت کرتا ہے)
ذره‌سا	ذرّے کی مانند، بہت ہی چھوٹا
بگزیده	چن لیا ہوا، منتخب
جانان	محبوب، معشوق
ذلت رندان	فقیروں / مستان کی ظاہری خواری
سراپا عزت	سراسر عزت و وقار
کوثر از می مستان	شراب نوشوں کی شراب، جو اصل میں کوثر سے بہتر
ذاکرم حسن ترا	میں تیرے حسن کا ذاکر ہوں
ماه روی	چاند چہرہ، خوبصورت محبوب
ذکر تو بود از جان	تیرا ذکر جان سے آتا ہے / قلبی ذکر
دامن ز هر دامان	ہر دامن سے بہتر دامن (یعنی ہر نسبت سے افضل)
ذمه لطفش	اس کا لطف کا ذمّہ، اس کی مہربانی کی ذمہ داری
چو گیرد دست من	جب وہ میرا ہاتھ پکڑلے
شهدستان	شہد جیسا مقام، لذیذ مقام
ذائقه وصل	وصال کا ذائقہ / مزہ
روضه رضوان	جنت الفردوس / جنت کا باغ

غزل: 37

فارسی لفظ / ترکیب	اردو معنی / وضاحت
رُخِ منیر	روشن چہرہ
ته نقاب	نقاب کے نیچے، پردے میں
قمر در خفیه سحاب	چاند بادل کے پیچھے چھپ گیا
رقیب	حاسد، رکاوٹ ڈالنے والا
خلوت	تنہائی، مخصوص قرب
بسفیمهان	صفِ مخلصین، پاکیزگان
ره خطاب مدار	خطاب کا راستہ نہ رکھ (یعنی ان کو مخاطب نہ سمجھ)
رسوم مهر و وفا	محبت اور وفا کی روایات
احتساب مدار	حساب میں نہ لا، وزن میں نہ رکھ
رموز صدق	سچائی کے اسرار
آستان عشق	عشق کا دروازہ، آستانہ
اراده دریغ	ارادے میں بخل، یعنی قرب سے انکار
رمیم گشته	گل سڑ چکے، بوسیدہ
تراب	خاک، مٹی
خرابات کثرت	دنیاوی کثرت کی خرابی، عالمِ کثرت کی گمراہی
نگاه لطف	مہربان نظر، لطف بھری نگاہ
زین خراب مدار	اس ویرانی سے اپنی نظر ہٹا نہ لینا
رمید	بھاگ گیا، بھٹک گیا
با جانان	محبوبِ حقیقی کے ساتھ
توفیق انقلاب	باطنی تبدیلی کی توفیق
قدر لا اله	"لا الہ الا اللہ" کی حقیقت
انتصاب مدار	نسبت نہ رکھ، تعلق نہ جوڑ
دل نهفتی روی	دل چرا لیا اور چہرہ چھپا لیا
احتجاب	پردہ ڈالنا، چھپا دینا
ریاح روضه وحدت	وحدت کے باغ کی ہوائیں
نوائر جان	روح کی کمزوریاں، چیخیں
رشاد	ہدایت، راہنمائی
فدوی خویش	اپنا عاجز بندہ
ردباب مدار	اس کو در سے نہ رد کر، دروازہ بند نہ کر

غزل: 38

فارسی لفظ / ترکیب	اردو معنی / وضاحت
رشید عالم گمراه	گمراہ عالَم کے لیے ہدایت یافتہ، دانا چراغ
محفل اکبر	بڑی محفل، یہاں مراد محفلِ رسالت یا انسانیت
علی المرتضیٰ حیدر	حضرت علیؑ کا لقب، بہادر و برگزیدہ
رفیق خاص بے ہمتا	بے مثل قریبی ساتھی
عتیق	حضرت ابو بکر صدیقؓ کا لقب، آزاد کیا گیا
یارِ غار	غارِ ثور کے ساتھی (حضرت ابو بکرؓ)
صاحب خود	خود کا مالک، بلند مقام والا
قرب جان بخویش	اپنی جان کے قریب
صدیق فیاض الزمان	سچا، زمانے کا فیاض
شائسته کروفر	جاہ و جلال کے لائق
رموزات تحقق	حقیقت کے راز
مه انور	روشن چاند، کامل نور
ریاض معدلت	عدل کے باغ
ابر عرفانی	معرفت کی بارش، عرفانی فیض
ملکِ هُدیٰ اشهر	ہدایت کی بادشاہی میں سب سے روشن
رضی و راهنما راحم	خوشنود، راہنما اور رحم کرنے والا
ذوالنورین	دو نوروں والا (حضرت عثمانؓ کا لقب، دو بیبیوں کے شوہر)
بحر قرب را گوهر	قربِ الٰہی کے سمندر کا گوہر
منزل بی‌چون	مقام لامکانی، ماوراء صفات مقام
محیط ذات را غواص	ذاتِ الٰہی کے سمندر کا غوطہ خور
مقتدر	قادر، طاقتور
حلم و حیا وافر	بے پناہ بردباری اور شرم
غازه رخ اسلام	اسلام کے چہرے کا غازہ (زینت)
وصی المصطفیٰ	نبی ﷺ کا مقرر کردہ جانشین (حضرت علیؑ)
اسد الله	اللہ کا شیر (حضرت علیؑ کا لقب(
ارائک	بلند مسندیں
ادنیٰ	سب سے قریب (قرآن کی آیت: "فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَىٰ")
افسر وحدت	توحید کا تاج
رضا جو حضرت سبحان	حضرتِ سبحان (اللہ) کی رضا چاہنے والے
گنجینه عرفان	عرفان کا خزانہ
میدان رضا	رضا کے میدان میں (مراد: کربلا)
ردای مرحمت	مہربانی کی چادر

غزل: 39

فارسی لفظ / ترکیب	اردو معنی / وضاحت
رتبهٔ حالِ عارفان	عارفوں کے باطنی حال و مقام کا درجہ
جلوه حسن بی‌نشان	بے نشان (یعنی ماورائے شکل) حسن کی تجلی
راز وحدت نهان ز هستی	وحدت (توحید) کا راز تیرے وجود سے پوشیدہ ہے
احد عیان	واحد و یکتا اللہ ظاہر ہے
رائحه می‌رسد ز رضوانت	تیری خوشنودی سے بہشت کی خوشبو آتی ہے
رخت هوشت به بحر جوش انداز	اپنے ہوش و شعور کو جوشزن سمندر میں ڈال دے
دریای بی‌کران	لامحدود، بے پایاں سمندر (رمز حقیقت یا معرفت)
رفت منصور	(منصور حلاج) گیا، یعنی راہ فنا اختیار کی
معراج عاشقان	عاشقوں کی روحانی معراج، بلند مقام
رند شو، بشکن قفس اوهام	رند بن، وہم و گمان کا پنجرہ توڑ دے
آشیان	ٹھکانہ، اصل مقام (رمزاً عالمِ حقیقت)
رب ارنی	اے رب! مجھے دکھا (حضرت موسیٰ کا قول، قرآن میں مذکور)
برق شمشیر لن‌تران	"تو مجھے ہرگز نہیں دیکھ سکتا" (قرآنی آیت) کی مانند بجلی کی تیزی
سالک	روحانی مسافر، راہِ سلوک پر چلنے والا
منصب ارواح و اصلان	ارواح و اصحابِ حقیقت کے مقام و مرتبے
پرتو ذات	ذاتِ الٰہی کی تجلی، نور
رستگار ز خود طلب وا نگاه	نجات یافتہ وہی ہے جو اپنے نفس سے نگاہ ہٹا دے
اصل ذات	ذاتِ حق، خدا کا اصل جوہر
برسر آسیر لامکان	لامکانی کی بلندی پر نظر ڈال، یعنی ماوراءِ مادی مقام

غزل: 40

فارسی لفظ / ترکیب	اردو معنی / وضاحت
رو چه میگردانی از عرفان؟	تو عرفان (معرفت) سے منہ کیوں موڑ رہا ہے؟
ذوق دیدنِ نور عرفانی	عرفانی نور کو دیکھنے کا باطنی ذوق
خیالِ خواب و خور	نیند اور کھانے پینے کے خیالات (یعنی مادی زندگی میں مشغول)
وحدت و از جان	وحدانیت (توحید) اور روحانیت (جان کی معرفت)
دع نفسک	"اپنے نفس کو چھوڑ دو" (حدیث یا صوفیانہ ارشاد کا حوالہ)
تخیلهای نفسانی	نفسانی خواہشات اور خیالات
ردِ باب	کسی کے لیے دروازہ بند کر دینا (یہاں نفی ہے: ردّ نہیں ہوا)
بحرِ رحمت	رحمت کا سمندر (خدا کی بے پایاں بخشش)
نامحرمی	ناواقفیت، روحانی بیگانگی
رستخیز	قیامت، یا شدید روحانی بیداری
بالینم آه عندلیب	میرے سرہانے عندلیب (بلبل) کی آہ
اندراج	تحریر میں شامل کرنا، باطنی نکات کا بیان
آیتِ عشق از کتابِ سینه	دل کی کتاب سے عشق کی آیت پڑھنا، باطنی الہام
رُبعِ مسکون	آباد دنیا کا چوتھائی حصہ (یعنی دنیاوی ملک)
ملکِ بیچون	وہ ملک جس کی کوئی حد و صورت نہیں (عالمِ وحدت)
تمثلِ جانِ جانانی	حقیقی محبوب کی روحانی تمثیل یا تجلی
چاکِ گریبانی	گریبان چاک کرنا، مجنونی حالت، دیوانگی
رفعتِ شان	مرتبہ کی بلندی
سر به سِحانی	سحر کی طرح سرشار، غیر معمولی اثر رکھنے والا
نشهبخشِ جان	روح کو مست کرنے والا
جرعهنوش از ساغر	پیالے سے گھونٹ پینے والا، رمزاً عشقِ حقیقی کا پیاسا
میخانهٔ رندانی	ملامتی صوفیوں کی شراب خانہ، عرفانی محفل

غزل: 41

فارسی لفظ / ترکیب	اردو معنی / وضاحت
زمین گذار	زمین چھوڑ دے، مادی دنیا سے الگ ہو جا
لامکان	وہ مقام جہاں مکان کا وجود نہیں، عالمِ وحدت
قفس شکن	قید کو توڑنے والا، نفس / جسم کی قید سے آزاد ہونے والا
آشیانه	اصل مقام، روحانی منزل
قفس جسم	جسم کی قید، مادی وجود
ببالِ شوق	عشق و جستجو کے پروں سے
ساغرِ وحدت	توحید کا جام، عرفانی شراب
بی‌نشان	جس کی کوئی نشان نہ ہو، خدا، ذاتِ حق
کمالِ خیالِ اصلی	اصل وجود کا کمال، حقیقی شناخت
اصلِ یقین	یقینی و حقیقی حقیقت، معرفت
از کمان بکن پرواز	کمان (یعنی قید یا دنیا) سے تیر کی مانند پرواز کر
طبل عرشیان	آسمانی مخلوق کی دعوت، روحانی ندائے وصال
فرش	زمین، مادی دنیا
زغن	مردار خور پرندہ، کم ہمت انسان
جیفه	مردار، دنیاوی لذات و مادیت
شاهباز	بلند پرواز باز، سالک کامل
شهبان	بلند ترین آسمان یا مقام الوہیت
زمان زمان مشو	وقت کے فریب میں نہ آ، ہر لحظہ ازلیت کی طرف پلٹ
عهد ازل	ازلی وعدہ، فطرتِ اولیٰ، عالمِ ارواح
سخنِ بی زبان	بے زبانی کی گفتگو، حالِ دل یا کشفِ باطن
دار و گیر جسمانی	جسمانی قید و بند، مادی پریشانیاں
مجمع روحانیان	اہلِ باطن، سالکین، اولیاء کی جماعت
بی‌سروپا	فنا فی اللہ، خودی سے خالی، بے ہویّت شخص
سوی جنان بکن پرواز	جنت کی طرف پرواز کر، یعنی روحانی وصال

غزل: 42

فارسی لفظ / ترکیب	اردو معنی / وضاحت
بر آن جناب انداز	اُس بلند ذات کی طرف خود کو سپرد کر
کشتیِ شب	تاریکی میں بھٹکتی ہوئی زندگی، یا نفس
لُجّهٔ آفتاب	معرفت و نور کا سمندر، حقیقتِ توحید
رتبهٔ نعرهٔ منصور	اناالحق کہنے والا مقام، فنافی اللہ کی کیفیت
صَلای وحدت	توحید کی ندا، عرفانی دعوت
در کثرت گل‌آب انداز	مظاہرِ کثرت میں وحدت کی خوشبو داخل کر
تماشا از روی جان نقاب انداز	دل کی آنکھ سے حقیقت کا مشاہدہ کر، پردہ ہٹا
زنگِ بارِ وجود	وجودی آلودگیاں، نفسانی زنگ
رخِ توحید، احتجاب انداز	ذاتِ حق کی تجلی سے پردے ہٹا
زہدِ خشکِ بی‌تحقیق	بے روح ظاہری پرہیزگاری، بے باطن عبادت
خرقه در شراب انداز	ظاہری زہد کو ترک کر کے سلوکِ عشق اختیار کر
محروق	جلا ہوا، سوزیدہ دل
آهِ جگرِ خویش، التهاب انداز	دل کی آہ میں حرارت ڈال، جذب و سوز پیدا کر
بحرِ جنون، جسم چون حباب انداز	دیوانگی کے سمندر میں جسم کو مثل بلبلا سپرد کر
اضطراب	فکری بے چینی، باطنی کشمکش
مهدِ حواس	حواس کی گود، ادراکات کی نیند
نقاره مزن و سنگ بر رباب انداز	ظاہر پرست شور و نمائش چھوڑ دے، دل کی ساز کو چھیڑ
ثبوتِ ذات	خدا کی ابدی و ازلی ذات کا یقین و عرفان
میِ بی‌خودی	خود فراموشی کی شراب، فنافی اللہ کی حالت

غزل: 43

فارسی لفظ / ترکیب	اردو معنی / وضاحت
زاهدا	اے زاہد! (ظاہر پرست پرہیزگار)
رمز توحید بی‌زبان	توحید کی وہ حقیقت جو زبان سے ماورا ہے
زاغ صورت	ظاہری شکل کا مردار خور پرندہ، ظاہر پرست
وصف گلشن ز بلبلان آموز	جمالِ حق کا بیان عاشقوں (بلبلوں) سے سیکھ
پاک‌طینتان	باطن سے پاکیزہ لوگ، صاحبانِ صدق
زنگبارِ دویی	دوئی (غیریت) کا زنگ، شرکِ خفی
سیرتِ خوشِ موحدان	موحدین (اہل توحید) کی خوبصورت سیرت
ملکِ بی‌نشان	وہ عالم جو لامکان، لاجسم، لاصورت ہے
ناسوت	عالمِ جسمانی، مادّی دنیا
لاهوت	عالمِ روحانی، عالمِ الوہیت
معلم اُمی	رسولِ اکرم ﷺ، جو ظاہری تعلیم کے بغیر علمِ باطنی رکھتے ہیں
علمِ اسرارِ جانِ جان	وہ علم جو حقیقتِ حقیقت یعنی ذاتِ حق تک لے جائے
بی‌بیان	ماورائے الفاظ، ساکت، خاموش حقیقت
زخم‌خورده‌تر چشمِ ولی	ولی کی آنکھ جس نے سوز و گدازِ عشق میں زخم کھائے
کسبِ ترکِ جان	اپنی خودی، خواہش، انا کو ترک کرنے کی مشق

غزل: 44

فارسی لفظ / ترکیب	اردو معنی / وضاحت
سلوکِ وحدتِ مطلق	وہ عرفانی سفر جو بندے کو ذاتِ مطلق یعنی حق تعالیٰ تک لے جائے—سلوکِ فنا فی اللہ
سبعِ سموات	سات آسمان—قرآن و عرفان میں درج مراحلِ وجود
همّتِ مردان	اہلِ سلوک و معرفت کی روحانی کوشش اور ارادہ
سریرِ بی‌خودی	تختِ بادشاہی کی مانند وہ مقام جو فنا اور خودی کے زوال سے حاصل ہو
رِندان	اہلِ طریقت، درویش، عارفانِ بے خود
لامکان	غیر مادی و غیر مکانی مقام—مقامِ ذاتِ مطلق، جہاں تصور بھی عاجز ہے
سرودِ خسته‌دلان	اہلِ درد و سوز کا نالہ وزاری—جو اصل موسیقی ہے
ربابِ محفل	مجلسِ عرفان کا ساز—نالہ و فغانِ عاشق
سرائرِ کنه	ذات کی پوشیدہ حقیقتیں
بی‌چونی	حق تعالیٰ کی وہ حیثیت جو ہر تشبیہ و کیفیت سے ماوراء ہے
محکمه معنوی	عرفانی عدالت—دل، ضمیر، یا مجلسِ عرفان
صَبایِ هدهدِ جان	روحانی ہدایت کی نسیم جو ہدہدِ سلیمان کی طرح عاشق کو پیغامِ حق دیتی ہے
سبیلِ عارفِ کامل	کامل صوفی کا راستہ—درجاتِ روحانی کے سفر کی راہ
جبینِ معشوق	محبوبِ حقیقی کی پیشانی، یعنی جمالِ حق
سدّ راه مشتاقان	حق کی طرف پہنچنے میں حائل حجابات
بقایِ بی‌صوری	صورتوں (جسم، عقل، خواص) کے فنا کے بعد کی حقیقت—بقاباللہ
پیاله لبریز	جامِ وحدت—دل کا بھر جانا عشقِ حقیقی سے
خانقاه	درویشوں کی خانہ—لیکن یہاں دل یا میکدہ کا استعارہ بھی ہو سکتا ہے
سلاسلِ دویی	دوئی (من و تو، خودی و غیر، انا و حق) کی زنجیریں
کمالِ جاه	آخری عرفانی مرتبہ، طلبِ حق میں کامیابی

غزل: 45

فارسی لفظ / ترکیب	اردو معنی / وضاحت
سوزِ غمِ فراق	جدائی کے درد کا شعلہ، جو دل کو جلانے والا ہوتا ہے۔
مهجور باز پرس	الگ تھلگ یا محروم کی حالت سے سوال کرنا یا اس کی کیفیت جانچنا۔
جوشِ جنون	عشق یا سلوک کی شدت، جنون کی مانند بے قابو کیفیت۔
دلِ پرشور	ایسا دل جو جذبات سے بھرا ہوا ہو۔
سلکِ سلوک عارج	بلند و عالی مقام عرفانی سفر۔
ذوقِ صعوق	ذوقِ شدید، جنون یا مرض کی مانند ذوق۔
رنجور باز پرس	بیمار یا کرب میں مبتلا کی حالت کی جانچ پڑتال۔
سرمد	دائمی، ہمیشہ رہنے والا۔ یہاں معانی میں ابدی۔
جرعهٔ میخانه معرفت	معرفت کے میکدے سے ایک گھونٹ۔
زاہدِ مستور	وہ جو ظاہری زہد دکھاتا ہو لیکن حقیقت میں مست و عاشق ہو۔
عقده ز ناظر منظور	وہ رکاوٹ یا گٹھ جو ناظرِ حقیقی (بصیرت) کے سامنے آتی ہے۔
سیرِ معاد	روحانی سفر آخرت کی طرف۔
قصهٔ معراجِ روحِ قدس	روح القدس کے معراج یا روحانی سفر کی داستان۔
مرشدِ حقایق	وہ بزرگ یا استاد جو حقائقِ عرفان سکھاتا ہے۔
وادیِ ایمن	خوش نصیبوں کی وادی یا جنت کا مقام۔
بپایِ عقل	عقل کی بنیاد پر قدم بڑھانا۔
موسیٰ شو	حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرح روحانی بلندی تک پہنچو۔
طور	حضرت موسیٰ کی پہاڑ پر وحی کا مقام۔
ریاضِ عدن	باغِ عدن کی طرح روحانی تمرینات۔
حور	جنت کی خوبصورت مخلوق، یہاں روحانی حسن یا معرفت کا استعارہ۔
سیّاحِ بحرِ ذات	ذاتِ الٰہی کے بحر میں مسافر، یعنی عرفان کے مسافر۔
دمِ طنبور	طنبور کی ہوا یا سرود، روحانی موسیقی یا تصوف کی نشانی۔

غزل: 46

فارسی لفظ / ترکیب	اردو معنی / وضاحت
سفته‌ام سلک گوهری	میں نے ایک گوہر (قیمتی موتی) کے ہار میں خود کو پرو دیا ہے
مپرس	مت پوچھ، نا قابل بیان
ثبت دفتری	دفتر (یعنی لوحِ تقدیر یا حقیقت) میں لکھ دیا ہے
سر فدا کرده‌ایم	ہم نے اپنا سر قربان کر دیا ہے
ره عشق	عشق کی راہ، تصوف و محبتِ الٰہی کی راہ
افسری	بادشاہی، سر فرازی
سالکان	سلوک کے راہی، عرفان کے طلبگار
دل به دلبری	دل محبوبِ حقیقی کو دینا
سد راهم نمی‌شود افلاک	آسمان بھی میرے راستے کی رکاوٹ نہیں بن سکتے
جان یافت رهبری	روح نے ایک ایسا رہنما پالیا ہے
سمن و گل	چمبیلی اور گلاب (ظاہری حسن کی علامت)
گل سنمبری	سنوبر جیسا بلند و پاکیزہ گل (روحانی حسن)
سیر روحانیان	اہلِ روحانیت کا سفر
مظهری	تجلی، مظہر (اللہ کے صفات کی جھلکیاں)
سرگروه دلاوران سلوک	سلوک کے دلیر سالکوں کا سردار
صفدری	سپہ سالاری، روحانی قیادت
لوح دل	دل کی تختی
نقش خیال	خیالات کی تصویریں، واہمے
سری	راز، باطنی حقیقت
بربط	ساز (بربط ایک قسم کا قدیم موسیقی ساز)
نواگری	نغمہ گاری، ساز بجانا
ساری عرش شد دلِ طالب	طالب کا دل عرش جیسا بلند ہو گیا
ماہری	ماہر ہونا، کمال تک پہنچنا

غزل: 47

فارسی لفظ / ترکیب	اردو معنی / وضاحت
شوق دل	دل کی طلب، عاشقانہ جذبہ
بالای عرش	عرش کے اوپر، الٰہی بلندیاں
دست و پا گم کردن	حیرت میں کھو جانا، بے خود ہو جانا
عرصه پهنای عرش	عرش کی وسعت، بے انتہا مقام
شورشی	ہلچل برپا کرنے والا، ہیجان انگیز
گلبانگ دم جان حزین	حزین (غمناک) سانس کی دلکش آواز
آوازه پرشو	بلند صدا، گونج دار آواز
راز سر نای عرش	عرش کے نَے (بانسری) سے نکلنے والا راز
شاغل عشرت زمین	دنیا کی عیش و عشرت میں مشغول
نشه چون حلاج	حلاج کی طرح روحانی نشہ
جوشش صهبای عرش	عرش کی شرابِ معرفت کا جوش
فرش	زمینی دنیا (عرش کا مقابل)
ناگه سر سوی صحرای عرش کردن	اچانک عرش کی وادی کی طرف متوجہ ہونا
شرق نور معرفت	معرفت کے نور کا طلوع
ضمیر روشن	منور باطن، صاف دل
مستغرق اندر قلزم اجلاي عرش	عرش کی تجلی کے سمندر میں غرق
شست‌وشوی کن به بحر نور	نور کے سمندر میں اپنی ہستی کو دھو ڈال
جلوه یکتای عرش	عرش کی واحد و بے مثال تجلی
شاهباز آشیان لامکانی	لامکانی مقام (ماورائے مکان) میں بسیرا کرنے والا عقاب
آشیان نور بی‌همتا	بے مثال نوری مسکن
شعاع قدس	پاکیزہ شعاع، الٰہی نور
تنویریافتن	روشن ہونا
قم باذنی	میرے حکم سے اٹھ، (قرآنی حوالہ)
استعلای عرش	عرش کی بلندی سے گزرنا
شاهد حجله نشین غیب	غیب کی خلوت میں جلوہ گر محبوب
فرق مسند ما وای عرش	فرق (سر) پر عرش کا تخت سجانا
بزم الست	ازل کی محفل، عالمِ الست
شربت از جام شهادت نوش	شہادت کا جام پینا
گنبد بیضای عرش	عرش کا سفید و نورانی گنبد
شاه تخت بیخودی	بے خودی کے تخت کا بادشاہ
ملجای عرش	عرش کا سہارا، پناہگاہ

غزل: 48

فارسی لفظ / ترکیب	اردو معنی / وضاحت
شه موسم بهار	بہار کا بادشاہ موسم
سحاب خوش	خوشگوار بادل، بارانِ رحمت
نرگس به بستر چمنی	نرگس (پھول) سبزہ زار کے بستر پر
خواب خوش	خوبصورت نیند، سکون
شهلائی گشته	شراب زدہ، مست و سرخ
لاله حمرا	سرخ لالہ، شدتِ عشق یا شوق کی علامت
جام خود فروغ شراب	اپنے پیالے میں شراب کی چمک دیکھنا
شاهد و گل و سمن	محبوب، گلاب، چمبیلی (یعنی حسن کے مظاہر)
غنچه منزوی	کلی میں چھپا ہوا
برگرفت نقاب خوش	خوبصورت نقاب ہٹا دیا
شايبه	شبہ، شک
بشگفته بهار عیش	خوشی کی بہار کا کھل اٹھنا
نصاب خوش	خوش نصیب حصہ
شب‌دیز معرفت	عرفان کی رات کا سفر
قلب عشق	عشق کا دل، مرکز
انقلاب خوش	خوشگوار انقلاب، تبدیلی
شکرلبان	میٹھے لب والے، محبوبان
ساغر عشرت	خوشی و عشرت کا جام
حریف عتاب و خطاب	ملامت و خطاب برداشت کرنے والے ساتھی
شرط است در طریق تعشق	عشق کی راہ میں شرط ہے
کمال سوز	کامل تڑپ، شدید سوز
بزم عیش	خوشی و عشرت کی محفل
کباب خوش	خوش ذائقہ کباب (تشبیہ: جلنے کا لطف)
شورش فگند	ہنگامہ بپا کیا
رباب خوش	خوش آہنگ ساز
شاهنشهی چو عشق	عشق جیسی بادشاہی
جناب خوش	خوش و جمیل بارگاہ
شائسته این کرامت	اس کرامت (عنایت) کے لائق
اهل سما	آسمانی مخلوق، ملائکہ
مشت تراب	مٹی کی مٹھی (انسان)
حلو عیش	خوشی کی مٹھاس
عتاب خوش	ملامت بھی لطف دہ

غزل: 49

فارسی لفظ / ترکیب	اردو معنی / وضاحت
عرصات جهان	دنیا کے میدان، عالمِ وجود
فرش میدانش	اس کے تصرف میں ہے، اس کا میدان
به یکدم طی فلک	پلک جھپکتے فلک کو طے کرنا
ساز و براق برق جولانش	اس کی سیر میں بجلی کی طرح کا براق (سواری)
شهود لمعاتش	اس کی چمکتی تجلیوں کا مشاہدہ
تجلی می‌کشد	تجلی کھینچ لاتی ہے
کمتر گوی جولانش	اس کی سیر کے مقابلے میں حقیر
شناسای معانی	معانی و حقیقت کو پہچاننے والا
محو نور بیرنگی	بے رنگ (صفاتِ حق) کے نور میں فنا ہونا
آئینه دل و جانش	اس کا دل و جان آئینہ بن جاتے ہیں
شعاع آفتاب معرفت	معرفت کے سورج کی کرن
ذره را خورشید سازد	ذرّے کو سورج بنا دیتی ہے
نور لمعاتش	اس کی چمکتی ہوئی تجلی کا نور
شریکش نیست در وحدت	وحدت میں اس کا کوئی شریک نہیں
لا موجود الّاهو	کوئی موجود نہیں سوائے اللہ کے
غیرت تجرد جلوه جانش	اس کے تجرد (خالصی) کی غیرت، ہر غیر کو جلا دیتی ہے
شراب بیخودی نوشد	بے خودی کی شراب پیتا ہے
کسی کز زهد باز آمد	جو ظاہری زہد (ریاکارانہ تقویٰ) سے واپس آتا ہے
صدق دل قدم آرد	دل کی سچائی سے قدم رکھتا ہے
میخانه عرفانش	اس کے عرفان کا میخانہ، روحانی جامگاہ
شفاعت می‌کند دیوانگان را	دیوانوں (عاشقوں) کی سفارش کرتا ہے
جرأت عشقش	اس کے عشق کی جرات
عالم معنوی	روحانی عالم
رفعت شانش	اس کی بلندی، مرتبہ
فر فرمانش	اس کے حکم کا فرماں بردار (تقدیر بھی)
شهید الحق ز عترت او	اس کی نسل سے حق کا شہید (امام حسینؑ)
از لطف یزدانش	اس کے ربّانی لطف سے
شمائل احمد	حضرت احمد مصطفیٰ ﷺ کے اوصاف
رخ شاهی حسن اظهر	شاہانہ چہرہ حسن کی روشن ترین مثال
جمال روی رخشانش	اس کا چمکتا چہرہ، روشن جمال
هویدا شد بصد شوکت	ظہور کیا بڑے شوکت و جلال کے ساتھ
کمال لطف و احسانش	اس کی کرم نوازی و فضل کی معراج

غزل: 50

فارسی لفظ / ترکیب	اردو معنی / وضاحت
شمه گر گفتمی ز آثارش	اگر میں اس کی نشانیوں کی صرف جھلک بیان کروں
ماسوی	ماسویٰ اللہ، یعنی اللہ کے سوا ہر چیز
انوارش	اس کی تجلیات، روشنیوں، نور
شعله افتاد چون به خرمن عقل	جب عقل کے کھیت میں اس کا شعلہ گرا
خرمن عقل	عقل کی کھیتی، عقل و خرد کی دنیا
خاکستری به یکبارش	اسے فوراً راکھ کر دیا، مکمل خاکستر کر دیا
شورش انگیخته تلالو عشق	عشق کی چمک نے ہنگامہ برپا کر دیا
صدمه‌های اسرارش	اس کے رازوں کے صدمے، اس کی باطنی تجلیات کے اثرات
شرب وحدت	توحید (یگانگی) کا جام پینا
زاهد	زاہد، دنیا سے دور رہنے والا پارسا
نه سرش ماند نه دستارش	نہ اس کا سر باقی رہا نہ عمامہ، یعنی فنا ہو گیا
شرک را نفی کرد وحدت "هو"	"ہُو" (یعنی خدا) کی وحدت نے شرک کو رد کر دیا
دیده دل محو شد به دیدارش	دل کی آنکھ اس کے دیدار میں محو ہو گئی
شام زلف تو همدم صبح است	تیری زلفوں کی شام صبح کی ہم نشین ہے، یعنی تیرگی میں بھی روشنی ہے
رخسارش	اس کا چہرہ
شوخ و شنگ	شوخ و چنچل، پرجوش اور بے پروا
طره طرارش	اس کی زلف کی شوخی، یا بالوں کی خرامیدہ لٹ
بار قیبانی	غیبی عالم کی ذمہ داری یا بوجھ، رازِ الٰہی کا حامل ہونا
الطاف وصل غمخوارش	اس کے وصل کی مہربانیاں، اس کی شفقتیں
شاخ سدره	سدرۃ المنتہیٰ کی شاخ، بلند ترین روحانی مقام کی تعبیر
حبل جان هر تارش	اس کے ہر بال کی ہر لٹ جان کی رسی ہے
شهد و شکر سراپای	مکمل شہد و شکر، سراپا شیرینی
موج‌های محیط گفتارش	اس کی گفتار کی بحر کی لہریں، اس کے کلام کے سیلاب
شیخ صنعان و شبلی و سرمد	مشہور صوفی بزرگ (شیخ صنعان، شبلی، سرمد) — عشق و معرفت کے نمائندے
غرق شد در ابحارش	اس کے بحروں (سمندروں) میں ڈوب گیا، یعنی اس کی معرفت و فہم میں فنا ہو گیا

غزل: 51

فارسی لفظ/ترکیب	اردو معنی / وضاحت
صدای بیخودی	خود فراموشی کی آواز / جذب کی کیفیت
رباب محفل مخلص	خالص لوگوں کی محفل کا ساز
ز قید کوچ مستغنی است	کوچ (نقل مکانی) کی قید سے آزاد ہے
وصل منزل	منزلِ وصال / وصل کی حالت
بلایات	آزمائشیں / سختیاں
مردِ راهِ حق	راہِ حق کا مرد / سچا سالک
نگردد از خدا سوی	خدا سے منہ نہیں موڑتا
صلای میزند	اعلان کرتا ہے / صدا لگاتا ہے
احوالِ اناالحق	"اناالحق" کی کیفیات / منصور حلاج کی حالت
یکبینی	وحدتِ نظر / توحید کا شعور
صفای وقت	وقت کی پاکیزگی / لمحے کی روحانی لطافت
فنا	خودی کا مٹ جانا / حق میں گم ہونا
نفی و اثبات	لا الہ (نفی) اور الا اللہ (اثبات)
صدارت	قیادت / منصب
غافل	بے خبر / غفلت میں پڑا ہوا

غزل: 52

فارسی لفظ/ترکیب	اردو معنی / وضاحت
صاف دل شد	دل پاک وصاف ہو گیا
نوشید از پیمانه خاص	خاص جام (الٰہی معرفت) سے پیا
صف مستان حق	خدا کے عاشقوں کی صف
میخانه خاص	مخصوص الٰہی شراب خانہ (تصوفی رمز)
صابران	صبر کرنے والے / اہلِ استقامت
پروانگان	پروانے / عشق میں جلنے والے
در کاشانه خاص	خاص آستانہ / مخصوص گھر (الٰہی قرب کا مقام)
صاغر	شراب کا پیالہ / استعاراتی معنی میں: طلب و ذوق
بوالهوس	خواہش پرست / نفس کا بندہ
بزمگاه معنوی	روحانی محفل
جلوه جانانه خاص	خاص محبوب (اللہ) کا روحانی ظہور
خونِ جگر خود خوردن	رنج سہنا / صبر و مجاہدہ کرنا
گل‌رو گشته‌اند	چہرہ کِھل جانا / روحانی نورانی کیفیت حاصل کرنا
اختفای خاکساری	عاجزی کا چھپا ہوا راز
کلکِ قدرت	قدرت کا قلم
نقاش پنهان	چھپا ہوا مصور / خدا تعالیٰ
نگارستانه خاص	خاص تصویری کمرہ / عالم تجلی
صورت آمد نقش دیواری	صرف ایک سطحی تصویر ہے / ظاہر پر نہ جا
هشیار باش	ہوشیار رہو
معنی مردانه خاص	مخصوص مردانگی کا مطلب / حقیقی معنی کی مردانہ جرأت
صدمه شاهان بی‌سروپا	بے اصل بادشاہوں

غزل: 53

فارسی لفظ / ترکیب	اردو معنی / وضاحت
ضیای روی تو	تیرے چہرے کی روشنی / جمالِ الٰہی
چاشت	صبح کا وقت / دن کا آغاز
شمعِ انور	روشن چراغ / نورانی ہدایت
ضلالت	گمراہی
رخ از ره سوی چه آوردن	راستے سے منہ موڑ کر کہیں اور جانا
نور ذات	ذاتِ حق کا نور
مظهر	ظاہری تجلی / مظہر حق
ضریر	نابینا (استعارةً: اندھی دل والی کیفیت)
وصفِ کثرت	کثرت (تعدد) کی تعریف
جهادِ اکبر	بڑا جہاد (نفس کے خلاف جہاد)
اصغر	چھوٹا جہاد (ظاہری دشمن کے خلاف جنگ)
خلق	مخلوق / عوام الناس
افسر	تاج / بادشاہی علامت
ضر	نقصان / ضرر
فکرِ معاش	روزی کا غم / دنیا کی فکریں
مشام	سونگھنے کی قوت / مشامِ جان
نافه عنبر	مشک کی خوشبو / خوشبویات
ضحیٰ	قرآنی سورت: صبح روشن، استعارةً: دل کا نورانی لمحہ
عارفانِ منور دل	دل کے روشن صوفی
مصابیحِ عنصر	مادی چراغ / دنیاوی روشنی
ضمان	ضمانت / کفالت
تصویرِ غیر	غیر خدا کی شبیہ / غیر حقیقی مظاہر
لب لعلش	اس کے لعل جیسے لب / محبوب حقیقی
شکرم	شکر / تشکر / ممنونیت
ضریع	چرنے کی جگہ / استعارةً: مادی خواہشات
طعمه	چارہ / غذا
نفس	انا / نفس امارہ
خاکدان	دنیوی قید خانہ
بسترم	بستر / آرامگاہ
ضحک پیاله	جام کی مسکراہٹ / شراب کی کیفیت
وجدِ مستان	اہل مستی کی روحانی حالت
دفتر	رجسٹر / دفتری نوشت وخواند (استعارةً: رسمی علم یا دنیاوی کار)

غزل: 54

فارسی لفظ / ترکیب	اردو معنی / وضاحت
ضبطِ خیال	خیال کو قابو میں رکھنا / دل کی یکسوئی
آئینہروئی فنا	فنا کی صفائی / مکمل خودی کا مٹ جانا
عکسِ فنائی	فنا کا پرتو / مٹ جانے کی جھلک
مطلعِ نورِ بقا	بقا(ہیشگی) کے نور کا آغاز
مرادِ ہوا	نفس کی خواہش / خواہشاتِ نفسانی
ترکِ "هوَ"	"ہُوَ" (اللہ کی ذات) کو چھوڑ دینا / خدا سے منہ موڑنا
ضاله	گمراہ کن / گمراہی کا سبب
سرِ اسرارِ معنوی	باطنی روحانی اسرار کی گہرائی
ضحل	نحس / نحوست (علم نجوم میں ایک نحس سیارہ)، یہاں: حجاب یا رکاوٹ
جمالِ ظهور	ظہور کا حسن / تجلی الٰہی کا ظہور
باطن ببین	باطن کو دیکھ / ظاہری نہ بن
بحرِ محیط صفا	صفا کا احاطہ کیے ہوئے سمندر / کلّی باطنی پاکیزگی
ضیقِ انفس	روح کا تنگ ہونا / باطنی گھٹن
وسعِ دل	دل کی وسعت / روحانی کشادگی
گنهِ انسان	انسان کا گناہ / خطائے فطرت
سرِ خدا	خدا کا راز
ضِیغی	تنگ نظری / محدود فکری حالت
طربآباد	خوشی کا شہر / دنیا کی رنگینی
انزوا	تنہائی / روحانی تنہائی
ضارع	عاجز / دعا گو
بارگاهِ اجابت	دعا قبول ہونے کا مقام
محلِ عجز	عاجزی کی جگہ
زُنا	عرفانی مقام، گناہ کی لطیف کیفیت میں عبور / نفی کی جگہ
ضدست نورِ دانش	علم کا نور عشق کے جلوے سے متضاد ہے
جلوۀ تامِ عشق	عشق کا مکمل ظہور
فنایِ خردهایِ ما	ہماری عقلوں کا مٹ جانا
ضعفِ ضمیر	باطن کی کمزوری / نیت کی کم ہمتی
سریرِ عرش	عرش کی مسند / بلند ترین مقام
خطِ استوا	وسطی لکیر / عدل یا توازن کی علامت
ضرغامِ عشق	عشق کا شیر / بے خوف عاشق
خونِ خلق ریخت	خلق کا خون بہایا / مستی میں ہر چیز کو مٹا دیا
اُفا	فنا کی گھاٹی / عدم کا مقام

غزل: 55

فارسی لفظ / ترکیب	اردو معنی / وضاحت
طلاب رنگ	رنگین طلب رکھنے والے / ظاہری جمال کے خواہشمند
حسن عیان	ظاہر شدہ جمال / مادی یا مظہری حسن
محیط	احاطہ کیے ہوئے / ہر طرف سے گھیرے ہوئے
روح رموزدان	راز شناس روح / باطنی حقیقت کو سمجھنے والی روح
نور نهان	چھپا ہوا نور / باطنی روشنی
طور بقای حسن	جمالِ الٰہی کی ہمیشگی کا کوہِ طور (استعارۃً: مقامِ تجلی)
صور این و آن	اس اور اُس کی صورتیں / مخلوقات
محو باشی	فنا ہو جا / خودی کو مٹا دے
طنازه دلکش	ناز و ادا والی حسین ظاہریت
وارسی بدل	دل سے جانچنا / باطن کی پرکھ
طاس فلک	آسمان کا پیالہ / فلک کی گنبد
انت اللطیف	تو ہی لطیف ہے (اللہ کے اسم سے اشارہ)
بهفت آسمان	سات آسمان
طیران بکن	پرواز کر / بلند ہو جا
روبا وج	اپنی اصل کی طرف واپس آ / حق کی جانب رجوع
ترک هوا کن	خواہشات چھوڑ دے
بجو ای جان بجان	جانِ جان میں شامل ہو جا / اصل حقیقت سے جُڑ جا
طیار چار	چار سواری (استعارۃً: چار جسمانی قیدیں یا عناصر)
زاویه بی‌نشان	بے نشانی کی خلوت / فنا کا مقام
طاووس وار رقص	طاوس کی طرح خود نمائی میں رقص کرنا
شهباز سا	شاہین کی طرح بلند پرواز
آشیان محیط	محیط (حق) کا آشیانہ / اصل مقام
طبل تهی	خالی ڈھول / دکھاوا، شور
مرکز کون و مکان	کائنات کا مرکز / وجود کا مرکز
طمع غنا مدار	مال و دولت کی حرص نہ کر
قناعت سرشت شو	قناعت کو اپنی فطرت بنا
مشرکان مشو	مشرکوں کی طرح نہ بن / متضاد خیال والے نہ بن
یقین و گمان محیط	یقین اور شک کے درمیان گھرا ہوا
تنبورِ وجد	وجد کا ساز / روحانی خوشی کا ساز
زخمه عشق	عشق کی ضرب / عشق کا نغمہ
صلای وی	اس کی صدا / حق کی آواز
همان محیط	وہی محیط / اصل حقیقت، ذاتِ حق

غزل: 56

فارسی لفظ / ترکیب	اردو معنی / وضاحت
طالبان	حق کے طالب / معرفت کے طلبگار
نور جان	روحانی روشنی / باطنی نور
رمز دان	رازشناس / باطن کی حقیقت جاننے والا
طعمه مردار	مردار کی خوراک / گندی چیز کی طلب
زغن	گدھ / مُردار خور پرندہ
مرغ جان	جان کا پرندہ / لطیف و پاکیزہ روح
آشیان	آشیانہ / ٹھکانہ / جائے قرار
طاقت گفتن نماند	بات کہنے کی طاقت نہ رہی
طاق شو	طاق ہو جا / جفت سے نکل / اکیلا ہو جا (تصوف میں: تنہا برائے حق)
دفع گمان	شک کو دور کرنا
طرفه‌العین	پلک جھپکنے کی دیر / لمحہ بھر
کن فکان	"ہو جا" تو وہ ہو گیا (اللہ کا تخلیقی امر)
طبع سالک	سالک کی فطرت / باطن
قید طبع	نفسانی فطرت کی قید
طبل بی‌رنگی	بے رنگی (فنا / عدمِ خودی) کا نقارہ
رمز نهان	چھپا ہوا راز / باطنی اشارہ
طهرا بیتی	پاکیزہ آیت (اشارہ سورۂ طٰہٰ کی آیت کی طرف)
ذوالجلال	جلال والا (اللہ تعالیٰ)
طهارت انس و جان	روح اور دل کی پاکیزگی
هستی دست شستن	وجود سے ہاتھ دھونا / خودی کو مٹانا
وجه ربک بی‌نشان	تیرے رب کا چہرہ بے نشان ہے / حق کی بے صورتی
طارم افلاک	آسمانوں کا قبہ / فلک
لامکان	وہ مقام جو مکان و زمان سے پاک ہے / عالمِ حقیقت
ترک دو عالم	دونوں جہانوں کا چھوڑ دینا
پیرِ مغان	مغان کا رہبر / عرفانی اصطلاح میں: مرشدِ کامل، دانائے اسرار

غزل: 57

فارسی لفظ / ترکیب	اردو معنی / وضاحت
ظلمت گزیده	تاریکی میں مبتلا، تاریکی سے چُنے گئے شخص
تجلی ضیاء	نور کی تجلی، روشنی کا ظہور
حظ	لطف، فائدہ، حصہ
خفاش	چمگادڑ (جو روشنی سے بھاگتا ہے)
ظاهر پسند	ظاہری چیزوں کو پسند کرنے والا
هستی پرست	وجود پرستی کرنے والا، دنیا کو حقیقت سمجھنے والا
شهود بقا	باقی رہنے والی حقیقت کا مشاہدہ، ابدی وجود کا مشاہدہ
حضرت وصال	قربِ الٰہی، وصالِ حق
دل رهی	عاشق دل، راستہ پانے والا دل
نور سها	ستارے کا ہلکا نور (استعارہ: حق کی باریک تجلی)
ظهرم شکست	میری دوپہر ٹوٹ گئی (یعنی زندگی کا روشن وقت غم سے تباہ ہوا)
هجر دوستان	دوستوں سے جدائی
بی وعده وفا	بغیر وعدۂ وفا کے
کشیدن جفا	ظلم و ستم سہنا
بحر هو	"هو" یعنی اللہ کا سمندر (صوفیانہ علامت)
پائدار شدن ماسویٰ	غیر اللہ کا قائم ہونا
مقال بجز نور دل	ایسی بات جو دل کے نور کے سوا ہو
مستی ز در دیدن قبا	درِ حقیقت یا قبا (لباسِ الٰہی) کے دیدار سے مستی
تیغ هم‌آغوش	تلوار سے بغلگیر (یعنی قربانی و فنا کا راستہ)
تخت دل کن	دل کا تخت بنا
ملک هو	اللہ کی بادشاہی
ظن تو شد یقین	تیرا گمان یقین میں بدل گیا
تو رفتی ز خود برون	تو اپنی خودی سے باہر نکلا
وصل صفا	وصال کی پاکیزگی
ظلّ ظلیلِ عاطفت	محبت کا نرم و لطیف سایہ
ظل سدره و سایه طوبیٰ	سدرۃ المنتہٰی اور طوبیٰ کا سایہ (جنتی درختوں کے استعارے)
ظلمات جسم	جسمانی تاریکیاں
زلال شهادت	شہادت کی پاکیزگی
وجود فنا	فنا شدہ وجود، نفس کی نیستی
ظلمات القلوب	دلوں کی تاریکیاں
سیر سما	آسمانی سیر، روحانی پرواز

غزل: 58

فارسی لفظ / ترکیب	اردو معنی / وضاحت
ظهور حسن رویت	جمالِ دیدار کا ظہور، چہرے کی خوبصورتی کا نمایاں ہونا
بدبینان	بُری نظر والے، حسد یا نفرت سے دیکھنے والے
جمال مهر رویت	تیرے چہرے کا آفتابی حسن
ظلال دلربا	دل لبھانے والے سائے، محبوب کا سایہ
آسایش	راحت، سکون
آفت سرو قدت	تیرے سرو قامت (لمبے قد) کی آفت، یعنی قہرِ حسن
ظروف سینه	سینے کے برتن، دل
پر شکر	شکر سے بھر دیا، یعنی خوشی اور مٹھاس سے لبریز
ظریفان مودّت	محبت کرنے والے نازک طبع لوگ
غنا کشتی	فقر و فنا کی تلوار سے مارا (یعنی دنیاوی بے نیازی کے ذریعے فنا کیا)
آه عشاقت	تیرے عاشقوں کی آہیں
ظفرهای تسلط	غلبے کی کامیابیاں
مظلومان معین	مظلوموں کے مددگار
اطفا نار جبرت	ظلم و جبر کی آگ کو بجھایا
ظبی شیر جنگ	ہرنی کی مانند جنگی شیر (استعارہ: حسینؑ کی چشمان اور شجاعت)
زخم دوران	زمانے کے زخم، زمانے کی ستمگری
امام الاصفیا	تمام صوفیاء کے امام، امام باقرؑ یا امام سجادؑ مراد ہو سکتے ہیں
ظهیر	پشت پناہ، مددگار
ضعف دل	دل کی کمزوری، عاجزی
یاور جان	جان کا مددگار
جعفر باصفا	امام جعفر صادقؑ
ظهره بر سرم آورد	اس کا ظہور میرے سر پر چھا گیا، (روشنی / جلوہ چھا گیا)
ظلام هستی	ہستی کی تاریکی
تجلی حسن	حسنِ خداوندی کی تجلی
وصف اختفا	پوشیدگی کی صفت، غیبت کی حالت
تقی و شه نقی	امام محمد تقیؑ اور امام علی نقیؑ
ظنون	بدگمانیاں
رقیب ناسزاواری	نالائق حاسد دشمن
سلطان عسکری	امام حسن عسکریؑ
ظنین گشتند	بدگمان ہو گئے
ارباب عشق	اہلِ عشق، عشق والے
مهدی الورا	تمام عالم کا مہدی، امام مہدیؑ

غزل: 59

فارسی لفظ / ترکیب	اردو معنی / وضاحت
عیسیٰ آسا	حضرت عیسیٰؑ کی مانند، آسمان کی طرف
رو به بالا	اوپر کی طرف رخ کرنا، بلند نظری رکھنا
یوسفِ کنعانی	حضرت یوسفؑ (جو کنعان سے تعلق رکھتے تھے)
مصرِ زلیخا	زلیخا کا مصر (دنیا کی خواہشات کا استعارہ)
عشرت	عیش، خوشی، آسائش
ملالِ سرحدی	سرحدی غم، دنیاوی زندگی کی تکلیف
فرشِ دیبا	ریشمی بچھونا، آرام دہ دنیا
مهدِ خاکی	مٹی کا گھوارہ (دنیا کی اصل، خاک ہونا)
هزها	چالاکیاں، دنیوی مکاری
بازارِ قدس	تقدس کا بازار، پاکیزہ روحانی مقام
واله شو	حیران و شیدا ہو جا
چون امی	نبی اکرم ﷺ کی طرح اُمّی بن جا (بغیر کتابی عقل کے عاشقِ الٰہی ہو جا)
ساغر منصور	حلاج کا جام (عشق و فنا کی شراب)
سالوس	ریاکاری
زہد و ورع	پرہیزگاری، عبادت گزاری
عشرتِ دیوانگان	مجذوب عاشقوں کی لذت
عقلِ بیجا	بے جا عقل، محدود فہم
عین باش	اصل بن جا، حقیقت بن جا
کفر و دین	کفر اور دین (بظاہر متضاد مگر عشق کے سامنے برابر)
بحرِ عشق	عشق کا سمندر
راهِ فرعون و موسیٰ	طاقت اور شریعت کی راہیں (استعارہ: جدل اور جدائی کی راہیں)
ناخنِ فکرت	تفکر کا ناخن (استعارہ: غور و فکر کی طاقت)
وا نگہی	نگاہ کو کھول دینا، دیدِ باطن
انوارِ الست	"اَلستُ بربّکم" کے نور، عہدِ ازل کا جلوہ
تاریک‌خانه بی‌تجلا	ایسا اندھیرا گھر جس میں کوئی نور یا تجلی نہ ہو (یعنی دنیا)
عرش را زیر قدم نه	عرش کو اپنے قدموں کے نیچے رکھ (روحانی بلندی)
کوسِ سلطانی	بادشاہی کا نقارہ، حق کی حاکمیت کا اعلان
تلون وصفِ جسمانی	جسمانی اوصاف کی رنگ بدلتی حالت، ظاہر کی بے ثباتی
ذات	حقیقت، اصلیت (اللہ کی ذات)
نگارستان زیبا	خوبصورت دنیا، فانی زیبائش کا منظر نامہ
عارجِ لاهوت	عالم لاہوت (الٰہی مقام) کا چڑھنے والا
جبروت	جبر و قدرت کا عالم (دوسرا صوفیانہ عالم)

غزل: 60

فارسی لفظ / ترکیب	اردو معنی / وضاحت
عنادل	بلبلیں (استعارہ: عاشق، سالک، روحانی ہستیاں)
طوعاً	رضا و رغبت سے، خوشی سے
راجع	لوٹنے والا، واپس پلٹنے والا
رسته از تدبیر	تدبیر و عقل سے آزاد، دنیاوی فکر سے آزاد
داستان	سچائی، حقیقت (صوفیانہ معنی: اصلِ وجود کی کہانی)
اوج لامکان	لامکانی بلندی، مقامِ فنا، مقامِ حق
آشیان	آشیانہ، گھر (استعارہ: حقیقت، مقامِ وصال)
عروس حجله تقوی	تقویٰ کی دلہن، یعنی پرہیزگاری کی پاکیزگی
هودج	اونٹنی کا کجاوہ (استعارہ: سفرِ روحانی)
سوری	سور (اسرائیل کا صور)، روحانی بیداری کا اشارہ
عرشیان	اہلِ عرش، ملائکہ یا روحانی بلند مرتبے والے
عبودیت ربوبیت	بندگی اور ربوبیت، عبد اور رب کا تعلق
اوصاف کمال	کمال کی صفات
معرج	عروج کا راستہ، معراج
جذبه وجدان	باطنی کشش، دل کی الہاماتی کھنچ
چارم آسمان	چوتھا آسمان (روحانی درجات کی علامت)
عبث	بے کار، فضول
هواي دون	گھٹیا خواہشیں، نفسانی جذبات
بال همت مطلق	بلند ہمّت کے پر، آزاد ارادہ
"ارجعی"	قرآن سے: "ارجعی اِلیٰ ربک"، رجوع کر اپنے رب کی طرف
راحت آباد	سکون کی بستی، مقامِ اطمینان
شور شهی هستی	وجود کی شاہانہ ہنگامہ خیزی، دنیاوی فریب
دارالامان	امان کی جگہ، مقامِ وصال، جنت
علم افروز	علم سے روشنی دینے والا، نورِ معرفت
اختفاء	چھپ جانا، پوشیدگی
"احببت ان اعرف"	حدیثِ قدسی: "میں نے چاہا کہ پہچانا جاؤں"
جان شو بجان راجع	خودی مٹادے اور روح کی اصل کی طرف لوٹ
شهود ذات	ذاتِ حق کا مشاہدہ، معرفتِ الٰہی
روحِ نامحرم	غیر سالک، غیر عاشق روح
علو رتبه مردان	بلند مرتبہ مردانِ حق
گریز از خویش	خودی سے فرار، نفس سے آزادی
لامکان	وہ مقام جو زمان و مکان سے ماوراء ہو، عالمِ حق

غزل: 61

فارسی لفظ / ترکیب	اردو معنی / وضاحت
غارت دل کردهای	دل کو لوٹ لیا ہے، دل برباد کر دیا ہے
کاروان را ره زده	قافلہ کا راستہ کاٹ لیا، کاروان کو روک دیا
بیابانی	صحرا نوردی، بھٹکی ہوئی حالت
غیرت مردان	مردانِ حق کی غیرت، روحانی حمیت
اقلیم قدس	پاکی کا علاقہ، روحانی سلطنت
خویش را نشناختی	خود کو نہ پہچانا، اپنی حقیقت سے ناواقف
نزع	موت کی سختی، جان کنی
عقوبت های حشر	قیامت کے دن کی سزائیں
در تدبیر درمانی	علاج کی کوشش میں
غلبه سلطان وحدت	وحدت کے بادشاہ کی حکومت، حق تعالی کی تجلی
گردش کثرت	کثرت (مادی دنیا) کی گھومتی حالت، توجہ کا بکھر جانا
غنچه دل	دل کی کلی، دل کی باطنی صلاحیت
تأیید صبا	صبا (نسیم الٰہی) کی مدد و عنایت
نزهت فردوس رضوانی	جنت کی خوشبو اور نعمت
غاصبی	غصب کرنے والا، ناحق لینے والا
امانت	امانت (انسانی روح یا ذمہ داری)
خیانت	بے وفائی، دغا
چهره گلرنگ یار	محبوب کا گل رنگ چہرہ، اللہ کی تجلی
گلستانی	پھولوں کی وادی، یہاں مراد عالمِ معنوی
غرفه عرش	عرش کی بلند منزل
بری مسکنت	فقر و محتاجی سے پاک
جلوه ذات قدیم	قدیم ذات (اللہ) کا ظہور
غلمانی	لڑکوں کی خوبصورتی، ظاہری فریب
غوطه خور	غوطہ زن، ڈوبنے والا
بحر دل	دل کا سمندر، عشق و معرفت
شناي را گذار	تیراکی چھوڑ دے، اکتسابی کوشش ترک کر
مسکن اندر کعبه داری	تیرا اصل ٹھکانہ کعبہ (باطنی مقام) ہے
نا مسلمانی	دین سے بے خبری، حقیقتِ ایمان سے غفلت

غزل: 62

فارسی لفظ / ترکیب	اردو معنی / وضاحت
غنیمت دان	قیمتی جان، قدر کر
فارغ از ذکر حق	اللہ کے ذکر سے غافل، ذکر سے دور
ذوق دل	دل کی لذت، باطنی وجد
کون و مکان	دنیا اور کائنات، مخلوقات
غرامت می کنی	نقصان اٹھاتا ہے
صرف انفاس	سانسوں کا خرچ ہونا، زندگی کا زیاں
غبار هستی	وجود کی گرد، مادی کثافت
بزم عرفانی	عرفان کی محفل، صوفیانہ محفل
غذایت نور بیرنگی است	تیری غذا بے رنگ نور ہے، تجلیِ خالص
رموز بی‌خودی	خود فراموشی کے راز، فنا کی حقیقت
غنای چیست؟	بے نیازی کیا ہے؟
تخت احدیت	وحدتِ الٰہی کا تخت، مقامِ توحید
شبه و گمان	شک اور وہم
غشاوه نابصیرت	بصیرت پر پڑا پردہ، اندھا پن
غراب‌آسا	کوے کی مانند، بد نما و نحوست بھرا
تحریص در تحصیل آمالی	دنیاوی آرزوؤں کے حصول پر اکسایا جانا
طمع و حرص	لالچ و حرص
روح قدسیان	پاک روحیں، آسمانی و مقرب ارواح
غلام هوش علوی	عقلِ علوی (نورانی عقل) کا تابع
فترت	کمزوری، سستی
رمز عارفان	عرفاء کے اسرار
زهد ریا و خرقه سالوس	ریاکارانہ زہد و بناوٹی درویشی
انس میکشان	شرابِ معرفت پلانے والوں سے اُنس، یعنی اہلِ حقیقت
صانع	خالق، اللہ تعالیٰ
نطق و بیان	زبان کی فصاحت، ظاہری تقریر

غزل: 63

فارسی لفظ / ترکیب	اردو معنی / وضاحت
فرخ حریفی	خوش نصیب مقابل، نیک بخت رقیب
می‌خرامد	سبک خرامی کرتا ہے، وقار سے چلتا ہے
زار نالان	گریہ وزاری کرنے والا، رنجیدہ وغمزدہ
فردوس	جنت، بہشت
سروش	غیبی پیغام رساں، فرشتہ
قمر در افغان	چاند بھی نوحہ کناں ہے، قمر ماتم میں
فاضل	عالم، دانا
رند بادہ نوش	شراب نوش صوفی، دنیا سے بے پرواہ
دستار و تسبیح	پگڑی (علم کی علامت) اور تسبیح (زہد وعبادت کی علامت)
پیچان	لپٹی ہوئی، مڑی ہوئی
واصلان	اللہ تک پہنچنے والے، عارف
خیال واصلان	واصلین کی روحانی تصور یا باطنی حالت
رموز معنوی	باطنی راز، روحانی بھید
فوّارہ دل	دل کا جوش وخروش
مشکباران	کستوری جیسا خوشبودار
ساقی خوش لقا	خوبصورت ساقی، حسن وجمال والا شراب پلانے والا
فاختہ	فاختہ (پرندہ جو ہجر کی علامت ہے)
نرگس چو مستان خفتہ	نرگس جیسے نشے میں مدہوش
فریاد نی	بانسری کی فریاد، نی کی آواز
چنگ و چغانہ	ساز وموسیقی کے آلات
مل و گل و جان و تن یک طرف	عقل، پھول، جان اور جسم سب جدا جدا
باجوش دل	دل کے جوش سے، جذبہ کے ساتھ
وجدان	باطن، ضمیر، روحانی ادراک
فوق السماوات	آسمانوں سے بلند، ماوراء
مستوی	مستقر، ٹھہرا ہوا، قیام پذیر
تہمت امکان شور	وجود کی تہمت، کائناتی ہنگامہ، مخلوقی شک
بدنیسان	بدن کی علامات والے، جسمانی وابستگان

غزل: 64

فارسی لفظ / ترکیب	اردو معنی / وضاحت
فائیز نگشته	مستفید نہیں ہوا، نصیب یاب نہیں ہوا
صفا	پاکیزگی، روحانی لطافت، باطنی نور
بقالِ لسان	زبان فروش، محض زبانی دعوے کرنے والا
ملاف	باتیں کرنا، شیخی مارنا (بطور طعن)
مقال لساني	محض زبانی گفتگو، بنا باطنی علم کے گفتار
منطق	عقلی گفتگو، فلسفیانہ بیان
غیر از زبان ملاف	صرف زبانی کلام کے سوا کچھ نہ ہونا
مقاله حلاج	منصور حلاج کا کلام (جس میں باطنی معرفت ہے)
جهول	جاہل، نادان
وهم	گمان، خیال، غیر یقینی سوچ
اسرار معنوي	باطنی راز، روحانی اسرار
شمع جان افروز	دل کو روشن کرنے والا چراغ، روحانی نور
ضیائی نهان در عیان	ظاہر میں پوشیدہ روشنی، خفیہ تجلی
فانی	فنا شدہ، مٹ جانے والا
قلزم	بہت بڑا سمندر
فرمان رواي ملک ملک	تمام ملکوں کا حاکم، حقیقی بادشاہ (انسانِ کامل یا حق تعالی)
بقول زبان ملاف	صرف زبانی باتوں پر اکتفا نہ کر
فردوس، حور، کوثر، غلمان	جنت کی نعمتیں: جنت، حوریں، کوثر کا چشمہ، نوجوان خدمتگار
رفع شان	بلندیِ مرتبہ، عظمت
فانوس نور تجلي	نورِ ظہور کا چراغ، تجلی کا آئینہ
شاخ گل از بوستان	گلشن کی شاخ، ظاہری حسن
سریر عرش	عرش کا تخت، روحانی مقام
مکان / لامکان	جسمانی دنیا / غیر مکانی وجود (باطنی عالم)
فسق	گناہ، نافرمانی
تحقق	حقیقی تجربہ، یقین
تقلید	تقلید، بغیر فہم و شعور کسی کی پیروی
بي‌نشان	بے نشانی، روحانی حقیقت، جس کا ظاہری وجود نہیں

غزل: 65

فارسی لفظ / ترکیب	اردو معنی / وضاحت
قديم باش	قدیم حقیقت بن جا، ازلی و ابدی صفات اپناؤ
بلا تعلق	ہر تعلق اور وابستگی سے آزاد
اناالحق	"میں حق ہوں" (منصور حلاج کی مشہور صوفیانہ صدائے وحدت)
محيط بيچون	لامکانی محیط (جس کا کوئی "چون وچرا" نہیں)، کُل پر محیط ذات
ذات مطلق	مطلق ہستی، اللہ تعالیٰ، غیر محدود وجود
سلونی	"پوچھو مجھ سے"، امام علیؑ کا جملہ، علم کامل کی علامت
همت جان	روحانی ہمت، باطنی ارادہ
مستی بناي خيبر	وہ صوفیانہ جذب جس سے خیبر کا قلعہ فتح ہوا (امام علیؑ کی روحانی قوت کی علامت)
قميص کم بو	خوشبو سے محروم قمیص، یوسف علیہ السلام کے قمیص کا استعارہ
ز رنگ و بوئ زمان بری شو	زمانے کی ظاہری لذتوں سے آزاد ہو جا
بيت احزان	غم کا گھر (یعقوب علیہ السلام کی کیفیت کا استعارہ)
عنصر خود	اپنی مادی فطرت، جسمانی ماہیت
مظهر خود	اپنی ظاہری صورت، خودی
قضا بحسب رضات گردد	تقدیر تیری رضا کے مطابق ڈھل جاتی ہے
غبار كلي صفات	تمام صفاتی مظاہر فنا ہو کر ایک گرد بن جاتے ہیں
در لقا ز در لقا زن	ہر لقا (وصال) سے آگے کی لقا کی تلاش کر
كعبه ذاتي	باطنی کعبہ، ذاتِ الٰہی کا باطنی مشاہدہ
قفس گذار	پنجرہ (یعنی بدن / دنیا) کو چھوڑ دے
اقليم بىنشان	بے نشانی کا ملک، عالم لاھوت، لامکانی
قدح بنوش از رحيق مستي	مستی کی شراب سے جام پی لے
بروِرش هستی	اپنی ذات / خودی کی پرورش، خود پرستی
لامکانی	مکانی حد سے باہر، لامکانی، ذاتِ مطلق کی قربت

غزل: 66

فارسی لفظ / ترکیب	اردو معنی / وضاحت
بگسلد	توڑ دیتا ہے، ختم کر دیتا ہے
کشد	کھینچتا ہے، لے جاتا ہے
صہباءِ عشق	عشق کی شراب، محبت کا جام
زورِ نشہ	نشے کی طاقت
ساغرِ پیماءِ عشق	عشق کے پینے والا جام
قفلِ قلبی	دل کا قفل، قلب پر بندش
فتوح	فتح، کشادگی
مفتاحِ نظر	نظر کی کنجی، باطنی نگاہ
گوہرِ دریاءِ عشق	عشق کے سمندر کا موتی
قافلۂ ارواح	روحوں کا قافلہ
منزلِ قدسی	مقدس مقام، روحانی منزل
یُمنِ ہمتِ والاءِ عشق	عشق کی بلند ہمت کی برکت
قادرِ وقت	زمانے کا صاحبِ اختیار
قائلِ لاتخف	"لاتخف" (خوف نہ کر) کا کہنے والا، یعنی مرید کو حوصلہ دینے والا
پای او بر گردنِ ہر اولیا	اس کے پاؤں ہر ولی کی گردن پر ہے (بلند مقام کی تعبیر)
قلندرِ شاہِ سیوستان	سیوستان (سندھ) کے قلندر بادشاہ
محفلِ پیرِ ای عشق	عشق کے پیروں کی محفل
کحل سازد	سرمہ بناتا ہے
ذوالاستعلاءِ عشق	عشق کی بلندیوں کا مالک
قلزمِ وحدتِ وجودی	وحدتِ وجود کا سمندر
غوث و محقق	فریادرس اور حقیقت شناس (عارف)
جلاءِ عشق	عشق کی چمک، نورانی اثر
ایوانِ بوسیش	اس کے بوسے کا محل (عشق کی روحانی قربت)
مشفقِ اشفق	انتہائی مہربان
ضعفاءِ عشق	عشق میں کمزور (سالک، مرید)
قاسم الدرجاتِ عالی‌شان	بلند درجات کا تقسیم کرنے والا
مجدد منصبش	اس کا منصب مجدد (دین کی تجدید کرنے والا)
محفلِ یکتاءِ عشق	عشق کی واحد (توحیدی) محفل
قانع از کونین	دونوں جہانوں سے بے نیاز
حاجی الحرمین	دونوں حرموں کا زائر
ہادیِ حکمت‌فرماءِ عشق	عشق کی حکمت عطا کرنے والا رہنما
منطقِ او	اس کی منطق، اس کی زبان

غزل: 67

فارسی لفظ / ترکیب	اردو معنی / وضاحت
کرد انسان را محبت	محبت نے انسان کو بنایا
مخزنِ اسرارِ پاک	پاک اسرار (الٰہی رازوں) کا خزانہ
مُشتِ گِل	مٹی کی مٹھی (انسانی جسم کی تمثیل)
مطلعِ انوارِ پاک	پاک انوار کا طلوع گاہ، نورِ الٰہی کی نمود
صحنِ ظهور	ظہور کا میدان، وجود کا مظہر
مجمعِ اسرارِ پاک	الٰہی اسرار کا مرکز
کارهای خلقِ عالم	دنیا کے لوگوں کے کام
کردارِ پاک	پاکیزہ عمل، خالص نیک عمل
کشت‌زارِ تست	تمہارا کھیت ہے (زندگی بطور کھیت)
فائز شوی از بارِ پاک	پاک پھل سے کامیاب ہونا
کعبه اصحابِ معنی	معنی والوں کا کعبہ (باطنی لوگ)
سِرِ خود	اپنا راز، معرفتِ نفس
پندارِ پاک	خالص تصور، نفسِ مطمئن
کهفِ مستان	مستوں کی غار، عارفانہ مقام
تجلیِ لامکان	بے مکان (ماورائے مکان) کی تجلی
گریز از خویش	اپنے نفس سے فرار
غارِ پاک	پاکیزہ غار (عرفانی خلوت کا مقام)
کفرِ او اسلام گردد	اس کا کفر اسلام بن جاتا ہے (عرفانی اصطلاح)
تناسخ زورد تر	شدید تر باز پیدائش (روحانی حالت کی تبدیلی)
خلوتِ دل	دل کی تنہائی، باطنی سکون
خیالِ اغیارِ پاک	غیر کے خیال سے پاک
کنز، کافیه و قدوری	اسلامی فقہ کی کتابیں
تحقق	حقیقت کا ظہور، سچائی کا مشاہدہ
معراج بر سرِ دار	دار پر چڑھ کر معراج حاصل کرنا (منصور حلاج کی تمثیل)
سردارِ پاک	پاک رہنما، منصور جیسے مجذوب
کاخِ افلاکی	آسمانی محل
معمارِ قدیم	قدیم معمار، خدا تعالیٰ
لامکان رو	بے مکان کی طرف جا
سر و دستارِ پاک	پاک سر اور عمامہ (روحانی مقام کی علامت)
کج‌رویِ آسمان	آسمان کی ٹیڑھی چال، دنیاوی فریب
رو از دامش برون	اس کے جال سے نکل
عرش را زیرِ قدم کن	عرش کو اپنے قدموں تلے رکھ

غزل: 68

فارسی لفظ / ترکیب	اردو معنی / وضاحت
کفیلِ امرِ ضعیفان	کمزوروں کے امور کا ضامن، ناتوانوں کا کفیل
محضرِ پاک	پاک دربار، مقدس حضوری
افسرِ لولاک	"لولاک لما خلقت الافلاک" کا تاج، یعنی خلقت کا سبب ہونے کا شرف
التسام ویم	(ممکنہ املا: التیئم ویم) — ممکنہ مراد: التیام (شفا) + ویم (زخم)، یعنی زخموں کا مرہم
نجات ز خاک	مٹی (دنیاوی تعلقات) سے نجات
کثیر منت دانم	بے حد احسان مند ہوں
بنده تو شدم	تیرا غلام بن گیا
شویم فداک	تجھ پر قربان ہوں
کلیم	حضرت موسیٰ علیہ السلام
جمال تو	تیرا حسن
جلوه آن ادراک	اس معرفت کا جلوہ
کدورتِ آئینه سینه	سینے کے آئینے کی کدورت، دل کی غفلت
تجلی تو	تیری تجلی، نورِ الٰہی
یحیی القلوب	دلوں کو زندہ کرتا ہے
جنبت	تیری ذات، حضور
سواک	ماسوا اللہ، اللہ کے سوا
کفیٰ بالله	اللہ ہی کافی ہے
مستغنیم	ہم بے نیاز ہیں
منهجِ باک	باطل طریقہ، خوفناک راستہ
حضرتِ رشدالحق صفی‌الله	رشد و ہدایت کے ربانی ولی، اللہ کے برگزیدہ، چُنے ہوئے (حضرت محمد ﷺ)
دستگیر شود	(جب وہ) دستگیری کرے، مدد کرے
سر برون کنم ز مغاک	اندھیرے گڑھے سے سر نکال لوں (نجات پا جاؤں)
کریم داد	(اس نے) فیاضی سے عطا کیا
مونسِ جنابِ ارشاد	ارشاد کے مقام کا مونس، رہنما
فتراک	زین کے ساتھ بندھی ہوئی پٹی (عشق کی وابستگی کی علامت)
کتاب وحدت	توحید کی کتاب، وحدت الوجود کا علم
بسمل	ذبح کیا ہوا، قربان
عارفِ چالاک	چالاک عارف، ہوشیار سالک
کباب شد دل	دل جل گیا، تڑپ گیا
منزلی نرسید	کسی منزل تک نہ پہنچا
دلیل سوی خودش	خود اپنی طرف رہنما

غزل: 69

فارسی لفظ / ترکیب	اردو معنی / وضاحت
لازم دنیا نه‌ای	تُو دنیا کے لیے ضروری نہیں (یعنی اس کا اسیر نہ بن)
عقبیٰ مهل	آخرت کو نظر انداز نہ کر، آخرت سے غافل نہ ہو
اطلس و دیبا	ریشمی اور قیمتی لباس
لاشه‌ات	تیرا جسم، لاش
خاک مهد	مٹی کا گہوارہ، یعنی مٹی میں فنا ہونا
ساغرِ صهبا	شراب کا پیالہ (عرفانی شراب، عشقِ الٰہی)
لمعه‌های معنوی	روحانی چمک، باطنی تجلیات
نگری	دیکھنا
لاف کم زن	بڑھکیں مت مار، دعوے نہ کر
دم فروکش	خاموش ہو جا، سانس روک لے (یعنی ضبطِ کلام)
تامِ اُخریٰ	دل کی جھولی (دامنِ دل) کو آخرت کے لیے بھرنے میں سستی نہ کر
لُجّه توحید	توحید کا گہرا سمندر
مستغرق	غرق ہونا، ڈوبا ہوا
لذّتِ گم گشتنِ خود	خود کو گم کر دینے کی لذت (فنا فی اللہ)
لاجوردی گنبد	نیلا آسمان (لاجورد: نیلا رنگ)
منصبِ عُظمیٰ	اعلیٰ مقام، عظمت کا مرتبہ
لب ببند	اپنا منہ بند کر، خاموش رہ
چشمِ دل را بکشا	دل کی آنکھ کھول
نعمتِ کبریٰ	سب سے بڑی نعمت (وصالِ الٰہی یا عرفان)
ذوقِ وصل	وصال (ملاقاتِ معشوق) کا مزہ
بتِ رعنا	نازنیں محبوب، خوبصورت معشوق (استعارہ محبوبِ حقیقی کے لیے)
لعبتِ دنیای دون	پست دنیا کی گڑیا، فانی دنیا
شوقِ عرفان	معرفت کی طلب، الٰہی پہچان کا شوق
مهوشِ یکتا	واحد حسن والا (اللہ تعالیٰ کا عرفانی وصف)
لعلِ شهباز	حضرت لعل شہباز قلندر
قطب العارفین	عارفوں کا مرکز و قطب
دامنِ آن شاهِ بی‌پروَا مهل	اس بے نیاز بادشاہ (صوفی کامل) کے دامن سے جدا نہ ہو
لوثِ تن	جسم کی میل کچیل، نفسانیت
قلزمِ وحدت	وحدت کا سمندر، توحید کا بحر
استغراقِ این دریا مهل	اس سمندر میں غرق ہونے سے محروم نہ رہ (فنا فی التوحید)

غزل: 70

فارسی لفظ / ترکیب	اردو معنی / وضاحت
لوثِ پندار	گھمنڈ یا وہم کی میل (نفس کی نجاست)
زائل نشد	دور نہ ہوا، ختم نہ ہوا
قیل و قال	زبانی دعوے، بے کار بحث و گفتگو
رتبۂ صاحبدلان	صاحبدلوں (اللہ والے لوگوں) کا مقام
لابه چندان مکن	اتنا گڑگڑاؤ نہ، چاپلوسی نہ کر
رمزِ قبا	درویشی کے لباس کا راز (باطنی حقیقت)
ذوقِ بی‌خودی	خودی سے بے خبر ہونے کا لطف (فنا فی اللہ ہونا)
واصل نشد	متصل نہ ہوا، حق تک نہ پہنچا
لبسِ درویشی	درویشوں کا لباس پہننا
لطفِ مخفیِ دوست	محبوبِ حقیقی (خدا) کی چھپی ہوئی عنایت
لبِ بی‌گفتن	بغیر کچھ کہے خاموش لب
منظورِ صاحب‌دل	صاحب دل کے نزدیک مقبول
لافِ شیخی	شیخ ہونے کا دعویٰ، زہد و تقویٰ کا فخریہ اظہار
دامنِ مردان	مردانِ حق (اللہ والے) کا دامن، صحبت
غنچۂ بستانِ باطن	باطنی باغ کی کلی (باطنی صفا کا آغاز)
لهو و لعب	کھیل تماشہ، فضول مشغلے
فیضِ عمل	عمل سے حاصل ہونے والا فیض
مبتدی	ابتدائی طالب، نووارد
غیر از تعب	محض مشقت کے سوا (کچھ حاصل نہ کیا)
لازمِ هر تنگ‌ظرف	ہر کم ظرف کو ضروری ہوتا ہے
مقالِ چند مفت	چند سستی باتیں، بے قیمت تقریریں
مائل نشد	راغب نہ ہوا، مائل نہ ہوا
لجّۂ توحید	توحید کا گہرا سمندر
لآ اِلٰهٰ آینه ساز	"لا الٰہ" کو آئینہ بنا
الا الله ببین	"اِلا اللہ" کا دیدار کر
صیقل نشد	صاف و شفاف نہ ہوا
لخت کردن	چیرنا، کاٹنا
خنجرِ لا	"لا" (نفی) کا خنجر، نفیِ نفس
بزغاله	بکری کا بچہ (استعارۃً نفسِ امارہ)
بسمل نشد	ذبح نہ ہوا، فنا نہ ہوا
لب فرو بستن	منہ بند کرنا، خاموش ہونا
مثقل	بوجھل، بھاری (یعنی پیچیدہ مسئلہ)

غزل: 71

فارسی لفظ / ترکیب	اردو معنی / وضاحت
لباسِ فقر	درویشی کا لباس، فقیری کا ظاہری لبادہ
خرابِ خجل	شرمندہ اور باطنی طور پر تباہ حال
رُخِ مردان	مردانِ حق کا چہرہ، سچے صوفی
بابِ خجل	شرمندگی کا دروازہ، باعثِ شرمندگی
لئیم نفس	کمینہ نفس، ناپاک خواہشات والا باطنی وجود
گمراهی	گمراہی، راہِ حق سے ہٹ جانا
اضطرابِ خجل	شرمندگی کی بے چینی، باطنی بے قراری
لبالب	بھرا ہوا (لبریز)
عصیان	نافرمانی، گناہ
پیالۂ عمر	زندگی کا پیالہ، عمر کی مثال
محفلِ حساب	حساب کی مجلس، آخرت میں حساب کتاب
اشهب	سفید تیز گھوڑا (استعارۃً عقل یا فکر)
لجامِ اشهب	فکر کے گھوڑے کی لگام
همت	بلند ارادہ، ارادۂ محکم
انقلابِ خجل	شرمندگی کا وقتِ تغیر، قیامت یا امتحان کا وقت
لقای شاهد معنی	باطنی حقیقت کے محبوب کا دیدار
جلوه	ظاہری تجلی، حسنِ معنوی
خطابِ خجل	شرمندگی کا پکارا جانا، ملامت ہونا
کثافت	گندگی، روحانی نجاست
فتحِ باب	دروازہ کھولنا، باطنی راہ کی ابتدا
لدنی رموزِ حقایق	خدا کی طرف سے براہِ راست حقائق کے راز
بحثِ کثیر	فضول علمی مناظرے، صرف زبانی گفتگو
مدرسه	مدرسہ، دینی مدرسہ
عالم الکتاب	صرف کتابی علم رکھنے والا شخص
محضرِ عتاب	ملامت کا مقام، حساب کا وقت
لقب به انسان کردند	تجھے "انسان" کا لقب دیا گیا
جنابِ خجل	شانِ شرمندگی، بلند مرتبہ سے دوری
عرفانِ سرّ انسانی	انسان کے باطنی راز کا عرفان (شناخت)
رُخِ شاهِ مستطاب	اللہ تعالیٰ کا چہرہ (عرفانی مفہوم میں)
لوای حال	حال (باطنی کیفیت) کا جھنڈا
پردۂ این حجاب	یہ پردہ جو مانعِ وصال ہے
سرایِ پرده	پردے کی رہائش، دنیاوی پردہ، حجابِ نفس

غزل: 72

عربی/فارسی لفظ/ترکیب	اردو معنی / وضاحت
محا فی الوجد	وجد کی کیفیت میں فنا ہونا
معانی المختفی	پوشیدہ معنی
یظہر من العشق	عشق کے ذریعے ظاہر ہوتا ہے
طوبیٰ ثم طوبیٰ	خوشخبری، بشارت
مضیٔ الأیام	دنوں کا گزر جانا
تسکن فی الطبائع	فطرت میں سکون حاصل کر لینا
معاش النفس	نفس کی معیشت یا ظاہری زندگی
السجن للروح	روح کے لیے قید خانہ
المر الجسیم	بڑا جسمانی انسان (بھاری بھرکم جسم والا(
معاد الروح	روح کی بازگشت، آخرت میں واپسی
بسط یقبض النفس	کشادگی نفس کو تنگ کر دیتی ہے
کقبض البق	جیسے مچھر کی گرفت
بسط النسیم	ہوا کی نرمی
شم الشمیم	خوشبو سونگھنا
محاضرة الصفا	صفا (پاکیزگی) کی مجلس
الجزء کالشیء العدیم	جزو (حصہ) گویا nonexistent ہو جاتا ہے
مشاہدة البقا	بقا کی رویت (ہمیشگی کا مشاہدہ)
ینتھی فی لا مکان	لامکان میں ختم ہوتا ہے (مقام سے ماورا)
الفرد من فکر الفھیم	سمجھدار شخص کی سوچ سے وحدت (واحد ذات)
الصریم	سوکھی کھیتی یا فنا شدہ چیز
الخضر لموسی الکلیم	حضرت موسیٰ علیہ السلام کا خضرؑ کے ساتھ سفر
المقلد	تقلید کرنے والا
یکتم النور	روشنی کو چھپا لیتا ہے
التمیم	مکمل، مکمل سورج
الکره یدخل فی النعیم	نفرت نعمت میں داخل ہو جاتی ہے
لایقدر علی الذات	ذات کی حقیقت کو پا نہیں سکتا
یزول أعلم	علم (یا جاننے کا دعویٰ) زائل ہو جاتا ہے
یخفی فی الحکم	حکمت کے حکم میں چھپ جاتا ہے
مجلی الصنع	تخلیق کا ظہور
ینزه عن وھیم	وہم و خیال سے پاک
مصابیح الصور	ظاہری چراغ (صورت کے چراغ)
یطفی من الشمس	سورج کی روشنی سے بجھ جاتے ہیں

غزل: 73

فارسی لفظ / ترکیب	اردو معنی / وضاحت
معنی یکتا را چو دانی	جب تو واحد حقیقت (خدا) کا مفہوم جان لے
یار جانی	جان سے پیارا محبوب
ملک و ملکوت	دنیاوی اور روحانی عالم (عالم ناسوت و عالم ملکوت)
آئینۂ ظهور	جلوہ کا آئینہ، حق کی تجلی
بی شبه عیانی	بغیر کسی مثال یا تشبیہ کے ظہور پذیر
محفل پیر استی	صوفی کی مجلس
جرعه کش جام بلا	مصیبت کے پیالے کا گھونٹ پینے والا (عاشقِ صادق)
هم عیان و هم نهانی	ظاہر بھی تو ہے اور باطن بھی تو
محتسب	شرعی نگران، واعظ یا قاضی
می شی / می کشی پیمانه	کبھی شراب پیتا ہے، کبھی خود پیمانہ (شراب) کھینچتا ہے (یعنی متضاد صفات کا حامل)
بی‌نشان و بازشانی	بے نشان ہے مگر پھر بھی پہچانا ہوا
مستی منصور وار	منصور حلاج کی طرح عشق میں مدہوشی
خرقۂ تقویٰ مپوش	پرہیزگاری کی ظاہری خرقہ نہ اوڑھ
لاشریک و غیر ثانی	بے شریک، اور دوسرا کوئی نہیں (یعنی یکتا ذات)
مقبلی بر مسند شرعت	شرعی مسند پر مقبول ہونا
امتحانی	آزمائش دینے والا، جانچنے والا
معبد کفار / مسجد اسلام	کافروں کا معبد / مسلمانوں کی مسجد
گرد هستی فشانی	ہستی کا گرد و غبار اُڑا دینا (فنا فی اللہ ہونا)
مدارج	درجات، مقام و مرتبے
مرید / مرشد	طالب / رہنما
برون از ما و تو	"میں" اور "تو" کے تصور سے ماورا
دفع گمان	وہم و خیال کا زائل ہونا
لامکانی	بے مکان، مادی قید سے آزاد مقام
مرد شو خود را گذار	مرد بن، اپنی خودی کو فنا کر دے

غزل: 74

فارسی لفظ / ترکیب	**اردو معنی / وضاحت**
مستغنی ز ملک جسم و جسم	جسم اور جسمانی سلطنت سے بے نیاز
تخت بیخودی	بے خودی کا تخت، مقام فنا
مدارج سیر عرفانی	عرفانی سفر کے مراحل
مقام خاص	مخصوص روحانی مقام
منصب عالیه قدسی	اعلیٰ اور پاکیزہ مرتبہ
جلیس بی‌نشان	بے نشان ہم نشین (یعنی ذاتِ حق کے ساتھ قربت)
ساغر وحدت	وحدت کا جام (توحید کا پیالہ)
ستم بادهٔ ذوق	ذوق و شوق کی شراب نے ستم ڈھایا (یعنی شدتِ عشق)
کون و مکان	زمان و مکان، دنیا
بزم لامکان	ماورائے مکان کی مجلس (عالم الٰہی)
خانهٔ اصلی	اصل گھر، حقیقی مقام (ذاتِ حق کے قرب کا مقام)
تجلی بخش شمع جان	جان کی شمع کو روشن کرنے والا
بجز شبه و گمان	وہم و گمان سے ماورا
دم نیست در دنیا و عقبی	دنیا و آخرت میں کوئی خودی باقی نہیں
مستغرق دریای ذات	ذاتِ حق کے سمندر میں غرق
جانِ جان	روح کی روح، حقیقی ذات
مظاهر ما	ہمارے ظاہری مظاہر
شکل آدم و حوا	آدم و حوا کی صورت
باغِ جنان	جنت کا باغ
معاینه کرده‌ام ارواح ماکان یکون	میں نے ان روحوں کا مشاہدہ کیا جو ہو چکی تھیں اور جو ہوں گی
مطلع لمعات تجلی	تجلی کی چمک کا آغاز
مداخل ذات ماهر	ماہرانہ طور پر ذات میں داخل ہونا
در حصا	گنتی میں، شمار میں
بی تعداد در کثرت	کثرت (مخلوقات) میں بے شمار
مظهر انس و جان	انسانوں اور جنوں میں ظہور
ملالت‌ها کشید ستم	تکالیف برداشت کیں
چون شمس الحق	جیسے شمس تبریزی، سچائی کا سورج
سرپوش چون قلزم	سمندر کی مانند ڈھکا ہوا (یعنی راز)
معاش من ظهور آمد	میری ظاہری زندگی ظاہر ہو گئی
معاد جاودانی	دائمی واپسی (روح کا مقام بقا)
معارج عالم قدس	عالم قدس کے روحانی درجات
مطلوب خود	اپنی ہی طلب کا مرکز

غزل: 75

فارسی لفظ / ترکیب	اردو معنی / وضاحت
نعره اَنَا الحق	"أنا الحق" کی صدا (یعنی "میں حق ہوں" — حضرت منصور حلاج کی صدا)
کوسِ شاهی	شاہی ڈھول، بادشاہی کا اعلان
گاه بی‌گر	بغیر کسی ساز کے، اچانک، بے ترتیب
صَلایِ بی‌تلوّسه	بغیر جھجک یا خوف کے اعلان
نیستی آیینه‌دار هستی	نیستی (فنا) ہی ہے جو اصل ہستی کی مظہر بنتی ہے
طبل وحدت	وحدت (توحید) کا ڈھول
ناوک دل‌دوز	دل کو چیرنے والا تیر
خدنگ	تیر، نیزہ
بی‌ره	نشانہ لیے بغیر، بے سمت
نغمه‌های قُم باذنی	"قم باذنی" (میری اجازت سے اٹھ جا) کی آوازیں — قرآن سے اخذ شدہ
خلقِ گم‌ره	گمراہ لوگ
پشت پا بر عزتِ وجه	ذات کی عزت و جلال کو بھی رد کر دینا
نائره	شعلہ، آگ
برق حسن	حسن کی چمک
هفت بنگه	ساتوں عالم، سات دریا یا سات مراحل
تلوین کثرت	کثرت کا رنگا رنگ ظہور (یعنی کثرت میں وحدت کے جلوے)
انوار تنزه	پاکیزگی کے نور، تجلیاتِ الٰہی
رخسار منیر	روشن چہرہ (الٰہی نور کا استعارہ)
خانه هژده	"ہژدہ" یعنی 18، بعض اوقات 18 حسی دروازے یا لطائفِ انسان کی علامت
نکته‌پردازی	باریک باتیں کہنا، رمز بیان کرنا
تشبّه	تشبیہ دینا، مثال دینا
تیغ وحدت	وحدت کا تلوار (جو تمام دوئیوں کو کاٹ دیتی ہے)
نقد هوس	خواہشات کی نقدی، نفسانی میلانات
مایهٔ تسکین	دل کو سکون دینے والی چیز

غزل: 76

فارسی لفظ / ترکیب	اردو معنی / وضاحت
نقاب بر رُخ	چہرے پر پردہ
رشک آفتاب	سورج کو شرمندہ کر دینے والا حسن
کباب مکن	جلانہ ڈال، نہ جلاؤ
کرشمه سنج	ناز و ادا کا انداز پرکھنے والا
غمزه	آنکھ کا اشارہ، ادا
احتجاب	پردہ کرنا، چھپانا
نظام جود	بخشش کا نظام، فیاضی
نامۂ حاتم	حاتم طائی کا سخاوت نامہ (یعنی فیاضی کی مثال)
پیاله	پیالہ
محیط قدرت	قدرت کا محیط، اللہ کی احاطہ کرنے والی طاقت
محجوب	پردے میں، چھپا ہوا
عین الیقین	یقینی مشاہدہ، کامل روحانی یقین
تزئید اضطراب	پریشانی میں اضافہ
مطالع دل	دل کی آنکھیں، قلب کی بصیرت
تجلی‌جو	تجلی تلاش کرنے والا
سحاب	بادل
جلوه تحقیق	حقیقت کا ظہور، سچی تجلی
تراب	خاک، مٹی (انسان کی اصل)
صاحب‌دلان	اہلِ دل، اہلِ معرفت
اتباع این جناب	اس مرتبہ و درجہ کے پیروکار
نصیب	مقدر، قسمت

غزل:77

فارسی لفظ / ترکیب	اردو معنی / وضاحت
نو بہار آمد	نئی بہار آگئی
چمن	باغ
رخ شاد	خوش وخرم چہرہ
سمن	سفید خوشبودار پھول (یاسمین کی قسم)
نزہت	تازگی، فرحت، خوشی
می‌نگنجد یوسف اندر پیرہن	یوسف (یعنی حسنِ کامل) قمیص میں نہیں سماتا—اشارہ ہے حسن کی وسعت کی طرف
صہبا	سرخ شراب —اکثر مجازاً حسن، عشق یا معرفت کے لیے استعمال ہوتا ہے
وجہ حسن	حسن کا چہرہ
نکہت عنبر	عنبر کی خوشبو (نکہت = خوشبو)
مشک ختن	ختن (چین کا علاقہ) کا اعلیٰ مشک
لعل یمن	یمن کا قیمتی یاقوت
زلف معنبر	عنبر میں بسی ہوئی زلف، خوشبودار زلف
نالہ بلبلان بذلہ گو	شوخ مزاج بلبلوں کی صدائیں
تحرک در کفن	کفن میں بھی حرکت پیدا کر دینا—عشق و جمال کا احیاء
نشہ صہبا	شراب کا نشہ —مجازاً: عشق، معرفت کا نشہ
پندار تن	جسمانی خودبینی، مادی گمان
مطرب طربگاہ الست	"الست" (قرآنی ارشاد "اَلست بربکم") کی محفل کا گانے والا
نرد وحدت	وحدت کا شطرنج / قمار—عشق میں سب کچھ داؤ پر لگانا
مات سازد مات نرد ما و من	"میں" اور "تو" کے شطرنج کو ہرا دینا—یعنی دوئی کا خاتمہ
نکتہ دانش	عقلی باریکی، فلسفہ
اسرارِ لدن	باطنی اور الہامی راز، روحانی علم

غزل:78

فارسی لفظ/ترکیب	اردو معنی / وضاحت
نسیه تن گیر	جسم کو عارضتاً قبول کر (عارضی طور پر جسم اختیار کر)
جان بیار رسان	روح کو لے آ (یا: روحانی زندگی پہنچا)
بلبلِي خود دران بهار رسان	اپنی بلبل کو اُس بہار تک پہنچادے (یعنی محبوب کے وصال کی بہار)
نعره عاشقان	عاشقوں کی پکار / فریاد
ساز بلند	بلند ساز، بلند آہنگ
چپ منصور	منصور حلاج کی خاموشی (یعنی جو تختۂ دار پر خاموش رہا)
سر بدار رسان	سر کو دار تک پہنچادے (یعنی فناء کی حالت تک پہنچا)
نشه جو	نشہ طلب کرنے والا
شراب مستی عشق	عشق کی مستی کی شراب
سر وحدت	توحید (وحدت) کا راز
اشتهار رسان	شہرت تک پہنچادے / ظاہر کر
ناقصان طریق	راہِ سلوک کے ناقص لوگ / ناتمام سالک
رموزات اضطرار	اضطرار (روحانی بے قراری) کے راز
نظم توحید	توحید کا نظام / وحدت کا شعور
مثبت شو	محکم کردے / ثابت کردے
بی نشان	جو بے نشان ہے (یعنی خدا)
بصد نگار رسان	سو حسین جلووں کے ذریعے ظاہر کردے
نقد بر دست	ہاتھ میں نقد (یعنی موجود سرمایہ، حقیقی معرفت)
منتظر تاکی	کب تک انتظار کرے گا؟
یارب آب باده خوشگوار	اے پروردگار! خوش ذائقہ شراب عطا فرما
نبیذ	نبیذ (ایک قسم کی شراب، یہاں مراد: ظاہری شراب)
شراب شهود	دیدار کی شراب / معرفتِ الٰہی
وصل یار	محبوب سے وصال
دیار	مقام، منزل (یعنی مقامِ وصال)
ناوک انداز	تیر چلانے والا (محبوب کی ادائیں)
شاهد طناز	ناز و ادا والا محبوب
عین انتظار	عین حالتِ انتظار
باغ جلوه گر	جلوہ افشانی کرنے والا باغ
ساقی و باده مشکبار	ساقی اور مشک کی خوشبو والی شراب
نرم نرمک	آہستہ آہستہ
جلوه حسن تابدار	چمکتا ہوا حسن کا جلوہ
غوث غمگسار	غم دور کرنے والا غوث (مددگار ولی)

غزل: 79

فارسی لفظ / ترکیب	اردو معنی / وضاحت
وداع کن ز جسم و جان	جسم و جان کو الوداع کہہ دے (چھوڑ دے)
لاموجود الا هو	اس کے سوا کچھ موجود نہیں (خالص وحدت)
بشوی دست از امکان	امکان (مخلوقات، ممکنات) سے ہاتھ دھو ڈال
وساطت وهم	وہم و گمان کی بیچ میں آنے والی چیز
شمع وحدت	توحید کا چراغ / وحدت کا نور
فنای جسم	جسمانی فنا، جسم سے رخصت
وصول معرفت	معرفت تک رسائی
رخ از نور دل تابی	دل کے نور سے منہ موڑتا ہے
پای شوق	شوق کے قدم
ذات اعظم	سب سے بلند ذات (خدا)
وثاق تن	جسمانی قید، جسم کی بیڑی
ذوق روحانی	روحانی لذت
سرِ انسانی	انسانی راز، باطنی حقیقت
وبال	بوجھ، مصیبت
سعادت ها	دنیوی خوشیاں / مادی سعادتیں
قید کثرت ها	کثرتوں (مختلف مظاہر وجود) کی قید
اشناس باش	واقف ہو جا، پہچان رکھ
یَمَن مرشد کامل	کامل مرشد کا فیض و برکت
وصیِ مصطفیٰ	حضرت علیؑ، جو نبی کریم ﷺ کے جانشین ہیں
حیدر، صفدر	حضرت علیؑ کے القاب (شیر خدا، بہادر)
عین الیقین	یقینی آنکھوں سے دیکھنا، مشاہدۂ حق
وضوی فقر	فقر کا وضو (باطنی طہارت)
خبث	نجاست، گندگی (باطنی میل)
بوحدت ساز دمسازی	وحدت کے ساز سے ہم آہنگی اختیار کر
ماسویٰ الله	خدا کے سوا سب کچھ (غیر خدا)
تیغ نفی گردان "لا"	"لا" (نفی) کی تلوار سے انکار کر دے
رتبه الا	"الا" (اثبات) کا مقام (خدا کی موجودگی)
وقوف	توقف، ٹھہراؤ
قید باهمت	ہمّت کے ذریعے قید کو توڑ

غزل: 80

فارسی لفظ / ترکیب	اردو معنی / وضاحت
وجدان ذوق	دل کی حضوری کا ذوق / باطنی شعور
دل بیگانه	اجنبی دل، غیر روحانی دل
کعبه ز بت خانه	بت خانہ سے کعبہ (یعنی پاکی کی توقع ناپاکی سے)
افسانه غنچه دل	دل کی کلی کا افسانہ، یعنی دل کا نکھرنا
بشگفتن بهار	بہار کا کھلنا، یعنی روحانی تازگی
واقف	آگاہ، باخبر
رمز مقربان	قرب یافتگان کے بھید، یعنی اہلِ حق کی سرّی باتیں
دیوانه است عقل	عقل دیوانی ہو جاتی ہے (عشق کے مقابل)
واجب بود ز عارف پرسیدن	ضروری ہے کہ عارف سے سوال کیا جائے
رمز لُدُن	باطنی علم کے راز (علمِ لدنی)
فرزانه	عقلمند، فلسفی
وادی تاسف	افسوس کی وادی، یعنی دنیا کی فانی وادی
ظهورات این جهان	دنیا کے ظاہری مظاہر
تجلی شهود ذات	ذاتِ حق کا دیدار، الٰہی تجلی
اخبار شوق و ساز	شوق کی خبریں اور روحانی ساز
پروانه	پروانہ (جو شمع پر جلتا ہے، عاشق کی علامت)
وجد و سماع	وجد: روحانی کیف و مستی؛ سماع: صوفیانہ موسیقی / رقص
می‌کشی	شراب نوشی (عرفانی مفہوم میں: الٰہی محبت کی شراب)
سرمستانه	مست لوگوں کے سر سے، یعنی حقیقی عاشقوں سے
وحدت عیان	توحید ظاہر ہو جانا
کثرت نهان	مظاہر کثرت کا چھپ جانا
رخ جانانه	محبوبِ حقیقی کا چہرہ
ز خود رهی	خودی سے آزادی، نفس سے رہائی
جرعه صاف	خالص جام (الٰہی معرفت کی شراب)
پیمانه	شراب کا پیمانہ
وصل تحقق	وصال کی حقیقت
رَحیقِ وجد	وجد کی پاک شراب
داروی دل	دل کا علاج
در میخانه	میکدہ (عرفانی مفہوم میں: مرشد کا مقام / اہلِ دل کی صحبت)
وصفِ عروجِ عرش	عرش کے عروج کا بیان
همت مردانه	مردانگی کی ہمّت، بلند روحانی عزم

غزل: 81

فارسی لفظ / ترکیب	اردو معنی / وضاحت
وقوفِ تصوف	تصوف کی معرفت / حقیقت سے آگاہی
صوفی شنو	صوفی (عارف) سے سنو
طلب گارِ علامه دوران مشو	زمانے کے محض عالم و فلسفی کے پیچھے مت جا
وظائفِ فنا	فنا کے اذکار، روحانی معمولات
بغیر از تکلفِ لسانی	زبانی بناوٹ یا ظاہری الفاظ کے بغیر
وجوهِ کمال	کمال کی صورتیں / راہیں
لطیفان	باریک بین اہلِ دل، صوفی مشاہدہ کار
ممان در جهالت	جہالت میں نہ پڑو
عامان کرو	عام لوگوں (جاہلوں) کی طرح نہ ہو جاؤ
وقارِ آدمیت	انسانیت کا وقار / شرافت
چو حیوان پِیِ قوت مدو	حیوان کی طرح صرف خوراک کے پیچھے نہ دوڑو
وجودِ فنا را فنا کن	فانی وجود کو بھی فنا کر دے (یعنی خودی سے بھی گزر جا)
وادئ نااُمیدی	ناامیدی کی وادی
وقوعِ تجلی	تجلّی کا ظہور (الٰہی نور کا نمود)
اثباتِ حق	حق کا ثبوت / یقین
ظلماتِ ہستی	وجود کے اندھیرے (نفس و دنیا کا پردہ)
وبالِ تو	تیرا وبال، بوجھ
وہمِ فکرت	خیالی سوچ، تخیلات
ہفت آب	سات سمندر (کثرت سے تعبیر)
گردِ غبارت بشو	اپنے نفس کی گرد و غبار دھو ڈال
ودیعتِ الهی	الٰہی امانت
انفاسِ عمر	زندگی کی سانسیں، حیات
مقلد	تقلید کرنے والا، خود فکر نہ کرنے والا
درقهای دانش	علم کے خول، علم کا چھلکا
بسوزد بفهم	سمجھ کے ذریعے اسے جلا دے (باطنی فہم سے ظاہر کو ترک کر)
علم است یک نقطه‌ای راه رو	علم ایک نقطہ ہے جس پر چلنا ہے (علم کا نکتہ راہ ہے، منزل نہیں)
ولی می‌شناسد ولی را به نور	ولی ولی کو نور سے پہچانتا ہے
مشامی نداری، سمن را مبو	اگر تجھے سونگھنے کی صلاحیت نہیں تو خوشبو مت ڈھونڈ
وزارت نباشد چو القاب فقر	وزارت کی ظاہری شان فقیرانہ لقب نہیں
"طالبی" غیرِ حق را مجو	اگر تو طالب ہے تو غیر خدا کو مت چاہ

غزل: 82

فارسی لفظ/ترکیب	اردو معنی / وضاحت
وقت است از خود شو بری	وقت ہے کہ تُو اپنی خودی سے باہر نکل آ
لا لا مگو الا بجو	"نہ" مت کہو، صرف "ہاں" (یعنی جستجو) کہو
خواہی که یابی سروری	اگر تُو چاہتا ہے کہ بادشاہی (روحانی بلندی) پائے
وجه البقا منظور کن	بقا (ہمیشگی) کی طرف توجہ دے
حرص و هوا را دور کن	حرص و خواہش کو ترک کر
دل را لقا دستور کن	دل کو دیدارِ حق کا راستہ بنا
واحد وجود حق بدان	جان لے کہ واحد وجود صرف خدا کا ہے
آن ذات را مطلق بدان	اس ذات کو مطلق (لامحدود و بے قید) مان
هم حق بدان، هم حق بخوان	اُسے حق مان اور اُسے حق ہی کہہ
وصف نهان را بنده شو	پوشیدہ صفات (الٰہی) کا بندہ بن
در بندگی پائنده شو	بندگی میں دائمی ہو جا
از عجب خود شرمنده شو	اپنی خود پسندی پر شرمندہ ہو جا
وصف یقین را کن طلب	یقین کی صفت کی تلاش کر
باصد عنا و صد تعب	سو رکاوٹوں اور سو محنتوں کے ساتھ
طلاب حق شو روز و شب	دن رات حق کا طالب بن
وا ساز باب معنوی	روحانی دروازہ کھول
تا ماهر معنی شوی	تا کہ معنویت کا ماہر بن جائے
و از جسم و جان بیرون روی	اور جسم و جان (محدودات) سے باہر نکل جائے
وجدان عرفان را به بین	معرفت کے وجدان (باطنی شعور) کو دیکھ
زو دفع امکان را به بین	اس سے امکان (محدودیت) کا انکار دیکھ
هم جان جانان را به بین	محبوب کی جان (یعنی اصل حقیقت) کو دیکھ
وعظ معارف وا شنو	معرفت کی نصیحت کو غور سے سن
گم گشته خود را بجو	اپنے کھوئے ہوئے نفس کو تلاش کر
و از هر تعلق دست شو	ہر قسم کے تعلق و وابستگی سے آزاد ہو جا
واله پریشان مانده	والہ (محبت میں مست) پریشان رہ گیا
سرگشته حیران مانده	حیرت زدہ و سرگرداں رہ گیا
جاهل ز عرفان مانده	جو عرفان (معرفت) سے جاہل رہا
والی توئی در عالمی	تُو ہی اس جہان کا والی (ذمہ دار) ہے
بر ریش دل نه مرهمی	دل کے زخم پر مرہم رکھ
کوشش کن و شو محرمی	کوشش کر اور رازوں کا ساتھی بن جا
وارث علوم احمدی	احمدی (یعنی نبی ﷺ) کے علوم کا وارث
“طالب” لقائی سرمدی	"طالب" دائمی وصال کا خواہاں ہے
مشهود نور ایزدی	جو خدا کے نور کا مشاہدہ کرتا ہے

غزل: 83

فارسی لفظ / ترکیب	اردو معنی / وضاحت
مهدی	ہدایت یافتہ، مہدی (امام مہدیؑ کی طرف اشارہ)
رشدُ الحق	حق کی راہ دکھانے والا، سچائی کی رشد (ہدایت)
صفیُ الله	اللہ تعالیٰ کا چُنا ہوا
هیکل روحانی	روحانی جسم، مقدس وجود
دافع ظلماتی	تاریکی کو دور کرنے والا
بویش	اس کی خوشبو، اس کی تاثیر
مجمع روحانی	روحانیت کا مرکز
کویش	اس کا مقام، آستانہ
هستی او ایجادِ زمان	اس کا وجود زمانے کی پیدائش ہے
مستی او ارشادِ جهان	اس کی مستی دنیا کے لیے ہدایت ہے
صحبت او امدادِ عیان	اس کی صحبت ظاہر کی مدد ہے
ایوانش	اس کا محل، اس کی عظمت کا مقام
هاله کثرت	کثرت (تعدد) کا ہالہ
کشور وحدت	وحدت کی سلطنت، توحید کی دنیا
رمز ازل	ازل (ابتداء) کا بھید
بیامد	آیا، وارد ہوا
فروغ	نور، روشنی
پیکر او	اس کا جسم، اس کا وجود
محور او	اس کا مرکز، اس کی اصل
قوسین	دو قوس (قربِ خدا کا مقام: "قاب قوسین او اَدنیٰ")
یارِ غار	غار کا ساتھی (اشارہ: حضرت ابو بکرؓ)
تکرم	عزت دینا، کرامت کرنا
تنعم	آسائش دینا، نعمت دینا
مفلس	غریب، محتاج
تکلم	کلام، بولنا
محکوم وی اند	اس کے تابع ہیں
موسوم وی اند	اس کے نام سے مشہور ہیں
باز فرست	واپس بھیج، لوٹا دے
تات	تا کہ

غزل: 84

فارسی لفظ / ترکیب	اردو معنی / وضاحت
پیدا نهان	ظاہر و پوشیدہ (وجود کی حالتیں)
نورِ جان	روح کا نور، باطنی روشنی
هجوم خلق	لوگوں کی بھیڑ، دنیاوی تعلقات
روپوش	چھپا ہوا، پردہ دار
سیر کنج بی‌نشان	بے نشانی کے خلوت گوشے کی سیر، تنہائی میں سلوک
قید ششدر	چھ پہلوؤں کی قید (اشارہ: زمان و مکان، یا حواسِ ستہ)
جهان زین جهان	اس دنیا سے ماوراء دنیا، باطنی عالم
بری از جسم	جسم سے آزاد، مادی قید سے نکلنا
لامکان	ماوراء مکان، مقامِ لامکانی
مکان	مادی جگہ، جسمانی دنیا
هزیمت کن	شکست دے، بھگا دے
افواج تعلق	وابستگیوں کی فوج، دنیاوی رشتے
بیکسی	تنہائی، فقر، بے نیازی
امتِحاب	محبوب کی امت، مراد: مخلوق کی طرف جھکاؤ
ترک ذوق این و آن	اس و اس کے چکھنے سے دستبرداری، لذتوں کا انکار
هدایت پیشه باش	ہدایت کو پیشہ بنا، راہِ حق اختیار کر
ترک تن گو	نفس / جسم کو چھوڑ دے، مادی خواہشات ترک کر
وصلش	اس (اللہ) سے وصال، قرب
عیش جاودان	ابدی خوشی، دائمی سعادت
هدی للمتقین	پرہیز گاروں کے لیے ہدایت (قرآنی اصطلاح)
عشقِ حقیقی	سچا روحانی عشق، اللہ کی محبت
حور و جنان	حوریں اور جنتیں، دنیاوی / جسمانی اجر
عکس رخ	چہرے کا عکس، مظاہر
مهر تابان	چمکتا سورج، مراد: ذاتِ الٰہی
نور عیان	ظاہر شدہ نور، کھلا ہوا الٰہی جلوہ
هوا برهم زن	خواہشات کو الٹ دے، ہوا و ہوس کو ترک کر
قربش	اس (خدا) کا قرب، نزدیکی
قربِ جهان	دنیاوی قرب، مخلوق کی نزدیکی

غزل: 85

فارسی لفظ / ترکیب	اردو معنی / وضاحت
همدمِ صورتِ انسان	انسانی صورت کا ساتھی، انسان کے روپ میں جلوہ گر
معتکفِ خلوتِ امکان	ممکنات (مخلوقات) کی خلوت میں گوشہ نشین، اس جہان میں چھپے ہوئے
همتِ انسِ تو	تیری انسیت کی کوشش، تیرا لطف و محبت
جسدهای پریشان	منتشر اجسام، ٹوٹے ہوئے جسم، مخلوق
هویدا گردید	ظاہر ہوا، عیاں ہوا
زین هردو	ان دونوں (دنیا و آخرت، یا عالمِ جسم و روح) سے
انوار مشبه	تشبیہ والے انوار، مماثل روشنی، تشبیہی نور
تناسخِ صور	صورتوں میں مسلسل آنا جانا (تناسخ کا تصور)
افتان شده‌ای	گرا ہوا، اتر گیا، نیچے آ گیا
گلبنِ حُسن	حسن کا گلابی شاخہ، جمال کی جڑ
گل‌افشان شده‌ای	پھول بکھیرنے والا بن گیا ہے
عبث	بے معنی، فضول
سر به گریبان	گریبان میں سر چھپا لینا، خاموش رہنا
محیط است	احاطہ کیے ہوئے ہے
عرش و کرسی	الٰہی مقامات (عرشِ اعلیٰ اور کرسیِ قدرت)
ماهرِ جسم و جان	جسم و جان پر کامل، کامل ماہر
دامن‌چینان	وہ جو دامن بچا کر نکل جاتے ہیں، کنارہ کش لوگ
وصف تشبّه	تشبیہ دینے والی صفات، تشبیہی کیفیت
سیرِ گلستان	گلزار (یعنی عالمِ حسن و جمال) کی سیر

غزل: 86

فارسی لفظ / ترکیب	اردو معنی / وضاحت
همیشه باد کمالت	تیرے کمال کی ہوا ہمیشہ چلے
باوج عزت و جاه	عزت اور شان کے عروج پر
علامان	عالموں، داناؤں
هلال عید	عید کا چاند
ساجد آمده است دوتا	دوہرا ہو کر سجدہ کر رہا ہے
جلوه رخت	تیرے چہرے کا جلوہ
گشته مستفد چو ماه	چاند کی مانند فیضیاب ہو گیا
بمقدم تو	تیرے قدم مبارک پر
از لطف کبریاي کلاه	کبریائی لطف سے (اللہ کی عظمت سے) تاج ملا
رشید زمان	زمانے کا ہدایت یافتہ، رہنما
نور صفات	صفاتِ الٰہیہ کا نور
هجوم عام ارواح	تمام ارواح کا ہجوم، روحانی میلان
کنه او	اس کی گہرائی، باطنی حقیقت
خاک جناب	بارگاہ کی خاک، آستانے کی خاک
مسند درجات عالیه	بلند مراتب کا تخت، اعلیٰ مقامات
همت جان	روح کی بلند کوشش، روحانی سعی
منزل گاه	مقامِ مقصود، روحانی منزل
همام عالمی	عالم کا بہادر، اعلیٰ ہستی
زَهبَر طلب گاران	طالبانِ حق کا رہبر
تلون صفات	صفات کی رنگارنگی، متنوع صفات
طرح معنوی	معنویت کا نقشہ، روحانی ڈیزائن
بنگاه	نظارہ گاہ، مشاہدہ کی جگہ
هیون کاهل	ست اونٹ، مراد: غفلت میں پڑا سالک
تازیانه صحبت	صحبت کا کوڑا، تربیت دینے والی صحبت
ملک رشد	رہنمائی کی بادشاہی، ہدایت کا عالم
هواي برهم خواهي زدن	خواہشات کو اُلٹ دینا، نفسانیت کو توڑ دینا
حضرتِ صفی الله	اللہ تعالیٰ کا چُنا ہوا (حضرت محمد ﷺ)

غزل: 87

فارسی لفظ / ترکیب	اردو معنی / وضاحت
یزد نشینی	خدا کے مقام پر بیٹھنا (تشبیہ: بلند و پاک ہستی ہونا)
گوشه گزینی	الگ تھلگ رہنا، کنارہ کشی اختیار کرنا
عرش	آسمانی بلند مقام، الٰہی تخت
تحت و ثرا	زمین کی گہرائی، مادی دنیا
ره وحدت	توحید کی راہ، وحدتِ حق کا راستہ
دغا	دھوکہ، فریب
بحر بقا	بقا کا سمندر، عبدیت و حقانیت کی گہرائی
غوطه خور	غوطہ لگانے والا، غرق ہونے والا
پیر طریقت	روحانی رہنما، شیخ
مرد صفا	باصفا مرد، مخلص بندہ
یخ صفت	برف کی مانند، سرد دل
بارِ غنا	بے نیازی کا بوجھ، غنائے باطنی
رموز الست	عہدِ الست کے اسرار ("الست بربکم؟")
پشت خم	جھکی ہوئی کمر (علامت: بلا، ضعف، عاجزی)
خویش	خودی، نفس
لافِ وفا	وفاداری کا جھوٹا دعویٰ
تصرف	تصرف، تصرّفِ روحانی، باطنی اثر
رشد الحق	حق کی ہدایت، مرشدِ کامل
کاهل	سست، غافل
یک جهتی	یکسوئی، اخلاص، توجہ صرف ایک مرکز پر
تابه کی؟	آخر کب تک؟ (عارفانہ سوال، تحرک دینے والا)

غزل: 88

فارسی لفظ / ترکیب	اردو معنی / وضاحت
یکبار شود	ایک ہی لمحے میں ہو جائے
سینه گلزار تجلی	دل/سینہ تجلّی کا گلزار، نورانی باغ
وا رسد از جان	دل یا روح سے نکل پڑے، جاری ہو
ینبوع	چشمہ
جوئے تو	تمہاری نہر، تمہاری ذات کی باطنی روانی
ابحار تجلی	تجلّی کے سمندر
مطلع انوار	روشنی کا طلوع ہونے والا مقام
یاجوج حوادث	حوادث کی یاجوجی قوتیں (مشکلات و فتنوں کی علامت)
اسرار تجلی	تجلّی کے راز، باطنی نور کے بھید
لمعات حقائق	سچائیوں کی چمک، حقائق کے انکشافات
مجمع آثار تجلی	تجلّی کے آثار کا مرکز، روحانی مرکز
حوت ظلامی	اندھیری مچھلی، مراد: یونس کا واقعہ
استار تجلی	تجلّی کے پردے
چاه طبع	طبعی یا نفسانی گہرائی، حیوانی جبلت کا کنواں
تخت گه	تخت، بادشاہی مقام
امصار تجلی	تجلّی کے شہر، تجلّی کے مظاہر کے مقام
پیرهن از شوق	(یوسف کا) قمیض جو شوق سے بھیجا گیا
شعشه نور	روشنی کی چمک
اطوار تجلی	تجلّی کی کیفیتیں، حالات
یاقوت نشد سنگ	یاقوت کبھی پتھر نہ بنا
انکار مقلد	تقلید کا انکاری (وہ جو ظاہری تقلید کا منکر ہو)
سروکار تجلی	تجلّی کے معاملات
مضمار تجلی	تجلّی کی دوڑ گاہ، عرفانی میدان

غزل: 89

فارسی / عربی ترکیب	اردو معنی / وضاحت
نشه وصل	وصال (ملاقاتِ حق) کی مستی
شراب بیخودی	خودی سے آزادی کا روحانی سرور
باده ناب	خالص شراب (یہاں مراد: معرفتِ الٰہی کی لطیف کیفیات)
دافع ظلم وجود	وجود کے ظلم (پردے) کو دور کرنے والا
آفتاب بیخودی	بیخودی کا سورج (یعنی: روشن اور پردہ کشا حقیقت)
قرب حق	خدا کے قرب، نزدیکی
فتح بابِ بیخودی	بیخودی کے دروازے کا کھلنا، معرفت کا در کھل جانا
رموز معنوی	روحانی راز
ایوان جناب بیخودی	بیخودی کے حضور کا دربار، مقامِ فنا
بند پندار وجود	وجود کا وہم، خودی کا فریب
نقاب بیخودی	بیخودی کا پردہ (جو خودی پر پڑا ہے)
پیر طریقت	روحانی رہبر، مرشد
رفع حجاب	پردہ ہٹانا، بیچ کی رکاوٹ دور ہونا
نغمه اسرار میثاق ازل	ازلی پیمان (الست) کے راز کا نغمہ
گلبانگ رباب بیخودی	بیخودی کی رباب سے نکلنے والی خوش آہنگ آواز
یقظ	بیداری، ہوشیاری
نوم بیجسمی	جسمانی حواس سے ماورا نیند، عرفانی غفلت
یسمع و یبصرنی	(قرآنی اشارہ): وہ میری طرف سے سنتا ہے اور دیکھتا ہے
رشحات از کلاب بیخودی	بیخودی کے کاسے سے ٹپکتی ہوئی بوندیں (انوارات و تجلیات)
ینظر الأنوار	انوار کو دیکھتا ہے
شمس الهدی	ہدایت کا سورج (مراد: نبی اکرم ﷺ یا نورِ حق)
سحاب بیخودی	بیخودی کا بادل (جو نور برسائے)
یحرق الاشیاء	ہر شے کو جلا دیتا ہے (اشارہ: حق کی تجلی ہر چیز کو فانی کر دیتی ہے)
یبقی وجهه	صرف اس کا چہرہ باقی رہتا ہے (قرآنی آیت کی طرف اشارہ)
اثباتی گرفت	ثبوت حاصل کیا
نور ناب بیخودی	خالص بیخودی کا نور (یعنی فنا کی حقیقت)

غزل: 90

فارسی لفظ / ترکیب	اردو معنی / وضاحت
یارب	اے میرے رب!
بتِ مه چهره و گلفامی	چاند سے چہرے اور گلابی رنگت والا محبوب
گردش ایامی	دنوں کا چکر، دنیاوی حالات کا تغیر
ساقی	شرابِ معرفت پلانے والا (مراد: مرشد، یا محبوبِ حقیقی)
محفلِ یکتائی	توحید کی مجلس، وحدت کا مقام
دوئی	کثرت، جدائی، خودی
بزم گه معنی	باطنی محفل، باطن کی مجلس
مخمور	مست، سرشار
قدَح نوشند	شراب کا جام پینا
نکو نامی	نیک نامی، شہرت
خار از ابر رحمت	کانٹا بھی بارانِ رحمت سے نرم ہو جاتا ہے
گز زو تشریف برد عامی	کوئی عامی (عام انسان) بھی اُس (ابرِ رحمت) سے شرف پا جاتا ہے
مصر علوی	بلندیوں والی مصر (روحانی بلندی)
آغازِ محن دارد تفریحِ سر انجامی	ابتدا میں سختی، لیکن انجام میں راحت
یاقوت لب، گوہر دندان	لب یاقوت جیسے، دانت گوہر جیسے (معشوق کی تعریف)
الهامی	وحیِ الٰہی سے متاثر، الہام شدہ
یاور بدل و جان	دل و جان کا مددگار
ختم بانعامی	انعامات کے ساتھ اختتام
نامه سلطان صفی الله	حضرتِ صفی اللہ (حضرت محمد ﷺ) کے حضور پیش کی جانے والی نظم
دم کشد از دامی	دنیوی فریب سے خاموش ہو جائے، چھٹکارا پائے
یُمنِ قلب	دل کی سعادت، دل کی برکت
فقره تاریخش	نظم کے آخری تاریخی مصرعے میں پوشیدہ راز
مضمون رموز کن	راز بھری بات کو ظاہر کر